

تاریخ اسلام کی ۸۵ شخصیات کے احوال، اقوال اور روایات پر مشتمل مستند و سبب مثال کتاب

سید الاولیاء اردو طبقات الاصفیاء

تابعین مدینہ ایوب السخنیانی تا شمیط بن عجلان اور فقہاء،
عارفین، عالمین زین العابدین تا سعید بن فیروز ابوالختری
جیسی ۸۵ شخصیات کے احوال و احادیث کا ذکر خیر۔

امام حافظ عذراہ ابو نعیم احمد ربیع عبد اللہ اصفہانی شافعی

دارالافتاء

اردو بازار، ایم ایس جناح روڈ، کراچی پاکستان ور۔ 32631861

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو

طبقات الاصفیاء

حصہ سوم

تابعین مدینہ، مشہور فقہاء سبعہ اور ایوب سختیانی، امام زین العابدین

امام جعفر صادق اور امام باقر رحمہم اللہ جیسے کثیر بزرگان دین کے احوال

مترجم

مولانا منیب الرحمن فاضل جامعہ دارالعلوم کربلا چچی
استاد مہدی عثمان بن عثمان کربلا چچی

امام حافظ علامہ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی

ادوار اراکیم لے جٹل روڈ
کراچی پاکستان 2213768

دارالاشاعت

جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : جنوری ۲۰۰۶ء علمی گرافکس
صفحات : 656 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿..... ملنے کے پتے﴾

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نا بھ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
مکتبہ انداد یہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک اینجمنی خیبر بازار پشاور
کتاب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۃ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتاب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبہ المعارف محلہ جنگلی۔ پشاور

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
At Continental (London) Ltd.
Cooks Road, London E 15 2PW

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOMESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 HINTLIFE, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حلیۃ الاولیاء

حصہ سوم و چہارم

۵۳	(۲۰۳) سلیمان بن طرخان ابوالمعتز	حلیۃ الاولیاء
۵۴	چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا کرنا	حصہ سوم
۵۸	۵ سلیمان تیمی رحمہ اللہ کی مسندات	فہرست
۶۱	۳۳ (۲۰۴) عبداللہ بن عون رحمہ اللہ	(۲۰۱) ایوب سختیانی رحمہ اللہ
۶۲	۳۴ ابن عون کی طرح زبان پر کنٹرول کی تمنا	میمون کا حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کو خواب میں دیکھنا
۶۵	۳۵ ابن عون کا فرقہ قدریہ سے تعلق رکھنے والوں سے حدیث	ایوب سختیانی کا حرا کو دبانہ اور پانی کا نکلنا
۶۵	۴۰ سننے سے اعراض کرنا	ایوب سختیانی رحمہ اللہ کی مسندات
۶۵	۴۲ ابن عون رحمہ اللہ کی مسانید	(۲۰۲) یونس بن عبید
۶۸	۴۴ (۲۰۵) فرقہ اسیجی	نفع بخش درہم
۶۸	۴۶ تین گناہ تمام گناہوں کی بنیاد ہیں	نماز اور زبان کی اہمیت
۷۱	فرقہ اسیجی رحمہ اللہ کی مسندات	یونس بن عبید کی اپنے بیٹے کو عمرو بن عبید کے نظریات
۷۳	۴۷ (۲۰۵) یزید بن ابان الرقاشی رحمہ اللہ	سے بچنے کی تلقین
۷۴	۴۷ یزید بن ابان رقاشی کی مسانید	یونس بن عبید اور فرقہ معتزلہ
۷۵	۴۸ امت محمدیہ کا تہتر فرقوں میں بٹنے کی پیشین گوئی	معتزلہ کا فتنہ
۷۷	۴۸ (۲۰۶) ہارون بن ربیع الاسدی	یونس بن عبید سے معاشی تنگی کی شکایت اور آپ کا جواب
۷۸	۴۹ ہارون بن ربیع الاسدی رحمہ اللہ کی مسانید	یونس بن عبید رحمہ اللہ کی مسندات
۷۹	۲۰۷ منصور بن زاذان	حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ و عثمانؓ کو جنت اور خلافت کی
۸۰	۵۰ بکثرت تلاوت قرآن کریم	بشارت
۸۱	۵۲ منصور بن زاذان کی مسانید	عشرۃ ذی الحجہ کی فضیلت

۱۲۳	۸۲	(۲۱۷) فضیل بن زید رقاشی	تین عرب قبائل کے بارے میں حضور ﷺ کا فرمان
۱۲۳	۸۳	(۲۱۸) قسامہ بن زہیر	۳۲۱۰- صدرۃ المنتہی کی نہروں کا بیان
۱۲۳	۸۳	(۲۱۹) ابوالحلال العتکی	۳۲۱۳- اسلام کی پانچ بنیادی باتیں
۱۲۳	۸۳	ابوالحلال کی مسانید	(۲۰۸) بدیل بن میسرہ رحمہ اللہ
۱۲۵	۸۵	(۲۲۰) میمون بن سیاہ	بدیل رحمہ اللہ کی مسانید
۱۲۵	۸۷	میمون بن سیاہ کی مسانید	(۲۰۹) طلق بن حبیب
۱۲۶	۸۷	(۲۲۱) حجاج بن فرافصہ	طلق بن حبیب رحمہ اللہ کی مسانید
۱۲۸	۸۸	(۲۲۲) لیا س بن قتادہ تمیمی	(۲۱۰) تکی بن ابی کثیر رحمہ اللہ
۱۲۸	۹۱	(۲۲۳) ابوالاباض	برکت ختم کرنے والی اشیاء
۱۲۹	۹۱	(۲۲۳) لاحق بن حمید	جنت مزین کیا جاتا ہے
۱۳۰	۹۲	(۲۲۵) حسان بن ابی شان	۳۲۶۰- حضرت سلیمان کے نصائح
۱۳۲	۹۳	رات کو عبادت کرنا	تکی بن ابی کثیر رحمہ اللہ کی مسانید
۱۳۲	۹۴	(۲۲۶) عاصم بن سلیمان احوال	جمعہ کی فضیلت
	۹۴	حضرت علی کی والدہ کے انتقال پر حضور ﷺ کا ان کے کفن دفن کا بندوبست کرنا اور دعاء مغفرت کرنا	اہل بدروحد بیہ کو آگ نہ چھوئے گی
۱۳۵	۹۵	(۲۲۷) ایاس بن معاویہ	کھانے کے آداب
۱۳۷	۹۵	ایاس بن معاویہ کا چار باتوں کی وضاحت کرنا	دو عظیم نعمتیں
۱۳۷	۹۶	۳۳۹۸- حیاء، پاکدامنی اور زبان کا عجز اور عمل ایمان کا حصہ ہیں	لعنت، جھوٹی قسم، کفر کی تہمت کا بیان
۱۳۸	۹۷	(۲۲۸) شعیب بن عجلان	۲۱۱۱- بور جاہ مطر الوراق
۱۳۹	۱۰۰	۳۴۰۲- اہل دنیا کی مذمت اور غفلت کا بیان	مطر و راق کی مسانید
۱۳۹	۱۰۳	بدترین شخص	(۲۱۲) اوس بن عبد اللہ رحمہ اللہ
۱۴۵	۱۰۵	فقہاء سبعہ تابعین مدینہ کا ایک مشہور طبقہ	ابوالجوزاء کی مسانید
۱۴۵	۱۰۵	(۲۲۹) زین العابدین علی بن حسین	(۲۱۲) یزید بن حمید الضبعی
	۱۱۱	علی بن حسین کی عبد الملک کے سامنے پیش کئے جانے کی کیفیت	ابوالتیاح رحمہ اللہ کی مسانید
۱۴۶	۱۱۲	حضرت زین العابدین کا مخفی صدقہ کرنا	(۲۱۲) جابر بن زید رحمہ اللہ
۱۴۷	۱۱۷	حضرت زین العابدین کا گستاخ صحابہ کو نکال دینا	جابر بن زید رحمہ اللہ کی مسانید
۱۴۸	۱۱۸	ہشام بن عبد الملک کا علی بن حسین کی تعریف کرنا	۲۱۳- داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ
۱۴۹	۱۲۱	اہل فضل سے مراد	داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ کی مسانید
۱۵۰			(۲۱۵) منذر بن مالک رحمہ اللہ
			ابونضرہ منذر بن مالک کی مسانید
			(۲۱۶) بکر بن عمرو

۲۳۷	۱۵۱	(۲۳۱) ربیعہ بن ابی عبد الرحمن	روزہ کی چالیس اقسام
۲۴۰	۱۵۲	مرض الوفات میں حضور کا خطبہ	شیاطین کو ستاروں سے مارا جانا
۲۴۱	۱۵۵	الوارح موسیٰ علیہ السلام	(۲۳۰) محمد بن منکدر
۲۴۲	۱۶۱	(۲۳۲) عبید بن عمیر	محمد بن منکدر کی مسند روایات
	۱۶۵	بادل کا مساکین پر خرچ کرنے والے کے کھیت کا سیراب کرنا	(۲۳۱) صفوان بن سلیم
۲۴۸		ابلیس کا پروردگار سے اپنی اور بنی آدم کی کتاب اور	صفوان بن سلیم کا پانچ سو دینار قبول کرنے سے اعراض کرنا
۲۵۰	۱۶۷	پیغمبروں کے بارے میں سوال	(۲۳۲) عامر بن عبد اللہ
۲۵۰	۱۷۲	(۲۳۳) مجاہد بن جبر رحمہ اللہ	حضرت عامر بن عبد اللہ کی مسند روایات
۲۵۲	۱۷۳	مجاہد سے مروی تفسیری روایات	(۲۳۳) سعد بن ابراہیم زہری
	۱۷۴	قیامت کے دن مالدار، بیمار اور غلام کے پروردگار کے	سعد بن ابراہیم کو قرآن انتہا درجہ محبوب تھے
۲۵۹	۱۷۴	ہاں پیشگی	حضرت سعد بن ابراہیم کی مسند روایات
۲۵۹	۱۷۷	مجاہد کا ہاروت و ماروت کو دیکھنا	(۲۳۴) محمد بن حنفیہ
۲۷۰	۱۸۰	مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کی مسانید	حضور ﷺ کی شفاعت کا حق ہونا
۲۷۲	۱۸۱	حج بیت اللہ کرنے والوں میں باعتبار اجرا فضل شخص	(۲۳۵) محمد بن علی باقر
	۱۸۲	والدین کا نافرمان، شراب کا عادی اور ولد الزنا جنت میں	قول باری تعالیٰ "لو لا ان رای بزہان ربہ" کی تفسیر
۲۷۷	۱۸۷	داخل نہ ہوں گے	حضور ﷺ کا خطبہ دینے کا انداز
۲۷۹	۱۹۰	(۲۳۴) عطاء بن ابی رباح	(۲۳۶) جعفر بن محمد صادق
۲۸۰	۱۹۲	عطاء بن ابی رباح کی تفسیری روایات	حضرت جعفر کا حضرت موسیٰ کو وصیت فرمانا
۲۸۴	۱۹۸	عطاء بن ابی رباح کی مسانید	۳۸۴۰ - حدیث اشہد باللہ و اشہد باللہ
۲۹۱		حضور کی نماز عید کی کیفیت	تجدہ کا ابن عباس سے پانچ چیزوں کے بارے میں دریافت کرنا
۲۹۳	۱۹۹	(۲۳۵) عکرمہ مولیٰ ابن عباس	(۲۳۷) علی بن عبد اللہ بن عباس
۲۹۶	۲۰۱	عکرمہ کی تفسیری روایات	(۲۳۸) محمد بن کعب قرظی
۳۰۸	۲۰۴	عکرمہ کی مسندات	(۲۳۹) زید بن اسلم
۳۱۱	۲۱۱	وفد عبد القیس کی آمد	(۲۴۰) سلمہ بن دینار
۳۱۴	۲۱۷	(۲۳۶) عمرو بن دینار	سلیمان بن عبد الملک کا ابو حازم سے مختلف امور دریافت کرنا
۳۱۵		عمرو بن دینار کی مسانید	ابو حازم کا زہری کو نصیحت کرنا
۳۲۰	۲۲۰	(۲۳۷) عبد اللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ	ابو حازم کی مسند روایات
۳۲۲	۲۲۸	عبد اللہ بن عبید اللہ بن عمیر کی مسانید	
۳۲۲	۲۳۱	حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مناظرہ	

حلیۃ الاولیاء

۳۲۳

ایمان اور افضل جہاد کے متعلق حضور ﷺ سے سوال

حصہ چہارم

۳۲۳

قرب قیامت کی نشانیاں

۳۲۵

(۲۳۸) الزہری

۳۲۳

۳۳۱ (۲۳۹) طاؤس بن کیسان

عبدالملک کے زمانہ میں مدینہ میں قحط

۳۲۳

۳۳۲ طاؤس کے حج

زہری کی مسندات

۳۲۳

۳۳۶ طاؤس کے جنازے میں اثر دہام

حضرت ایوب علیہ السلام کی مصیبت کی مدت

۳۲۳

حضرت علیؑ کے پڑپوتے طاؤس کے جنازے میں

۳۲۳

طاؤس اور امیر مکہ

۳۲۳

دنیا سے نفرت

☆☆☆☆

۳۲۳

طاؤس کے بارے میں حضرت عباسؓ کا یقین

۳۲۳

طاؤس کا ارشاد

۳۲۳

طاؤس کی کسر نفسی

۳۲۳

جانوروں کے بھنے ہوئے سر اُداس تھے

۳۲۳

گھر میں زیادہ رہنے کی وجہ

۳۲۳

بلا وجہ گفتگو سے پرہیز

۳۲۵

انسان اور شیطان

۳۲۵

طاؤس کی ایک دعا

۳۲۵

آدم کی پیدائش سے فرشتوں میں سکون

۳۲۵

نبی کریم ﷺ کی کشف سے زیارت

۳۲۵

کچھ کہے اور اللہ سے ڈرے

۳۲۵

سحر کے وقت مسلمان کا سونا عجب ہے

۳۲۶

عبادت و زہد شادی کے بغیر نامکمل ہے

۳۲۶

نکاح سے عجز اور بد معاشی ہی مانع ہیں

۳۲۶

جس شخص کا دین آزاد ہو اسے گڑھے میں گراتا ہے

۳۲۶

سواری پر حج کرنا

۳۲۶

طاؤس کی کسر نفسی

۳۲۶

بغل اور شخ کی وضاحت

۳۲۶

رات کی دس نیکیاں صبح کو سو بن جاتی ہیں

۳۲۶

ایک نفل نماز کا طریقہ

۳۲۷

گھر کی بوسیدگی مسئلہ نہیں

۳۵۲	بھیک مانگنے سے بیزاری	۳۴۷	بنی اسرائیل کا ایک شخص
۳۵۲	خارجیوں سے بیزاری	۳۴۷	چار بیٹوں کے باپ کا واقعہ
۳۵۲	بے سرو پا سوالوں کے جواب نہیں دیئے جاتے	۳۴۸	ایک بوڑھے شخص کی دانیا باتیں
۳۵۲	صاف ستھرا رہنا انسان کے ہاتھ میں ہے	۳۴۸	قبر میں نظر آنا یا نہ آنا
۳۵۲	ظلم کا اقرار کر لیا جائے	۳۴۸	طاؤس کی ایک دعا
۳۵۳	طاؤس کی تجدید پر پابندی	۳۴۸	طاؤس کی ایک اور دعا
۳۵۳	امراء کے مال سے بے نیازی	۳۴۸	طاؤس کی سچائی کا اقرار
۳۵۳	خلیفہ سلیمان اور طاؤس کی ملاقات	۳۴۸	پانچ اہم انسان
۳۵۳	طاؤس اور سلیمان کی کعبہ میں ملاقات	۳۴۸	طاؤس اور خواص
۳۵۳	عمر بن عبدالعزیز اور طاؤس	۳۴۹	طاؤس کا علم پر اعتماد
۳۵۳	امراء کی جاہ و دولت میں عدم رغبت	۳۴۹	طاؤس کا علم کچا نہیں تھا
۳۵۳	ایک عامل کی طاؤس سے ملاقات کی کوشش	۳۴۹	طاؤس اور ان کے والد
۳۵۵	گواہی کا معیار	۳۴۹	طاؤس کا قریشی جوانوں سے خطاب
۳۵۶	ایک حدیث	۳۴۹	تیمارداری کو حج پر ترجیح
۳۵۶	مال جمع کرنے پر وعید	۳۴۹	قیامت میں مالک اور مال کی گفتگو
۳۵۶	اچھی تلاوت والا وہ ہے جو اللہ سے ڈرے	۳۵۰	عالم کبھی نہیں ٹھہرتا
۳۵۶	اچھی تلاوت کرنے والے کی نشانی	۳۵۰	کسی سے اپنی ضرورت بیان نہ کرو
۳۵۶	مکہ کی حرمت	۳۵۰	ایک آیت کی تشریح
۳۵۷	مسلمان کو بچانے پر جنت کا وعدہ	۳۵۰	مردوں کو قبر میں سات مرتبہ آزمایا جاتا ہے
۳۵۷	قرآن پر اجرت لینے والے کی مثال	۳۵۰	خواتین میں کفر کا ذکر
۳۵۷	رات کی نماز دو رکعت ہے	۳۵۰	سچائی اور امانت کا المیہ
۳۵۸	کیل اور وزن کے معیار	۳۵۰	بندروں کو سجدہ
۳۵۸	حضرت عمار کی فضیلت	۳۵۱	امیر کو ڈانٹ دینا
۳۵۸	رنگین کپڑے پہننے پر ناراضگی رسول	۳۵۱	گھر گرنے کی خبر پر رد عمل
۳۵۸	پولیس حکام کے ایجنٹ اور معاونین جہنم کے کتے ہیں	۳۵۱	انسان عورتوں کے معاملات میں کمزور ہے
۳۵۸	تکوار نکال کر وار کرنے والے کا خون معاف ہے	۳۵۱	دنیا کی خوشی آخرت کی پریشانی ہے
۳۵۸	ساتویں دن غسل کرنا اسلامی حق ہے	۳۵۱	اپنے نفس پر مامون کون ہو سکتا ہے
۳۵۹	یاجوج ماجوج کی دیوار میں سوراخ	۳۵۱	حضرت عیسیٰ اور ابلیس کی ملاقات
۳۵۹	دجال کے بارے میں ایک سوال	۳۵۲	طاؤس کا عصر کے بعد مکمل
۳۵۹	نبی کو قتال کا حکم	۳۵۲	جو کسی کی وصیت میں داخل نہ ہو

۳۵۹	فقد اور طب کی ایک ایک اہم بات	۳۵۹	حائضہ اور جنبی قرآن نہ پڑھیں
۳۶۰	بچے کی دوا اہم صفات	۳۶۰	مؤمنوں کی معرفت کا حکم
۳۶۰	ذوالقرنین سے فرشتے کا مکالمہ	۳۶۰	عذاب کا خوف
۳۶۰	جو خیر خواہ نہیں اس کا عمل قبول نہیں	۳۶۰	(۲۵۰) وہب بن منبہ
۳۶۱	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قوم سے خطاب	۳۶۱	وہب بن منبہ کا ایک وعظ
۳۶۱	اللہ تعالیٰ نے پریشانیاں مقدر کیوں کیں؟	۳۶۱	خالق سے بڑھ کر کوئی طاقتور نہیں
۳۶۱	اللہ کا ذکر کرنے اور نہ کرنے والوں کی مثال	۳۶۱	اللہ تعالیٰ مسکین مؤمن کے دل میں ہیں
۳۶۱	جو مغفرت کی امید نہ رکھے وہ مذاق اڑا رہا ہے	۳۶۱	تقدیر میں سے کچھ اپنے ذمہ لیا تو کفر کیا
۳۶۱	غیر حلال مال کا انجام فقر ہے	۳۶۱	انسان کا شکر ادا کرنا
۳۶۲	فرمانبردار بندے کا انعام	۳۶۲	اللہ تعالیٰ کی حضرت داؤد کو ایک وحی
۳۶۲	دین کے علاوہ میں سمجھ حاصل کرنا باعث عتاب ہے	۳۶۲	اکہتر آسمانی کتابوں کا خلاصہ
۳۶۳	حضرت نوح علیہ السلام کا ملال	۳۶۳	چلغوزے کے اندر رکھ
۳۶۳	حضرت داؤد علیہ السلام کا رونا	۳۶۳	ابن آدم خدا کے ساتھ انصاف نہیں کرتا
۳۶۳	حضرت داؤد اور فرشتے کی بات چیت	۳۶۳	ایک راہب کے انمول اقوال
۳۶۳	اللہ تعالیٰ رحمت کی وجہ سے مہربان ہیں	۳۶۳	راہب کی ایک شخص سے گفتگو
۳۶۴	اللہ کی عبادت عقل سے ہی ہو سکتی ہے	۳۶۴	وحشت کو دور کرنے کی دعا
۳۶۴	منافق اپنی تعریف پسند کرتا ہے	۳۶۴	اللہ تعالیٰ کی حکمتیں
۳۶۵	اللہ کن بندوں کی مغفرت کرتا ہے	۳۶۵	علماء کو دنیا سے مستغنی ہونا چاہیے
۳۶۵	اللہ تعالیٰ کے غضب کا کوئی مداوا نہیں	۳۶۵	بہادر و انشور (حکمت پسند) نہیں ہوتا
۳۶۶	اللہ کی لعنت سات پشتوں تک چلتی ہے	۳۶۶	ایمان کا عمل سائق اور نفس جانور
۳۶۷	اسم محمد کی تعظیم پر ایک گناہگار کی توبہ	۳۶۷	ٹوٹے ہوئے دلوں میں خدا کو ڈھونڈو
۳۶۷	لوگوں کی باتیں کون روکے	۳۶۷	مؤمن کی روح نکلتے وقت خدا کا تردد
۳۶۷	حضرت یوسف علیہ السلام کی بادشاہ مصر سے ملاقات	۳۶۷	بنی اسرائیل کے ایک شخص کی حکایت
۳۶۷	مچھلی کو اللہ تعالیٰ کا حکم	۳۶۷	ساحسین میں سے ایک شخص کا قصہ
۳۶۷	جانوروں کی فطری عداوت کشتی نوح میں ختم کر دی گئی	۳۶۷	اولین میں سے ایک شخص کی توبہ
۳۶۸	حضرت عطاء اور وہب کی گفتگو	۳۶۸	چالیس کی عمر والو تمہاری فصل کٹ چکی
۳۶۸	نماز میں طویل قیام افضل یا زیادہ سجدے؟	۳۶۸	ستر کی عمر والو تمہارے لئے کوئی عذر باقی نہیں
۳۶۸	ایک عابد اور راہب کا مکالمہ	۳۶۸	اعمال کے خاتمے کا وزن ہوگا
۳۶۸	شیطان اور راہب	۳۶۸	اللہ تعالیٰ کا مخلوق سے خطاب
۳۷۰	راہب کو بہکانے کی ناکام کوشش	۳۷۰	شیطان عقلمند مؤمن سے دور بھاگتا ہے

۳۸۶	ایک ظالم بادشاہ اور راہب	۳۸۶	اللہ کو کون سے بندے پسند ہیں
۳۸۶	حکومتی عہدے سے روحانیت کا خاتمہ	۳۸۶	دو عالموں کی بات چیت
۳۸۷	مصیبت کی مومن کے لئے مثال	۳۸۷	اللہ دوست کب بناتا
۳۸۷	مصائب کا انعام	۳۸۷	دین کی تین علامات ہیں
۳۸۷	حقیقت مصیبت آسانی اور آسانی مصیبت ہے	۳۸۷	تورات کے چار جملے
۳۸۷	صرف اللہ سے ڈرنے والے راہب کی حکایت	۳۸۷	ایک عظیم انسان کا بادشاہ سے گریز
۳۸۷	سائل کو ٹالنے کا عذاب	۳۸۷	بادشاہ کو عظیم انسان سے ملنے میں ناکامی
۳۸۸	جادو کرنا، کہانت کرنا مسلمان کا کام نہیں	۳۸۷	جو صرف حلال روزی پر راضی ہو وہ زاہد ہے
۳۸۸	مالداروں کا جنت میں داخل ہونا مشکل ہے	۳۸۷	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کا قصہ
۳۸۸	تکبر کی ایک شکل	۳۸۷	موسیٰ علیہ السلام کے چہرے کا نور
۳۸۸	عبادت سے قوت بڑھتی ہے	۳۸۷	بار نبوت اور حضرت یونس علیہ السلام
۳۸۸	زیادہ سونے اور کھانے والا شیطان کی محبوب ترین	۳۸۷	حضرت سلیمان اور ہوا
۳۸۸	شخصیت	۳۸۷	دنیا و آخرت دو سوکنیں
۳۸۹	نیک انسان کی وجہ سے قبیلے پر رحم	۳۸۷	لوگوں کا مذاق اڑانا کبیرہ گناہ ہے
۳۸۹	اہل طاعت کے ساتھ معاملہ	۳۸۷	میشی چیز سے روزہ افطار کرو
۳۸۹	قبول شدہ ایک تسبیح کی حیثیت	۳۸۷	استقامت باعث تعجب ہے
۳۸۹	نماز میں عاجزی کا انعام	۳۸۷	مساکین کو راضی کر لو اللہ خوش ہو جائے گا
۳۹۰	مومنوں کی ارواح کا مسکن	۳۸۷	قبر کی وحشت اور اللہ کا رحم
۳۹۰	شیطان کس سے ڈرتا ہے	۳۸۷	حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ابلیس کا مکالمہ
۳۹۰	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں مقتول ہونے والا	۳۸۷	راہب اور شیطان کا مکالمہ
۳۹۰	کافر تھا	۳۸۷	سات سال اور تین بزرگ
۳۹۰	منہ موڑنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا معاملہ	۳۸۷	درہم و دنانیر اللہ تعالیٰ کی مہریں ہیں
۳۹۱	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں سے مکالمہ	۳۸۷	بغیر عمل کے دھاما لگنے والے کی مثال
۳۹۱	اللہ کی اطاعت کب حاصل ہوتی ہے	۳۸۷	ایک دانا شخص کی شکل
۳۹۱	نیکو کار شخص کی مثال	۳۸۷	اسلام کا باطنی علم اللہ کی محبت کے لئے
۳۹۲	نیکو کار شخص کی مثال؟	۳۸۷	اللہ کی اطاعت تجارت کی طرح کرو
۳۹۲	مصیبت پہلے بڑی بعد میں چھوٹی ہوتی ہے	۳۸۷	بے عمل اجر کا مستحق نہیں
۳۹۲	حضرت داؤد اور سائل کی حکایت	۳۸۷	مال کی طرح علم بھی سرکش ہے
۳۹۲	دھوکے باز کی محبت کا بھروسہ نہیں	۳۸۷	اچھی نماز پڑھنے والے اللہ کو پسند ہیں
۳۹۲	زمزم کی فضیلت و کرامت	۳۸۷	شیطان اور سائح

۳۹۹	علم کے باوجود عمل نہ کرنے والے کی مثال	۳۹۳	بخت نصر کا مال
۳۹۹	چغلیخوری کا اعتبار نہ کریں	۳۹۳	ایک ہستی کا حال
۳۹۹	دین کی تدبیر اختیار کرو رزق تو خوب آجائے گا	۳۹۳	تحفہ آیا حق گیا
۳۹۹	حدیث رسول ﷺ	۳۹۳	ایک نبی اور عابد کی گفتگو
۳۹۹	محرم عورت سے بدکاری کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا	۳۹۳	خواہشات کو دباننا
۳۹۹	گا	۳۹۳	ذین کے تین نواحی (متعلقات)
۴۰۰	حضرت ابو بکر اور عمر اسلام کہ سماعت اور بصارت ہیں	۳۹۳	جنت کی چابی لا الہ الا اللہ ہے مگر
۴۰۰	نبی کریم ﷺ کے مرض وفات کا واقعہ	۳۹۳	ایک ظالم بادشاہ کا انجام
۴۰۳	کعبہ سے تصویروں کا مٹانا	۳۹۵	اللہ تعالیٰ کا بیت المقدس کے نیلے سے خطاب
۴۰۳	منافق کی موت کی پیشین گوئی	۳۹۵	وہب بن منبہ کی انکساری
۴۰۳	اللہ تعالیٰ کتنے پردوں میں ہے	۳۹۵	عشاء کے وضو سے فجر کی نماز
۴۰۳	کعبہ کے محافظ کا اجر و ثواب	۳۹۵	حضرت نوح علیہ السلام کا حسن و جمال
۴۰۳	بانگنے کے بارے میں وعید	۳۹۵	دنیا سے محبت کرنے والا مصیبت پر زیادہ روتا ہے
۴۰۳	مؤمن کی فراست سے ڈرو	۳۹۵	چھ خصائل پر خوشخبری
۴۰۵	صدقہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں پہلے جاتا ہے	۳۹۵	حضرت داؤد سے اللہ تعالیٰ کا کلام
۴۰۵	کسی اور سے مانگنے کی وعید	۳۹۶	پچاس سال کی عبادت کی حیثیت
۴۰۵	حضرت میمون بن مہران	۳۹۶	تین نعمتیں جو تمام نعمتوں کی اصل ہیں
۴۰۵	عالم یا جاہل سے مت الجھو	۳۹۶	ایک مجزوم کا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا
۴۰۵	میمون کا اس بارے میں رویہ	۳۹۶	مؤمن کی صفات
۴۰۵	میمون کی نافرمانی سے نفرت	۳۹۶	مؤمن کی صفات ؟
۴۰۶	حسن اور میمون کی ملاقات	۳۹۷	سلیمان بن عبد الملک کا واقعہ
۴۰۶	لہو پر درہم خرچ کرنا ناپسندیدہ ہے	۳۹۷	لوگ نیک کہنے لگیں تو ہلاکت ہے
۴۰۶	میمون کی عمر بن عبد العزیز کی نظر میں قدر و منزلت	۳۹۷	نیک عمل شہرت کے بغیر کرو
۴۰۶	دو فلاح پانے والے شخص	۳۹۸	کفر کے چار ارکان
۴۰۶	قرآن پڑھنے والے صحیح ہو جائیں تو	۳۹۸	دعا مانگنے کے اوصاف
۴۰۷	ایک آیت کی تشریح	۳۹۸	آٹھ ہزار دنیا نہیں
۴۰۷	دو آیات کی تشریح	۳۹۸	علم حاصل کرنا بغیر عمل کے بیکار ہے
۴۰۷	علم حاصل کرنے والوں کی اقسام	۳۹۸	اہل نار اور جہنم کو کپڑے دینا
۴۰۷	قرآن کا لوگوں سے معاملہ	۳۹۸	بھکاری کے لئے حضرت داؤد کی بددعا
۴۰۷	اللہ کے ہاں اپنا مرتبہ کیسے جانیں ؟	۳۹۸	مساکین کی فضیلت

۴۰۷	صبر سے ہی بھلائی حاصل ہوتی ہے	۴۰۷	نماز میں توجہ نہ کرنے کی وعید
۴۰۷	تقویٰ سے بھلائی ملتی ہے	۴۰۷	حلال کب حاصل ہوتا ہے
۴۰۸	دنیا خواہشات اور شیطاں سے الٹی ہوئی ہے	۴۰۸	ان تین باتوں میں اپنے نفس کو بتلا مت کرو
۴۰۸	میمون کا صبر	۴۰۸	بادشاہ سے تعارف مت کراؤ
۴۰۸	بھلائی کے خصائل	۴۰۸	کسی عورت کا نگران مت بنو
۴۰۸	دنیا کی موجودہ حال میں موت بہتر ہے	۴۰۸	اپنی غیبت پر بزرگوں کا رویہ
۴۰۸	فاسق اور نڈے کی طرح ہے	۴۰۸	میمون کی نصیحتیں
۴۰۸	آخرت میں مرتبہ پہچاننے کا طریقہ	۴۰۸	علماء کی مجلسوں کی اہمیت
۴۰۸	زمین پر زندہ رہنا محبت الہیہ کے ساتھ ہو	۴۰۸	سلام کرنا
۴۰۹	مقروض کا مسئلہ	۴۰۹	کسی کی ماتحتی اچھی نہیں
۴۰۹	میمون اور صوفیاء کا لباس	۴۰۹	نفس کا قول اور عمل میں مطابقت کرنا
۴۰۹	اللہ تعالیٰ مغفرت کرتا ہے عار نہیں دیتا	۴۰۹	خیر خواہ وہ ہے جو منہ پر سچی بات کہہ دے
۴۰۹	عیوب نکالنے والے بدترین لوگ ہیں	۴۰۹	آیت کی تشریح
۴۰۹	قوم مجلسوں میں گناہ اس کی بربادی کی نشانی ہیں	۴۰۹	گھوڑے پر سوار اپنے ساتھ پیدل کسی کو نہ چلائے
۴۰۹	سب سے بڑا مشکل وقت	۴۰۹	گمان کا کثیر امت پہنو
۴۰۹	چار مسئلوں پر گفتگو مت کرو	۴۰۹	ربزق حلال کما کر صدقات دینے کی فضیلت
۴۱۰	غیر اسلامی خواہش مت کرو	۴۱۰	جوانی کو اللہ کی فرمانبرداری میں لگاؤ
۴۱۰	حضرت علیؑ افضل یا حضرت ابو بکرؓ	۴۱۰	زندگی میں صدقہ کرنا اہم ہے
۴۱۰	میمون کی روایت کردہ حدیث	۴۱۰	ذکر اللہ کے دو درجے
۴۱۰	چغلیخوری، غیبت کرنا اور سننا ممنوع عمل ہیں	۴۱۰	مسلمان اور کافر تین باتوں میں مشترک ہیں
۴۱۰	حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی اسلام	۴۱۰	مکرائے کے گدھے
۴۱۰	میں اہمیت	۴۱۰	رب کے خوف سے آسمان نہیں دیکھا
۴۱۰	میقات حج	۴۱۰	حجاج اور حسن بھری رحمہ اللہ
۴۱۱	مجوسیوں کا حلیہ	۴۱۱	میمون کی اصول پسندی
۴۱۱	مال کے دفاع میں قتل ہونا شہادت ہے	۴۱۱	عمر بن عبدالعزیز کی نصیحت
۴۱۱	آخری زمانے میں حلال درہم اور بااعتماد بھائی ناپید	۴۱۱	غلام کو سزا مت دو
۴۱۱	ہونگے	۴۱۱	اونٹ اور مؤمن
۴۱۲	مؤمن کی فراست	۴۱۲	گناہ اور دل کا سیاہ دھبہ
۴۱۲	حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۴۱۲	انسان متقی کب بنتا ہے؟
۴۱۲	حالت حیض کی طلاق کا حکم	۴۱۲	مال کی تین خصلتیں

۴۲۳	اللہ اور بندے کی قربت	۴۱۷	روزے اور احرام میں پچھتا لگوانا
۴۲۳	اللہ کے سوا کسی سے تہ ڈریں	۴۱۷	درندوں اور شکاری پرندوں کا گوشت
۴۲۳	ابو وائل کی قناعت پسندی	۴۱۷	”روافض“ کے بارے میں وعید
۴۲۴	ابو وائل کی فضیلت	۴۱۷	”روافض“ حب اہل بیت کے دغویہ و مشرک
۴۲۴	عبداللہ بن مسعود کی رائے	۴۱۷	انبیاء اور صحابہ کرامؓ کو گالیاں دینے والے کو سب سے
۴۲۴	”اے اللہ! مجھے آگ سے آزاد کرو“ ناپسند جملہ ہے	۴۱۷	زیادہ عذاب ہوگا
۴۲۴	حضرت شقیق کی اللہ تعالیٰ سے دعا	۴۱۸	جنائزے کی چار تکبیریں
۴۲۴	علقمہ اور شقیق کا مکالمہ	۴۱۸	نجاست کی کچھ مقدار کا معاف ہونا
۴۲۴	حکومتی عہدوں سے نفرت	۴۱۸	ہستے ہوئے گناہ کرنے والا روتے ہوئے جہنم میں جائے
۴۲۵	حکومتی اہلکاروں کے مال سے بیزاری	۴۱۸	گا
۴۲۵	پردیسوں کا دسترخوان	۴۱۸	علماء و حکام ٹھیک ہو جائیں تو سب ٹھیک ہو جائیں
۴۲۵	ابو وائل کی بے سرو سامانی	۴۱۸	سورہ کافرون پڑھ کر سونے کی فضیلت
۴۲۵	شقیق بن سلمہ کی دعا	۴۱۹	تین آدمیوں کی نمازیں قبول نہیں
۴۲۵	اسود بن ہلال کی نمازوں سے محبت	۴۱۹	(۲۵۲) حضرت یزید بن الاصم
۴۲۵	نمازیں بہترین ساتھی ہیں	۴۱۹	حضرت عائشہؓ کی نصیحت
۴۲۶	پچاس نمازوں کے ثواب والی پانچ نمازیں	۴۱۹	حضرت عمرؓ کا اصلاحی طریقہ کار
۴۲۶	جہنم غیر مومنوں کے لئے ہے	۴۲۰	ایک شرابی کی توبہ
۴۲۶	اللہ تعالیٰ کا ایک بندے کو معاف کرنا	۴۲۰	یزید بن اصم کا حضرت حسینؓ کو خط
۴۲۶	آج کل کے قراء کی مثال	۴۲۱	اسرائیل صور پھونکنے کے منتظر ہیں
۴۲۶	قراء اون والی بھینروں کی طرح ہیں	۴۲۱	اپنی آنکھ کا شہتیر
۴۲۶	جہاد کرنا دولت سے بہتر ہے	۴۲۱	کہو صرف اللہ اکیلا چاہیے
۴۲۶	ہمارا رب کتنا پیارا ہے	۴۲۱	اپنے بھائی سے کینہ رکھنا ناقابل معافی ہے
۴۲۷	قرآن کی تلاوت کا حق ادا کرو	۴۲۲	ضرورت سے زائد اشیاء کی قیامت میں پوچھ گچھ ہوگی
۴۲۷	وسیلہ کا مطلب اعمال ہیں	۴۲۲	والد کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے
۴۲۷	ابو وائل کی فضیلت	۴۲۲	سجدے میں کمر کی اونچائی
۴۲۷	ابو وائل کا زہد	۴۲۲	آنحضرت ﷺ کے سجدے کی شان
۴۲۷	ابو وائل کے اساتذہ اور شاگرد	۴۲۲	(۲۵۳) حضرت شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ
۴۲۷	التحیات پڑھنے کا ارشاد نبوی ﷺ	۴۲۲	ہچکیوں سے رونا
۴۲۸	زبان کی خرابیاں	۴۲۳	پرندوں کی طرح پھڑ پھڑانا
۴۲۸	اللہ جس کی بھلائی چاہے اس کو دین کی سمجھ عطا کرتا ہے	۴۲۳	ابو وائل کا رونا

۴۲۸	ایک سال میں دو مرتبہ مرنے کی تمنا	۴۲۸	لوہاں گناہ اور گناہ کرنے کا مقصد پوچھا جائے گا
۴۲۹	موت سے دو مرتبہ ہم آ زما ہونا	۴۲۹	تقدیر، نجوم اور صحابہ کے بارے میں زبان مت کھولو
۴۲۹	موت کو پسند کرنا	۴۲۹	قرآن کا مسلمان سے معاملہ
۴۲۹	بزرگوں کی ایک حسین خواہش	۴۲۹	حنی کی غلطی
۴۳۵	برے کام سے نفرت	۴۲۹	جنت کی ایک بالشت دنیا و مافیہا سے بہتر ہے
۴۳۵	تین دن میں قرآن پاک ختم کرنا	۴۲۹	ایک آیت کی تشریح
۴۳۵	بچت کر کے مساکین کو دینا	۴۳۰	اللہ تعالیٰ کی انسان میں نشانی
۴۳۵	صدقہ کرنے کے لئے محنت کرنا	۴۳۰	مسجد میں دنیا کے مقصد سے بیٹھنے والے
۴۳۵	اعمش اور خیشمہ کا مکالمہ	۴۳۰	قرآن پر اپنی خواہش کا عمل کرنے والے
۴۳۶	خیشمہ کی وصیت	۴۳۱	حج اور عمرے کی فضیلت
۴۳۶	مومن، منافق سے کبھی محبت نہیں کرتا	۴۳۰	نبی کریم ﷺ کی ایک دعا
۴۳۶	دشمنوں سے خیشمہ کا رویہ	۴۳۰	ارواح جمع شدہ لشکر ہیں
۴۳۶	اللہ تعالیٰ کا انسان سے مکالمہ	۴۳۰	منافق چہرے سے روتا ہے
۴۳۶	شیطان انسان کے پاس ہے	۴۳۲	زنا کے چھ عذاب
۴۳۶	شیطان سے نہ بچنے کی تین صورتیں	۴۳۲	بے علم اور بے عمل دونوں کے لئے ہلاکت ہے
۴۳۷	حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کا حال	۴۳۲	علماء وغیرہ کا قتل قرب قیامت ہے
۴۳۷	شیطان اور انسان	۴۳۲	قیامت میں اپنے پسندیدہ لوگوں کے ساتھ حشر ہوگا
۴۳۷	خوشخبری ہے مومن کے لئے	۴۳۲	دینار و درہم ہلاکت خیز ہیں
۴۳۷	خوشحالی و بدحالی میں مومن و کافر کا حال	۴۳۳	نیکی کا حکم دے کر خود عمل نہ کرنے پر وعید
۴۳۷	مومن بندے کی دنیا و آخرت	۴۳۳	(۲۵۴) خیشمہ بن عبد الرحمن
۴۳۸	سلیمان علیہ السلام کے ہمراہی کا واقعہ	۴۳۳	خیشمہ کی دنیا سے بے غرضی
۴۳۸	مرحومین کی فہرست	۴۳۳	خیشمہ کا علماء کا اکرام
۴۳۸	قرآن پڑھ کر عمل کرنے والے کے لئے بشارت	۴۳۳	علماء کے لئے تحفہ تیار حالت میں
۴۳۸	مالدار جنت میں داخل نہ ہوگا	۴۳۳	خیشمہ کی تلذذات سے بے نیازی
۴۳۸	قیامت کا دن بچوں کو بوڑھا کر دے	۴۳۳	خیشمہ کی غریب پروری
۴۳۹	شیطان کو ہمت مت دو	۴۳۴	خیشمہ کا عطیہ
۴۳۹	کوئی چیز مانگنے پر مل جائے تو فوراً جنت مانگو	۴۳۴	خیشمہ کی ہمدردی
۴۳۹	خیشمہ اور ابراہیم خفی بہترین لوگ	۴۳۴	خیشمہ کی ہمدردی کا اعتراف
۴۳۹	ابو دائل کی خیشمہ کے جنازے میں شرکت	۴۳۴	کسی کو غلام خرید کر دینا
۴۳۹	خیشمہ کی مسجد نبوی ﷺ میں دعا	۴۳۴	کسی کا ماہانہ وظیفہ مقرر کر دینا

خیشمہ جعفی اور ابراہیم کو حضرت ابو ہریرہؓ کی فہمائش
خیشمہ نے کن صحابہ کو دیکھا
نماز کے بعد گفتگو کرنا

امید اور خوشی، رضا اور یقین میں مضمر ہیں
ظالم حکمران اور مصوٰزین سخت عذاب میں ہوں گے
غلام کا کھانا روکنے پر وعید
بظاہر مسلمان اندر سے کافر
لوگوں میں عمل کا مقبول ہونا
جہنم کی آگ سے بچو

نگاہ نبویؐ میں حضرت عدی بن حاتم کی حیثیت
حرام کی حرمت کے آس پاس بھی نہ رہو
بہترین دور نبی کریمؐ کا دور
سارے مومن ایک شخص کی مانند ہیں
(۲۵۵) حارث بن سوید

حارث کی برداشت

حارث کی حیثیت

خیر و شر کی گنتی بڑی سخت ہوگی

ہر اچھا برا کام شمار کیا جائے گا

وہ بات کہو جس سے ظلم میں کمی ہو سکے

حاکم کے ظلم سے بچنے والی بات کہو

سلیمان کی کھانا کھانے کے بعد کی دعا

ایک اور سند

ذرا سی تکلیف پر گناہوں کا جھڑنا

اصل مال وہ ہے جو آخرت میں کام آئے

اللہ تعالیٰ کا ایک بندے کی توبہ سے خوش ہونا

مومن اور فاجر کی مثال

کسی کے گناہوں پر اسے کچھ نہ کہنے کا وبال

نورہائیس کی فضیلت

قیامت میں شفاعت کی کثرت

شرابوں کی ممانعت

۴۳۹	نبی کریمؐ اہل بیت کو کبھی عام صحابہ سے خاص نہیں	۴۴۸
۴۴۰	فرمایا	۴۴۸
۴۴۰	کعبہ پر حملہ ہوگا	۴۴۸
۴۴۰	(۲۵۶) حارث بن قیس جعفی	۴۴۹
۴۴۱	شرح بن حارث الکندی	۴۴۹
۴۴۱	ظالموں کے لئے وعید	۴۴۹
۴۴۲	شرح کا توکل	۴۴۹
۴۴۲	سب کاموں کا مالک اللہ ہے	۴۴۹
۴۴۲	فتنے سے بے نیازی	۴۴۹
۴۴۳	دل کی حالت کون جانے؟	۴۵۰
۴۴۳	شرح کی بے نیازی کی پسندیدگی	۴۵۰
۴۴۳	شقیق اور شرح کا مکالمہ	۴۵۰
۴۴۳	نیک عمل اور شرح کا خوف	۴۵۰
۴۴۵	فارغ لوگوں کا کام کھیل کو نہیں	۴۵۰
۴۴۵	شرح کا فیصلہ	۴۵۰
۴۴۵	علماء سے میل جول سے علم حاصل ہوتا ہے	۴۵۱
۴۴۵	حضرت علیؓ نے فرمایا تم عرب کے سب سے بڑے	۴۵۱
۴۴۵	قاضی ہو	۴۵۱
۴۴۵	ایک دادی اور ماں کا مقدمہ	۴۵۱
۴۴۶	ایک فریق کو حکمت بھرا جواب	۴۵۲
۴۴۶	ایک مسئلے کا جواب	۴۵۳
۴۴۶	قاضی شرح کا ایذا رسانی سے اعراض	۴۵۳
۴۴۶	قاضی شرح کا حکمت بھرا جواب	۴۵۳
۴۴۶	موت اور تقدیر سے فرار ممکن نہیں	۴۵۳
۴۴۷	حضرت عمرؓ کی قاضی شرح کو نصیحت	۴۵۳
۴۴۷	ایمان کی مضبوطی تقویٰ اور زوال لالچ ہے	۴۵۳
۴۴۷	حسد سے کوئی فائدہ نہیں	۴۵۴
۴۴۷	سلام سے ابتدا کرنے والا اللہ کے نزدیک ہے	۴۵۴
۴۴۸	حضرت عمرؓ اور شرح	۴۵۴
۴۴۸	شرح کا اپنے بیٹے کے استاد کو خط	۴۵۴

۴۶۰	۴۵۵	حضرت عمرؓ کی ایک آرزو کی قبولیت	۴۵۵	بدعتیوں سے رسول اللہ ﷺ کی بیزاری
۴۶۰	۴۵۵	کونسا گناہ بڑا ہے	۴۵۵	آنحضرت ﷺ کی ازدواج اور صاحبزادیوں کے مہر
۴۶۱	۴۵۵	ایک اور سند اور متن کا طریق	۴۵۵	مسلمانوں کی آئندہ حالت
۴۶۱	۴۵۵	آخری زمانے میں مسلمانوں کے لئے ہدایات	۴۵۵	جوانی میں توبہ کرنے والے نوجوان کا مرتبہ
۴۶۱	۴۵۵	جو شخص نبی کریم ﷺ پر جھوٹ باندھے وہ جہنمی ہے	۴۵۵	جنت کے نناوے درجات اہل عقل کے لئے ہیں
۴۶۱	۴۵۶	قاتل اور مقتول کا برکالہ	۴۵۶	حضرت علیؓ کے خلاف شریح کا فیصلہ
۴۶۲	۴۵۶	حضرت خباب اور موت کی تمنا	۴۵۶	ایک اور سند سے وہی واقعہ
۴۶۲	۴۵۷	(۲۵۹) عمرو بن میمون اودی	۴۵۷	قیامت میں ایک مقروض کا فیصلہ
۴۶۲	۴۵۷	عمرو بن میمون کے حج و عمرے	۴۵۸	(۲۵۸) عمرو بن شریل
۴۶۲	۴۵۷	موت کی تمنا کے الفاظ	۴۵۸	ابو میسرہ کی کسر نفسی
۴۶۲	۴۵۷	موت کی تمنا کے دوسرے الفاظ	۴۵۸	کاش میں کچھ بھی نہ ہوتا
۴۶۳	۴۵۸	پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت سمجھو	۴۵۸	ابو وائل کی ابو میسرہ بننے کی آرزو
۴۶۳	۴۵۸	مسجد میں داخل ہونے کے بعد کا معمول	۴۵۸	عمرو بن شریل جیسا بننے کی تمنا
۴۶۳	۴۵۸	میزبان پر مہمان کا اکرام لازم ہے	۴۵۸	ابو میسرہ ہمدان میں لاثانی تھے
۴۶۳	۴۵۸	قرب الہی یافتہ شخص کا عمل مقبول	۴۵۸	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اصحاب میں سب سے زیادہ
۴۶۳	۴۵۸	کلمہ تقویٰ "لا الہ الا اللہ" ہے	۴۵۸	افضلیت
۴۶۳	۴۵۸	سب سے عظیم کلمہ طیبہ ہے	۴۵۸	حضرت ابن مسعود اور ابو میسرہ کی ایک رائے
۴۶۴	۴۵۸	تین مسائل پر گفتگو مت کرو	۴۵۸	ابو میسرہ کی علمی برتری
۴۶۴	۴۵۸	حوروں کا خیمہ ایک ہی لو لو ہوگا	۴۵۸	ابو میسرہ کے علم کا اعتراف
۴۶۴	۴۵۹	عرش کے سایہ کی مسافت	۴۵۹	ابو میسرہ کا جنازہ
۴۶۴	۴۵۹	عمرو بن میمون کا معاملہ	۴۵۹	الجنازہ پڑھانے کی وصیت
۴۶۴	۴۵۹	عمرو کا نماز میں طول قیام کا ایک علاج	۴۵۹	اللہ کی شان روزانہ کیا ہوتی ہے؟
۴۶۴	۴۵۹	ابن میمون کی ایک دعا	۴۵۹	مشاجرات صحابہؓ کے بارے میں ایک خواب
۴۶۴	۴۵۹	میمون کی صحابہ کرامؓ سے روایت	۴۵۹	بے وضو نماز پڑھنے، مظلوم کی مدد نہ کرنے کا وبال
۴۶۴	۴۵۹	نبی کریم ﷺ کا پانچ چیزوں سے پناہ مانگنا	۴۵۹	ایک اور سند سے یہی واقعہ
۴۶۵	۴۵۹	حضرت عمرؓ کا سنت نبوی اور توحید پرستی کا جذبہ	۴۵۹	حضرت عیسیٰؑ کا اپنی والدہ کے بنائے ہوئے سوت کی کمائی
۴۶۵	۴۶۰	حضرت عمر بن الخطابؓ کی شہادت کا واقعہ	۴۶۰	سے کھانا
۴۶۶	۴۶۰	مسجد کو نقش و نگار سے مزین کرنا	۴۶۰	شراب کے حکم کے بارے میں حضرت عمرؓ کی دعا کی
۴۶۶	۴۶۰	سکون کا حضرت عمرؓ کی زبان پر بولنا	۴۶۰	قبولیت
۴۶۶	۴۶۰	امت محمدیہ جنت کی آبادی کا نصف ہوگی	۴۶۰	ایک اور سند سے یہی واقعہ

۴۶۲	مرہ بن شراحیل (۲۶۳)	۴۶۲	دعا اور سوال میں آنحضرت ﷺ کا عمل
۴۶۳	مرہ کا نام طیب عبادت کی وجہ سے پڑا	۴۶۲	قیامت کے بعد زمین کی تبدیلی
۴۶۳	مرہ کا نام مرۃ الطیب پڑ گیا تھا	۴۶۲	باب علی کھلا رکھا جائے
۴۶۳	وہ بارہ سال ایک کمرے میں عبادت کرتے رہے	۴۶۲	باب علی کے سوا مسجد کے دروازے بند کر دو
۴۶۳	مرہ روزانہ ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے	۴۶۲	ایمان کا مزہ محض لہجہ اللہ محبت
۴۶۳	تھک کر کیل کا سہارا لیتے تھے	۴۶۲	سورۃ اخلاص کا مرتبہ
۴۶۴	لوگوں کو کم اور اللہ سے مناجات کے لئے زیادہ وقت دینا	۴۶۲	سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے
۴۶۴	بڑھاپے میں ڈھائی سو رکعت روزانہ	۴۶۲	(۲۶۰) عمرو بن عتبہ
۴۶۴	دو سو رکعت کی ایک روایت	۴۶۲	عمرو بن عتبہ کا شوق شہادت
۴۶۴	شکرانے کے پچاس اور ایک سو چودہ نفل	۴۶۲	شہادت کا واقعہ دوسری طرح
۴۶۴	مشاجرات میں شریک نہ ہونے کا جواب	۴۶۲	شہادت کا واقعہ
۴۶۴	جنگ قادسیہ میں شرکت	۴۶۲	عمرو اور ان کے والد کا مکالمہ
۴۶۵	دین میں تفرقہ کرنے سے بچو	۴۶۲	جہاد سے محبت
۴۶۵	اللہ تعالیٰ کا فیصلہ متدبر ہے	۴۶۲	عمرو کا دن بھر کا کھانا
۴۶۵	دھوکے باز اور خائن جنت میں نہ جائیں گے	۴۶۲	عمرو کے لئے بادلوں کا سایہ
۴۶۵	مسلمان کو گمراہ کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا	۴۶۲	درندے عمرو کا پہرہ دیتے
۴۶۵	بری عادتوں والا جنت میں نہ جائے گا	۴۶۲	عمرو کا اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرنا
۴۶۵	غلاموں سے اچھے سلوک کی روایت	۴۶۲	بادل ان کا سایہ کئے ہوتا
۴۶۶	مدینہ نبی کریم ﷺ کا حرم ہے	۴۶۲	بادل کا سایہ
۴۶۶	صلوۃ العصر چھڑوانے والے کے لئے بددعا	۴۶۲	خوف خدا سے عمرو کی حالت
۴۶۶	اخلاق بھی تقسیم شدہ ہیں	۴۶۲	آخرت کا خوف
۴۶۶	اللہ سے محبت کرنے والے کو ہی ایمان عطا ہوتا ہے	۴۶۲	(۲۶۱) معصود ابو زید العجلی
۴۶۷	مسلمان اور مؤمن کون ہے؟	۴۶۲	معصود کی نیند کے بارے میں دعا
۴۶۷	برائی سے برائی نہیں مٹ سکتی	۴۶۲	تین وجوہات سے انسان ہونے کو پسند کرنا
۴۶۷	رات کی نماز کی فضیلت	۴۶۲	شہادت کا واقعہ
۴۶۷	اللہ تعالیٰ کا دو بندوں پر تعجب ہے	۴۶۲	عالمیہ کی معصود سے محبت
۴۶۸	لوگ اپنے اعمال کی بدولت جہنم سے چھوٹ جائیں گے	۴۶۲	عمرو اور معصود کی شہادت کا قصہ
۴۶۸	جہنمی لوگوں کے لیے وعید	۴۶۲	(۲۶۲) شبیل بن عوف
۴۶۸	نبی کریم ﷺ کی وفات کا واقعہ	۴۶۲	دنیا کی طلب میں پاؤں نہیں نکالے
۴۶۹	ابن مسعود کے اصحاب روشن چراغ تھے	۴۶۲	کبھی کسی جس میں نہیں بیٹھے

۲۸۵	سید کا مال غیر سے احتراز	۲۷۹	سعد بن جبیر کا ارشاد
۲۸۵	اللہ تعالیٰ جہنمیوں کو بھلا دیں گے	۲۷۹	سب سے زیادہ بردبار و فقیہ
۲۸۵	حضرت عمر کا حجر اسود سے کلام	۲۷۹	صحابہ نہ ہوتے تو اصحاب ابن مسعود افضل ہوتے
۲۸۵	ریشم پہننے کی ممانعت	۲۸۰	اصحاب ابن مسعود دل کی روشنی تھے
۲۸۶	ریشم پہننے کی مقدار جواز	۲۸۰	چھ بڑے اصحاب
۲۸۶	ایمان کی مضبوط صفت	۲۸۰	حضرت ابن مسعود کے اصحاب کے لئے اقوال
۲۸۶	موزوں پر مسح	۲۸۰	ہماری اور اصحاب ابن مسعود کی مثال
۲۸۷	(۲۶۶) ہام بن حارث نخعی رحمہ اللہ	۲۸۰	زید بن وہب
۲۸۷	ہام کی شب بیداری	۲۸۰	زید بن وہب کی شان
۲۸۷	کم سونے اور زیادہ جاگنے کی دعا	۲۸۱	چہرے پر ستر کے مستقل آثار
۲۸۷	جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے	۲۸۱	اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرنا
۲۸۷	چغلیخو ر جنت میں نہ جائے گا	۲۸۱	بہترین زمانے پہلا دوسرا، تیسرا، چوتھا ہیں
۲۸۷	انا خاتم النبیین لانی بعدی	۲۸۱	تین آدمی سفر میں کسی ایک کو امیر بنالیں
۲۸۷	یہودیوں کے طرز مسلمان بھی اپنا میں گے	۲۸۲	حضرت عمار بن یاسر کا قاتل جھنمی ہے
۲۸۸	(۲۶۷) کردوس بن ہانی	۲۸۲	آسمان وزمین میں ابوذر جیسا سچا کوئی نہیں
۲۸۸	جو اللہ سے ڈرا وہ جنت میں جائے گا	۲۸۲	بات چیت ترک کرنا
۲۸۸	اللہ تعالیٰ مصیبت میں مبتلا کیوں کرتا ہے؟	۲۸۲	خدا کے علم کے مطابق بندوں کے اعمال
۲۸۸	اللہ تعالیٰ کے ہاں قدر و اہمیت والی بات	۲۸۳	فتنوں کی آمد کی پیشین گوئی
۲۸۹	(۲۶۸) زر بن حبیش	۲۸۳	حضرت علی کو میرے بعد دوست بناؤ
۲۸۹	زر بن حبیش کی مدینہ روانگی	۲۸۳	غلط نماز پڑھنا فطرت محمدی کے خلاف ہے
۲۸۹	زر کی حضرت صفوان بن عسال سے ملاقات	۲۸۴	سید بن غفلہ
۲۹۰	زر کی حضرت ابی ابن کعب سے ملاقات	۲۸۴	سید بن غفلہ کی تاریخ پیدائش
۲۹۰	شب قدر کی نعمتیں	۲۸۴	سید بن غفلہ کا مختصری تابعی ہونا
۲۹۰	شب قدر کی نعمین پر یقین	۲۸۴	ایک سو ستائیس سال کی عمر کی ایک گواہی
۲۹۱	طالب علم کے لئے فرشتوں کا پر بچھانا	۲۸۴	ایک سو سترہ سال کی عمر میں شادی
۲۹۱	اسماعیل کا زر بن حبیش کو دیکھنا	۲۸۴	ایک سو بیس سال کی عمر میں تراویح کی امامت
۲۹۱	زر سے اچھا قاری کوئی نہ تھا	۲۸۴	سید بن غفلہ کا ایک سو ستائیسواں سال
۲۹۱	زر جیسا انسان کوئی نہ تھا	۲۸۴	سید بن غفلہ کی اقامت میں سید کا عمل
۲۹۱	زر عربی کے بڑے عالم تھے	۲۸۵	سید کی مستقل مؤذن بننے کی خواہش
۲۸۵	شب قدر میں مسلسل عبادت کرنا	۲۸۵	نخت دھوپ میں ظہر کی نماز کا معمول

۴۹۸	سخاوت	۴۹۱	خلیفہ عبدالملک کوزر کا خط
۴۹۸	اقوال (۱)	۴۹۱	روایت حدیث
۴۹۹	نصیحت	۴۹۲	(غیر محرم) مرد و عورت تنہائی میں نہ بیٹھیں
۴۹۹	حق گوئی	۴۹۲	حضرت علیؑ سے نفرت صرف منافق کرے گا
۴۹۹	قصہ گوئی کی مذمت	۴۹۲	مذکورہ روایت کی دیگر اسناد
۴۹۹	مسند روایات	۴۹۲	ایک اور سند سے یہی روایت
۴۹۹	بہترین شخص		حضرت فاطمہؑ سے سب محبت کریں گے علیؑ سے صرف
۴۹۹	اعمال پر بھروسہ	۴۹۳	مؤمن
۵۰۰	صفوں کی ترتیب	۴۹۳	میرا خواری زبیرؓ ہے (الحديث)
۵۰۰	(۲۷۰) زیاد بن جریہ الاسلمی	۴۹۳	فتنہ کی آنکھ پھوٹ گئی
۵۰۰	تقویٰ	۴۹۳	گھوڑوں اور غلاموں پر زکوٰۃ کا مسئلہ
۵۰۰	امانت کی اہمیت	۴۹۳	شب قدر کی نشانی
۵۰۱	حضرت عمرؓ کی نصیحت	۴۹۴	اللہ کے نزدیک اصل دین صرف اسلام ہے
۵۰۱	علم کی لغزش	۴۹۴	عام اہل کتاب اور عشاء پڑھنے والے برابر نہیں
۵۰۱	اقوال زریں	۴۹۴	عشاء کی نماز مسلمانوں کی خصوصیت ہے
۵۰۱	تفقہ کی شرط	۴۹۴	قرآن خود نکل جاتا ہے
۵۰۱	فراغت کی خواہش	۴۹۵	انصار کا ابو بکرؓ سے آگے کسی اور کے آنے کو ناپسند کرنا
۵۰۱	شہادت کی طلب	۴۹۵	حضرت فاطمہؑ کی اولاد پر آگ حرام ہے
۵۰۲	رقت قلبی	۴۹۵	لوگوں کے اموال سے مایوس ہو جانا مالدار ہے
۵۰۲	فرمانبرداری	۴۹۵	جو دھوکہ کرے وہ ہم میں سے نہیں
۵۰۲	بحیثیت گورنر	۴۹۵	چالیس احادیث یاد کرنے کی فضیلت
۵۰۲	مسند روایات	۴۹۶	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا احرام باندھنا
۵۰۲	شوق جہاد	۴۹۶	نمازوں کی اوقات میں منادی کی پکار
۵۰۲	قصہ گوئی کی اجازت	۴۹۶	حضرت فاطمہؑ حضرات حسنین جنت کے سردار ہیں
۵۰۳	(۲۷۱) زاذان ابو عمرو الکندی	۴۹۷	شہرت کے کپڑے پہنے پر وعید
۵۰۳	بدنیتی کا وبال	۴۹۷	مغرب کے وقت توبہ کا دروازہ کھل جاتا ہے
۵۰۳	تقویٰ کا انعام	۴۹۸	ابو عبدالرحمن السلمی
۵۰۳	کاروبار کا طریقہ	۴۹۸	رحمت کی امید
۵۰۳	خشوع کی کیفیت	۴۹۸	مستقل مزاجی
۵۰۳	عید کے دن	۴۹۸	شب بیداری

مفلس دین کون؟

آیت کی تفسیر

مسند روایات

بالوں سے دشمنی

بال نہ رکھنے کی وجہ

پانی پینے کا طریقہ

دروذ شریف کی وصولی

قرض کی مذمت

امانت کا مصداق

فضیلت جہاد

حقوق کی اہمیت

والدین کے حقوق

مسلمانوں کی قبریں

اطاعت کی فضیلت

بلند درجہ کی خواہش

انکساری اختیار کرو

ابو عبید بن عبد اللہ بن مسعود

(تعارف)

فضیلت ذکر

اللہ اکبر کا اجر

شان غفاریت

زبان پر قابو

اللہ تعالیٰ کن سے خوش ہوتا ہے

سرکش کی سزا

ابو عبیدہ کی عاجزی

بھلائی کا انجام

عادل قاضی

عذاب قبر

جہنم کی وادی

صفت رحیمیت

۵۰۳

قلیل جماعت

۵۰۴

مسند روایات

۵۰۴

قضاء نمازین

۵۰۴

سانپ کے شر سے حفاظت

۵۰۴

قیدیوں کے بارے میں مشورہ

۵۰۴

ابو جہل کا قتل

۵۰۴

آگ سے نجات

۵۰۵

اللہ تعالیٰ سے حیا کرو

۵۰۵

جنگ میں احتیاط

۵۰۵

توبہ کا صلہ

۵۰۵

اہل زمین پر رحم

۵۰۶

۲۷۳- یزید بن شریک التیمی اور ان کے بیٹے ابراہیم

۵۰۶

تقویٰ

۵۰۶

نفس کی مخالفت

۵۰۷

اپنے بازے میں سوچو

۵۰۷

تیمی کی انکساری

۵۰۸

دعا کا انداز

۵۰۸

آخرت کا حصہ

۵۰۸

ابراہیم تیمی کا سجدہ

۵۰۸

تعقب

۵۰۸

جہنمی پر عذاب کا انداز

۵۰۸

موت کی آمد

۵۰۸

کلعصروں کی رائے

۵۰۹

ابراہیم کے قصے

۵۰۹

نظروں کی حفاظت

۵۰۹

جنتی مشروب

۵۰۹

روز قیامت

۵۰۹

ایک نہر

۵۰۹

صبر و ضبط

۵۰۹

بھوک کی حالت میں رہنا

۵۲۲	مرکز نگاہ	۵۱۶	دو ماہ کا فاقہ
۵۲۲	علم حدیث میں مہارت	۵۱۶	مقام حسرت
۵۲۲	علم کی موت	۵۱۷	حسرت کرنے والا شخص
۵۲۳	سعید بن جبیر کی نظر میں	۵۱۷	اہل بیت
۵۲۳	علیہ مبارک	۵۱۷	تکبیر اولیٰ کی اہمیت
۵۲۳	دینی غیرت	۵۱۷	جہنم کا خوف
۵۲۳	بدعت سے نفرت	۵۱۷	اظہار گناہ بھی گناہ ہے
۵۲۳	خود رائی سے پرہیز	۵۱۷	مسند روایات
۵۲۳	خواہشات سے حفاظت	۵۱۷	بدعتی پر اللہ کی لعنت
۵۲۳	بری صحبت سے پرہیز	۵۱۸	ہر کام اللہ کے حکم سے ہوتا ہے
۵۲۳	جھوٹ سے نفرت	۵۱۸	سب سے پہلی مسجد
۵۲۳	بدعت سے نفرت	۵۱۸	مسجدوں کی ترتیب
۵۲۳	صلح جوئی	۵۱۹	گزشتہ روایت
۵۲۳	تفسیر	۵۱۹	مسجد بنوانے کی فضیلت
۵۲۳	اوبدعت	۵۱۹	ایک اور فضیلت
۵۲۳	قلت کلام	۵۱۹	جنت لے جانے والا عمل
۵۲۳	واجب القتل کون؟	۵۱۹	جنت کے قریب لے جانے والا عمل
۵۲۳	مرجیہ قابل نفرت	۵۲۰	نمازوں میں آسانی سے کام لو
۵۲۳	اعتدال	۵۲۰	نکاح کا حکم
۵۲۵	استقامت	۵۲۰	غلام کے ساتھ سلوک
۵۲۵	اقرار مؤمن	۵۲۰	چھوٹی مسجد بھی باعث نجات ہے
۵۲۵	صوم داؤدی	۵۲۰	غسل کرانے والے کی نماز
۵۲۵	غفو و درگزر	۵۲۱	انکاح کی ترغیب
۵۲۵	جنت کی امید	۵۲۱	(۲۷۴) ابراہیم بن یزید النخعی
۵۲۵	سکوت اور فضیلت	۵۲۱	تقویٰ
۵۲۵	علمی مجلس	۵۲۱	بے موقع سوال پر ناراض
۵۲۵	مشقت کی فضیلت	۵۲۱	وقت کی قدر
۵۲۶	خون ناحق کی مذمت	۵۲۲	عذر
۵۲۶	علم کے لئے تحقیق	۵۲۲	بزرگوں کی رائے
۵۲۶	راوی کی تحقیق	۵۲۲	حسن بصری کا غم

۵۳۱	ذکر کے اثرات	۵۲۶	اطراف الحدیث
۵۳۱	تفسیر اقوال	۵۲۶	رائے کی اہمیت
۵۳۱	نماز میں سستی	۵۲۶	علم نجوم کو سیکھنا
۵۳۲	نزع کی سختی	۵۲۶	مستکبر کی مجلس میں نہ بیٹھو
۵۳۲	تقویٰ کا تعلق	۵۲۶	تسے مسائل پر حیرانی
۵۳۲	بدعتی کی اصلاح	۵۲۷	طویل خاموشی بھیجی کی
۵۳۲	تکون مزاجی	۵۲۷	نماز کا احترام
۵۳۲	حجام کا آئینہ	۵۲۷	غیر مسلم کو سلام
۵۳۲	مسند روایت	۵۲۷	فضیلت تلاوت
۵۳۲	نسیان کا مسئلہ	۵۲۷	شیطان سے حفاظت
۵۳۳	دنیا میں مسافر	۵۲۷	غیبت سے پرہیز
۵۳۳	آسمانوں کا سفر	۵۲۸	روزہ اور جھوٹ
۵۳۳	مومن کی صفت	۵۲۸	موت کا غم
۵۳۳	اچانک موت	۵۲۸	خفیہ عبادت
۵۳۳	عمدہ تلاوت	۵۲۸	ایک متقی شخص
۵۳۵	تشہید	۵۲۸	جنتی مشروب کی ٹھنڈک
۵۳۵	تقریر کا ادب	۵۲۸	حصول علم کی نیت
۵۳۵	افضل صدقہ	۵۲۸	سادگی
۵۳۵	جھوٹی گواہی کی شناعت	۵۲۸	زیادتی عمل
۵۳۵	خدا کا کتبہ	۵۲۹	دعا کا ادب
۵۳۶	بلاؤں سے حفاظت	۵۲۹	انگوٹھی کی تحریر
۵۳۶	سوالی کی مذمت	۵۲۹	عادل کون ہے
۵۳۶	تاجروں کی حدیث فہمی	۵۲۹	قیامت کی نشانی
۵۳۶	گناہوں کا چھپانا	۵۲۹	حدیث کا ادب
۵۳۷	میدان حشر	۵۲۹	نیت کا فائدہ
۵۳۷	کپڑوں کی صفائی	۵۳۰	خرچے پر اجر
۵۳۸	محبت رسول	۵۳۰	صالحین کی حکایت
۵۳۸	نبی کریم ﷺ کی ایک دعا	۵۳۰	گمراہی کی ہدایت
۵۳۹	(۲۷۵) عون بن عبد اللہ بن عتبہ	۵۳۰	بیت الخلاء میں ذکر
۵۳۹	(تعارف)	۵۳۰	زبان پر قابو

۵۳۵	۵۳۹	صحابہ کی درخواست	اقوال
۵۳۵	۵۳۹	ایمان کے حصے	دلوں کی شفاء
۵۳۵	۵۳۹	اللہ کا خوف	ذاکر کی مثال
۵۳۶	۵۳۹	دو بھائیوں کی حکایت	ہلاکت سے بچاؤ
۵۳۶	۵۴۰	مسجد کی آبادی	مشقت
۵۳۶	۵۴۰	تقویٰ	صالحین کی حکایت
۵۳۶	۵۴۰	برا کام اور اچھا کام	فضیلت ذکر
۵۳۶	۵۴۰	عیب جو کون ہوتا ہے	تقویٰ
۵۳۶	۵۴۰	نرم دل لوگوں کے ساتھ بیٹھو	صدقہ
۵۳۶	۵۴۰	تواضع کرنے والا اللہ کا خاص بندہ ہے	آخرت کی اہمیت
۵۳۶	۵۴۰	احتیاط	اغنیاء کی صحبت
۵۳۶	۵۴۱	تقویٰ کی ابتدا	فقراء کی صحبت
۵۴۲	۵۴۱	توبہ کی اہمیت	بڑی بھلائی
۵۴۲	۵۴۱	تائب کا دل	خواہشات کا دھوکہ
۵۴۲	۵۴۱	ندامت سے آنکھ ٹھنڈی نہ ہونا	کل کا انتظار مت کرو
۵۴۲	۵۴۱	گھر سے باہر آنے کی دعا	اجنبی کی دعا
۵۴۲	۵۴۲	شیطان کی قسمیں	اللہ کا عہد
۵۴۲	۵۴۲	دنیا اور آخرت	بھلائی منجانب اللہ بہت ہے
۵۴۸	۵۴۳	بہتر انجام	چراغ بجھ گیا
۵۴۸	۵۴۳	روزہ	قرآن اور حدیث دونوں ضروری ہیں
۵۴۸	۵۴۳	افضل روزہ	قرآن پر ایمان
۵۴۸	۵۴۳	قیامت کے رجسٹر	لباس میں رعایت
۵۴۸	۵۴۳	صحبت کی برکت	اصلاح
۵۴۸	۵۴۳	وعظ	کمال تقویٰ
۵۴۹	۵۴۴	فرض نمازوں کے بعد دعا	گزرتے دن
۵۴۹	۵۴۴	طریق طریقی سے مراد	تکبر کی علامت
۵۴۹	۵۴۴	صدقے کا اجر	اوپر والے درجات
۵۴۹	۵۴۴	افضل عمل	تین باتیں
۵۴۹	۵۴۴	بھائی کی وفات	آیت کے صحیح معنی
۵۴۹	۵۴۴	مومن کی پہچان	وعظ

۵۶۳	۵۴۹	رود کریمائی کمزور ہوگی	صلہ رحمی
۵۶۳	۵۵۰	نماز میں خشوع	عافیت اور شکر
۵۶۳	۵۵۰	امامت	جنت میں داخلہ
۵۶۳	۵۵۰	ایک رکعت میں مکمل قرآن	نفس کا محاسبہ
۵۶۵	۵۵۰	ابن جبیر کی اہمیت	عون کی دعا
۵۶۵	۵۵۵	مہارت کا اعتراف	طویل نصیحت
۵۶۵	۵۵۷	شہادت کی دعا	حفاظت
۵۶۵	۵۵۸	سعید بن جبیر کی کرامت	بیٹے کو وصیت
۵۶۵	۵۵۸	ایمان کی جڑ	باندی کی آزادی
۵۶۶	۵۵۸	بھاگنے سے انکار	صحابہ کرام سے ملاقات
۵۶۶	۵۵۸	بیٹے کو دلانا	مسند روایات
۵۶۶	۵۵۹	عمرے پر روانگی	مسئلہ قرأت خلف الامام
۵۶۶	۵۵۹	بیٹے کی وفات	رات کے انعامات
۵۶۶	۵۶۰	بیٹے کی وفات کی پیشین گوئی	آنسو
۵۶۶	۵۶۰	والدہ کی قسم کا لحاظ	مومن کی بیماری
۵۶۶	۵۶۰	امانت میں احتیاط	دو فرشتے
۵۶۷	۵۶۰	سعید بن جبیر کا خط	قبر کا ساتھی
۵۶۷	۵۶۱	ذکر اللہ کی اطاعت ہے	ذاکر کی مثال
۵۶۷	۵۶۱	اہل بصرہ کی دینداری	مرغ کی اذان پر اسے لعنت نہ دو
۵۶۷	۵۶۱	لوگوں کی ہلاکت کی علامت	مقدس کلمات
۵۶۷	۵۶۱	بنی اسرائیل کے سوالات	قبولیت کی گھڑی
۵۶۸	۵۶۲	حضرت عمرؓ کا مقام	فضیلت ذکر
۵۶۸	۵۶۲	انسان کی آمد	حلال و حرام
۵۶۸	۵۶۲	اہل مصر کے عذاب	وراثت
۵۶۹	۵۶۲	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات	سلام کا جواب نماز میں
۵۶۹	۵۶۳	مسلمان جنت میں داخل ہو جائے گا	افضل اعمال
۵۶۹	۵۶۳	سب سے زیادہ عبادت گزار	درود شریف کا ادب
۵۷۰	۵۶۳	نماز میں اضافہ	اللہ کا وعدہ
۵۷۰	۵۶۳	موت کی یاد	(۲۷۶) سعید بن جبیر
۵۷۰	۵۶۳	دنیا آخرت کا حصہ ہے	تقویٰ

۵۷۵	نورانی بچھونے	۵۷۰	کپڑے کا ذکر
۵۷۵	نماز باجماعت کی اہمیت	۵۷۰	اطاعت گزاروں کی پہچان
۵۷۵	بنی اسرائیل کے سوال جواب	۵۷۰	مسئلہ وتر
۵۷۵	حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش	۵۷۱	ذکر میں مشغولیت
۵۷۶	انسان کی تخلیق	۵۷۱	عشر ذی الحجہ کی عبادت
۵۷۶	رومیوں کی آوازیں	۵۷۱	آخرت کا خوف
۵۷۶	امانت کی حفاظت پر انعام	۵۷۱	مال ضائع کرنے کا مطلب
۵۷۶	اہل جنت کے انعامات	۵۷۱	فضیلت صبر
۵۷۶	جنت کی زمین	۵۷۱	اولیاء کا قتل
۵۷۷	ایک ٹکڑے کی محتاجی	۵۷۲	جنت میں ماں باپ کا ساتھ
۵۷۷	اخلاص کی قدر و قیمت	۵۷۲	حضرت آدم علیہ السلام کی مشقت
۵۷۷	خواہش نفس کی عبادت	۵۷۲	علم دینے کی خواہش
۵۷۷	عقل کی فضیلت	۵۷۲	ابن عباسؓ سے محبت
۵۷۷	اہل جہنم کا کھانا	۵۷۲	حضرت آدم علیہ السلام کا اپنے چالیس سال حضرت داؤد کو دینا
۵۷۷	آگ میں گرفتاری	۵۷۲	اللہ کے حکم کا جواب ہر مخلوق نے دیا
۵۷۸	دوستوں کے ساتھ معاملہ	۵۷۳	قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے
۵۷۸	چھینک کا جواب قرض ہوگا	۵۷۳	حضرت ابراہیم کا دنبہ کہاں ہے
۵۷۸	روزے دار کا بوسہ	۵۷۳	علم تفسیر میں آپ کی دسترس
۵۷۸	مجلس کا ادب	۵۷۳	موت کے وقت خوشخبری
۵۷۸	گھر سے دوری	۵۷۳	اللہ کی یاد اس کی اطاعت
۵۷۸	حجاج کے ساتھ گفتگو	۵۷۳	پہاڑ تسلسل کے ساتھ گریں گے
۵۷۹	بیعت کا لحاظ	۵۷۳	دینی معاملات میں بصیرت
۵۷۹	شہادت کے بعد سخاوت	۵۷۴	عقل زائل نہ ہوگی
۵۷۹	شہادت کے وقت سعید پر ظلم	۵۷۴	میدان محشر کا خوف
۵۷۹	شہادت کے وقت کلمہ کی ادائیگی	۵۷۴	کھیل تماشے سے پرہیز
۵۷۹	گرفتاری کے لئے روانگی	۵۷۴	آخرت کا خوف
۵۷۹	گرفتاری	۵۷۴	جہنم سے نجات
۵۸۰	کرامت اور اس کا مشاہدہ	۵۷۴	اہل جہنم کی بھوک
۵۸۰	ورندوں کا آپ کی حفاظت کرنا	۵۷۴	گناہ سے حفاظت
۵۸۰	راہب مسلمان ہو گیا	۵۷۵	

۵۹۲	۵۸۰	یہودی وفد سے گفتگو	واسطہ کی طرف روانگی
۵۹۳	۵۸۱	محفوظ	بے سرو سامانی
۵۹۳	۵۸۱	آسمان کا دروازہ کھولا گیا ہے	حاج کے دربار میں روانگی
۵۹۳	۵۸۱	حجر اسود	حاج کے ساتھ گفتگو
۵۹۳	۵۸۳	اہل بیت کی فضیلت	سعید بن جبیر کی شہادت
۵۹۳	۵۸۳	علامات قیامت	حاج کی بیماری
۵۹۳	۵۸۳	ایک جہنمی کی برائی ہے۔	واقعہ شہادت کی ایک اور روایت مسند روایات
۵۹۳	۵۸۵	ہمیں کس بات کی پیروی کرنی چاہیے	رکوع اور سجدے میں تلاوت کی
۵۹۵	۵۸۵	بد بخت ترین لوگ	قرآن پاک کے راستے
۵۹۵	۵۸۵	حضرت عبداللہ کے بھتیجے سے ناراضگی	چاند کے نشان کی مذمت
۵۹۵	۵۸۶	آپ ﷺ پر ایمان لانا ضروری ہے	نبی جبر کی حرمت
۵۹۵	۵۸۶	گمشدہ شکار کا حکم	حیا اور ایمان کی وابستگی
۵۹۶	۵۸۶	حفاظت زبان	ذوالکفل کا تقویٰ
۵۹۶	۵۸۷	خشک مٹی کو کھرج دینے سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے	حاملہ عورت کی فضیلت
۵۹۶	۵۸۷	حضرت حسان کو برا کہنے کی ممانعت؟	عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت
۵۹۶	۵۸۸	(۲۷۷) عامر بن شراحیل الشعمی	محرم کی فضیلت
۵۹۶	۵۸۸	ہم عصر بزرگوں کی رائے	حج کے دوران انتقال کرنے والوں کی فضیلت
۵۹۷	۵۸۸	ابن سیرین کی رائے	حالات کی تحقیق کے بارے میں جنات کی روانگی
۵۹۷	۵۸۹	عاصم بن سلیمان کی رائے	درندوں اور وحشی پرندوں کی حرمت
۵۹۷	۵۸۹	ابو بکر کی رائے	اللہ تعالیٰ کا شان رحیمیت
۵۹۷	۵۹۰	ابو حصین کی رائے	جنت میں والدین کا ساتھ
۵۹۷	۵۹۰	فقیر کون ہے؟	اللہ کا رنگ
۵۹۷	۵۹۰	عالم کون ہے	انبیاء پر ایمان لانے والوں کی تعداد
۵۹۷	۵۹۰	شعمی سے درخواست	جمعہ کی پہلی اذان
۵۹۸	۵۹۰	قرآن کریم پر جھوٹ	مسح علی الخفین
۵۹۸	۵۹۱	خطیبوں کے لئے لمبی خطبہ	جنت کی خوشخبری
۵۹۸	۵۹۱	آخرت کی ضمانت	موت کے وقت پڑھنے کی دعا
۵۹۸	۵۹۱	سودا اور شک کو چھوڑ دو	ابو بکر صدیق میرے ساتھی ہیں
۵۹۸	۵۹۱	دوسروں کی نصیحت کو نصیحت آپ میاں نصیحت	حضرات پیغمبرین کی مثال
۵۹۸	۵۹۲	قیامت کی درجہ بدرجہ آمد	حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ

۶۰۵	۵۹۹	حضرت عمر بن الخطابؓ کا علم	قضا کا اصول
۶۰۵	۵۹۹	دیت کس کی زیادہ ہوگی	آخرت کی فکر
۶۰۵	۵۹۹	صاحب ہوی جہنم میں گرے گا	حسن نیت
۶۰۶	۵۹۹	امام شعیبی کا واقعہ	حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور فکر آخرت
۶۰۶	۵۹۹	امام شعیبی کی کنارہ کشی	اہل باطل کے غلبے کی وجہ
۶۰۶	۶۰۰	رائے سے تفسیر کی مذمت	علم کا انتخاب
۶۰۶	۶۰۰	سبیل سے کیا مراد ہے	قربانی کا مسئلہ
۶۰۶	۶۰۰	یہودی کی خیانت	غیر مسلم کو سلام
۶۰۶	۶۰۰	نصر بن حجاج	عیادت کا ادب
۶۰۷	۶۰۰	صحابہ سے ملاقات	نکاح میں احتیاط
۶۰۷	۶۰۰	اسلام قبول کرنے کی فضیلت	آسمان کیا ہے؟
۶۰۸	۶۰۰	علم کی رونق	اہل شام کا غلام
۶۰۸	۶۰۱	اہل علم کی دو خوبیاں	بنی اسرائیل کی تباہی
۶۰۸	۶۰۱	کامل نجات	ہر حال میں اللہ کا ذکر کرنا
۶۰۸	۶۰۱	پانی کی نصیحت	بنو عامر اور بنو اسد کا محاکمہ
۶۰۸	۶۰۲	کھوئے پیسے اور عمدہ سکے	پرندوں کی نصیحت
۶۰۸	۶۰۲	مزاح کا وقت	شیر اور لومڑی کی کہانی
۶۰۸	۶۰۲	بچوں کی عقل	زیاد کا حکم
۶۰۸	۶۰۳	بے کاروں کے کام	توبہ کی فضیلت
۶۰۸	۶۰۳	امام شعیبی کی عمر	زمین کی وسعت
۶۰۹	۶۰۳	علم حاصل کرنے سے نہ روکو	لباس کا ادب
۶۰۹	۶۰۳	خواب کی تعبیر	نسیان کے گوشت سے پرہیز
۶۰۹	۶۰۳	حجاج کے ساتھ ملاقات	علم کی زینت
۶۱۱	۶۰۳	علم کا برتن	علم کی حفاظت
۶۱۱	۶۰۴	پسندیدہ اشعار	علم کی محبت
۶۱۲	۶۰۴	مسند روایات	تین باتیں
۶۱۲	۶۰۴	حضرت عمرؓ کا مقام و مرتبہ	تین عظیم الشان احادیث
۶۱۲	۶۰۴	سنت کے مطابق سزا	خود رائے دینے کی مذمت
۶۱۲	۶۰۴	نبی کریم ﷺ کی تسلی آمیز گفتگو	اپنی رائے سے سوئمن
۶۱۳	۶۰۵	حضرت علیؓ کا گروہ جنت میں ہوگا	ناحق قیاس کرنے والوں کی مذمت

۶۲۰	جنگوں میں شرکت	۶۱۳	صحابہ کی بے سرو سامانی
۶۲۰	تدفین	۶۱۳	نجاتی کے لئے دعاء مغفرت
۶۲۰	تقویٰ	۶۱۳	کھڑے ہو کر پانی پینا
۶۲۰	چالیس سال تک نہ سوئے	۶۱۳	گوشت کھا کر وضو دھرائے بغیر نماز کی ادائیگی
۶۲۰	عبادت کی پابندی	۶۱۳	صلہ رحمی کا انعام
۶۲۰	ایک رکعت میں سوزہ بقرہ	۶۱۳	فائدہ
۶۲۰	کمزوری کی حالت میں عبادت	۶۱۳	آپ ﷺ کا آخرت کا انتخاب
۶۲۰	بڑھاپے میں روزوں کا حال	۶۱۳	منافق کی علامت
۶۲۰	کمزوری سے حال	۶۱۵	شہید جیسا اجر
۶۲۱	اقوال	۶۱۵	آپ ﷺ کی ہمراہی
۶۲۱	حج کی اہمیت	۶۱۵	سب سے زیادہ محبوب
۶۲۱	نہی کیا ہے	۶۱۵	مسلمان کی تعریف
۶۲۱	دین کی مدد	۶۱۵	زکوٰۃ کی ادائیگی کا ادب
۶۲۱	ضحاک بن قیس کی رائے	۶۱۶	۱۲ نابین
۶۲۱	مسند روایات	۶۱۶	شکار کا حکم
۶۲۱	حضرت علی المرتضیٰ کا حلیہ مبارک	۶۱۶	حج کا مسئلہ
۶۲۱	جمعے کی نماز کا وقت	۶۱۷	خاتم النبیین
۶۲۲	راز ار کہاں تک ہو؟	۶۱۷	اللہ تعالیٰ کا سلسلہ نسب
۶۲۲	خلفاء راشدین کی فضیلت	۶۱۷	سوئے وقت پڑھنے کی دعائیں
۶۲۲	صلح حدیبیہ کی شرائط	۶۱۷	صراط
۶۲۲	سکینہ کا نزول	۶۱۸	حلال اور حرام کی تعریف
۶۲۳	حضرت سعد بن معاذ	۶۱۸	قربانی کا وقت
۶۲۳	غزوات کی تعداد	۶۱۸	عید الاضحیٰ کی نماز
۶۲۳	جان و مال کی حرمت	۶۱۹	ذکر اور شکر کا اتلازم
۶۲۳	سب سے ہلکا عذاب	۶۱۹	(۲۷۸) عمرو بن عبد اللہ السبعی
۶۲۴	معمول سے زیادہ نمازیں	۶۱۹	ولادت
۶۲۴	نماز استنقاء میں شرکت	۶۱۹	ہم عمروں کی رائے
۶۲۴	رونے کی اجازت	۶۱۹	ابن جریر کی رائے
۶۲۴	آپ ﷺ کا ترکہ	۶۱۹	ابو احمد الزبیری کی رائے
۶۲۴	جنگی حکمت عملی	۶۱۹	امام عیش کا بیان

۶۲۵	حضرت علی المرتضیٰ کی مثال	۶۲۵	بنی اسرائیل کے ایک ٹیک آدمی	۶۳۱
۶۲۵	جھگڑالو کی مذمت	۶۲۵	مسند روایات	۶۳۱
۶۲۵	جنت لے جانے والا عمل	۶۲۵	نبی کریم ﷺ کا وضو	۶۳۲
۶۲۶	موت کی جگہ متعین اور لازمی ہے	۶۲۶	استنجاء کا طریقہ	۶۳۲
۶۲۶	لکھا ہوا پورا ہوتا ہے	۶۲۶	بہترین عمل	۶۳۲
۶۲۶	درود شریف کی فضیلت	۶۲۶	تسبیح فاطمی	۶۳۲
۶۲۶	نماز کا طریقہ	۶۲۶	ایک اور سند سے یہ روایت	۶۳۳
۶۲۶	دعا تین مرتبہ کرنا	۶۲۶	چھوٹی حدیث بیان کرنے کی شاعت	۶۳۳
۶۲۷	دعا تین مرتبہ مانگو	۶۲۷	حضرت علیؑ کے تین خلال	۶۳۳
۶۲۷	آیت کی تفسیر	۶۲۷	درود شریف	۶۳۳
۶۲۷	سلام پھیرنے کا طریقہ	۶۲۷	رسول اکرم ﷺ کو کون پسند ہے	۶۳۳
۶۲۷	نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھنا	۶۲۷	(۲۷۰) عبد اللہ بن ابی الہذیل	۶۳۳
۶۲۷	مومن ایمان کی حالت میں مرے تو	۶۲۷	بے کار گفتگو سے پرہیز	۶۳۳
۶۲۸	قیامت میں سب کے سردار محمد ﷺ ہوں گے	۶۲۸	عبد اللہ کی انکساری	۶۳۵
۶۲۸	روزہ خاص اللہ کے لئے ہے	۶۲۸	جنت کا ذکر مت چھوڑو	۶۳۵
۶۲۸	ماں کی محبت	۶۲۸	اللہ کا خوف	۶۳۵
۶۲۸	علیؑ کو اپنا دوست بناؤ	۶۲۸	تاریکی میں اللہ سے حیا کرنا	۶۳۵
۶۲۹	بوڑھا کرنے والی سورتیں	۶۲۹	ہر حال میں اللہ کو یاد کرو	۶۳۵
۶۲۹	نبی کریم ﷺ کو عبرت کے واقعات نے بوڑھا کر دیا	۶۲۹	خود نمائی اور تعریف سے بچنا	۶۳۵
۶۲۹	عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ	۶۲۹	قیامت کا خوف	۶۳۵
۶۲۹	تعارف	۶۲۹	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصیحت	۶۳۶
۶۲۹	اہل بصرہ کی فضیلت	۶۲۹	حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام	۶۳۶
۶۲۹	عبادت میں شب بیداری	۶۲۹	آیت کی تفسیر	۶۳۶
۶۲۹	مہمان نوازی	۶۲۹	آیت کی تفسیر	۶۳۶
۶۳۰	دیوانے کی بڑ	۶۳۰	بے کار بندے جہنم میں ہوں گے	۶۳۶
۶۳۰	بیس صحابہ سے ملاقات	۶۳۰	ظلم کرنے سے پرہیز کرو	۶۳۶
۶۳۰	جھوٹوں پر لعنت	۶۳۰	مسند روایات	۶۳۷
۶۳۰	تفسیری روایات	۶۳۰	شلوار کی کمائی	۶۳۷
۶۳۰	تفسیر آیت	۶۳۰	شہادت کی پیش گوئی	۶۳۷
۶۳۰	آیت کی تفسیر	۶۳۰	حضرت عمار کی شہادت کی پیش گوئی	۶۳۷

۶۳۵	حضرت عثمانؓ کی فضیلت	۶۳۸	نبیؐ کی ساری اہل کی ہلاکت
۶۳۵	فضیلت	۶۳۸	علم بغیر عمل
۶۳۵	موسیٰ بن طلحہ وقت کے مہدی	۶۳۸	نبی کریمؐ کی ایک دعا
۶۳۶	ابن طلحہ کا جہاد	۶۳۸	اپنی قربانی میں سے خود بھی کھاؤ
۶۳۶	صحابہ جیسی فضیلت والے	۶۳۸	میرزا کرنے کا جواب
۶۳۶	لاحول ولا قوۃ کی فضیلت	۶۳۹	اہل جہنم کا حال
۶۳۶	پیوند	۶۳۹	دجال کی آنکھ
۶۳۶	درود شریف کی روایت	۶۳۹	۲۸۱۔ ابوصالح الحنفی ماہان
۶۳۷	درود کون سا پڑھیں	۶۳۹	ذکر تسبیح
۶۳۷	حضرت طلحہ کو بشارت نبویؐ	۶۴۰	سولی پر تسبیح
۶۳۷	راہنما عمل	۶۴۰	ماہان کی سولی
۶۳۷	ایک اعرابی کا سوال	۶۴۰	ماہان کا سولی سے کلام
۶۳۸	قبائل موالات	۶۴۰	اقوال
۶۳۸	(۲۸۴) میمون بن ابی شیبہ رحمہ اللہ	۶۴۰	مسند روایات
۶۳۸	میمون کو منادی کی تنبیہ	۶۴۱	رضاعی بیٹی سے نکاح کا مسئلہ
۶۳۸	میمون کی ایمان داری	۶۴۱	غیر ضروری سوالوں سے پرہیز
۶۳۸	ارشاد نبویؐ غلام ماں بیٹے کو الگ مت کرو	۶۴۱	حضرت علیؓ کا واقعہ
۶۳۹	حضرت معاذ کو وصیت رسول	۶۴۱	ریشمی کپڑا عورتوں کے لئے ہے
۶۳۹	خود پر حسن اخلاق کو لازم کرلو	۶۴۲	جنگ بدر میں فرشتوں کی آمد
۶۳۹	وہ اعمال جو جنت میں لیجا میں	۶۴۲	میدان بدر کے کنویں
۶۵۰	تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈال دو	۶۴۲	(۲۸۲) ربیع بن حراش
۶۵۰	رکوع کے بعد کی دعا	۶۴۲	موت کے بعد گفتگو
۶۵۰	لوگوں سے حسب مراتب معاملہ کرو	۶۴۳	موت کے بعد گفتگو
۶۵۱	(۲۸۵) سعید بن فیروز ابوالبختری	۶۴۳	جھوٹ سے پہلو تہی
۶۵۱	ابوالبختری کی شہادت	۶۴۳	نیکی صدقہ ہے
۶۵۱	ابوالبختری نرم دل انسان تھے	۶۴۳	نفقہ کے بارے میں ارشاد نبویؐ
۶۵۱	ابوالبختری کی لب علما نہ صفت	۶۴۳	آخری زمانے کی تین معزز چیزیں
۶۵۱	بڑا نہ ہونے کو پسند کرنا	۶۴۳	حیاء
۶۵۱	غلام ہونے کو پسند کرنا	۶۴۵	نبوت کا آخری کلام
۶۵۱	اللہ ہر جگہ موجود ہے	۶۴۵	۲۸۳۔ موسیٰ بن طلحہ التیمی

- ۶۵۱ مہمان دعوت میں کسی مسکین کو نہیں کھلا سکتا
- ۶۵۲ ایمان کی جھلک
- ۶۵۲ مسجد میں باوازد کر کی مجلس کی ممانعت
- ۶۵۳ حضرت علیؑ کا ارشاد
- ۶۵۳ بیمار کو کھجور کا پرہیز
- ۶۵۴ مالداروں کے بارے میں حضرت ابوذرؓ کا شکوہ
- ۶۵۴ کوئی اپنی تحقیر نہ کرے
- ۶۵۴ ایک اور سند سے یہی روایت
- ۶۵۵ میرے صحابہ ایک جگہ دوسرے لوگ ایک جگہ ہیں
- ۶۵۵ دل کی چار قسمیں
- ۶۵۵ علم کے ساتھ سونا جھالت کے ساتھ سونے سے بہتر ہے
- ۶۵۵ کھجور کی بیج سلم
- ۶۵۶ چاند کی رویت کا اعتبار
- ۶۵۶ پھل کی بیج پکنے سے پہلے منع ہے

☆☆☆☆

حلیۃ الاولیاء

حصہ سوم

(۲۰۱) ایوب سختیانی رحمہ اللہ

ان نابغہ روزگار شخصیات میں سے نو جوانوں کے سردار، عبادت گزار، زاہدوں کے سرخیل اور ایمان و یقین سے روشن ایوب بن کیسان سختیانی بھی ہیں، آپ دلائل کی تہہ تک پہنچنے والے فقیہ، کثرت سے حج ادا کرنے والے، مخلوق سے مایوس اور حق تعالیٰ شانہ سے مانوس تھے۔

۲۹۰۶- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، عارم ابو النعمان، حماد بن زید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابو عبد اللہ قصار نے فرمایا: ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس تھے اور ایوب سختیانی رحمہ اللہ بھی وہاں موجود تھے۔ پھر آپ اٹھ کر چلے گئے تو حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا یہ نو جوانوں کے سردار ہیں۔

۲۹۰۷- ابو محمد بن حیان، محمد بن ابراہیم بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے ہم سے حدیث بیان کی اور ان کے پاس ایوب سختیانی رحمہ اللہ بھی تشریف فرما تھے پھر آپ اٹھ کر چلے گئے تو حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا یہ نو جوانوں کے سردار ہیں۔

۲۹۰۸- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن ضیل، عباس بن الولید النری، وہیب بن خالد کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابو عثمان جعدی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایوب بصرہ کے نو جوانوں کے سردار ہیں۔

۲۹۰۹- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابو عباس محمد بن اسحاق، مفضل بن غسان غلابی، فہد بن حیان کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ سعید بن راشد نے بیان کیا کہ میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اہل بصرہ کے نو جوانوں کے سردار ایوب سختیانی ہیں۔

۲۹۱۰- ابو یعلیٰ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ امام حمیدی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت سفیان

التاریخ الكبير ۴۱۰/۱/۱. وطبقات ابن سعد ۴/۲/۲. والجرح ۲۵۵/۱/۱. والمعرفه ليعقوب بن سفيان ۲۳۱/۲. وتاريخ الاسلام ۲۲۸/۵. وسير اعلام النبلاء ۱۱۵/۶.

بن عیینہ نے چھپا سی تابعین سے ملاقات کی اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ایوب سختیانی جیسا آدمی نہیں دیکھا۔

۲۹۱۱- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، داؤد بن رشید، معتمر بن سلیمان الرقی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن بشر نے ارشاد فرمایا کہ جب محمد بن سیرین سے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کوئی حدیث بیان کرتے تو آپ فرمایا کرتے تھے کہ سچائی کے پیکر نے مجھ سے حدیث بیان کی۔

۲۹۱۲- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، عباس بن محمد اور احمد بن اشکاب کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابو الولید نے ارشاد فرمایا: کہ شعبہ نے ہم سے (الفاظ میں) حدیث بیان کی کہ مجھ سے فقہاء کے سردار ایوب نے حدیث بیان کی۔

۲۹۱۳- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور، ابو معمر، جریر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ اشعث نے فرمایا: ایوب پر کھنے والے علماء میں سے ہیں۔

۲۹۱۴- سلیمان بن احمد، ابو احوص ابن فضل، علی بن نصر، بشر بن عبد الملک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سلام ابن ابی مطیع نے چار آدمیوں ایوب سختیانی، یونس، ابن عون اور سلیمان کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ ان میں سب سے زیادہ دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والے ایوب ہیں۔

۲۹۱۵- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن المدینی اور یحییٰ بن سعید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ہشام بن عروہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اہل بصرہ میں سے ایوب جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

۲۹۱۶- محمد بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، سلیمان بن جناہ اور حفص بن غیاث کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس اہل عراق میں سے اس شخص یعنی ایوب سختیانی سے افضل کوئی آدمی نہیں آیا۔

۲۹۱۷- حبیب بن حسن، یسر بن انس بغدادی، ابو یونس مدینی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ اسحق نے فرمایا: میں نے مالک بن انس کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم ایوب سختیانی رحمہ اللہ کے پاس جایا کرتے تھے، چنانچہ ہم ان کے پاس آنحضرت ﷺ کی احادیث کا تذکرہ کرتے تو وہ اتار دیتے کہ ہمیں ان پر رحم آنے لگتا۔

۲۹۱۸- محمد بن مظفر نے عبد اللہ بن محمد بن جعفر سے مصر میں روایت کی اس نے عبد اللہ بن شیبہ سے روایت کی ہے کہ ایوب بن سلیمان بن بلال فرماتے ہیں کہ میں نے عبید اللہ بن عمر رحمہ اللہ نے کہا، میں دیکھتا ہوں کہ تم ایام حج میں اہل عراق سے ملنے کی جستجو کرتے ہو، تو انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا اللہ کی قسم میں اپنے پورے سال میں صرف ایام حج میں ہی خوشی محسوس کرتا ہوتا، کیونکہ میں ان دنوں ایسے لوگوں سے ملتا ہوں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے ایمان سے روشن کر دیا ہے۔ چنانچہ جب میں انہیں دیکھتا ہوں تو میرا دل خوش ہوتا ہے اور ان لوگوں میں سے ایوب سختیانی رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۲۹۱۹- ابو زرعہ محمد بن ابراہیم استرابازی، ابو بکر محمد بن قارن، ابو حاتم، عبدہ بن سلیمان، مخلد بن حسین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہشام بن حسان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے چالیس حج کئے۔

۲۹۲۰- میمون کا حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کو خواب میں دیکھنا..... فاروق خطابی، ہشام بن علی سیرانی، عون بن حکم بن سنان باہلی کے سلسلہ سند سے روایت ہے حماد بن زید رحمہ اللہ نے فرمایا: میمون ابو حمزہ میرے پاس جمعہ کے دن صبح کی نماز سے پہلے تشریف لائے اور فرمایا: میں نے آج رات حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو خواب میں دیکھا اور میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ حضرات کیوں تشریف لائے ہیں؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا ہم ایوب سختیانی کی نماز جنازہ پڑھنے آئے ہیں۔ میمون کو ابھی تک ان کی موت کا علم نہیں ہوا تھا تو میں نے ان سے کہا، گزشتہ شب ایوب کا انتقال ہو گیا ہے۔

۲۹۲۱- عبد اللہ بن محمد بن عثمان واسطی، خالد بن نصر قرشی، محمد بن ابی صفوان، ابو داؤد کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ شعبہ بن حجاج فرماتے ہیں کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے جب بھی کسی جگہ کا وعدہ کیا تو میں نے دیکھا کہ وہ مجھ سے پہلے اس وعدے کی جگہ پر پہنچے۔

۲۹۲۲- فاروق خطابی، ہشام بن علی سیرانی، محمد بن حسن ابو عبید اللہ عنزی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن شمیط فرماتے ہیں کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، آدمی اس وقت تک راہ راست پر نہیں آ سکتا (آدمی اس وقت تک سردار نہیں بن سکتا) جب تک کہ اس میں یہ دوا چھٹی عادتیں موجود نہ ہوں جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوسی اور جو کچھ ان سے سرزد ہوتا ہے اس سے چشم پوشی۔

۲۹۲۳- ایوب سختیانی کا حرا کو دباننا اور پانی کا نکلنا..... ابو عمرو عثمان بن محمد عثمان، خالد بن نصر قرشی، محمد بن موسیٰ، حرشی، نصر بن کثیر سعدی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عبد الواحد نے فرمایا، کہ میں ایوب سختیانی رحمہ اللہ کے ساتھ حراء پہاڑ پر تھا، چنانچہ مجھے بہت سخت پیاس لگی یہاں تک کہ انہوں نے اس کے اثرات میرے چہرے پر دیکھ لئے تو ارشاد فرمایا، تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں نے کہا کہ پیاس لگی ہے اور مجھے اپنی جان کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے، تو انہوں نے فرمایا: کیا تم مجھ پر پردہ ڈالو گے؟ میں نے کہا جی ہاں، اس پر انہوں نے کہا مجھے قسم دو، تو میں نے انہیں قسم دی کہ جب تک وہ زندہ ہیں میں ان کے بارے میں کسی کو نہیں بتاؤں گا، انہوں نے اپنے پاؤں سے حراء کو دبایا تو اس سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا تو میں نے پانی پیا یہاں تک کہ میں سیراب ہو گیا اور میں نے اپنے ساتھ بھی کچھ پانی لایا۔ میں نے اس کے بارے میں کسی کو نہیں بتایا یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔

(عبد الواحد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ان کی وفات کے بعد موسیٰ اسواری کے پاس آیا اور ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس شہر میں حسن بصری رحمہ اللہ اور ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے افضل کوئی نہیں۔)

۲۹۲۴- سلیمان بن احمد، ہبل بن موسیٰ، محمد بن سفیان بن ابی زرد، سعید بن عامر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ وہیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایوب رحمہ اللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ جب نیک لوگوں کا ذکر کیا جائے گا تو میں ان سے دور اور الگ رہوں گا۔

۲۹۲۵- سلیمان بن احمد، حسن بن ہبل، مجوز، ابو عاصم نبیل اور سفیان کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے فرمایا: میری تمنا ہے کہ میں اس حدیث کے معاملہ میں برابر سرابر چھوٹ جاؤں۔

۲۹۲۶- سلیمان بن احمد، احمد بن عبد العزیز جوہری، زکریا بن یحییٰ مرقی اور اصمعی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید نے فرمایا: ایوب سختیانی رحمہ اللہ یزید بن عبد الولید کے دوست تھے۔ پھر جب یزید کو خلافت ملی تو ایوب نے یہ دعا کی اے اللہ! اے میرا تذکرہ بھلا دے۔

۲۹۲۷- محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، احمد بن ابراہیم موصلی، حماد بن زید رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ آدمی کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اگر چہ اس نے زہد ہی اختیار کر رکھا ہو، چنانچہ آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے زہد کو لوگوں کے لئے تکلیف کا باعث اور عذاب ہرگز نہ بنائے اور آدمی کے لئے اپنے زہد کو چھپانا اس کا اعلان کرنے سے بہتر ہے۔

حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ بھی اپنے زہد کو مخفی اور پوشیدہ رکھنے والے لوگوں میں سے تھے۔ چنانچہ ہم ایک مرتبہ ان کے پاس گئے تو ان کے بستر پر سرخ رنگ کا کتان کا کپڑا پڑا ہوا تھا، پھر میں نے یا ہمارے ساتھیوں میں سے کسی نے اسے اٹھایا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ایک موٹا کپڑا ہے جس میں پتے بھرے ہوئے ہیں۔

۲۹۲۸- احمد بن جعفر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضبیل، احمد بن ضبیل کے سلسلہ سند سے روایت ہے حجاج کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بعض اوقات میں ایوب سختیانی رحمہ اللہ کے ساتھ کسی کام کے سلسلہ میں جاتا اور میں ان کے ساتھ ساتھ چلنا چاہتا تو وہ مجھے نہیں چھوڑتے، چنانچہ وہ نکلتے اور کوئی چیز یہاں سے لیتے اور کوئی چیز وہاں سے لیتے، تاکہ کوئی ان کا ارادہ سمجھ نہ سکے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ ایوب رحمہ اللہ نے فرمایا میرا تذکرہ کیا جاتا ہے اور میں نہیں پسند کرتا ہوں کہ میرا تذکرہ کیا جائے۔

۲۹۲۹- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، عارم، حماد بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے زہد کو چھپانا اس کو ظاہر کرنے سے بہتر ہے۔

۲۹۳۰- عبد اللہ بن جعفر بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، احمد بن کردوس اور مخلد کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابو بکر بن مفصل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایوب رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ کی قسم جب بھی کسی آدمی نے سچ بولا تو اسے یہ بات خوش کرتی ہے کہ اس کی جگہ کسی کو معلوم نہ ہو۔

۲۹۳۱- عبد اللہ بن عمر، ابو بکر بن راشد، ابراہیم بن سعد، حامد بن خدش، حماد کے سلسلہ سند سے مروی ہے حضرت حماد فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت ایوب سختیانی پر شدت گریہ طاری ہوئی تو خود ہی فرمانے لگے انسان جب زیادہ بوڑھا ہو جائے تو وہ مغلوب الحال ہو جاتا ہے اور اس کا منہ (رونا دھونا) شروع ہو جاتا ہے پھر آپ نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کبھی کبھار یہ نزلہ پیش آ جاتا ہے۔

۲۹۳۲- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، ابراہیم بن سعید جوہری، عبد الرزاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معمر نے فرمایا: ایوب سختیانی رحمہ اللہ کی قمیص کچھ لمبی تھی جب آپ سے اس بارے میں کہا گیا تو آپ نے فرمایا آج کل شہرت کپڑا سمیٹنے یعنی چھوٹا کپڑا پہننے میں ہے۔

۲۹۳۳- احمد بن جعفر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضبیل، امام احمد بن ضبیل، ابو معاویہ غلابی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ سلام بن ابی حمزہ (جو ابو معاویہ غلابی کے ہم نشین تھے) نے فرمایا میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا، دنیا سے بے رغبتی تین چیزوں میں ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ، زیادہ بلند اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے زیادہ بڑی ہیں۔ اللہ کی عبادت کے علاوہ ہر شے کی عبادت سے بے رغبتی خواہ وہ کوئی بادشاہ ہو، پھر ہو، نصب بت ہو یا غیر شدہ بت ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا لینا دینا حرام کر دیا ہے اس سے بے رغبتی۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا اے قراء کی جماعت! اللہ کی قسم تمہارا یہ زہد اللہ تعالیٰ کے نزدیک مردود ہے اور تیسری چیز اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء سے بے رغبتی ہے۔

۲۹۳۴- عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن سالم، حمزہ بن ابو عیسر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حمزہ کے والد عمر نے ارشاد فرمایا اس دوران جبکہ ایوب میرے اور ایک اور آدمی جن کا نام انہوں نے بیان کیا تھا چل رہے تھے، اچانک ٹھہر گئے اور فرمایا لوگ مجھض اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عافیت عطا فرمائی اور ان کی پردہ پوشی کی، حالانکہ ہمارے تمام اعمال اس ٹھنڈے پانی کے ایک گھونٹ کا بدلہ بھی نہیں ہو سکتے جو ہم میں سے کسی نے پیاس کی حالت میں پیا ہو تو اسکے علاوہ باقی نعمتوں کا بدلہ کیسے ہوگا۔

۲۹۳۵- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، محمد بن عبد العزیز بن ابو زرعہ، نصر بن شمل کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ صالح بن ابی اخضر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت کر دیجئے، تو انہوں نے فرمایا، قلت کلام اختیار کرو۔

۲۹۳۶- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، داؤد بن رشید، معمر بن سلیمان، کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن بشر نے بیان کیا ہے کہ آدمی جب ایوب سختیانی رحمہ اللہ کی مجلس میں اکثر بیٹھتا ہے تو ان کے جو اعمال دیکھتا ہے ان کی سختی سے پیروی کرنے لگتا ہے۔ اگر ان کی باتیں غور سے سنے۔

۲۹۳۷- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، محمد بن صباح، سعید بن عامر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ سلام نے بیان کیا ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ پوری رات عبادت کیا کرتے تھے اور اس کو پوشیدہ رکھتے تھے۔ چنانچہ صبح ہوتی تو اپنی آواز اس انداز سے بلند کرتے کہ گویا ابھی ابھی نیند سے بیدار ہوئے ہوں۔

۲۹۳۸- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل اور ہارون بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سیار نے بکر بن ایوب سے کہا، اے ابوبکر! کیا آپ کے والد رات کو بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا جی ہاں، آپ بہت زیادہ بلند آواز سے تلاوت کیا کرتے تھے اور آپ صبح کاذب کے وقت اٹھتے تھے۔

۲۹۳۹- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، عارم، حماد بن زید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے کسی بات کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا، اس کے بارے میں مجھے کوئی روایت نہیں پہنچی، اس پر آپ سے کہا گیا، اپنی رائے سے اس بارے میں کچھ کہہ دیجئے، تو آپ نے فرمایا میری رائے اس تک نہیں پہنچتی ہے۔

۲۹۴۰- محمد بن احمد بن حسن، جعفر فریابی، احمد بن ابراہیم، عبد الرحمن بن مہدی کے سلسلہ سند سے روایت ہے حماد بن زید رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا جبکہ آپ سے کہا گیا تھا کہ کیا بات ہے آپ رائے میں غور نہیں کرتے ہیں، تو اس پر آپ نے جواب دیا تھا کہ گد ہے سے کہا گیا کہ تم جگالی کیوں نہیں کرتے تو اس نے جواب دیا میں خراب چیز کو چبانا پسند نہیں کرتا۔

۲۹۴۱- سلیمان بن احمد، محمد بن نصر، خالد بن خدّاش کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ جب کسی آدمی کو اس کے بچے کی پیدائش پر مبارکباد دیتے تو فرماتے اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے لئے اور محمد ﷺ کی امت کے لئے یا عث برکت بنائے۔

۲۹۴۲- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، عارم ابو النعمان کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کے سامنے ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے زیادہ مسکرا نے والا آدمی کبھی نہیں دیکھا۔

۲۹۴۳- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، حسین بن حنید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں آپ سے بہترین بدلہ حاصل ہوتا ہے سوال کرتا ہوں اور آپ مجھے ان لوگوں سے ایمان کے حقائق اور اس کو مضبوط کرنے والے اعمال اور ان بہترین اعمال کا جن کا آپ نے مجھ پر احسان کیا ہے اور جن کے ذریعے آپ سے بنادیتے جو آپ کی نافرمانی سے بچتے ہیں۔ آپ کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور آپ سے مغفرت کی امید رکھتے ہیں اور آپ سے حیا کرتے ہیں اے اللہ! میں عاقبت سے ڈھانپ دیجئے۔

۲۹۴۴- احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوالعتمر بصری کے سلسلہ سند سے روایت ہے بشر بن منصور فرماتے ہیں کہ ہم ایوب سختیانی رحمہ اللہ کے پاس تھے چنانچہ ہم شور کرنے لگے اور زور زور سے باتیں کرنے لگے تو انہوں نے ہم سے فرمایا، رک جاؤ، اگر میں نہیں ہر اس بات کے بارے میں بتاؤں جو میں نے آج کی ہے تو میں ضرور کر سکوں گا۔

۲۹۴۵- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد الدورقی، یحییٰ بن عبدی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو جب بھی بازار سے لوٹتے ہوئے دیکھا تو ان کے پاس کوئی نہ کوئی چیز ضرور دیکھی جسے وہ اپنے گھر والوں کے لئے اٹھا کر لارہے ہوں، یہاں تک کہ میں نے ایک دن ان کے ہاتھ میں تیل کی ایک شیشی دیکھی جسے وہ اٹھا کر لارہے تھے تو میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ بندہ مؤمن نے اللہ تعالیٰ سے اچھا ادب حاصل کیا ہے چنانچہ جب اللہ تعالیٰ اس کو مال عطا کرے تو وہ فقہ میں فراخی کرے اور جب اس کا رزق تنگ کر دیں تو مال کو حفاظت سے روک کر رکھے۔

۲۹۴۶- عبد اللہ بن محمد، ابوبکر بن راشد، ابراہیم بن سعد، سعید بن عامر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ سلام بن مطیع رحمہ اللہ فرماتے

ہیں کہ اہل بدعت میں سے ایک آدمی نے سختیانی رحمہ اللہ سے کہا میں تم سے بات کروں گا، تو انہوں نے جواب نہیں دیا، آدھا لفظ بھی نہیں۔

۲۹۴۷- عبد اللہ بن محمد، ابوبکر بن راشد، ابوسعید اشج، یحییٰ بن یمان، مخلد بن حسین، ہشام بن حسان کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی نے ارشاد فرمایا بدعتی آدمی جتنا زیادہ اجتہاد کرتا ہے اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا رہتا ہے۔

۲۹۴۸- احمد بن محمد صالح، ابوعباس سراج، محمد بن عمرو بابلی، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی نے ارشاد فرمایا کہ جب مجھے اہل سنت میں سے کسی آدمی کی وفات کی خبر پہنچی ہے کہ ان کی وفات ہو گئی ہے تو میں ایسا محسوس کرتا ہوں کہ گویا میرا کوئی عضو گم ہو گیا ہے۔

۲۹۴۹- ابو حامد بن جبلة، معمر بن اسحاق البقی، عبید اللہ بن سعد، خالد بن خدّاش کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا اگر تم ایوب کو دیکھو اور وہ تم سے پانی کا ایک گھونٹ طلب کریں تو تم انہیں نہیں پلا سکو گے، ان کے سر کے بال اور موچھوں کے بال بہت زیادہ ہیں اور انہوں نے عمدہ ہروی قمیض پہنی ہوئی ہے جو زمین سے اوپر ہوتی ہے اور عمدہ ترکی ٹوپی، عمدہ کردی سبز رنگ کی چادر اور عدنی چادر پہنی ہوئی ہے۔

۲۹۵۰- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن حسان ازرق، عبدالرحمن بن مہدی، حماد بن زید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا، تم اپنے استاد کی غلطی نہیں پکڑ سکتے جب تک کہ اس کے علاوہ کسی اور عالم کی ہم نشینی نہ اختیار کر لو، لہذا لوگوں کے پاس بیٹھا کرو۔

۲۹۵۱- محمد بن جعفر بن ہشیم، محمد بن احمد بن ابی عاصم، سعید بن عامر ضعی، سلام بن ابی مہزیب کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے تعریف چند در چند ہوتی رہتی ہے جیسا کہ نیکیاں چند در چند ہوتی رہتی ہیں۔

۲۹۵۲- سہل بن عبد اللہ ابوالحسن تسری، حسین بن اسحاق تسری، ازہر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ان عجیب و غریب باتوں سے ڈرتا ہوں اور حماد کہتے ہیں کہ میں نے ایوب رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا، سرخ چادر مؤمن کے لئے اس کے دین کے بارے میں سفید چادر سے زیادہ مضر نہیں بلکہ میں تو سفید چادر کے شر سے زیادہ ڈرتا ہوں۔

۲۹۵۳- محمد بن علی بن حمیش، احمد بن قاسم بن مساور جوہری، بشار خفاف اور حماد بن زید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میرے اہل و عیال سبزی کے مٹے کے بھی محتاج ہوں تو میں اسے تم سے پہلے ان کے سامنے پیش کروں گا۔ حماد بن زید روایت کرتے ہیں کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ہمیں کہا، بازار کو الہزم پکڑو، کیونکہ مالدار کی عافیت میں سے ہے۔

۲۹۵۴- احمد بن محمد بن ابراہیم بن معدل، عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ کریم، یعقوب بن اسحاق قلوسی، حجاج بن منہال کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ مکہ سے واپس تشریف لائے اور نماز جمعہ کے لئے مسجد تشریف لائے تو سفید دھاری دار باریک کپڑے کی گول ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ آپ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ میں واپس گھر پہنچا اور میرے پاس اس کے علاوہ کوئی اور ٹوپی نہیں تھی اور میں اس کو پہننے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں، چنانچہ میں نے لوگوں کی نگاہیں اٹھنے کی وجہ سے اس کو چھوڑ دینا مناسب نہیں سمجھا۔

۲۹۵۵- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، زید بن اخزم، سلیمان بن حرب، کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ جب مکہ سے تشریف لائے تو آپ نے روٹیاں پکانے کا حکم دیا چنانچہ روٹیاں پکائی گئیں اور گوشت

ن سرکہ اور خوشبودار مصالحے ڈال کر سالن بھی بنایا گیا۔ پھر جو آدمی بھی آپ کو سلام کرنے آتا یہ کھانا اس کے سامنے رکھ دیا جاتا۔ حماد بن زید رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ہمارے سامنے بھی یہ کھانا رکھا گیا تو ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کھاؤ، میں نے آج دس سے زائد مرتبہ کھایا ہے، یعنی جو شخص بھی آیا تو آپ نے اس کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔

۲۹۵۵- سلیمان بن احمد، عباس السقاطی، موسیٰ بن اسماعیل، حماد بن سلمہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض لوگ ناز و نعمت کی زندگی بسر کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ انہیں پستی ہی میں دھکیلنا چاہتے ہیں اور کچھ لوگ تواضع اختیار کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ انہیں رفعت اور بلندی عطا فرمانا چاہتے ہیں۔

۲۹۵۶- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن عبد العزیز، عارم ابو النعمان، حماد بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ گندگی اور گندہ رہنے کا دین سے کچھ واسطہ نہیں ہے۔

۲۹۵۸- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ان کے والد امام احمد بن حنبل کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حماد کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا ہوا تھا اور وہ فرما رہے تھے تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے ہمیں شرک سے عافیت دی حالانکہ میرے اور شرک کے درمیان صرف ابو تمیمہ یعنی آن کے والد ہیں۔

۲۹۵۹- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو بکر بن راشد، احمد بن فرات، سعید بن عامر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سلام بن ابو مطیع رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ہم ایوب سختیانی رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تشریف لائے تو انہوں نے فرمایا ہمارے پاس سے چلے جاؤ کہیں وہ اپنی برائی کو ہم تک نہ پہنچا دیں۔

۲۹۶۰- سلیمان بن احمد، حماد بن علی احمد، نمر بن قادم، حماد بن زید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا، اپنے بازار کو لازم پکڑو کیونکہ تم اس وقت تک اپنے بھائیوں پر مہربان ہوں گے جب تک کہ تم ان کے محتاج نہ ہو گے۔

۲۹۶۱- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ابراہیم بن سعید، احمد بن عبدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے چالیس سال تک حسن بھری رحمہ اللہ کی مجلس میں شرکت کی لیکن میں نے ان کی ہیبت کی بناء پر ان سے کبھی سوال نہیں کیا۔

۲۹۶۲- عبد اللہ بن محمد، ابو بکر بن مکرم، ابو یوسف القاوی، ابو ہمام الحارثی کے سلسلہ سند سے مروی ہے مالک بن انسؒ نے فرمایا، عراق میں کوئی ایک شخص بھی ایوب سختیانی رحمہ اللہ اور محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے زمانے میں ایسا نہیں ہے کہ جسے میں ان دونوں پر مقدم کروں۔

۲۹۶۳- سلیمان بن احمد، زکریا بن تکی، قتادہ بن سعید بن قتادہ، محمد بن سوار کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ سعید نے فرمایا ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے قتادہ رحمہ اللہ کے پاس اعراب کی غلطی کی اور پھر اس پر استغفار کی۔

۲۹۶۴- ابن علی وراق، بشیم بن خلف الدوری، قاسم بن احمد بن معروف، ابو داؤد، شعبہ رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا لوگوں کو سب سے زیادہ خراب کرنے والی باتیں قصہ گوئیوں کی ہوتی ہیں۔

۲۹۶۵- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، احمد بن حسن بن خراش، سلیمان بن حرب، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ، میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب وہ کام نہیں ہوتا ہے، جسے تم جانتے ہو تو جو کام ہو رہا ہے اس کا ارادہ کر لو۔

ایوب سختیانی رحمہ اللہ کی مسند انت..... ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے انس بن مالک رحمہ اللہ اور عمرو بن سلمہ جرمی اور قدیم تابعین میں سے ابو عثمان نہدی، ابو رجاء عطار دی، ابو العالیہ، حسن بصری رحمہ اللہ ابن سیرین اور ابو قلابہ سے مسند احادیث روایت کی ہیں۔

۲۹۶۶- ابو بکر بن خلاد، احمد بن علی قزاز، جندل بن والیق، زیاد بن عبد اللہ، لیث، ایوب سختیانی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجدیں تعمیر کرو اور سب کے سب مل کر انہیں بناؤ۔

اس روایت کو ابو بکر بن ابی شیبہ نے مالک بن اسماعیل عن ہریم عن لیث کے طریق سے جبکہ علی بن حسن بن شقیق نے عن ابیہ عن ابی حمزہ عن لیث کے طریق سے روایت کیا ہے۔

۲۹۶۷- محمد بن احمد بن علی مخلد، ابراہیم بن شمیم بلوی، آدم بن ابویاس، حبیب بن حسن، قاضی یوسف، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، عثمان نہدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبد اللہ بن قیس! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں نہ بتاؤں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" پڑھا کرو۔

اس حدیث کو عبد اللہ بن وہب نے حارث بن نبہان کے واسطے سے ایوب سے اسی طرح روایت کیا ہے۔
۲۹۶۸- قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، عبد اللہ بن جراح، حماد بن زید، ایوب سختیانی ابو رجاء عطار دی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ایک صارع غلہ ادا کرو یعنی صدقہ فطر میں۔
یہ حدیث ایوب عن ابی رجاء کے طریق سے غریب ہے۔

۲۹۶۹- سلیمان بن احمد، محمد بن ایوب رازی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن جراح نے بھی یہ حدیث ان سے بیان کی۔
۲۹۷۰- ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، احمد بن اسحق حضرمی، وہیب، ایوب سختیانی، ابو العالیہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہؓ چار ذی الحجہ کی صبح کو مکہ پہنچے اور وہ سب کے سب حج کا تلبیہ پڑھ رہے تھے، تو آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا اس حج کو عمرے میں تبدیل کر دیں سوائے ان کے کہ جن کے ساتھ قربانی کا جانور ہے۔
اس حدیث کو شعبہ نے ایوب سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۹۷۱- حسن بن احمد بن صالح سمیع، ابو حامد احمد بن محمد بن ابراہیم النسائی، عثمان بن یحییٰ القرقسانی، مؤمل بن اسماعیل، حماد بن زید، ایوب اور مغلّٰی بن زیاد اور ہشام، حسن بصری رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید ایسی قوم سے کریگا کہ جن کا کوئی حصہ آخرت میں نہیں ہوگا۔

ایوب کی حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت کردہ احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اس کے علاوہ ریحان بن سعید، عباد بن منصور، ایوب، ابو قلابہ کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ سے بھی مروی ہے۔

۱- السنن الکبریٰ للبیہقی ۳۳۹/۲، وشرح السنة ۳۰۹/۱، ومجمع الزوائد ۹/۲، والترغیب والترہیب ۱۹۷/۱، وکنز العمال ۲۰۷۷۲۔

۲- صحیح البخاری ۱۷۰/۵، ۱۰۲/۸، ۱۵۶، وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۳۳، ۳۵، وفتح الباری ۷/۷۰۷۔

۳- السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۶۷/۳، وکنز العمال ۲۳۱۱۹، ۲۳۱۳۲۔

۴- اتحاف السادة المتقين ۱/۷۸، ۳۰۳، ۲۷۱/۷، وتخريج الاحیاء ۳۱۰/۳، والجامع الکبیر للسیوطی ۵۰۳۷۔

ومجمع الزوائد ۳۰۲/۵، والمعجم الصغیر ۵۱/۱، وتذکرۃ الموضوعات ۱۸۳، والکامل لابن عدی ۵۷۳/۲۔

۲۹۷۲- محمد بن علی بن حمیش، احمد بن سفیان، عبید اللہ بن یوسف جبیری، ابو زیاد طحان، ایوب سختیانی، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ آپ ﷺ کے سامنے جب بھی دو کام پیش کئے گئے تو ان میں سے زیادہ آسان کام آپ کو زیادہ محبوب تھا۔

ابو زیاد جن کا نام پہل بن زیاد ہے ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے اس حدیث کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۲۹۷۳- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، مسلم بن ابراہیم، وہیب، ایوب عکرمہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس آنحضرت ﷺ سے روایت لڑاتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اگر میں کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔

۲۹۷۴- ابو حفص خطابی ابو مسلم کشی، حجاج بن نصیر، ہشام، ایوب سختیانی، عکرمہ، حضرت ابن عباس کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے آباء و اجداد پر فخر نہ کرو جو زمانہ جاہلیت میں انتقال کر گئے ہیں۔

۲۹۷۵- عبد اللہ بن حسن بن بندار، محمد بن اسماعیل صانع، یعلیٰ، محمد بن اسحق، ایوب سختیانی، ابو قتلابہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت انس نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کنواری عورت کے لئے سات دن اور شادی شدہ کے لئے تین دن ہوں گے۔

۲۹۷۶- سلیمان بن احمد، محمد بن عمرو بن خالد حرانی، ان کے والد عمرو بن خالد، حکم بن عہدہ بصری، ایوب سختیانی، عمرو بن دینار، ابو سلمہ، ابو ہریرہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس روایت میں کہ جسے حکم نے روایت کیا ہے تین آدمی یعنی حج کرنے والا عمرہ کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والا اللہ تعالیٰ کے ذمے میں ہوتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹائے یا انہیں موت دیدے۔

۲۹۷۷- اسحق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، ایوب سختیانی، قاسم بن محمد اور حضرت عائشہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے نبی ﷺ جب بادل دیکھتے تو ارشاد فرماتے، اے اللہ اسے خوب برسنے والا اور خوشگوار بنا دیجئے۔

۲۹۷۸- ابو بحر محمد بن حسن، محمد بن یونس، حجاج بن نصیر، سلیمان بن حیاء، ایوب سختیانی، عمرو بن دینار اور جابر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے تجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور اس میں چار تکبیریں کہیں۔

۲۹۷۹- ابوبکر محمد بن جعفر، جعفر بن محمد صانع، حسین بن محمد مروزی، جریر بن حازم ایوب، ابوالزبیر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت جابر نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اسے اچھی طرح کفن دے۔

۱۔ المستدرک ۳/۳۸۸۔ و مجمع الزوائد ۹/۱۶۱۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل الصحابة باب ۱۔ و صحیح البخاری ۱/۱۲۹۔ و فتح الباری ۷/۱۷۷۔ ۸/۱۳۲۔

۳۔ مسند الامام احمد ۱/۳۰۱۔ و صحیح ابن حبان ۱۹۳۳۔ و المصنف لعبد الرزاق ۱۱/۳۰۹۔ و المعجم الكبير للطبرانی ۱۱/۳۱۸۔ و مجمع الزوائد ۲/۵۳۔ ۸/۸۵۔

۴۔ صحیح مسلم، کتاب الرضاع باب ۱۲۔ و السنن الكبرى للبيهقي ۷/۳۰۱۔ و المستدرک ۳/۱۸۔ و المصنف لعبد الرزاق ۵۰/۱۰۶۔ و مشکاة المصابيح ۳۲۳۳۔

۵۔ صحیح البخاری ۲/۴۰۱۔ و مسند الامام احمد ۶/۳۱۹۔ ۱۱۹۔ ۱۹۰۔ و سنن أبي داود، کتاب الادب باب ۱۳۔ و السنن الكبرى للبيهقي ۳/۳۶۱۔

۶۔ صحیح مسلم، کتاب الجنائز ۹/۴۹۔ و سنن أبي داود ۸/۳۱۴۔ و مسند الامام احمد ۳/۳۴۹۔ و المستدرک ۹/۳۶۹۔ و السنن الكبرى للبيهقي ۳/۴۰۳۔ ۳۲۲۔ و مشکاة المصابيح ۶/۱۶۳۔

۲۹۸۰- مخد بن جعفر، ابراہیم بن ہاشم، محمد بن عبد اللہ ازدی، عاصم بن ہلال بارتی، ایوب، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے روایت ہے حضرت جابرؓ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی تین بیٹیاں یا اتنی ہی بہنیں ہوں۔ پھر وہ ان کی کفالت کرے ان کا بوجھ اٹھائے اور ان کی حفاظت کرے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی تو ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا اگر دو ہوں تو بھی، صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ اگر ہم ایک کے بارے میں پوچھتے تو آپ ایک کا بھی یہ حکم بیان فرماتے جلا یہ حدیث ایوب سختیانی رحمہ اللہ کی محمد بن منکدر سے روایت کردہ احادیث میں سے غریب ہے اور عاصم بن ہلال بارتی، اس حدیث کی روایت میں متفرد ہیں۔

۲۹۸۱- احمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، عبد اللہ بن حارث مخزومی مکی، عبد اللہ بن عامر اسلمی، ایوب بن موسیٰ، ایوب سختیانی، ثابت بنانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت انسؓ نے ارشاد فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے پاس تھا جب آپ تلبیہ پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا لپیک بحجة و عمرہ لیبک، حج اور عمرہ دونوں ایک ساتھ۔

(۲۰۲) یونس بن عبیدؓ

اور ان عظیم ستیوں میں سے ایک ہستی حضرت یونس بن عبید رحمہ اللہ کی تھی۔ آپ انتہائی پرہیزگار، تواضع کا پیکر، ہم وزن کلام کے ماہر اور گفتگو میں انتہائی محتاط رہنے والے بزرگ تھے۔

۲۹۸۲- نظامہ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن معدان، ابن دارہ، اصمعی اور موئل ابن اسماعیل کے حوالے سے ہم سے نقل کرتے ہیں کہ

ملک شام کا ایک آدمی ریشم فروشوں کے بازار آیا اور آواز لگانے لگا، ریشم کی منقش چادر چار سو درہم میں چاہیے، جب وہ یونس بن عبید رحمہ اللہ کے پاس آیا تو آپ نے کہا: ہم یہ چادر دو سو درہم میں فروخت کرتے ہیں۔ اسی گفتگو کے دوران اذان ہوگئی اور آپ بنی قشیر کی مسجد میں انہیں نماز پڑھانے تشریف لے گئے۔ آپ کے جانے کے بعد آپ کے بھتیجے نے وہی چادر اس شامی آدمی کو چار سو درہم میں فروخت کر دی، جب آپ نماز پڑھا کرواپش تشریف لائے تو آپ نے دکان میں کافی مقدار میں درہم رکھے ہوئے دیکھے۔ آپ نے اپنے بھتیجے سے پوچھا یہ درہم کہاں سے آئے؟ اس نے جواب دیا وہی ریشمی منقش چادر میں نے اس شامی آدمی کو چار سو درہم میں فروخت کر دی ہے آپ نے اس آدمی کو تلاش کیا اور اسے کہا، اے اللہ کے بندے! یہ وہی چادر ہے جس کی میں نے تمہیں دو سو درہم میں پیشکش کی تھی، اگر تم چاہو تو اسے بھی لے لو اور دو سو درہم بھی اور اگر چاہو تو اسے چھوڑ دو، جب اس شامی نے یہ سنا تو اس نے آپ سے پوچھا، آپ کون ہیں؟ آپ نے جواب دیا ایک عام مسلمان ہوں اس پر اس آدمی نے کہا، میں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں آپ کون ہیں اور آپ کا نام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میرا نام یونس بن عبید ہے۔ یہ سن کر اس آدمی نے قسم کھا کر کہا جب ہم دشمن کے گھیرے میں ہوتے ہیں اور سخت پریشانی کے عالم میں ہوتے ہیں تو اس وقت ہم ان الفاظ میں دعا کرتے ہیں۔

اے اللہ! اے یونس بن عبید کے رب! ہم سے اس مصیبت اور پریشانی کو دور فرما دیجئے۔ یونس بن عبید نے یہ سن کر فرمایا: سبحان اللہ،

۱۔ صحیح ابن حبان ۲۰۳۳ (موارد) و مسند الامام احمد ۴-۱۵۴۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷-۳۰۰۔ والاحادیث

الصحیحہ ۱۰۲۔

۲۔ طبقات ابن سعد ۷-۲۶۰۔ والتاریخ الکبیر ۸-۳۳۸۸۔ والجرح ۹-۱۰۲۰۔ وسیر النبلاء ۶-۲۸۸۔ والکاشف

۳- ۶۵۸۳۔ ونہذیب الکمال ۷۱۸۰۔ (۵۱۷/۳۲)

بحان اللہ۔

۲۹۸۳- عبد اللہ بن محمد، احمد بن علی بن شنی، ہدیہ بن خالد اور امیہ ابن بسطام کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ کے پاس ایک عورت ریشم کا جبہ لے کر آئی اور آپ سے کہا، اسے خرید لیجئے۔ آپ نے پوچھا کتنے میں بیچوگی؟ اس نے کہا پانچ سو درہم میں آپ نے کہا یہ اس سے مہنگا ہے اس نے کہا چھ سو میں وہ ایک ہزار تک پہنچ گئی حالانکہ وہ اسے پانچ سو درہم میں فروخت کر رہی تھی۔

۲۹۸۴- عبد اللہ بن محمد، احمد بن علی اور ہدیہ بن خالد کے واسطے سے روایت ہے کہ امیہ ابن بسطام بیان کرتے ہیں: (یونس بن عبید رحمہ اللہ ریشم خرید کر لے کر آئے تھے بصرہ میں اور اسے اپنے وکیل کے پاس جو سوس میں رہتا تھا بھیجے تھے اور آپ کا وکیل آپ کے وہاں سے ریشم کا کپڑا بھیجتا تھا اگر ان کا وکیل ان کی طرف یہ پیغام بھیجتا کہ لوگوں کے پاس سامان زائد ہے۔ تو آپ اس خبر کی وجہ سے لوگوں سے کچھ بھی نہیں خریدتے۔

۲۹۸۵- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین اور احمد بن ابراہیم کی سند سے روایت ہے کہ غسان بن مفضل کا بیان ہے کہ ایک عورت ریشم کی ایک منقش چادر یونس بن عبید رحمہ اللہ کے پاس لائی اور اسے آپ کے پاس رکھ دیا تاکہ آپ اسے فروخت کر کے اس کی قیمت اسے دیں، آپ نے چادر کو اچھی طرح دیکھ لینے کے بعد اس عورت سے کہا: کتنے میں بیچوگی؟ اس نے کہا، ساٹھ درہم میں آپ نے وہ چادر اپنے پڑوسی دکان دار کو دکھائی اور اس کی قیمت کے بارے میں اس کی رائے لی۔ تو اس نے کہا ایک سو بیس درہم اس کی قیمت ہو سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا، میرے خیال میں بھی اس کی قیمت اتنی ہی ہے۔ آپ نے اس عورت سے کہا جاؤ اور اپنے گھر والوں سے ایک سو پچیس درہم میں اسے فروخت کرنے کے بارے میں مشورہ کر لو، اس نے کہا میرے گھر والوں نے مجھے ساٹھ درہم میں فروخت کرنے کا حکم دیا ہے آپ نے دوبارہ فرمایا، واپس چلی جاؤ اور اپنے گھر والوں سے ایک سو پچیس درہم میں فروخت کرنے کا مشورہ کر کے آؤ۔

۲۹۸۶- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، عباس بن ابی طالب، غسان بن مفضل غلابی، بشر بن مفضل اور معاذ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ مسلم بن ابی مضر فرماتے ہیں کہ

یونس بن عبید رحمہ اللہ کا ہمارے ساتھ کاروبار تھا۔ ایک دن ہم سب حساب کرنے بیٹھے اور حساب کرتے رہے، جب ہم حساب سے فارغ ہو گئے تو یونس بن عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی آدمی نے کاروبار کی معاونت کی سلسلے میں ایک لفظ بھی زبان سے ادا کیا تو اسے بھی حساب میں شامل کریں گے ہم نے کہا بالکل ٹھیک ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس نفع کی کوئی ضرورت نہیں میرا سرمایہ مجھے واپس کردہ اور نفع تم رکھ لو۔ چنانچہ آپ نے اپنا اصل سرمایہ لیا اور ہمارے پاس چار ہزار درہم نفع چھوڑ دیا۔

۲۹۸۷- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، احمد بن سعید الدارمی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے نصر بن قسطل اور سعید بن عامر فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ریشم کا کپڑا مہنگا ہو گیا تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا، جب ریشم فلاں جگہ میں جو اس کا اصل مرکز ہے مہنگا ہو گیا تو بصرہ میں بھی مہنگا ہو جائے گا۔ یونس بن عبید رحمہ اللہ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے ایک آدمی سے تیس ہزار کار ریشم خریدا، خریدنے کے بعد آپ نے اس آدمی سے تذکرہ کیا کہ مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ ریشم فلاں جگہ میں مہنگا ہو گیا ہے۔ اس پر اس آدمی نے کہا، اگر مجھے اس صورتحال کا علم ہوتا تو میں اتنا سارا مال نہ بیچتا۔ آپ نے اس آدمی کی بات سن کر اس کو سارا مال واپس کر دیا اور اپنے تیس ہزار درہم واپس لے لئے۔

۲۹۸۸- ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن عمرو، رستہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ زہیر فرماتے ہیں: یونس بن عبید کے پاس ایک آدمی کپڑا لینے آیا، آپ نے اپنے غلام سے کہا، کپڑوں کی گٹھڑی اس آدمی کے سامنے پھیلا دو،

غلام نے گٹھڑی پر اپنا ہاتھ مار کر کہا ”صلی اللہ علی محمد“ اور کپڑے اس آدمی کے سامنے پھیلا دیئے۔ غلام کی یہ حرکت دیکھ کر آپ نے اسے حکم دیا۔ ان کپڑوں کو واپس سمیٹ لو اور اس خوف سے کپڑوں کو فروخت کرنے سے انکار کر دیا کہ کہیں غلام کا ”صلی اللہ علی محمد“ کہہ کر گٹھڑی پر ہاتھ مارنا کپڑوں کی تعریف نہ ہو۔

۲۹۸۹- سلیمان بن احمد، احمد بن عبد اللہ بزاز، تستری، محمد بن صدران، عامر بن ابی عامر خزاز کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

یونس بن عبید رحمہ اللہ ان اشعار کو بطور مرثیہ پڑھ رہے تھے۔

(۱) لوگ صبر کی پناہ میں آتے ہیں موت سے اور صبر ہی انہیں موت سے پناہ دیتا ہے اور بے صبرے موت کو ناپسند کرنے والے کی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں۔

(۲) میں یقین کرتا ہوں ہر آدمی کے لئے موت کا جمع شدہ زہر ہے۔ اگرچہ اس کی عمر طویل ہو اور کافی عرصے تک زندہ رہے۔

(۳) ہر آدمی نے موت کی سختی کا سامنا کرنا ہے، اس کے لئے ایک گٹھڑی مقرر ہے جس میں وہ ذلیل ہوگا اور بچھاڑا جائے گا۔

(۴) تو جس آدمی کو پسند کرتا ہے اس جیسا نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ تو اس جیسا کام نہیں کریگا۔

بعض راویوں نے ان اشعار کا اضافہ کیا ہے۔

(۵) اے آدم کے بیٹے اللہ کے واسطے نصیحت حاصل کر، تو جب تک اپنے آپ کو دھوکا دیتا رہے گا تیرا نفس دھوکے میں پڑا رہے گا۔

(۶) اور باقی ماندہ خیر کی طرف متوجہ ہو اور اسے اپنے دانتوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ اور جس چیز میں کوئی خیر نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ۔

۲۹۹۰- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، حجاج کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ سلیمان بن مغیرہ کا بیان ہے

میں نے یونس بن عبید رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

میرے علم میں اس پاکیزہ درہم بے کم کوئی چیز نہیں جسے آدمی کسی حق کی ادائیگی میں خرچ کرتا ہے یا اس بھائی سے جس کے پاس جا کر وہ اطمینان اور سکون حاصل کرتا ہے جب کہ وہ دونوں مسلمان بھی ہوں اور یہ دونوں چیزیں بہت آہستہ آہستہ بنتی ہیں۔

۲۹۹۱- احمد بن جعفر بن سالم، احمد بن علی الابار اور ابن عائشہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے حماد بن سلمہ فرماتے ہیں میں نے یونس بن عبید

کو فرماتے ہوئے سنا:

جب بھی کسی آدمی پر دولت کمانے کی دھن سوار ہوئی تو اس کی پستی اور ذلت: اس کے مقدر بن گئی۔

۲۹۹۲- نفع بخش درہم..... احمد بن حیان، احمد بن حسن، احمد بن ابراہیم اور سعید بن عامر کے واسطے سے روایت ہے کہ اسماء بن

عبیدہ کا بیان ہے کہ میں نے یونس بن عبید رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا۔

صرف دو ہی درہم نفع بخش ہیں ایک وہ درہم جس کو لینے سے تم نے اجتناب کیا، یہاں تک کہ وہ تمہارے لئے حلال ہو گیا اور تم

نے اسے لے لیا اور دوسرا وہ درہم جس میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کسی کا حق وابستہ کر دیا اور تم نے وہ حق ادا کر دیا۔

اور ابو الفضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

اے ابو الفضل! مضاربہ کا مال بہت ہی بری چیز ہے ہاں البتہ قرض سے بہتر ہے۔

اور مجھے جو سود درہم حاصل ہوتے ہیں میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ ان میں سے دس بھی میرے لئے حلال اور پاکیزہ ہوں گے اور

آپ نے کئی مرتبہ ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم، اگر میں قسم کھا کر پانچ بھی کہہ دوں تب بھی میں اپنی قسم میں سچا ہوں گا۔

(اور ایک دوسرے موقع پر آپ نے مجھے سے ارشاد فرمایا اور جو لوگوں کا مال چراتا ہے میرے نزدیک اس شخص سے برا نہیں ہے جو کسی

مسلمان کے پاس آیا اور اس سے ایک مقررہ مدت تک قیمت کی ادائیگی کا وعدہ کر کے کچھ سامان خریدا، پھر ادائیگی کا وقت آ گیا لیکن اس کے باوجود وہ اس سامان کو لے کر شہر شہر گھوم رہا ہے اور تجارت کر رہا ہے اللہ کی قسم وہ آدمی اگر اس سے ایک درہم بھی نفع حاصل کرے گا تو وہ اس کے لئے حرام ہوگا۔

۲۹۹۳- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم اور عبد الملک بن قریب کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ سکن فرماتے ہیں۔
یونس بن عبید رحمہ اللہ میرے پاس ایک بکری لے کر آئے اور فرمایا اسے فروخت کرو اور خریدنے والے سے اس بات کا اظہار کر دینا کہ یہ چارے کو الٹ پلٹ کرتی ہے اور کھونٹے کو اکھاڑ دیتی ہے پھر فرمایا بیچنے کے بعد اس کا اظہار نہیں کرنا بلکہ خریداری کا معاملہ مکمل ہونے سے پہلے ان عیبوں کا اظہار کرنا اور خریدنے والے کو ان کے بارے میں مطلع کرنا۔

۲۹۹۴- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابو عبد الرحمن المقرئ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ
یونس بن عبید رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ ایک آدمی کے ہاتھ ایک کپڑا فروخت کیا آپ کے ہم مجلس لوگوں میں سے ایک آدمی نے سبحان اللہ کہا تو آپ نے اسے کہا یہاں سے اٹھ جاؤ تسبیح کی جگہ یہ نہیں ہے۔
۲۹۹۵- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، حسن بن عبد الغزیز الجرمی، ضمہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن شوزب فرماتے ہیں:

یونس بن عبید رحمہ اللہ اور ابن عون رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ حلال اور حرام کے موضوع پر مذاکرہ کیا اور دونوں نے فرمایا: ہم نہیں جانتے ہیں کہ ہمارے مال میں کوئی درہم حلال ہے۔

۲۹۹۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، ابو احمد المروزی، احمد بن حجاج، عطاء الخفاف کے واسطے سے روایت ہے کہ جعفر بن برقان فرماتے ہیں:

مجھے یونس بن عبید کے علم و فضل اور ان کے صلح و تقویٰ کی خبر ملی تو میں نے انہیں خط لکھا اور اس میں ان سے ان اعمال و احوال کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ نے مجھے جواباً لکھا میرے پاس آپ کا خط آیا جیسا میں آپ نے مجھ سے میرے اعمال کے متعلق سوال کیا تو میں آپ کو بتاتا ہوں میں نے اپنے نفس سے یہ مطالبہ کیا کہ لوگوں کے لئے اسی چیز کو پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور لوگوں کے لئے اسی چیز کو پسند کرو جسے اپنے لئے ناپسند کرتے ہو، لیکن میرا نفس اس سے کوسوں دور ہے۔ دوسری میں نے اس سے مطالبہ کیا کہ لوگوں کا تذکرہ نہ کیا لکل چھوڑ دو سوائے نیکی اور خیر خواہی کے تذکرے کے، لیکن میں نے بصرہ کی آگ برساتی ہوئی شدید ترین گرمی کے دن چلچلاتی ہوئی دو پہر کے وقت روزہ رکھنا لوگوں کا تذکرہ چھوڑنے سے آسان پایا، اے میرے بھائی میرے اعمال و احوال کا یہ حال ہے۔ والسلام

۲۹۹۷- عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسن حذاء، احمد بن ابراہیم الدوری اور سعید بن عامر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے:
یونس بن عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا میں نیکی کی عادات میں سے سو عادات شمار کرتا ہوں لیکن ان میں سے ایک بھی میرے لئے ناپسند نہیں ہے۔

۲۹۹۸- عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم اور سعید بن عامر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابو جعفر جسر نے بیان کیا:
میں عید الاضحیٰ کے دنوں میں یونس بن عبید کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابو جعفر میرے لئے اتنی چیزیں خرید لاؤ، میرا خیال ہے کہ میری کوئی قربانی قبول نہیں ہوگی۔ یا آپ نے فرمایا، مجھے ڈر ہے کہ مجھ سے کوئی چیز بھی قبول نہ کی جائے پھر آپ نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ میں اہل جہنم میں سے نہ ہوں۔

۲۹۹۹- عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابو عبید اللہ محمد بن یعقوب، سعید بن عامر اور سلام بن ابی مطیع کے حوالے سے نقل

کیا گیا ہے:

یونس بن عبید رحمہ اللہ اپنے ہم عصر بزرگوں سے زیادہ نقلی نماز اور نقلی روزوں کا اہتمام نہیں کرتے تھے لیکن جب حقوق اللہ میں سے کسی حق کا مطالبہ ہوتا تو آپ اس کو پورا کرنے کے لئے بالکل تیار رہتے تھے۔

۳۰۰۰- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حارون بن عبد اللہ، ابواسامہ، مخلد بن حسین کے سلسلہ سند روایت ہے کہ ہشام بن حسان فرماتے ہیں:

میں نے علم کے ذریعے اللہ کی رضا اور خوشنودی طلب کرنے والا یونس بن عبید سے بڑھ کر کوئی نہیں دیکھا۔
۳۰۰۱- احمد بن جعفر بن سالم، احمد بن علی الابار، عبید بن عائشہ، سعید بن عامر کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ یونس ابن عبید فرماتے ہیں:

مجھے کیا ہو گیا: مجھے کیا ہو گیا: میری ایک مرغی بھی گم ہو جائے تو میں اسے ڈھونڈ نکالتا ہوں لیکن میری نماز فوت ہوتی ہے اور میں اس کی کوئی تلافی نہیں کر پاتا ہوں۔

۳۰۰۲- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، غسان بن مفضل اور سعید بن عامر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ یونس ابن عبید رحمہ اللہ نے فرمایا:

مجھے یہ بات آسان لگتی ہے کہ میں اپنا حق ناقص وصول کروں اور میری طبیعت پر یہ بات غالب ہو گئی ہے کہ میں دوسرے کا حق زیادہ ادا کروں۔

۳۰۰۳- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، اور احمد بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یونس ابن عبید رحمہ اللہ نے اپنی موت کے وقت اپنے پاؤں کی طرف دیکھا اور رونے لگے آپ سے پوچھا گیا: آپ کیوں رورہے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: میرے پاؤں اللہ کے راستے میں غبار آلود نہیں ہوئے۔

۳۰۰۴- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، علی بن حفص، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

میں نے حسن بصری رحمہ اللہ سے زیادہ غمگین رہنے والا آدمی کوئی نہیں دیکھا، چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے: ہم لوگ ہستے ہیں حالانکہ ممکن ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال کو دیکھ کر فرمائیں، تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی ہمارے ہاں مقبول و معتبر نہیں۔

۳۰۰۵- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ان کے والد امام احمد بن حنبل کے حوالے سے منقول ہے کہ میں نے ابن ابی عدی سے سنا، انہوں نے یونس بن عبید رحمہ اللہ کے واسطے سے حسن بصری رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ مؤمنین کے گرجے ان کے گھر ہیں۔

۳۰۰۶- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ، زکریا بن یحییٰ حزاز، عبد اللہ بن سعید الرقاشی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ یونس ابن عبید نے حسن بصری رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوئے فرمایا:

تم اس وقت تک لوگوں کے درمیان با عزت اور قابل احترام ہو گے جب تک کہ تم ان کے پاس موجود مال کو ان سے لینے کی کوشش نہ کرو، جب تم ایسا کرو گے تو وہ تمہیں حقیر سمجھیں گے، تم سے بغض رکھیں گے اور تمہاری باتوں کو ناپسند کریں گے۔

۳۰۰۷- نماز اور زبان کی اہمیت..... ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز الجروی، ضمہ اور ابن شاذب کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن شاذب کا بیان ہے کہ میں نے یونس بن عبید رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

آدمی میں دو باتیں ایسی ہیں کہ اگر وہ درست ہو جائیں تو اس کے باقی تمام معاملات درست ہو جائیں گے، نماز اور زبان۔
۳۰۰۸- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سعید بن سلیمان کے سلسلہ سند کے نقل کیا گیا ہے کہ مبارک ابن فضالہ یونس ابن عبید سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

آپ زبان کی نیکی کے علاوہ کوئی ایسی نیکی نہیں پائیں گے کہ تمام نیکیاں اس کے تابع ہوں، بلاشبہ آپ کو ایسے لوگ بھی ملیں گے جو دن بھر روزہ رکھتے ہیں لیکن مال حرام سے روزہ افطار کرتے ہیں، رات بھر عبادت کرتے ہیں لیکن دن کو جھوٹی گواہی دیتے ہیں انہوں نے کئی چیزوں کو شمار کیا اور پھر فرمایا: آپ کوئی ایسا شخص نہیں پائیں گے جو حق بات کرتا ہو اس کا عمل اس بات کے مخالف ہو۔

۳۰۰۹- عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، غسان بن مفضل، کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عبد الملک بن موسیٰ (جو یونس بن عبید کے پڑوسی ہیں) نے فرمایا:

میں نے یونس رحمہ اللہ سے زیادہ استغفار کرنے والا آدمی نہیں دیکھا، آپ اپنی نگاہ آسمان کی طرف بلند کرتے اور استغفار کرتے اور بار بار اسی عمل کا اعادہ کرتے۔

۳۰۱۰- عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، غسان، سعید بن عامر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

آدمی جب بات کرتا ہے تو اس کے تقویٰ اور پڑھیزگاری کو اس کے کلام میں پہچانا جاسکتا ہے۔

۳۰۱۱- یونس بن عبید کی اپنے بیٹے کو عمرو بن عبید کے نظریات سے بچنے کی تلقین..... ابو احمد بن محمد بن احمد جر جانی، احمد بن موسیٰ بن عباس عدوی، اسماعیل بن سعید کسائی، سعید بن عمرو اور عبد اللہ بن محمد، حرب بن میمون کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ خویل بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں یونس بن عبید کے پاس بیٹھا ہوا تھا، کہ ایک آدمی آیا اور آپ سے کہا: آپ ہمیں عمرو بن عبید کی صحبت میں جانے سے منع کرتے ہیں حالانکہ آپ کا بیٹا کچھ دیر پہلے اس کے پاس گیا ہے آپ نے اس آدمی سے کہا: اللہ سے ڈرو اور آپ کو غصہ آگیا اتنے میں آپ کا بیٹا آیا، آپ نے اسے کہا: اے میرے بیٹے تمہیں عمرو بن عبید کے بارے میں میری رائے کا علم ہے اس کے باوجود بھی تم اس کے پاس آتے جاتے ہو، آپ کا بیٹا آپ سے معذرت کرنے لگا اور کہا ابا جان میرے ساتھ فلاں آدمی تھا جس کی وجہ سے مجھے مجبوراً اس کے پاس جانا پڑا۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا، میں تمہیں زنا، چوری اور شراب پینے سے منع کرتا ہوں لیکن تمہارا اللہ تعالیٰ کے سامنے ان اعمال کو لے کر حاضر ہونا مجھے اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے سامنے عمرو اور اس کے ساتھیوں کی نظریات کو لے کر حاضر ہو۔

۳۰۱۲- احمد بن جعفر بن حمدان اور حماد بن زید کے واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

تین باتیں میری طرف سے آپ دائیں کے ساتھ باندھ لو، تم میں سے کوئی بھی بادشاہ کے پاس جا کر قرآن کریم کی تلاوت نہ کرے، تم میں سے کوئی آدمی بھی جو ان عورت کو تنہائی میں قرآن کریم نہ پڑھائے۔ تم میں سے کوئی آدمی بھی اہل بدعت سے حدیث کا سامع نہ کرے۔

۳۰۱۳- یونس بن عبید اور فرقہ معتزلہ..... ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد الدورقی، خالد بن خدش اور خویل بن واقد صفار کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایک آدمی نے یونس بن عبید سے سوال کیا، میرے ایک پڑوسی کا تعلق فرقہ معتزلہ سے ہے کیا میں اس کی عیادت کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا، ثواب کی نیت سے نہیں، میں نے کہا: وہ مر گیا ہے اس کا جنازہ پڑھوں؟ فرمایا: ثواب کی نیت سے نہیں۔

۳۰۱۴- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد الدورقی اور سعید عامر کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے حزم بن ابو حزم فرماتے ہیں۔

ہم ابن لاحق کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ ہمارے پاس سے گدے پر سوار ہو کر گزرے، ہمیں دیکھ کر ٹھہر گئے اور فرمایا وہ شخص چوکنہ ہو جائے جس کے سامنے سنت بیان کی جائے اور وہ اسے اجنبی سمجھے اور جو شخص سنت کو جانتا ہے اسے اور زیادہ اجنبی سمجھے۔

۳۰۱۵- معتزلہ کا فتنہ..... سلیمان بن احمد، حسن بن علی العمری، محمد بن بکار عیشی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عبدالعزیز رقاشی فرماتے ہیں میں نے یونس ابن عبید رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

معتزلہ کا فتنہ اس امت کے لئے رومیوں کے فتنے سے بھی سخت ہے کیونکہ ان کا گمان ہے کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ گمراہ ہو گئے تھے اور انہوں نے نئی نئی بدعات ایجاد کیں اس لئے ان کی گواہی درست نہیں اور یہ لوگ شفاعت، حوض کوثر کی احادیث کو جھٹلاتے ہیں اور عذاب قبر کا انکار کرتے ہیں۔

یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برسی ہے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اندھا اور بہرا بنا دیا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کے خلیفے پر لازم ہے کہ انہیں ان گمراہ کن عقائد سے توبہ کرنے پر مجبور کرے اور اگر توبہ نہ کریں تو مسلمانوں کے شہروں سے انہیں بیدخل کر دیا جائے۔

۳۰۱۶- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد الدورقی اور سعید عامر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو جعفر جسر فرماتے ہیں:

میں نے یونس ابن عبید رحمہ اللہ سے کہا، میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا، جو مسئلہ تقدیر کے بارے میں ایک دوسرے سے بحث کر رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اگر انہیں اپنے گناہوں کی فکر ہو تو وہ اس مسئلے میں نہ الجھتے۔

۳۰۱۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم اور غسان بن مفضل کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ قریش میں سے ایک آدمی نے یونس بن عبید رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا:

ابن زیاد کے کسانوں کی اولاد میں سے ایک آدمی سے کہا، تمہارے اندر کون سے مردانہ کمالات ہیں؟ تو اس نے جواب دیا میرے اندر چار مردانہ کمالات ہیں، (۱) شک کو اس طرح ترک کرنا کہ کسی مشکوک چیز کے قریب نہ پھٹکنا کیونکہ جب آدمی کسی معاملے میں شک کرے گا تو اس میں ڈھیل ہوگا، (۲) اپنے مال کو عمدہ طریقے سے سنبھال کر استعمال کرنا، کیونکہ جو شخص اپنے مال کو برباد کر دیتا ہے وہ اعلیٰ صفات کا حامل نہیں ہو سکتا، (۳) اور اپنے اہل و عیال کی تمام ضرورتوں کو پورا کرنا یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ ہر آدمی سے بے نیاز ہو جائیں کیونکہ جس کے اہل و عیال لوگوں کے محتاج ہوں وہ کامل مرد نہیں ہو سکتا، (۴) اور یہ دیکھنا کہ کونسا کھانا اور پانی اس کی طبیعت اور مزاج کے موافق ہے اور اسے لازم پکڑنا، کیونکہ یہ بات بھی عمدہ صفات میں سے ہے اور اپنے کھانے اور پانی کو بے ترتیبی سے استعمال کرنا اور خلط ملط کر دینا اچھی عادت نہیں۔

۳۰۱۸- یونس بن عبید سے معاشی تنگی کی شکایت اور آپ کا جواب..... عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم اور غسان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ اہل بصرہ میں سے ایک آدمی کا بیان ہے:

ایک آدمی نے یونس بن عبید رحمہ اللہ سے اپنی معاشی تنگی اور اس کی وجہ سے فکر مندی کی شکایت کی، تو آپ نے اسے کہا کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تمہاری یہ آنکھ جس کے ذریعے تم دیکھتے ہو ایک لاکھ درہم کے بدلے تم سے لے لی جائے، تو اس نے کہا نہیں۔

پھر آپ نے اس سے اس کے کان، زبان، دل، ہاتھ اور پاؤں کے بارے میں بھی ایسا ہی سوال کیا اور ہر مرتبہ اس آدمی نے نفی میں ہی جواب دیا، اس کے بعد آپ نے اللہ تعالیٰ کی دوسری نعمتوں کا تذکرہ کیا اور اس کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے پاس لاکھوں درہم موجود ہیں لیکن اس کے باوجود بھی تنہی معاش کی شکایت کرتے ہو۔

۳۰۱۹- عبد اللہ، احمد بن ابراہیم، وہب بن جریر بن حازم، حماد بن زید کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ نے ایک دن اپنے آپ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا :

قرب ہے کہ تمہاری آنکھیں ایسی چیز دیکھیں جو انہوں نے اس سے قبل نہیں دیکھی اور تمہارے کان ایسی باتیں سنیں جو انہوں نے اس سے قبل نہیں سنی، پھر تم جس مرحلے سے بھی گزر دو گے تو اگلا مرحلہ اس سے زیادہ سخت ہو گا یہاں تک کہ اس سختی کی انتہاء پل صراط کو عبور کرنے پر ہوگی۔

۳۰۲۰- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم اور سلمہ بن عبد الرحمن بن مہدی کے واسطے سے روایت ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے یونس بن عبید رحمہ اللہ سے پیٹ کے درد کی شکایت کی تو آپ نے اسے کہا، اے ابو عبد اللہ! یہ گھر تمہیں موافق نہیں ہے لہذا ایسا گھر تلاش کرو جو تمہیں موافق ہو۔

۳۰۲۱- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم، خالد بن خدّاش، حماد بن زید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ میں نے یونس بن عبید کو کہتے ہوئے سنا کہ جو چیز لوگوں کے لئے مفید ہو ہم اس کا قصد کرتے ہیں پس اسے لوگوں کے لئے لکھ لیتے ہیں اور اس چیز کا قصد کرتے ہیں جو ہمارے لئے مفید ہو پس ہم اسے ترک کر لیتے ہیں۔ خالد نے کہا یعنی تسبیح، تہلیل اور خیر و بھلائی کی بات۔

۳۰۲۲- ابو محمد بن حیان، احمد بن ابراہیم، اسماعیل بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ اسماء بن عبید نے یونس بن عبید رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا :

نیکی سے جاہل اور نا آشنا آدمی کے لئے جنت کی امید کی جاسکتی ہے اور نافرمانی کے ذریعے حد سے گزرے والے کے بارے میں جہنم کا خوف ہے۔

عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن جعفر بن بہرہ، احمد بن روح ابو ازی، عثمان بن عمر سے نقل کیا گیا ہے یونس بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں :
تین آدمیوں نے ایسی بات کی کہ انہیں اس بات کے بارے میں تہمت کا نشانہ نہیں بنایا جاسکتا ہے (۱) ابن سیرین رحمہ اللہ نے کہا، میں نے کبھی کسی آدمی سے حسد نہیں کی اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء میں سے ہو تو میں دنیا کی حقیر سی چیزوں پر اس سے کیسے حسد کروں، حالانکہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے، (۲) اور مورو عجل رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے کبھی ایسا غصہ نہیں کیا کہ اس میں مجھ سے کوئی ایسی بات صادر ہوئی ہو کہ غصہ ٹھنڈا ہونے کے بعد مجھے اس بات پر شرمندگی اور ندامت ہوئی ہو (۳) اور حسان بن ابی سنان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا میرے نزدیک کوئی چیز پرہیزگاری سے زیادہ آسان نہیں مجھے جب بھی کسی چیز کے بارے میں شک ہو جاتا ہے تو میں اسے چھوڑ دیتا ہوں۔

۳۰۲۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، عبد الرحمن بن مہدی اور حماد کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ :
یونس بن عبید رحمہ اللہ بیمار ہو گئے تو ایوب سختیابی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا آپ کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد زندہ رہنے میں کوئی خیر نہیں

یونس بن عبید رحمہ اللہ کی مسندات آپ نے صحابہ کرام میں سے صرف حضرت انس بن مالکؓ سے احادیث روایت کی ہیں

جسکے تابعین میں سے حسن بصری، ابن سیرین، ابو قلابہ، حمید بن ہلال، وغیرہ اہل بصرہ سے جبکہ حجاز سے تعلق رکھنے والے تابعین میں سے عطاء عکرمہ، محمد بن منکدر، نافع اور ہشام بن عروہ وغیرہ سے آپ نے احادیث روایت کی ہیں۔
۳۰۲۴۔ حضرت انسؓ سے آپ کی روایت کردہ احادیث درج ذیل ہیں۔

حبیب بن حسن، احمد بن حنبل، حلوانی و عبد اللہ بن ایوب القربی، ابو نصر عبد الملک بن عبد العزیز نسائی، محمد بن اسحاق، موزی، حسن بن علی، بحر، عبد الصمد بن نعمان دونوں حماد بن سلمہ عن علی بن زید و حمید اور یونس ابن عبید کے سلسلہ سند سے روایت کرتے ہیں رحمت اللہ علیہ بیان ہے۔

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کامل مؤمن وہ شخص ہے جس سے مسلمان مطمئن ہوں اور کامل مسلمان وہ شخص ہے جس کے ہاتھ اور اس کی زبان سے دُک محفوظ ہوں اور حقیقی مہاجر وہ ہے جو ہرائی کو ترک کر دے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کی ایذاؤں سے محفوظ نہ ہو۔

یہ حدیث یونس عن انسؓ کے طریق سے غریب ہے۔ اس کے علاوہ بقیہ طرق صحیح اور ثابت ہے اور آنحضرت ﷺ تک مسند ہے

۳۰۲۵۔ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ و عثمانؓ کو جنت اور خلافت کی بشارت..... ابو بکرؓ، حسن بن طیب، ابو کامل، عمرو بن ازھر، یونس بن عبید اور ابان بن عیاش کے سلسلہ سند سے روایت ہے حضرت انسؓ نے ارشاد فرمایا:

رسول اللہ ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ آئے اور غل ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ

ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”انہیں داخلے کی اجازت دو اور جنت کی اور میرے بعد خلافت کی بشارت دو۔ پھر حضرت عمرؓ آئے اور اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے انکار فرمایا انہیں داخلے کی اجازت دو اور جنت کی اور ابو بکر کے بعد خلافت کی بشارت دو پھر حضرت عثمانؓ حاضر خدمت ہوئے اور داخلے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”انہیں داخل ہونے کی اجازت دو اور جنت اور عمر کے بعد خلافت کی بشارت بھی دو۔“

یہ حدیث یونس عن انسؓ کے طریق سے ان الفاظ کے ساتھ غریب ہے اور ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو روایت کرنے میں ابو کامل مجددی عمرو بن ازھر سے متفرد ہیں اور اسی حدیث کو ابن فضیل نے مختار بن فلفل کے واسطے سے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کا درست ترین طریق وہ ہے جسے سعید بن مسیب اور ابو عثمان نہدی نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کیا ہے اور اس میں خلافت کا ذکر نہیں۔

۳۰۲۶۔ حافظ عبد اللہ بن محمد بن عثمان واسطی، نوح بن محمد ابلی، حسن بن عرفہ، مشیم بن بشیر، یونس بن عبید، حسن بصری کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ بن مالکؓ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہوئے فرمایا:

مجھ پر ہونے والے میرے رب کے انعامات میں سے ایک انعام یہ ہے کہ میں ختنہ کی ہوئی حالت میں پیدا ہوا اور کسی نے میرا ستر نہیں دیکھا۔

۱۔ صحیح البخاری ۹/۱، ۱۲۷/۸، صحیح مسلم، کتاب الایمان ۶۵، فتح الباری ۵۳/۱، ۳۱۶/۱۱۔

۲۔ صحیح البخاری ۱۰/۵، ۶۹/۹، ۸۵، ۱۱۰، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة ۲۹، فتح الباری ۳۸/۱۳۔

۳۔ مجمع الزوائد ۲۲۴/۸، ودلائل النبوة للمصنف ۴۶/۱، والعلل المتناہیة ۱۶۵/۱، وکنز العمال ۳۱۹۲۳، ۳۲۱۳۔

یونس عن الحسن کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور صرف اسی ایک طریق سے مصنف نے اس کو نقل کیا ہے۔

۳۰۲۷- ابو اسحق ابراہیم بن حمزہ، محمد بن طاہر بن خالد، عبید اللہ بن محمد عیشی، حماد بن سلمہ، یونس، حسن بصری رحمہ اللہ سرہ بن جندب کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:-

قریب ہے کہ میرا رب تمہارے ہاتھوں کو اہل عجم کے اموال سے بھر دے، پھر انہیں ایسے شیر بنادے جو میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر نہیں بھاگتے ہیں، چنانچہ وہ تمہارے سپاہیوں کو قتل کریں گے اور تمہارے اموال کو کھائیں گے۔

یہ حدیث بھی یونس کی احادیث میں سے غریب ہے اور حماد بن سلمہ اس کو یونس سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۰۲۸- قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن جریر، عمرو بن یحییٰ مولیٰ عفرہ، یزید بن زریج، یونس، حسن بصری کے طریق سے حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی مدد کی اور وہ اس کی طاقت بھی رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا میں بھی اور آخرت میں مدد فرمائیں گے۔“

یہ حدیث یونس عن الحسن کے طریق سے غریب ہے اور یونس سے اس حدیث کو یزید بن زریج اور معاذ بن محمد ہذلی نے روایت کیا ہے۔

۳۰۲۹- سلیمان بن احمد، محمد بن عباس مودب، عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، یونس بن عبید، حسن بصری رحمہ اللہ کے اسنادی واسطے سے حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد عالی ہے:-

”جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے اس کے گناہ کی سزا جلد دنیا ہی میں دیدیتے ہیں اور جب کسی بندے کے ساتھ شر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے گناہ کی سزا دنیا میں نہیں دیتے، یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے اس گناہ کی پوری پوری سزا دیں گے گویا کہ وہ پھر پہاڑ کے برابر ہوں گے۔“

یہ حدیث یونس عن الحسن کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں حماد متفرد ہیں۔

۳۰۳۰- ابوبکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، ابوالنضر ہاشم بن قاسم، ابوجعفر الرازی، یونس بن عبید، حسن بصری اور حضرت ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ توحید (اور رسالت) کا اقرار کر لیں گے تو ان کے خون اور ان کے مال مجھ سے محفوظ ہو جائیں گے مگر کسی اسلامی حق کی وجہ سے اور ان کا باقی حساب اللہ کے سپرد ہے۔“

یہ حدیث یونس عن الحسن کے طریق سے غریب ہے، یونس سے روایت کرنے میں ابوجعفر رازی اور ان سے روایت کرنے میں ابوالنضر متفرد ہیں اور متقدمین علماء نے اسے ابوالنضر سے روایت کیا ہے۔

۳۰۳۱- عبداللہ بن محمد بن عثمان، حسین بن عبد المجیب، شعیب بن محمد کوفی، ہشیم بن بشیر، یونس، حسن کے حوالے سے منقول ہے کہ حضرت

مسند الامام احمد ۵/۱۱۰۲۱. والمعجم الكبير للطبرانی ۷/۲۶۸. وتاريخ أصبهان للمصنف ۱/۳۷۱ والضعفاء للعقيلي

۱۶/۲. وكنز العمال ۱۱۶۵/۳.

۲. السنن الكبرى للبيهقي ۸/۱۶۸.

۳. سنن الترمذي ۲۳۹۶. والمستدرک ۳/۶۰۸. ومشكاة المصابيح ۱۵۶۵. وشرح السنة ۵/۲۳۵. ومجمع الزوائد

۱۰/۱۹۲.

ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

آنحضرت ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارشاد ”وجعلنی مبارکاً اینما كنت“ (ترجمہ: مجھے بابرکت بنادیتجئے جہاں کہیں بھی میں ہوں) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اور مجھے زبردست نفع پہنچانے والا بنادیتجئے جہاں کہیں بھی میں جاؤں۔
یہ حدیث بھی یونس کی احادیث میں سے غریب ہے بشیم بن بشیر اس حدیث کو یونس سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور شعیب بن محمد کوئی بشیم سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۰۳۲- ابو بکر بن خلد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالرحیم بن واقد، عدی بن فضل یونس بن عبید رحمہ اللہ، ثابت بنانی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ ارشاد فرماتے ہیں۔

”رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ لوگوں کے ساتھ لطف و کرم کا معاملہ کرنے والے تھے۔ اللہ کی قسم آپ سردیوں کی صبح بھی کسی غلام، باندی اور بچے کو منع نہیں کرتے تھے کہ وہ ٹھنڈا پانی لائے اور آپ ﷺ کے چہرے اور آپ کے ہاتھوں کو دھلوائے، آپ ﷺ سے جب کبھی کسی سوال کرنے والے نے سوال کیا تو کان لگا کر اس کی بات ضرور سنی اور آپ اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹے جب تک کہ وہ خود ہی پیچھے نہیں ہٹا اور جب بھی کسی نے آپ کا ہاتھ پکڑنا چاہا تو آپ نے اپنا ہاتھ اس کو پکڑا دیا اور آپ اس کا ہاتھ نہیں چھوڑتے تھے یہاں تک کہ وہی پہلے اپنا ہاتھ چھڑا دیتا۔“

یہ حدیث ثابت بنانی اور یونس کی سند سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں عبدالرحیم بن واقد متفرد ہیں۔

۳۰۳۳- عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت..... محمد بن عمر بن سالم اور محمد بن اسحق ابو ہازی، محمد بن ہارون بن مجمع، عمر بن یزید، عبدالوہاب، یونس بن عبید، نافع، ابن عمر کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کو نیک عمل جتنا (ذی الحجہ کے) دن میں پسند ہے اتنا کسی اور دن میں نہیں، آپ ﷺ سے پوچھا گیا، (باقی دنوں میں) اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہونے والا جہاد بھی نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا جہاد بھی نہیں، سوائے اس شخص کے جو اپنی جان اور مال کے ساتھ (اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے) نکلا اور ان میں سے کچھ بھی واپس نہیں لایا۔ ۳

یہ حدیث محمد بن ہارون بن مجمع کی احادیث میں سے غریب ہے اور محمد بن عمر بن سالم نے فرمایا: میں نے اسے محمد بن ہارون کے واسطے سے نقل کیا ہے۔

۳۰۳۴- محمد بن احمد مغلہ، محمد بن یونس کدی، عمر بن حبیب عدوی، یونس بن عبید، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر اور حضرت عائشہؓ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ:

”رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو مسواک سے اپنے منہ کی صفائی فرماتے“ ۴

یہ حدیث بھی یونس کی احادیث میں سے غریب ہے اور عمر بن حبیب اس میں متفرد ہیں۔

۳۰۳۵- احمد بن ابراہیم جعفر، محمد بن یونس کدی، عبداللہ بن یونس بن عبید، ان کے والد یونس بن عبید، محمد بن المنکدر اور حضرت جابرؓ کے

۱۔ زاد المسیر ۲۲۹/۵۔

۲۔ دلائل النبوة للمصنف ۵۷/۱۔ والمطالب العالیۃ ۷۸۵۹۔

۳۔ مسند الامام احمد ۱۶۷/۲۔ والمعجم الصغير للطبرانی ۳۵/۲۔ وسنن ابن ماجہ ۱۷۷/۱۔ والسنن الکبری للبیہقی

۳۸۴/۲۔ وفتح الباری ۳۵۹/۲۔ وسنن الترمذی ۷۵۷۔

۴۔ صحیح البخاری ۷۰/۱، ۵۰/۲۔ وصحیح مسلم، کتاب الطہارۃ باب ۱۵۔ وفتح الباری ۳۷۵/۲۔

اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:-

میر - منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۳۰۳۶- حافظ محمد بن عمر بن سالم، محمد بن حسین بن مرداس، احمد بن حسن کوئی، اسماعیل بن علیہ، یونس بن عبید، سعید بن جبیر، رسول اللہ ﷺ کی صحابی ابو خمراء کے حوالے سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لیلۃ الاسراء، یعنی معراج کی رات میں نے دیکھا کہ باری تعالیٰ عرش پر (اپنی شان کے مطابق) متمکن ہیں (اور فرما رہے ہیں) میں نے ہمیشہ رہنے والی جنت (کے پودوں) کو لگایا، محمد (ﷺ) میری مخلوق میں سے میرے انتخاب کردہ ہیں اور میں نے علیؑ کے ذریعے ان کی تائید کی ہے۔

یہ حدیث یونس بن سعید بن جبیر کے طریق سے غریب ہے اور ہم نے اس کو صرف اسی ایک طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۰۳۷- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، احمد بن موسیٰ بن عراد، ولید بن ابی بدر، عنبسہ بن عبد الواحد، ایوب سختیانی اور حضرت ابو قلابہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے آنحضرت کا ارشاد گرامی ہے "عمل ایسے ہیں کہ ان سے افضل عمل نہیں، مقبول حج اور عمرہ ہے۔" یہ حدیث بھی یونس بن احمد کی احادیث میں سے غریب ہے اس کے علاوہ یہ ابو قلابہؓ کے مراسیل سے ہے۔

۳۰۳۸- محمد بن احمد بن حسن، احمد بن موسیٰ بن عراد، ولید بن ابی بکر، عنبسہ بن عبد الواحد، یونس بن عبید، ایوب سختیانی اور ابو قلابہؓ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے ارشاد فرمایا: کسی کے نماز روزے کی طرف نہ دیکھو، بلکہ اس کی سچائی کی طرف جب وہ بات کرے اس کی امانت داری کی طرف دیکھو جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے اور اس کی پرہیزگاری کی طرف دیکھو جب وہ گناہ کے قریب ہو جائے۔

(۲۰۳) سلیمان بن طرخان ابو المعتمر

ان بزرگ ہستیوں میں سے ایک ہستی سلیمان بن طرخان ابو المعتمر کی ہے آپ عبادت میں مشقت اٹھانے والے، شب بیدار، دینی عقائد و افکار میں پختہ اور ان پر ثابت قدم رہنے والے بزرگ تھے۔

۳۰۳۹- ابو حامد احمد بن محمد بن عبد اللہ الصانع، محمد بن سراج، جوہری اور ولید بن صالح کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حماد بن سلمہ فرماتے ہیں:

ہم جب کسی بھی ایسی گھڑی میں کہ جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کیجاتی ہے سلیمان بن تیمی رحمہ اللہ کے پاس آئے تو ہم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول پایا، اگر نماز کا وقت ہوتا تو ہم انہیں نماز میں مشغول پاتے اور اگر نماز کا وقت نہ ہوتا تو ہم انہیں وضو کرتا

۱- صحیح البخاری ۷/۷۷، ۳/۲۹، ۸/۱۵۱، ۹/۱۲۹، صحیح مسلم، کتاب الحج باب ۹۲، وفتح الباری ۳/۹۹، ۱۰۰/۱۱، ۳۶۵/۱۳، ۳۰۹/۱۳۔

۲- تاریخ ابن عساکر ۵/۱۷۰، (التهذیب) ومجمع الزوائد ۸/۱۳۱، والعلل المتناہیۃ ۱/۲۳۴، وکنز العمال ۳۰/۳۳۰۔

۳- مسند الامام احمد ۳/۱۱۳، والترغیب والترہیب ۳/۱۶۵۔

۴- طبقات ابن سعد ۷/۲۵۲، والتاریخ الکبیر ۳/۱۸۲۸، والجرح ۳/۵۳۹، والجمع لابن القیسرانی ۱/۱۷۸، والانساب للسمعانی ۳/۱۱۸، وسیر النبلاء ۶/۱۹۵، وتذکرۃ الحفاظ ۱/۱۵۰، والکاشف ۱/۲۱۲۳، والعبور ۱/۱۹۳، ۲۳۹، ۳۶۷، ۳۷۰، وتاریخ الاسلام ۶/۷۲، ومیزان الاعتدال ۲/۳۳۸، وتهذیب التهذیب ۳/۲۰۱، والخلاصۃ ۱/۲۷۰۸، وتهذیب الکمال ۲۵۳۱ (۵/۱۲)۔

ہوا، یا کسی بیمار کی عیادت کرتا ہو یا کسی جنازے کے ساتھ چلتا ہو یا مسجد میں بیٹھا ہو یا پاتے، حماد بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان کا یہ حال دیکھ کر ہم گمان کرنے لگے، کہ ان کے اندر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔

۳۰۴۰ محمد بن اسحاق، سلیمان بن قتبہ کے حوالے سے نقل کیا گیا، سیکہ علی ابن المدینی رحمہ اللہ کا بیان ہے۔
ہم نے یحییٰ بن سعید قطان کے پاس سلیمان تیمی کا تذکرہ کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا، ہم ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے آدمی کے پاس نہیں بیٹھے۔

۳۰۴۱ احمد بن محمد بن عبد الوہاب، ابو العباس الشافعی، احمد بن ولید، محمد بن بشیر الدعا، یحییٰ بن یمان کی سند سے مروی ہے حضرت سفیان چوری فرماتے ہیں خثیبہ (اہل تشیع کا ایک فرقہ مجھے خراب کرنے کے قریب ہو گیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے چار اشخاص کے طفیل ان سے بچایا ایوب، یونس، ابن عون اور سلیمان تیمی رحمہم اللہ، ان میں سے کوئی شخص خدا کا عاصی نہیں تھا۔

۳۰۴۲ چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا کرنا..... عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن حسن بن علی بن بحر، محمد بن عبد الاعلیٰ کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ معتمر بن سلیمان تیمی نے مجھ سے کہا اگر تم میرے گھر کے افراد میں سے نہ ہوتے تو میں تم سے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نہ نقل کرتا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

میرے والد نے چالیس سال اس طرح بسر کئے کہ آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے تھے البتہ آپ بعض اوقات بغیر نیند کے نیا وضو کر لیتے تھے۔

۳۰۴۳ عبد اللہ بن محمد، ابو الولید بن ابان، ابو حاتم، یحییٰ بن مغیرہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ جریر کا خیال ہے کہ سلیمان تیمی ہرگز رنے والی گھڑی میں کوئی چیز صدقہ ضرور کرتے اور اگر ان کے پاس کچھ نہ ہو تو دو رکعتیں نقل نماز پڑھتے پھر جریر نے یہ آیت تلاوت کی ”یا ایہا الرسل کلو امن الطیبات واعملوا صالحا“ (المؤمنون: ۵۱)

۳۰۴۴ عبد اللہ، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم بن کثیر، محمد بن عبد اللہ انصاری کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ سلیمان تیمی نے اپنی اکثر عمر عشاء اور صبح کی نماز ایک ہی وضو سے پڑھی اور جب بھی نماز کا وقت ہوتا آپ نماز میں مشغول رہتے اور آپ عصر کے بعد سے مغرب تک تسبیح میں مشغول رہا کرتے تھے اور ہمیشہ روزے سے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ لوگ عید کے دن مقام جہان سے واپس آ رہے تھے کہ بارش لگ گئی۔ چنانچہ لوگ بارش سے بچنے کے لئے مسجد میں داخل ہوئے اور گفتگو میں مشغول ہو گئے اچانک انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی منہ ڈھانپا ہوا نماز میں مشغول ہے۔ جب لوگوں نے غور سے دیکھا تو وہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ تھے۔

۳۰۴۵ عبد اللہ، احمد، عباس بن ولید بن نصر، یحییٰ بن سعید قطان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ مکہ تشریف لے گئے اور وہاں آپ فجر کی نماز عشاء کے وضو سے ادا کیا کرتے تھے اور آپ نیند سے وضو ٹوٹنے کے مسئلے میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے قول پر عمل کیا کرتے تھے کہ جب نیند دل پر غالب ہو جائے تو وضو واجب ہو جاتا ہے اور یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ سلیمان تیمی کے اس صبر پر تعجب کیا کرتے تھے۔

۳۰۴۶ محمد بن ابراہیم بن عاصم، محمد بن تمام حمصی، مسیب بن واضح، عبد اللہ بن مبارک یا کسی اور کے سلسلہ سند سے روایت کرتے ہیں۔ سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے چالیس سال تک بصرہ کی جامع مسجد میں امامت کی اور آپ عشاء اور فجر کی نماز ایک ہی وضو سے ادا کیا کرتے تھے۔

۳۰۴۷ ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم الدورقی، عبد الملک بن قریب اصمعی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ: سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے اپنے گھر والوں سے کہا آؤ مل کر رات کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دیں اور اگر تم چاہو تو میں تمہاری

نیت کر لوں، رات کے پہلے حصے میں اور اگر چاہو تو رات کے آخری حصے میں تمہاری کفایت کر لوں۔

۳۰۴- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد الدورقی، خلف بن ہشام، ابو علی بصری، سلیمان تیمی کے مؤذن معمر کے حوالے سے منقول ہے

سلیمان تیمی نے میرے پہلو میں عشاء کی نماز کے بعد نماز پڑھنی شروع کی اور میں نے انہیں: تَبَارَكَ الَّذِي بَدَا لَهُ الْمَلِكُ پڑھتے ہوئے سنا اور جب آپ اس آیت پر پہنچے: فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سَيِّئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا (الملک: ۲۷) تو اسے بار بار دہرانے لگے یہاں تک کہ مسجد میں سے اکثر آدمی چلے گئے اور بہت کم باقی رہ گئے اور میں بھی انھیں چھوڑ کر چلا گیا اور جب میں فجر کی اذان کے لئے دوبارہ مسجد گیا تو میں نے دیکھا آپ اسی جگہ کھڑے ہوئے ہیں اور جب میں نے قریب جا کر آپ کی آواز سنی تو آپ اسی آیت کو دہرا رہے تھے اور ابھی تک اس سے آگے نہیں بڑھے تھے۔

۳۰۵- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد ابو عبد الرحمن، علی بن محمد منجورانی کے اسنادی سلسلے سے منقول ہے کہ

سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے چالیس سال تک اپنے بستر کو لیٹے رکھا اور بیس سال تک اپنا پہلو زمین پر نہیں لگایا، حالانکہ آپ کی دو ہویاں بھی تھیں۔

۳۰۵۰- ابو بکر بن عاصم، حسن بن علی حلوانی، محمد بن ابراہیم بن عرعہ، یحییٰ بن سعید، کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ۔
سفیان ثوری بصری علماء میں سے کسی کو سلیمان تیمی پر فوقیت نہیں دیتے تھے۔

۳۰۵۱- ابو مسلم عبد الرحمن بن محمد بن جعفر، محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو، کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ:
سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے علم و عمل کے چار پیکروں کا جیسا اجتماع بصرے میں دیکھا ایسا کہیں اور نہیں دیکھا اور وہ چار ہستیاں ایوب، یونس، سلیمان تیمی اور عبد اللہ بن عون ہیں۔

۳۰۵۲- سلیمان بن احمد، خلف بن عبید اللہ الضبی، نصر بن علی، اصمعی، کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
معتمر نے اپنے والد سلیمان تیمی رحمہ اللہ کا ارشاد نقل کیا ہے نیکی دل میں نورانیت اور عمل میں قوت کا باعث ہے اور برائی دل میں ظلمت اور تاریکی اور عمل میں کمزوری کا باعث ہے۔

۳۰۵۳- احمد بن محمد بن یزید، ابو العباس سراج، ابو بکر الوراق، مردویہ اور فضیل بن عیاض سے روایت ہے کہ
سلیمان تیمی رحمہ اللہ کی تعریف کرتے ہوئے کسی نے کہا، آپ تو آپ ہیں آپ جیسا کون ہو سکتا ہے، آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا ایسا نہ کہو: مجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے کیا ظاہر کریں گے کیونکہ میں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کا یہ ارشاد سن رکھا ہے۔

”وَبَدَّالَهُمْ مِنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ“ (الزمر: ۴۷)

اور اللہ تعالیٰ ان کے ایسے ایسے اعمال کو ظاہر کریں گے جن کو وہ شمار ہی نہیں کیا کرتے تھے۔

۳۰۵۴- ابو حامد بن جبلة محمد بن اسحاق سراج، حاتم بن لیث جوہری، اسود بن سالم اور معتمر بن سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ معتمر بن سلیمان رحمہ اللہ نے بیان کیا:

ہمارا وہ گھر جس میں میرے والد رہا کرتے تھے گر گیا تو میرے والد صاحب نے ایک خیمہ لگا دیا اور آپ نے اپنی بقیہ زندگی اسی میں گزاری، یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو گیا اور اس دوران جب آپ سے کہا جاتا اگر آپ اس مکان کو دوبارہ تعمیر کر لیں تو آپ کافی راحت میں آجائیں گے، تو آپ ارشاد فرماتے، معاملہ اس سے بھی جلدی کا ہے اور کل ہی میں نے اس فانی دنیا سے کوچ کر جانا ہے۔

۳۰۵۵- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد الدورقی، عباس بن الولید اور یحییٰ بن سعید قطان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے تیس سال یا اس کا قریبی عرصہ ٹاٹ کے خیمے میں زندگی بسر کرتے ہوئے گزارا۔

۳۰۵۶- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد، معاذ بن معاذ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ معاذ بن معاذ فرماتے ہیں:

سلیمان تیمی رحمہ اللہ جب نو عمر لڑکے تھے تو میں اس وقت ان کو عبادت میں مشغول دیکھتا تھا اور لوگ یہ خیال کیا کرتے تھے کہ انہوں نے عبادت کا ذوق ابو عثمان بصری رحمہ اللہ سے حاصل کیا ہے۔

۳۰۵۷- محمد بن معمر قاضی، یوسف، عمرو بن مرزوق، زائدہ، سلیمان تیمی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو عثمان نحدی رحمہ اللہ کا بیان ہے:

حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا: سردیوں کا موسم بندہ مومن کے لئے غنیمت ہے۔

۳۰۵۸- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق ثقفی، حاتم بن لیث، غسان بن مفضل اور ابراہیم بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ اور ایک شخص کے درمیان کسی بات پر جھگڑا ہو گیا، اس شخص نے سلیمان تیمی رحمہ اللہ کو زد و کوب کیا اور آپ کا پیٹ دبایا۔ راوی کہتے ہیں اس شخص کا ہاتھ شل ہو گیا۔

۳۰۵۹- ابو حامد بن جبہ، محمد بن اسحاق ثقفی، سوار بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ معمر فرماتے ہیں:

جب میرے والد کے انتقال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے مجھ سے کہا اے معمر! مجھ سے رخصت والی احادیث بیان کرو۔ شاید میں اللہ سے اچھا گمان رکھنے کی حالت میں ملاقات کروں۔

۳۰۶۰- ابو حامد، محمد بن اسحاق، سوار بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ معمر فرماتے ہیں:

میرا ایک دوست جو میرے ساتھ علم حدیث حاصل کیا کرتا تھا انتقال کر گیا میں اس کے انتقال پر بہت غمگین ہوا۔ جب میرے والد نے میری یہ حالت دیکھی تو مجھ سے پوچھا کیا تمہارا دوست سنت پر کار بند تھا۔ میں نے کہا جی ہاں، یہ سن کر والد صاحب نے ارشاد فرمایا: اس کے بارے میں غم زدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔

۳۰۶۱- ابو نعیم عبد اللہ اصفہانی، محمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، محمد بن علی، اسماعیل جورشی، احمد بن ولید ربیع بن یحییٰ مرادی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ شعبہ نے فرمایا:

میں نے سلیمان تیمی رحمہ اللہ سے سچا آدمی نہیں دیکھا اور آپ جب کوئی حدیث مرفوع بیان کرتے تو آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا۔

۳۰۶۲- سلیمان بن احمد، خلف بن عبید اللہ بصری، نصر بن علی، اصمعی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ معمر بن سلیمان نے اپنے والد سلیمان تیمی رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا:

آدمی جب گناہ کرتا ہے تو وہ اس کے لئے ذلت کا باعث بن جاتا ہے۔

۳۰۶۳- سلیمان بن احمد، خلف بن عبید اللہ سے سابقہ سند کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

نبیذ پینے میں کوئی اتنا بڑا فائدہ نہیں ہے کہ جس کی بناء پر آدمی اپنے دین کو خطرے میں ڈال دے۔

۳۰۶۴- احمد بن بندار، محمد بن عباس، عمر بن علی، مفضل بن غسان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ معاذ بن معاذ فرماتے ہیں میں نے سلیمان تیمی رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں حج کروں اور نبیذ کی سبیل سے نبیذ پیوں۔

۳۰۶۵- سلیمان، خلف، نصر، اصمعی اور معتمر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ان کے والد سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے جب بھی کسی کا تذکرہ کیا گیا میں اس کے ورے کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ میرا کلام سننے والا مجھے ان کے درمیان گمان کرنے لگا۔

۳۰۶۶- احمد بن اسحاق فقیہ، احمد بن بندار حبال، اسحاق بن ابراہیم شاذان اور اصمعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ معتمر نے فرمایا: میرے والد پر قرض ہو گیا تھا: چنانچہ آپ کثرت سے استغفار کرتے تھے۔ آپ سے کہا گیا: اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کے قرض کی ادائیگی کا سامان کریں تو آپ نے فرمایا: جناب اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمادیں گے تو میرے قرض کی ادائیگی کا سامان بھی کر دیں گے۔

۳۰۶۷- سلیمان احمد، علی بن عبد العزیز، عارم ابوالنعمان، ابن المبارک کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ رقبہ بن مصقلہ نے فرمایا: میں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی خواب میں زیارت کی آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: میری عزت اور بڑائی کی قسم میں ضرور سلیمان کو عمدہ ٹھکانہ عطا کروں گا۔

۳۰۶۸- ابو حامد بن جبلة، ابوالعباس سراج، یوسف بن موسیٰ اور جریر کے حوالے سے منقول ہے کہ رقبہ بن مصقلہ رحمہ اللہ نے بیان کیا: میں نے اللہ رب العزہ کی خواب میں زیارت کی، تو آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ”میری عزت کی قسم میں ضرور سلیمان (یعنی سلیمان تیمی) کو جنت میں عمدہ ٹھکانہ عطا کروں گا۔“

۳۰۶۹- احمد بن محمد بن عبد الوہاب، محمد بن اسحاق ثقفی، عباس بن ابی طالب، غسان بن مفضل اور خالد بن حارث کے اسنادی سلسلے سے منقول ہے کہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

اگر تم پورا سال رخصتوں پر عمل کرتے رہو گے تو ہر قسم کی برائیاں تمہارے اندر جمع ہو جائیں گی۔

۳۰۷۰- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن محمد، سعید الکریزی اور سعید بن عامر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

سلیمان تیمی رحمہ اللہ بیمار ہو گئے اور آپ بیماری کے دوران بہت زیادہ رونے لگے، آپ سے پوچھا گیا: آپ کیوں رورہے ہیں؟ کیا آپ موت سے ڈر رہے ہیں تو آپ سے ارشاد فرمایا میں موت سے نہیں ڈر رہا ہوں بلکہ میں فرقہ قدریہ کے ایک آدمی کے پاس سے گزرا اور میں نے اسے سلام کیا اب میں ڈر رہا ہوں کہ کہیں اللہ تعالیٰ میرے اس عمل کی وجہ سے مجھ سے مواخذہ نہ فرمائیں۔

۳۰۷۱- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن احمد اور سعید بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے مہدی بن سلیمان نے ارشاد فرمایا:

میں سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے پاس آیا اور آپ کے پاس حماد بن زید، یزید بن زریع، بشر بن مفضل اور بصرہ کے دوسرے علماء موجود تھے چنانچہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ جب بھی کسی سے حدیث بیان کرتے تو اس سے قبل اس کا امتحان لیتے تھے، چنانچہ آپ سوال کرتے زنا زانی کی تقدیر میں لکھا ہوا ہے یا نہیں؟ اگر وہ ہاں میں جواب دیتا تو آپ اسے قسم دیتے کہ کیا یہی تمہارا دین اور عقیدہ ہے؟ اگر وہ اس بات پر قسم کھاتا کہ یہی میرا دین اور عقیدہ ہے تو آپ اس سے پانچ حدیثیں بیان کرتے اور اگر وہ قسم نہ کھاتا تو آپ اس سے حدیث بیان نہیں کرتے۔

۳۰۷۲- عبد اللہ بن محمد بن اسحاق مسوجی، عبد الرحمن بن عمر اور معاویہ بن معاذ کے اسنادی سلسلے سے روایت ہے کہ:

جب ہم سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے پاس جاتے تو آپ ہم میں سے کسی کو بھی پانچ سے زیادہ حدیثیں نہیں سناتے، ایک مرتبہ کا قصہ ہے کہ ہمارے ساتھ ایک آدمی تھا جس نے آپ سے بحث کرنی شروع کر دی، تو آپ نے ارشاد فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہارا تعلق فرقہ جہمیہ سے ہے؟ تو اس آدمی نے جواب دیا، آپ کیا ہی ذہین آدمی ہیں، آپ نے مجھے کیسے پہچان لیا کہ

میرا تعلق اس فرقے سے ہے۔

۳۰۷۳۔ سلیمان بن احمد، خلف بن عبید اللہ، نصر بن علی، اصمعی اور معتمر بن سلیمان کے واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ: سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم مجھے دیکھو کہ میری رائے نبیذ کی حرمت کے مسئلے میں اور تقدیر کے ثبوت کے مسئلے میں تبدیل ہو جائے تو جان لو کہ مجھے کو عارضہ لاحق ہو گیا ہے۔

۳۰۷۴۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، محمد بن عمرو بابلی، اصمعی اور ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، محمد بن عمرو بابلی، اصمعی اور معتمر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ:

سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں شمشیر زن آدمی کے پیچھے نماز پڑھوں گا، لیکن فرقہ قدریہ سے تعلق رکھنے والے آدمی کے پیچھے نماز نہیں پڑھوں گا، کیونکہ شمشیر زن لوگ مخلص ہوتے ہیں اور مسلمان پران کا تلوار اٹھانا اخلاص کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

۳۰۷۵۔ ابو مسعود عبد اللہ بن محمد، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، ابو حاتم سجستانی، اصمعی اور معتمر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

میرے والد سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ پردہ ہٹا دیں تو قدریہ فرقے سے تعلق رکھنے والے لوگ خود بخود پہچانے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والے نہیں۔

سلیمان تیمی رحمہ اللہ کی مسندات

سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے حضرت انسؓ سے مسند احادیث روایت کی ہیں جبکہ تابعین میں سے آپ نے ابو عثمان النہدی، ابو مجلز، ابو نصرہ، حسن بصری ابن سیرین، ابو العالیہ، ابو قلابہ، ابو العلاء بن شخیر اور بعض دوسرے تابعین سے احادیث روایت کی ہیں۔

۳۰۷۶۔ مؤلف حلیہ علامہ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد، حارث بن اسامہ، یزید بن ہارون، فاروق خطابی اور حبیب بن حسن، ابو مسلم کشی، محمد بن عبد اللہ انصاری، سلیمان تیمی اور حضرت انسؓ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

یہ حدیث صحیح ہے اور سلیمان سے اس حدیث کو علماء اور ائمہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے ان میں شعبہ، زہیر، عبثر، قاسم بن معن، منصور بن ابوالاسود، عیسیٰ بن یونس، جریر، ہشیم، یحییٰ بن سعید قطان، ابن علیہ، معتمر، ابو خالد احمر اور بعض دوسرے علماء بھی شامل ہیں۔

۳۰۷۷۔ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، عبد الوہاب بن عطاء، محمد بن احمد بن حسن، ابو مسلم کشی، معاذ بن عون، سلیمان تیمی اور حضرت انسؓ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ:

آنحضرت ﷺ باہر تشریف لائے اور حضرت معاذؓ دروازے پر تھے (تو آپ ﷺ نے) حضرت معاذؓ سے خطاب کرتے ہوئے (ارشاد فرمایا: اے معاذ! انہوں نے جواباً عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ) میں حاضر ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا جس شخص کا اس حالت میں انتقال ہوا ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا وہ جنت میں داخل ہوگا، حضرت معاذؓ نے عرض کیا کیا میں لوگوں کو)

اس بات کی (خبر نہ دوں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا انہیں چھوڑ دو اور نیک اعمال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے دو مجھے ڈر ہے کہ وہ (اس بشارت کو سننے کے بعد اسی پر) بھروسہ نہ کر بیٹھیں۔

یہ حدیث صحیح ہے اور ابے حضرت انسؓ سے سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے علاوہ ایک جماعت نے روایت کیا ہے جن میں قتادہ بھی شامل ہیں۔
۳۰۷۸۔ حبیب بن حسن اور فاروق خطابی، ابو مسلم، ابو زید نخوی اور سلیمان تیمی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی، آپ نے ایک کو ”یرحمک اللہ“ کہا اور دوسرے کو نہیں کہا تو آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ! آپ نے ایک کو تو ”یرحمک اللہ“ کہا اور دوسرے کو نہیں کہا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس نے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اس لئے میں نے اسے ”یرحمک اللہ“ کہا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی اس لئے میں نے اسے ”یرحمک اللہ“ نہیں کہا۔

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے اور اسے سلیمان تیمی رحمہ اللہ سے بہت سے ائمہ اور علماء نے روایت کیا ہے ان میں سے بعض یہ ہیں، سفیان ثوری، شعبہ بن حجاج، مالک بن مغول، معمر، سفیان، بن عیینہ، زہیر، قاسم بن معن، ابو شہاب، جریر، ثابت بن یزید، معاذ بن معاذ، یحییٰ بن سعید قطان، معتمر، ابن علیہ، ابن ابی عدی، یزید بن ہارون، عبد اللہ بن مبارک، قاضی ابو یوسف، ابیض بن اغر، داود بن الزبرقان وغیرہ۔

۳۰۷۹۔ محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ، ابو عمرو الزمیلی، ابو النضر محمد بن کثیر بصری کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں: تم لوگ سحری کیا کرو، کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

یہ حدیث سلیمان تیمی رحمہ اللہ کی حدیث میں سے غریب ہے اور ابو النضر محمد بن کثیر بصری اس حدیث کو آپ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۰۸۰۔ ابو اخیل، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، احمد بن محمد بن نصر ضبعی، مطرب بن محمد ضحاک، عبد المؤمن بن سالم، سلیمان تیمی کے سلسلہ سند سے روایت ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

میں فجر کی نماز کے بعد سے سورج طلوع ہونے تک ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں یہ مجھے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

یہ حدیث بھی سلیمان تیمی رحمہ اللہ کی احادیث میں سے غریب ہے اور عبد المؤمن بن سالم ان سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۰۸۱۔ سلیمان بن احمد، حسن بن سہل عسکری، محمد بن سنان قزاز، معاذ بن عون اللہ، سلیمان تیمی اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۵۱، وفتح الباری ۲۲۸/۱، ۲۶۳/۱۱۔

۲۔ الادب المفرد ۹۳۱، وجمع الزوائد ۱۲۵/۲، ۵۸/۸۔

۳۔ صحیح البخاری ۳۸/۳، ۷۸، وصحیح مسلم، کتاب الصیام، ۲۵، وفتح الباری ۱۳۹/۲۔

۴۔ سنن ابی داؤد ۳۶۶۷، وجمع الزوائد ۱۰۵/۱۰، و تاریخ اصہبان ۲۰۰/۱، والمطالب العالیہ ۳۳۹۱۔

تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کریم سیکھے اور سکھائے۔
سلیمان تیمی کی احادیث میں سے غریب ہے اور معاذ اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۰۸۲- ابوبکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، ہوزہ بن خلیفہ، احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عظام، یوسف بن یعقوب سلفی، سلیمان تیمی، ابو عثمان نھدی اور حضرت اسامہ بن زیدؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔

یہ حدیث صحیح ہے اور سلیمان تیمی رحمہ اللہ سے کئی ائمہ حدیث اور علماء نے اسے روایت کیا ہے، ان میں سفیان ثوری، شعبہ، معمر، زہیر، قاسم بن معن وغیرہ ہیں۔

۳۰۸۳- علی بن احمد بن علی مصیسی، محمد بن ابراہیم ابن بطلال، عبد الرحمن بن محمد عاقب، سالم، عبد الرحمن بن عبید، سلیمان تیمی، ابو عثمان نھدی اور حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عنقریب آخری زمانے میں بھیڑیوں جیسے قاری ہو گئے اور جو شخص وہ زمانہ پائے تو اسے چاہیے کہ ان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی

پناہ مانگے۔

۳۰۸۴- ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبد الرحمن، واسطی، یزید بن ہارون، سلیمان تیمی اور ابو مجلز کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ نے ارشاد فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینے تک قنوت نازلہ پڑھی اور آپ ﷺ نے رعل، زکوان اور عصبہ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی کے خلاف بدعا کی۔

سلیمان تیمی رحمہ اللہ کی احادیث میں سے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے اور آپ سے سفیان ثوری، زائدہ اور دوسرے ائمہ حدیث نے اسے روایت کیا

۳۰۸۵- حبیب بن خسن، فاروق خطابی، حسن عمر واسطی، ابو مسلم کشی، انصاری، سلیمان تیمی، ابو نصرہ اور حضرت ابو سعید خدریؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے منکے میں نبیذ بنانے، خشک کھجور اور آدھ کچی کھجور کو ملا کر ان کا مشروب بنانے اور کھجور اور کشمش کو ملا کر ان کا مشروب بنانے سے منع فرمایا ہے۔

سلیمان کی مشہور احادیث میں سے ہے اور اس کی یہ سند سب سے زیادہ عالی ہے۔

۳۰۸۶- محمد بن احمد بن علی بن مخلد، حارث بن ابو اسامہ، یزید بن ہارون، سلیمان تیمی، حسن بصری اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابلے میں آجائیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ آپ ﷺ

۱۔ سنن ابن ماجہ ۲/۱۳، ومسند الامام احمد ۱/۱۵۳، وسنن الدارمی ۲/۳۳۷، والمعجم الصغير للطبرانی ۱/۲۲۶۔

والکبیر ۸/۳۰۳، وأمالی الشجرى ۱/۸۲۔

۲۔ صحيح البخارى ۱/۱۱۷، وصحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء باب ۲۶، وفتح الباری ۹/۱۳۷۔

۳۔ كنز العمال ۲۸۹۸۹۔

۴۔ سنن ابن ماجہ ۷/۳۴۰، ۸/۳۴۰۔

ہے پوچھا گیا، یا رسول اللہ ﷺ قاتل کا معاملہ تو واضح ہے، لیکن مقتول کا کیا گناہ ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

(اس حدیث کو سلیمان نے اسی طرح حسن بصری رحمہ اللہ سے ابو موسیٰ اشعریؓ کے واسطے سے مرسل نقل کیا ہے اور صحیح روایت حضرت اخف بن قیسؓ کے واسطے سے حضرت ابو بکرؓ سے ہے۔

۳۰۸- ابو احمد حسین بن علی تمیمی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، خسان بن عباد بصری ان کے والد عباد، سلیمان تیمی، ابو مجلز، عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباس کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میری امت میں شرک سب سے چھوٹی چیز نماز کو (جان بوجھ کر) چھوڑنا ہے۔

یہ حدیث سلیمان عن ابی مجلز کے طریق سے غریب ہے اور اسے اسی طریق سے روایت کیا گیا ہے۔

۳۰۸۸- ابو احمد محمد بن احمد جرجانی، محمد بن شاذان مطوعی، جعفر بن محمد، خالد بن یزید، معتمر بن سلیمان، سلیمان تیمی، عبداللہ بن دینار اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی سلسلے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا:

اللہ تعالیٰ اس امت کو گمراہی پر کبھی جمع نہیں فرمائے گا۔

اور آپ نے مزید ارشاد فرمایا:

میری امت اور اللہ تعالیٰ کی نصرت جماعت کے ساتھ ہوگی اور مسلمانوں کی تعداد والی جماعت کو لازم پکڑو، کیونکہ جو شخص (مسلمانوں کی جماعت سے) علیحدہ رہتا ہے اسے جہنم میں علیحدہ کیا جائے گا۔

یہ حدیث سلیمان عن عبداللہ بن دینار کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

(۲۰۴) عبداللہ بن عون رحمہ اللہ

اور ان عظیم انسانوں میں سے جن پر انسانیت فخر کرتی ہے زبان کی حفاظت کرنے والے، اعمال صالحہ کی پابندی کرنے والے، قلب سلیم رکھنے والے اور سیدھی راہ پر گامزن عبداللہ بن عون رحمہ اللہ بھی ہیں۔ آپ تلاوت کلام پاک کی کثرت، مسلمانوں کی جماعت

۱۔ صحیح البخاری ۶۳/۹۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن ۱۴۔ وفتح الباری ۳۱/۱۳، ۳۲۔

۲۔ مجمع الزوائد ۲۲۳/۱۰۔ والمطالب العالیۃ ۳۱۹۹۔ وعمل اليوم والليلة لابن السنی ۱۸۱۔ واتحاف السادة المتقين

۳۔ ۴۰۴/۷، ۳۰۴/۸، ۳۱/۸۔ وتخريج الاحیاء ۱۲۲/۱۔ وانظر كذلك: المستدرک ۱۹۱/۲۔ والترغیب والترہیب

۲۸/۳۔ وتفسیر ابن کثیر ۳۳۳/۳، ۶۸/۸۔

۴۔ المستدرک ۱۱۵/۱۔ والدر المنثور ۲۲۲/۲۔ وکنز العمال ۱۰۳۰۔

۵۔ طبقات ابن سعد ۲۶۱/۷۔ وطبقات خليفة ۲۱۹۔ والتاریخ الكبير ۵/۲، ۵۱۲۔ والصغير ۱۱۱/۲۔ والجرح ۶۰۵/۵۔

۶۔ والجمع ۲۵۶/۱۔ وسیر النبلاء ۳۶۳/۲۔ والکاشف ۲۹۲۸/۲۔ وتاریخ الاسلام ۲۱۱/۶۔ وتذکرۃ الحفاظ ۱۵۶/۱۔

وتہذیب التہذیب ۳۳۶/۵۔ والتقريب ۳۳۹/۱۔ والخلاصة ۲/۲، ۳۷۱/۳۔ وشذرات الذهب ۲۳۰/۱۔ وتہذیب الکمال

۳۳۶۹، ۳۹۳/۱۵۔

کے ساتھ وابستگی اور مسلمانوں کی آبرو پر دست درازی کرنے سے دور بھاگنا آپ کی خصوصی صفات تھیں۔

۳۰۸۹- مؤلف حلیہ علامہ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابو نصر احمد بن حسین مروانی نیشاپوری نے حسین بن محمد، محمد بن عبد الوہاب اور ابراہیم بن رستم کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے ہمیں بیان کیا کہ خارجہ بن مصعب کا قول ہے:

میں نے عبد اللہ بن عون رحمہ اللہ کے ساتھ چوبیس سال تک زندگی بسر کی اور میں نہیں جانتا کہ فرشتوں نے ان کا کوئی گناہ لکھا ہو۔ اس روایت کو سلمہ ابن شیبہ عن ابراہیم عن خارجہ کی سند سے روایت کیا گیا تو اس میں چوبیس کے بجائے چودہ سال کا عرصہ مذکور ہے۔

۳۰۹۰- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم اور ابو عبیدہ قاسم بن سلام کی اسناد سے روایت ہے یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

عبد اللہ بن عون رحمہ اللہ اس وجہ سے لوگوں کے سردار نہیں بنے کہ سب سے زیادہ تارک دنیا تھے بلکہ آپ اپنی زبان کی حفاظت کی بدولت لوگوں کے سردار بنے۔

۳۰۹۱- ابو محمد بن حیان، محمد بن حسین بن مکرّم، علی بن نصر اور بشر بن عبد الملک کے اسنادی واسطے سے روایت ہے کہ سلام بن ابی مطیع کا قول ہے ابن عون رحمہ اللہ تمام لوگوں سے زیادہ اپنی زبان کی حفاظت فرماتے تھے۔

۳۰۹۲- ابن عون کی طرح زبان پر کنٹرول کی تمنا..... عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم اور معاویہ بن معاذ کے سلسلہ سند سے روایت ہے یونس بن عبید رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے کئی ایک نے روایت کی ہے۔

یونس ابن عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں ایک آدمی کو بیس سال سے زائد عرصے سے جانتا ہوں وہ ہر روز یہ تمنا کرتا ہے کہ اس کی زندگی میں کوئی ایک دن ابن عون رحمہ اللہ کی طرح زبان کی حفاظت سے گزرے لیکن وہ اس پورے عرصے میں اس پر قادر نہیں ہو سکا اس کی یہ تمنا اس طرح نہیں تھی کہ وہ خاموش رہے اور بالکل بات ہی نہ کرے بلکہ اس کی یہ تمنا تھی کہ وہ باتیں کرے لیکن اس کے باوجود وہ ابن عون کی طرح زبان کی آفات سے محفوظ رہے۔

۳۰۹۳- ابو محمد بن حیان، محمد بن حسن بن علی بن بحر اور ابو موسیٰ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یونس ابن عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

میں کوئی ایسا آدمی نہیں جانتا کہ جس نے ابن عون رحمہ اللہ کے ایک دن کے ضبط نفس کی طرح پورے چالیس سالوں میں ضبط

نفس کیا ہو۔

۳۰۹۴- قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن احمد بن یزید، یحییٰ بن معمر بن سہیل بصری اور اصمعی کی سند سے روایت ہے کہ سلام بن ابو مطیع نے ارشاد فرمایا:

ابن عون رحمہ اللہ تمام لوگوں سے زیادہ اپنے نفس پر قابو رکھنے والے تھے۔

۳۰۹۵- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن بندار محمد بن مسعود اور عبد الرزاق کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مبارک نے ارشاد فرمایا: میں نے ابن عون رحمہ اللہ جیسا نمازی نہیں دیکھا۔ آپ سے کہا گیا سلیمان تمہی اور فلاں آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارے لئے ابن عون رحمہ اللہ ہی کافی ہیں۔

۳۰۹۶- ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی اور محمد بن عبد اللہ السنادی کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ: روح بن عبادہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے ابن عون رحمہ اللہ سے بڑھ کر کوئی عبادت گزار نہیں دیکھا۔

۳۰۹۷- ابو محمد بن حیان، عبدالرحمن بن محمد بن حماد، حفص الربالی اور معاذ بن معاذ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ: ہشام بن حسان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے ایسے شخص نے حدیث بیان کی کہ میری آنکھوں نے اس جیسا آدمی کبھی نہیں دیکھا، معاذ بن معاذ کہتے ہیں کہ آج حسن بصری رحمہ اللہ اور ابن سیرین رحمہ اللہ میں سے کسی کی فضیلت دوسرے پر ظاہر ہوگی لیکن ہشام نے اپنے ہاتھ سے ابن عون کی طرف اشارہ کیا جبکہ آپ تشریف فرما تھے۔

ربالی کہتے ہیں میں نے اس بات کا تذکرہ خلیل بن شیبان سے کیا تو انہوں نے کہا میں نے عمر بن حبیب سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے عثمان البتی کو فرماتے ہوئے سنا: میری آنکھوں نے ابن عون جیسا آدمی نہیں دیکھا۔

۳۰۹۸- ابو بکر بن خلاد اور محمد بن یونس کدی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عبداللہ بن داؤد ذریبی کا بیان ہے میرے بصرہ میں داخلے کا سبب ابن عون رحمہ اللہ سے ملاقات تھی، چنانچہ جب میں بنی دارا کی بلند عمارت کی طرف چلا (مائل ہوا) تو میری ملاقات ابن عون سے ہوئی، اس نے مجھے داخل کیا اس حالت میں کہ میں اسے نہیں جانتا تھا

۳۱۹۹- محمد بن علی بن عاصم، محمد بن حیدرہ، معمر بن ابراہیم بن الریح اور منہال ابن بخر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ شعبہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

اگر میں عبداللہ بن عون رحمہ اللہ کی سواری کی رکاب پکڑنے پر قادر ہوتا تو میں یقیناً ایسا ضرور کرتا۔

۳۱۰۰- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، علی بن مسلم اور ابو داؤد کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ شعبہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے ایوب، یونس اور ابن عون جیسا آدمی کبھی نہیں دیکھا۔

۳۱۰۱- ابو محمد بن حیان، محمد بن حسن بن علی بن بحر، ابو حفص اور ازہر کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

ابن عون رحمہ اللہ کا غلام آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے اونٹنی کی آنکھ پھوڑ دی۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا ”بارک اللہ فیک“ (اللہ تمہیں برکت دے) تو وہ کہنے لگا میں نے اونٹنی کی آنکھ پھوڑ دی ہے اور آپ برکت کی دعا دے رہے ہیں۔ یہ سن کر ابن عون رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا تم اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہو۔

۳۱۰۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، جوہری اور بکار بن محمد اور ابن قعنب کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

ابن عون رحمہ اللہ کو غصہ نہیں آتا تھا اور جب آپ کو کوئی غصہ دلاتا تو آپ ارشاد فرماتے: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔

۳۱۰۳- عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن مندہ اور محمد بن عمر بن حرب کے حوالے سے منقول ہے کہ ان کے بعض ساتھیوں نے ابن عون رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کی ہے کہ

ایک مرتبہ ان کی والدہ نے انہیں بلایا تو جواب دینے میں آپ کی آواز کچھ بلند ہو گئی، اس بے ادبی کی تلافی کے طور پر آپ نے دو غلام آزاد کئے۔

۳۱۰۴- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر اور بکار بن محمد کے اسنادی واسطے سے روایت ہے کہ بکار بن محمد نے بیان کیا: میں ابن عون رحمہ اللہ کی صحبت میں ایک لمبے عرصے تک رہا، یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو گیا اور آپ نے میرے بارے میں میرے والد کو وصیت کی، لیکن میں نے اس طویل عرصے میں آپ کو کبھی بھی نہ جھوٹی اور نہ ہی سچی قسم کھاتے ہوئے سنا، یہاں تک کہ موت نے ہمارے درمیان جدائی کر دی۔

۳۱۰۵- ابو بکر بن خلاد حارث بن ابی اسامہ، خالد بن خدش اور حماد بن زید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ محمد بن فضالہ فرماتے ہیں:

میں نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن عون کی زیارت کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں یا فرمایا اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔

۳۱۰۶- محمد بن احمد جرجانی، بکر بن احمد بن سعدویہ، محمد بن یحییٰ ازدی اور مسلم بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ قرہ بن خالد کا بیان ہے:

ہم ابن سیرین رحمہ اللہ کی پرہیزگاری پر تعجب کیا کرتے تھے لیکن ابن عون رحمہ اللہ نے ہمیں ان کا تذکرہ بھلوا دیا۔

۳۱۰۷- محمد بن احمد بن ابراہیم محمد بن ایوب اور بکر بن عبد اللہ السیرینی سے روایت ہے کہ ابن عون رحمہ اللہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کیا کرتے تھے۔

۳۱۰۸- محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، عبد اللہ بن محمد، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، ابوالریح الزہرائی اور محمد بن عباد مہلسی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عباد نے فرمایا:

ایک مرتبہ میں ابن عون کے پاس حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا، پھر میں اپنے گھر کی طرف لوٹ آیا جب میں اپنے گھر کے قریب آیا تو میں دیکھا کہ ایک آدمی ہمارے گھر کے دروازے پر دستک دے رہا ہے۔ میں نے غور سے دیکھا تو وہ ابن عون تھے۔ میں نے ان سے عرض کی گھر کے اندر تشریف لے آئیے اور میں نے دل میں سوچا کہ آپ یقیناً کسی بہت ضروری کام کی وجہ سے تشریف لائے ہوں گے کیونکہ میں ابھی ابھی تو آپ کے پاس سے رخصت ہو کر آیا ہوں۔ میں نے ان سے کہا، اے ابن عون کیا بات ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، میں نے آپ کو سلام کرنے کے لئے آنے کا ارادہ کیا تھا، لیکن آپ آگے تو میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ میں اپنے نفس کو کسی بات کی نیت کرنے اور اس کو پورا نہ کرنے کا عادی بناؤں۔

۳۱۰۹- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو معاویہ غلابی اور نصر بن کثیر، کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ نصر بن کثیر نے فرمایا:

میں نے خواب میں ایک آدمی کو مسجد کی دو دیواروں کے درمیان کھڑا ہوا دیکھا اور وہ پکار کر کہہ رہا تھا، یہ ابن عون رحمہ اللہ کا سیدھا راستہ ہے۔

۳۱۱۰- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم اور ابو عبیدہ قاسم بن سلام، کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابن مہدی رحمہ اللہ نے فرمایا: عراق میں کوئی بھی ابن عون رحمہ اللہ سے زیادہ سنت کا علم رکھنے والا نہیں۔

۳۱۱۱- عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ثنی ابوبکر بن اضرہم کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ:

عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: ابن عون رحمہ اللہ کس عمل کی بناء پر اتنے بلند مرتبے تک پہنچے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، استقامت کے ذریعے انہوں نے یہ بلند مقام حاصل کیا۔

۳۱۱۲- ابراہیم بن عبد اللہ، ابوالعباس سراج، محمد بن عمرو باہلی اور اصمعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ معاذ بن کرم نے فرمایا:

ابن عون رحمہ اللہ نے مجھے عمرو بن عبیدہ کے ساتھ بازار میں دیکھا تو مجھ سے منہ موڑ لیا۔ میں نے آپ سے معذرت کی تو آپ نے صرف اتنا ارشاد فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس کے ساتھ نہیں دیکھا تھا۔

۳۱۱۳- ابراہیم بن عبد اللہ، ابوالعباس سراج، ابن ابی رزمہ اور نصر بن شمیل کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

ابن عون رحمہ اللہ ایک قریشی آدمی کے پاس سے گزرے جو عمرو بن عبیدہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے صرف اے سلام کیا اور اتنا کہا تم یہاں بیٹھے ہوئے کیا کر رہے ہو۔

۳۱۱۳- ابن عون کا فرقہ قدریہ سے تعلق رکھنے والوں سے حدیث سننے سے اعراض کرنا..... حبیب بن حسن، ابو مسلم کشتی اور محمد بن عبد اللہ انصاری کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابن عون رحمہ اللہ کے ایک شاگرد کا بیان ہے:

ابن عون رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے پوچھا: کچھ لوگ ہیں جو فرقہ قدریہ سے تعلق رکھتے ہیں کیا میں ان سے احادیث سنوں؟ تو ابن عون رحمہ اللہ نے جواب دیا، باری تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

”وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ

حتیٰ یَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ...“ (الانعام: ۶۸)

ترجمہ: اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات کے بارے جھگڑتے ہیں تو ان سے کنارہ کر یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں اور اگر تجھ کو شیطان بھلا دے تو یاد آجائے کہ بعد ظالموں کے ساتھ مت بیٹھو انصاری فرماتے ہیں، جو لوگ مسئلہ تقدیر میں بحث و مباحثہ کرتے ہیں ابن عون رحمہ اللہ نے انہیں ظالم قرار دیا۔

۳۱۱۵- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر اور احمد بن ابراہیم کے اسنادی سلسلے سے منقول ہے کہ: معاذ بن معاذ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے مسلمانوں کے بارے میں ابن عون سے زیادہ پر امید کوئی نہیں دیکھا، میری موجودگی میں آپ کے پاس حجاج کا تذکرہ کیا گیا اور کہا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ حجاج کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا مجھے کیا ہو گیا کہ میں لوگوں میں صرف اس کے لئے استغفار نہیں کروں، حالانکہ میرے اور اس کے درمیان کوئی جھگڑا نہیں اور مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میں اس کے لئے ایک گھڑی مغفرت کی دعا کروں۔ معاذ فرماتے ہیں جب آپ کے پاس کسی آدمی کے کسی عیب کا تذکرہ کیا جاتا تو آپ فرماتے، اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے ہیں۔

۳۱۱۶- احمد بن محمد بن موسیٰ غلیٰ بن حسن قافلانی، علی بن سعید اور یحییٰ بن کثیر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابن عون رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

اے میرے مسلمان بھائیوں کی جماعت! میں تمہارے لئے تین چیزیں پسند کرتا ہوں۔ (۱) قرآن کریم کی دن رات تلاوت کرو۔ (۲) مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑو (۳) مسلمانوں کی آبروؤں پر دست درازی نہ کرو۔ اپنے آپ کو بچاؤ۔

۳۱۱۷- ابو محمد بن حیان، ابو الحریث کلابی اور عمر بن ادیس کی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو عاصم کا بیان ہے:

میں نے ابن عون رحمہ اللہ سے عرض کی اگر آپ کو آسانی ہو تو مجھے فلاں حدیث سنائیجئے۔ آپ نے کہا یہ مت کہو اگر تمہیں آسانی ہو تو، میں نے عرض کیا کیوں، تو آپ نے ارشاد فرمایا میں یہ بات ناپسند کرتا ہوں کہ میں تمہیں کوئی حدیث سناؤں اور اسے سنانا میرے لئے آسان نہ ہو تو یہ تمہارے سوال کے خلاف ہوگا۔

ابن عون رحمہ اللہ کی مسانید..... آپ نے حضرت انس بن مالک کی زیارت کی اور آپ کی صحبت میں بھی رہے اور بعض حضرات حدیث میں نے فرمایا، آپ نے حضرت انسؓ سے مسند احادیث بھی روایت کی ہیں۔ آپ نے اہل بصرہ میں سے ابن سیرین، حسن بصری و ابوہریرہ عطاء دی اور اہل حجاز میں سے قاسم بن محمد، مجاہد اور نافع وغیرہ سے اکثر مسند احادیث روایت کی ہیں۔

۳۱۱۸- علی بن محمد بن سعید موسیٰ، اسد بن عمرو واسطی، ابو یزید بن ہارون کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن عون رحمہ اللہ کا بیان ہے:

میں نے حضرت انسؓ کو جبہ، عمامہ اور خرقہ کی چادر زیب تن کئے ہوئے دیکھا۔

۳۱۱۹- ابن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن یکار، عبد اللہ بن عون، محمد بن سیرین اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی واسطے سے مروی ہے کہ ابو القاسم رحمہ اللہ کا ارشاد گرامی ہے

”جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ جب بھی کوئی بندہ مؤمن اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے کوئی بھلائی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور عنایت فرماتے ہیں۔“

شعبہ نے ابن عون رحمہ اللہ سے اس جیسی حدیث روایت کی ہے۔

۳۱۲۰- محمد بن احمد بن حسن اور ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ان کے والد امام احمد بن حنبل، حجاج، شعبہ، ابن عون، ابن سیرین اور ابو ہریرہؓ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے اسی جیسی حدیث روایت کی گئی ہے۔

اور کہا گیا ہے کہ یہ روایت احمد بن حجاج عن شعبہ کے تفردات میں سے ہے اور ابن عون سے اس حدیث کو حفص بن غیاث، اسماعیل بن ابراہیم یعنی ابن علیہ، ابن ابی عدی اور یزید بن ہارون وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

۳۱۲۱- ابو بکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، بکاذ بن محمد، ابن عون، ابن سیرین اور حضرت ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسی کا ارشاد گرامی ہے۔

”سب سے افضل روزہ (حضرت) داؤد (علیہ السلام) کا روزہ ہے۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کیا کرتے تھے۔“ ابن عون کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور اسے صرف بکاذ بن محمد نے ہی ابن عون کے واسطے سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۳۱۲۲- ابو بکر بن خلاد، محمد بن یونس بن موسیٰ، ازہر بن سعد، ابن عون، ابو بکر بن خلاد، محمد بن یونس بن موسیٰ، ازہر بن سعد، ابن عون، ابن سیرین اور ابو ہریرہؓ کے حوالے سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے:

”اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ غمگین کی دادرسی کو پسند فرماتے ہیں۔“

یہ حدیث ابن عون کی احادیث میں سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف ازہر بن سعد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔

۳۱۲۳- سلیمان بن احمد، یعقوب بن اسحاق مخزومی، یحییٰ بن زہیر قرشی، ازہر بن سعد، عبد اللہ بن عون، ابن سیرین اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی واسطے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے جو ہر نماز کے وقت یہ اعلان کرتا ہے، اے بنی آدم! اپنی ان آگوں کا کچھ انتظام کرو جنہیں تم لوگوں نے (گناہوں کی بدولت) اپنے نفسوں کے لئے بھڑکایا ہوا ہے اور انہیں نماز کے ذریعے بچھاؤ۔“

(یہ حدیث بھی ابن عون رحمہ اللہ کی احادیث میں سے غریب ہے اور اس کے رفع میں ازہر متفرد ہیں۔)

۳۱۲۴- ابو بکر بن خلاد، محمد بن یونس، ازہر بن سعید، عبد اللہ بن عون، حسن بصری، آپ کی والدہ حضرت ام سلمہؓ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ ارشاد فرماتی ہیں:

میں رسول اللہ ﷺ کی وہ حالت کبھی نہیں بھولوں گی، کہ جب آپ خندق کی کھدائی والے دن اینٹیں اٹھا اٹھا کر صحابہ کرامؓ کو دے رہے تھے اور آپ کے سینے کے بال غبار آلود ہو گئے تھے آپ فرما رہے تھے (بھلائی اور خیر تو صرف آخرت کی ہے) (اے اللہ) آپ مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرمادیجئے۔

۱- صحیح ابن خزیمہ ۱/۴۳۵، والمصنف لعبد الرزاق ۱/۵۵۷، ۵۵۷۲.

۲- فتح الباری ۲/۲۲۱.

۳- المعجم الصغير للطبرانی ۲/۱۳۰، والترغيب والترهيب ۱/۲۳۵، واتحاف السادة المتقين ۳/۱۱۱، والدر المنثور ۳/۳۵۵، وکنز العمال

۱۸۸۸۱.

۴- مسند الامام احمد ۲/۱۶۹، والمطالب العالیة ۳۳۳۸.

یہ حدیث ابن عون، عن الحسن کے طریق سے غریب ہے۔
۳۱۲۵۔ محمد بن اسحاق بن ایوب، احمد بن بندار، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ابن عون اور عبدالرحمن بن عبید کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے ارشاد فرمایا:

”میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ سے مل جا رہا تھا، جب میں عام رفقار سے چلتا تو آپ مجھ سے آگے بڑھ جاتے اور جب میں دوڑتا تو میں آپ سے آگے بڑھ جاتا آپ ﷺ میری حالت دیکھ کر میری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے کہا، آپ کے لئے زمین کو لپیٹ دیا جاتا ہے (جیسا کہ حضرت) ابراہیم خلیل اللہ (علیہ السلام) کے لئے زمین کو لپیٹ دیا گیا تھا یہ حدیث غریب ہے اور صرف عبدالرحمن عن ابی ہریرہؓ کے طریق سے مروی ہے اور عبدالرحمن سے روایت کرنے میں ابن عون متفرد ہیں۔

۳۱۲۶۔ ابوبکر بن خلاد، حارث بن اسامہ، خلیل بن زکریا، ابن عون، نافع اور ابن عمرؓ کے سلسلہ سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت کے دن تک خیر باندھ دی گئی ہے۔

یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے ثابت اور مشہور ہے اور کئی طرق سے مروی ہے لیکن ابن عون کے طریق سے غریب ہے اور خلیل بن زکریا اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۱۲۷۔ محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، عبداللہ بن عون، نافع اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی سلسلے سے روایت ہے کہ حضرت عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ سے ایام منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزارنے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے حاجیوں کو پانی پلانے کے انتظام کی وجہ سے انہیں اس کی اجازت دیدی۔

نافع کی احادیث میں سے یہ حدیث مشہور ہے لیکن ابن عون کے طریق سے غریب ہے اور بکر اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۱۲۸۔ ابو الفضل عبید اللہ بن عبدالرحمن زہری بغدادی، ابوطیب، کر جی، قعنب بن محرز بن قعنب، سعید بن اوس انصاری، ابن عون، نافع اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ جب کھانے کا پہلا لقمہ لیتے تو آپ یہ دعا کرتے
”یا واسع المغفرة اغفر لی“

ترجمہ اے وسیع مغفرت والی ذات میری مغفرت فرما دیجئے۔

۳۱۲۹۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن نائلہ اسماعیل بن عمر، یوسف بن عطیہ ابن عون، نافع اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ۔ مجھ پر سورۃ النعام ایک دفعہ میں نازل ہوئی اور اس کے ہمراہ ستر ہزار فرشتے تھے اور تسبیح و تحمید کی وجہ سے ایک گنگناہٹ پیدا ہو گئی تھی۔

۳۱۳۰۔ محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ابن عون، نافع اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ: حضرت عمرؓ کو جنابت لاحق ہو گئی تو وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وضو کرو اور سو جاؤ۔

۱۔ صحیح البخاری ۳/۳۴، ۱۰۴، ۲۵۲۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة باب ۶، کتاب الامارۃ باب ۲۶۔
۲۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۸/۱، مجمع الزوائد ۱۹/۷، والامالی الشجرى ۱/۱۲۱، والدر المنثور ۲/۳۔
۳۔ صحیح البخاری ۸/۱، صحیح مسلم، کتاب الحيض ۸۶۔

یہ حدیث نافع کے حوالے سے صحیح ہے اور مؤلف نے ابن عون کے واسطے سے اس حدیث کو اس سے عالی سند سے نقل نہیں کیا ہے۔

۳۱۳۱- ابو بحر محمد بن حسن، محمد بن غالب، بحر، عثمان بن ہشیم، ابن عون، ابراہیم نخعی، علقمہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا:

نبی کریم ﷺ ہمیں اس طرح تشبہ سکھایا کرتے تھے جیسا کہ آپ ہمیں قرآن کریم کی کوئی سورہ سکھایا کرتے تھے۔ اور وہ تشبہ اس طرح ہے:

التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله

ابراہیم سے مروی حدیثوں میں یہ صحیح مشہور حدیث ہے ابن عون کی سند سے غریب ہے۔ عثمان بن ہشیم ابن عون سے روایت کرنے میں متفرد ہیں

(۲۰۵) فرقہ السنخی ۲

اور ان آخرت کے طلبگاروں اور اس کے لئے ہمہ تن تیاریوں میں مصروف اس فانی اور بوسیدہ دنیا سے منہ موڑنے والے اور آنے والی تروتازہ زندگی کی تیاری میں چاق و چوبند ابو یعقوب فرقہ سنخی ہیں۔

۳۱۳۲- تین گناہ تمام گناہوں کی بنیاد ہیں..... احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، علی بن قرین، جعفر بن سلیمان اور فرقہ سنخی رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا:

میں نے تو راہ میں پڑھا تھا تمام گناہوں کی جڑ اور بنیاد تین گناہ ہیں اور پہلا گناہ جو اس دنیا میں صادر ہوا وہ ان کی وجہ سے ہوا اور وہ تین گناہ یہ ہیں، تکبر، حسد اور حرص اور ان تین گناہوں سے چھ گناہ مزید نکلے تو کل نو ہو گئے اور وہ چھ گناہ یہ ہیں، شکم سیری، نیند کی کثرت، راحت و آرام پسندی، مال کی محبت، جماع کی طرف حد سے زیادہ رغبت اور سرداری کی چاہت۔

۳۱۳۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن محمد بن نورک، رجا بن مصیب، اسماعیل بن حماد، ابن عتبہ اور محمد بن نصر کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ فرقہ سنخی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

شکم سیری آدمی کو کفر کی طرف لیجانے والی ہے۔

۳۱۳۴- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، زکریا بن عدی اور جعفر بن سلیمان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے فرقہ سنخی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة باب ۱۶، وفتح الباری ۳۱۵/۲، وسنن الترمذی ۲۹۰، و مسند الامام احمد ۲۹۲/۱، ۳۱۵، ۳۹۳، ۴۱۳، ۳۶۳/۵، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۴۰/۲، ۱۴۲، ۳۷۷، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰، ۶۱، ۶۵، ۶۶

۲۔ طبقات ابن سعد ۲۳۳/۷، والتاریخ الکبیر ۵۹۲، والجرح ۷/۲، ۴۶۲، والمجروحین ۲۰۴/۲، والکنی للذولابی ۱۵۸/۲، وتاریخ الاسلام ۲۹۱/۵، والکاشف ۳۵۱۳، والمغنی ۴۸۹۹/۲، والمیزان ۳/۲۶۹۹، وتهذیب التهذیب ۲۶۲/۸، والتقريب ۱۰۸/۲، والخلاصة ۵۷۵۳/۲، وتهذیب الکمال ۴۷۱۵

خوب ہلاکت ہے بڑے پیٹ والے کے لئے اس کے پیٹ کی وجہ سے۔

اگر وہ اس کو سیر نہ کرے تو کمزور ہو جاتا ہے اور اگر اس کو خوب سیر کرے تو بوجھل ہو جاتا ہے۔

۳۱۳۵- احمد بن جعفر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم اور بشیم بن معاویہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایک شیخ نے ان سے بیان کیا:

اہل کوفہ میں سے بعض عبادت گزار جمع ہوئے اور کہا،

آؤ بصرہ چلتے ہیں تاکہ اہل بصرہ کی عبادت کا مشاہدہ کریں جب وہ لوگ وہاں پہنچ گئے تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا آؤ فرقہ سخی کے پاس چلتے ہیں۔ چنانچہ وہ لوگ آپ کے پاس حاضر ہوئے آپ ان سے حدیثیں بیان کرتے رہے۔ جب کافی دیر ہو گئی تو ان لوگوں نے کہا، اے ابویعقوب کھانے کا کچھ انتظام کر دیجئے تو آپ نے فرمایا میں نے اپنی بات اس لئے لمبی کی تھی تاکہ تمہیں بھوک لگے اور جو کچھ میرے پاس موجود ہے تم اسے تناول کرو، پھر آپ نے فرمایا یہ ٹوکری اتارو انہوں نے وہ ٹوکری اتاری اور اس میں سے سیاہ جو کی روٹی کے کچھ ٹکڑے نکالے، جب انہوں نے انہیں چکھا تو اس میں نمک نہیں تھا تو انہوں نے کہا اے ابویعقوب اس میں نمک نہیں ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا ہم نے آٹا گوند ہتے وقت ایک مرتبہ نمک ڈال دیا تھا لہذا اب تم مجھے اس مشقت میں نہ ڈالو کہ میں تمہارے لئے دوبارہ نمک لاؤں۔

۳۱۳۶- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق ثقفی، ہارون بن عبد اللہ اور سیار کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ جعفر نے فرمایا، میں نے فرقہ سخی کو فرماتے ہوئے سنا:

دنیا کو اپنی دایہ اور آخرت کو اپنی ماں کی طرح سمجھو، کیا تم نے اس بچے کی حالت پر غور نہیں کیا جو اپنے آپ کو دایہ کے حوالے کر دیتا ہے اور جب سیراب ہو جاتا ہے اور اپنی والدہ کو پہچان لیتا ہے تو اپنے آپ کو اپنی والدہ کے حوالے کر دیتا ہے۔ آخرت بھی تمہاری ماں ہے اور قریب ہے کہ وہ تمہیں اپنی طرف کھینچ لے۔

۳۱۳۷- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم اور سیار کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ جعفر نے بیان کیا کہ میں نے فرقہ سخی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

میں نے توراہ میں پڑھا کہ جو شخص اپنی دنیا کے بارے میں غمگین ہوا گویا کہ وہ اپنے رب سے ناراض ہوا اور جو شخص کسی مالدار کے پاس بیٹھا اور اس کے سامنے جھکا تو اس کے دین کا دو تہائی حصہ ضائع ہو گیا اور جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچی اور اس نے اس کی لوگوں کے سامنے شکایت کی تو گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی شکایت کی۔

۳۱۳۸- ابوبکر، عبد اللہ، احمد بن ابراہیم، سعید بن عامر اور جعفر بن سلیمان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ فرقہ سخی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

بنی اسرائیل کے بادشاہ اپنے قاریوں کو دین کی وجہ سے قتل کیا کرتے تھے اور تمہارے بادشاہ تمہیں دنیا کی وجہ سے قتل کرتے ہیں لہذا انہیں چھوڑ دو اور دنیا کو بھی۔

۳۱۳۹- ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، ابواشعث، اصرم اور معاویہ بن سلمہ کے سلسلہ اسناد سے نقل کیا گیا ہے کہ فرقہ سخی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا خوش خبری ہے اس شخص کے لئے جو ایسی قوم سے وعظ و نصیحت کی بات کرتا ہے جو اس کی بات سنتی ہے کیونکہ کسی قوم کو نصیحت کرنا جس کی بناء پر وہ جنت میں داخل ہو جائے اس سے بڑا صدقہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر کے اعتبار سے کوئی نہیں ہے۔

۳۱۴۰- ابونعیم، عبد اللہ اصفہانی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر ابن عبید، احسن بن سکین، معلیٰ بن راشد کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ دہلم بن

غزوہ ان کا بیان ہے کہ میں نے فرقہ سخی کو فرماتے ہوئے سنا جب آدمی کسی گناہ سے سات سال تک اپنے آپ کو محفوظ رکھتا ہے تو اس سے دوبارہ اس گناہ کا ارتکاب نہیں ہوتا۔

۳۱۴۱- ابو حامد، محمد بن اسحاق، ہارون بن عبد اللہ اور سیار کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ جعفر بن سلیمان نے بیان کیا، میں ایک دن فرقہ سخی رحمہ اللہ کے پاس گیا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا:

میں نے آج رات خواب میں دیکھا، ایک پکارنے والا پکار کر کہہ رہا ہے اے یہودیوں سے مشابہت رکھنے والو! اللہ تعالیٰ سے حیا کرو۔

۳۱۴۲- ابو حامد، محمد بن اسحاق، ہارون بن عبد اللہ اور سیار کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں ایک دن فرقہ سخی کے پاس صبح کے وقت گیا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا، میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک پکارنے والا پکار رہا ہے اے محلات والو! اے محلات والو! اے یہودیوں سے مشابہت اختیار کرنے والو! اگر تمہیں کچھ دینا جاتا ہے تو تم شکر ادا نہیں کرتے اور اگر تمہیں آزماتا جاتا ہے تو تم صبر نہیں کرتے تم میں کوئی نیکی نہیں۔

۳۱۴۳- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، احمد بن عبد اللہ بن یونس، ابو شہاب، حسن بن عمرو اور فضیل کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ

فرقہ سخی رحمہ اللہ نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے کہا: اے ابو عمران آج صبح میں اٹھا تو میں اپنے ٹیکس جس کی مقدار چھ درہم ہے کے بارے میں فکر مند تھا کیونکہ مہینہ ختم ہو گیا تھا اور میرے پاس ٹیکس کی ادائیگی کے لئے رقم نہیں تھی، میں نے اللہ تعالیٰ سے اس بارے میں دعا کی اور اسی دوران جبکہ میں دریائے فرات کے کنارے چل رہا تھا اچانک میں نے چھ درہم پڑے ہوئے دیکھے میں نے انہیں اٹھائیا اور وزن کیا تو وہ پورے چھ درہم کے برابر نکلے نہ ان سے زیادہ تھے نہ کم

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا، انہیں صدقہ کرو کیونکہ وہ تمہارے نہیں ہیں۔

۳۱۴۴- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبید اللہ بن عمر قواریری، مضر القاری کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عبد الواحد بن زید رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے فرقہ سخی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

میں جب کبھی بھی نیند سے بیدار ہوا تو مجھے اس بات کا گمان ہوا کہ کہیں میرا چہرہ مسخ نہ کر دیا گیا ہو۔

۳۱۴۵- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمیرہ اور ابن شاذب کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ فرقہ سخی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

تم کام کرنے سے پہلے ہی فراغت کا لباس پہن لیتے ہو۔

کیا تم نے کام کرنے والے کو نہیں دیکھا، جب وہ کام کرتا ہے تو اپنے گھٹیا ترین کپڑے پہنتا ہے اور جب کام سے فارغ ہو جاتا ہے غسل کرتا ہے اور صاف ستھرے کپڑے پہنتا ہے لیکن تم لوگوں کا حال یہ ہے کہ فراغت کے کپڑے کام کرنے سے پہلے ہی پہن لیتے ہو۔

۳۱۴۶- عبد اللہ بن محمد، ابو الطیب شعرائی، حسن بن حکم بن مسافر، یزید بن ابی حکم اور حکم بن ابان کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے فرقہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

جب کسی بندے کی وفات کا وقت قریب آ جاتا ہے تو بائیں طرف والا فرشتہ دائیں طرف والے فرشتے سے کہتا ہے اس کے ساتھ کچھ نرمی کا سلوک کرو، دائیں طرف والا فرشتہ کہتا ہے میں نرمی نہیں کروں گا کہ وہ "لا الہ الا اللہ" کہہ دے پس میں اسے لکھ دوں۔

۳۱۴۷- ابو بکر بن محمد بن عمر بن سلیم، احمد بن عبد اللہ بن اسحاق، حماد بن اسحاق اور معاویہ بن یحییٰ مازنی کے واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ فرقہ سنی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اجنبی وہ شخص ہے کہ جس کا کوئی دوست نہیں۔

۳۱۴۸- محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، عبد اللہ بن عبد الکریم ابوزرعمہ، عبید بن جناد حلبی، عطاء بن مسلم اور عمران کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حسن بصری رحمہ اللہ کو ایک مرتبہ کھانے کی دعوت دی گئی وہاں پر فرقہ سنی رحمہ اللہ بھی موجود تھے۔ حسن رحمہ اللہ نے فرقہ رحمہ اللہ کی طرف دیکھا آپ نے اون کا جبہ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔ تو حسین رحمہ اللہ نے آپ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: اے فرقہ! اگر تم وقوف عرفہ کے وقت میدان عرفات میں حاضری دو اور اللہ کے عفو و درگزر کا مشاہدہ کرو تو تم اپنے ان کپڑوں کو پھاڑ دو گے۔

فرقہ سنی رحمہ اللہ کی مسندات..... فرقہ سنی رحمہ اللہ نے حضرت انسؓ سے مسند احادیث روایت کی ہیں اور آپ نے تابعین میں سے ربیع بن حراش، مرہ الطیب، ابراہیم نخعی، سعید بن جبیر اور جابر بن زید اور ابو الشعثاء سے احادیث روایت کی ہیں۔

۳۱۴۹- سلیمان بن احمد، مقدم بن داؤد، علی بن معبد، وہب بن راشد بصری، فرقہ سنی اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں سے ایک نبی کی طرف وحی کی، میرے عبادت گزار بندوں سے کہہ دو، وہ میرے بارے میں دھوکے میں نہ رہیں مگر میں ان کے معاملے میں انصاف سے کام لوں تو انہیں بغیر کسی ظلم کے ضرور عذاب ہوگا اور میرے گنہگار بندوں سے کہہ دو وہ میری رحمت سے مایوس نہ ہوں کیونکہ ان کے کسی گناہ کو بخش دینا مجھ پر ذرا بھی گزاں نہیں!“

۳۱۵۰- سلیمان، مقدم بن داؤد، علی بن معبد، وہب بن راشد، فرقہ اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: اللہ تعالیٰ نے انبیاء میں سے کسی نبی کی طرف وحی کی اور فرمایا: ”میرے بندوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں اور مجھے ہی دھوکہ دیتے ہیں میری عزت، بڑائی، بزرگی اور بلند مرتبے کی قسم، میں انہیں ضرور ایسی آزمائش میں مبتلا کروں گا کہ انتہائی بزدل آدمی بھی اس میں حیران و سرگرداں ہوگا اور وہ اس سے ہلاکت کے قریب پہنچنے والے آدمی کی طرح دعا کرنے سے ہی نجات پا سکیں گے۔“

۳۱۵۱- احمد بن علی بن محمد بن حارث مرہبی کوفی، محمد بن علی بن حبیب الطرائکی الرقی، سلیمان بن عمر رقی، وہب بن راشد، فرقہ سنی اور حضرت انسؓ کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح کرے اور اس کی فکر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز سے وابستہ ہو تو اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں اور جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ اسے مسلمانوں کی کوئی پرواہ نہ ہو تو اس کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔

مؤلف نے بیان کیا ہے کہ ان کے شیخ کا قول ہے کہ گزشتہ تینوں حدیثیں حضرت انسؓ سے فرقہ کے علاوہ کسی نے بھی روایت نہیں کی اور فرقہ سے روایت کرنے میں بھی وہب متفرد ہیں، جبکہ فرقہ اور وہب کی احادیث حجت نہیں ہیں اور ان کا تفرّد معتبر نہیں ہے۔

۲- تاریخ بغداد ۵۲/۳، والدر المنثور ۱۸۶/۶، وتنزیہ الشریعة ۲۹۷/۳، واللائلی المصنوعة ۱۲۰/۱، ۱۲۱، وتذکرۃ الموضوعات ۱۳۸.

۳- المستدرک ۲۲۰/۳، واتحاف السادة المتقین ۸۴/۸، والکامل لابن عدی ۵۲۳۰/۷.

۳۱۵۲- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، صدقہ بن موسیٰ اور ہمام، فرقہ سخی اور مرہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ارشاد فرمایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

”سب سے پہلے جنت کا دروازہ وہ غلام کھٹکھٹائے گا جس نے اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کئے ہوں گے اور اپنے آقا کے بھی۔“
۳۱۵۲- ابو بکر بن خلاد، حارث، عبدالعزیز بن ابان، ہمام، فرقہ، مرہ الطیب اور حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”وہ شخص ملعون ہے جس نے کسی مسلمان کو نقصان پہنچایا یا (ایسی چیز پہنچائی) جس کو وہ ناپسند کرتا ہے۔“

اس حدیث کو عنہ بن سعید نے بھی فرقہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۳۱۵۳- احمد بن جعفر بن حمدان البصری، حسن بن شنی، احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، ابو محمد بن حیان، احمد بن علی خزاعی، مسلم بن ابراہیم، حماد بن سلمہ، فرقہ اور سعید بن جبیرؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا:

میں نے حضور ﷺ کو غیر خوشبودار تیل لگاتے ہوئے دیکھا۔“

۳۱۵۵- محمد بن جعفر بن شمیم، حسن بن شنی، مسلم بن ابراہیم، صدقہ بن موسیٰ، فرقہ، ابراہیم نخعی، علقمہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے:

”ہر نیکی کا کام صدقہ ہے ہر آدمی کے لئے خواہ وہ امیر ہو یا غریب۔“

۳۱۵۶- ابوالحسن بن عبد اللہ، حسن بن عزیز مجوز، مسلم بن ابراہیم، صدقہ بن موسیٰ، فرقہ، یزید بن ابی المحرزم اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مسواک کرنا سنت ہے، لہذا دن کے جس حصہ میں بھی چاہو مسواک کیا کرو۔“

یہ حدیث اور اس سے پچھلی حدیث فرقہ کی احادیث میں سے غریب ہیں اور صدقہ بن موسیٰ جو دیقی بصری کے لقب سے مشہور ہیں اس حدیث میں اور اس سے پہلی والی حدیث میں متفرد ہیں۔

۳۱۵۷- محمد بن محمد بن احمد، محمد بن عبد اللہ حضرمی، محمد بن العلاء، اسماعیل بن ابان اودی، حماد بن عثمان قرشی مولیٰ حسن بن علی، یزید بن ابی زیاد بصری، فرقہ، شمیٹ مولیٰ ثوبان اور حضرت ثوبانؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔

”جس شخص نے کسی غمگین مسلمان کی داوری کی اللہ تعالیٰ اس کی تہتر مغفرتیں فرمائیں گے ایک سے اس کی دنیا و آخرت کی اصلاح فرمائیں گے اور بہتر اسے قیامت کے دن پوری پوری عطا فرمائیں گے۔“

یہ حدیث فرقہ کی احادیث میں سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۱۵۸- قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن عباس مولیٰ بنی ہاشم، عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، فرقہ، (یعنی بن حراش اور حضرت حذیفہؓ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

۱۔ منحة المعبود ۱۱۹۸، وکنز العمال ۲۵۱۲۲۔

۲۔ مشکاة المصابیح ۵۰۳۳، و تاریخ بغداد ۴۰۳/۱۔

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة باب ۱۶، و صحیح البخاری ۱۳/۸، و فتح الباری ۴۴۷/۱۰۔

۴۔ کشف الخفا ۵۵۵/۱، و اتحاف السادة المتقين ۳۵۰/۲۔

اللائئ المصنوعة ۴۶/۲، و الاحادیث الضعیفة ۷۵۰۔

بنی اسرائیل تمہارے کیا ہی اچھے بھائی تھے۔ ان (کے مزاج) میں تلخی تھی جبکہ تمہارے (مزاج) میں مٹھاس ہے۔
(اس حدیث کو فرقہ سے روایت کرنے میں حماد متفرد ہیں جبکہ ان سے عفان کے علاوہ کسی نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا۔

(۲۰۵) یزید بن ابان الرقاشی رحمہ اللہ

اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں ڈوبے ہوئے ان عظیم انسانوں میں سے ایک، اللہ تعالیٰ کی خشیت سے اکثر رونے والے، نیک اعمال کی پابندی کرنے والے اور سخت گرمی کے ایام میں روزے رکھنے والے یزید بن ابان الرقاشی ہیں۔

۳۱۵۹- محمد بن علی، حسین بن حماد حرانی اور سلیمان بن سیف کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ سعید بن عامر نے بیان کیا: یزید رقاشی رحمہ اللہ نے اپنے آپ کو بصرہ کی گرمی میں چالیس سال تک پیسا رکھا اور پھر اپنے شاگردوں سے کہا، آؤ ہم ٹھنڈے پانی کی نعمت کا شکر ادا کر کے روئیں۔

۳۱۶۰- مؤلف خلیہ رحمہ اللہ اپنے والد کے واسطے سے نقل کرتے ہیں کہ احمد بن محمد بن ابان، عبد اللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، سورہ بن قدامہ، حیان بن اسود، عبد الحلق بن موسیٰ اقیطی کا بیان ہے کہ

یزید الرقاشی رحمہ اللہ نے اپنے آپ کو اللہ کی راہ میں ساٹھ سال تک بھوکا رکھا، یہاں تک کہ ان کا جسم کمزور اور لاغر ہو گیا اور آپ کا رنگ متغیر ہو گیا اور آپ فرمایا کرتے تھے میرا پیٹ مجھ پر غالب آ گیا ہے اور میں اس کے لئے کوئی تدبیر کرنے پر قادر نہیں ہوں۔

۳۱۶۱- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، علی بن حرب، ابوداؤد حنفی اور محمد بن سماک کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ اشعث بن سوار نے فرمایا:

میں ایک دن شدید گرمی کی حالت میں یزید رقاشی کے پاس حاضر ہوا، تو انہوں نے مجھ سے کہا، اے اشعث! آؤ ہم سخت پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر کے روئیں، پھر آپ نے فرمایا: ہائے افسوس عبادت گزار مجھ سے آگے بڑھ گئے اور مجھے نہیں چھوڑ دیا۔ اشعث کہتے ہیں آپ کی یہ حالت تھی حالانکہ بیالیس سال روزے رکھے تھے۔

۳۱۶۲- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین اور اسحاق بن منصور کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ: یزید رقاشی نے ارشاد فرمایا:

دنیا میں اللہ کے لئے بھوکے رہنے والے لوگ قیامت کے دن سب سے آگے رہنے والی جماعت میں ہوں گے۔
۳۱۶۳- محمد بن احمد، احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، بکر بن محمد اور ابوالمطہر سعدی کے اسنادی سلسلے سے روایت ہے کہ یزید رقاشی نے ارشاد فرمایا: نیک لوگوں کی ہمتیں انہیں نیک اعمال تک پہنچاتی ہیں۔

اور وہ ہمت ہی تمہارے لئے کافی خیر ہے جو تمہیں کسی نیکی کی طرف بلائے۔

۳۱۶۴- ابوالاحمد محمد بن احمد جرجانی، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، سرج بن یونس ابو معاویہ اور ابوالحسن خمیسی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یزید رقاشی رحمہ اللہ اپنے مواعظ میں کہا کرتے تھے اے یزید! تمہارا برا حال ہو کون تمہاری طرف سے تمہارے رب کو راضی کرے گا؟ کون تمہارے لئے نمازیں پڑھے گا اور روزے رکھے گا۔ پھر آپ فرماتے اے میرے بھائیوں کی جماعت قبر جس شخص کا گھر ہو اور موت کا اس سے وعدہ ہو وہ کیسے راحت سے زندگی بسر کرے گا؟ کیا تم لوگ روتے نہیں ہو۔ پھر آپ اتار دئے یہاں تک کہ آپ آنکھوں کی

پلیس گر گئیں۔

۳۱۶۵- عبد اللہ بن محمد الملاء، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم الدورقی، احمد بن نصر بن مالک ابو عبد اللہ المروزی، سلمہ ابو صالح اور کنالہ بن جبلة ہروی کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

یزید رقاشی رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے قول کے متعلق فرمایا:

”یستمعون القول فیتبعون احسنه“ (الزمر: ۱۸)

ترجمہ: وہ لوگ بات کو غور سے سنتے ہیں اور اس میں سے اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں۔

کیا تم اس ذات کی تعریف نہیں کرتے جسے تم فانی چیز دیتے ہو تو وہ تمہیں باقی رہنے والی چیز عطا کرتی ہے وہ ذات جو ایک فنا ہونے والے درہم کے بدلے میں دس گناہ سے لے کر سات سو گنا تک باقی رہنے والا بدلہ عطا کرتی ہے..... کیا اللہ تعالیٰ کے تمہیں کھلانے پلانے اور تمہاری کفایت کرنے کا بدلہ تمہارے پاس ہے، اس ذات نے رات میں تمہاری حفاظت کی اور تمہارے مصائب میں تمہاری ٹھہرائی باندھی، اس ذات نے تمہاری اس طرح حفاظت کی گویا کہ تم کان کا درد یا کسی رات میں ہونے والا آنکھ کا درد، یا خشکی اور سمندر کا خوف بھول گئے۔ تم نے اس ذات کو پکارا تو اسی نے تمہاری پکار ضرور سنی، تم تو گناہوں کے چوروں میں سے ایک چور ہو، جب بھی کوئی گناہ تمہارے سامنے آیا تم نے آگے بڑھ کر اس کو گلے لگا دیا۔ اگر تمہاری خواہش ہو کہ تم دنیا اور جو کچھ اس میں سونا، چاندی اور رنگینیاں ہیں ان کو دیکھو تو آؤ میں تمہیں ان کے بارے میں بتاؤں، کسی جنازے کے ساتھ ساتھ چلو یہ جنازہ ہی دنیا اور اس کا سونا، چاندی اور رنگینیاں ہے، پھر قبر میں جو کچھ ہے اس سمیت قبر کو اٹھا لو لیکن سن لو میں تمہیں اس کی مٹی اٹھانے کا حکم نہیں دیتا ہوں بلکہ قبر کو اٹھانے سے مراد اس کو دیکھ کر انسان کو جو عبرت اور آخرت کے بارے میں فکر حاصل ہوتی ہے اس کو اپنے ذہن پر سوار کرنا ہے۔

۳۱۶۶- محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابو زرعہ، عبد اللہ بن محمد جعفی، ابو غسان لیثی اور مسلم ابو عبد اللہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یزید رقاشی رحمہ اللہ کا بیان ہے

حضرت نوح علیہ السلام کو کثرت سے رونے کی وجہ سے نوح کہا گیا ہے۔

یزید رقاشی رحمہ اللہ کی مسانید.....

یزید رقاشی رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالکؓ سے بہت سی احادیث مسند روایت کی ہیں اور تابعین میں سے آپ نے حسن بھری رحمہ اللہ اور غنیم بن قیس رحمہ اللہ وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ آپ سے بڑے بڑے علماء اور ائمہ حدیث نے احادیث سنیں اور آگے روایت کیں ان میں سلیمان بن مہران، عیسیٰ بن عبد اللہ، امام اوزاعی، حجاج بن ارطاہ رحمہ اللہ، زید عی رحمہ اللہ، محمد بن مکند رحمہ اللہ، صفوان بن سلیم رحمہ اللہ، عطاء بن السائب رحمہ اللہ، حماد بن سلمہ رحمہ اللہ اور حماد بن زید رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۳۱۶۷- مؤلف حلیہ علامہ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان سے حسن بن حمویہؒ نے ایک جماعت کے ساتھ، عبید بن غنام، اسماعیل بن بہرام، حسن بن محمد بن عثمان، سفیان ثوری، اعمش، یزید اور حضرت انسؓ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”لوگوں میں سے سب سے زیادہ فکر مند ایسا مؤمن شخص ہے جو اپنی دنیا اور آخرت دونوں کی فکر کرتا ہو۔

یہ حدیث اعمش عن یزید کے طریق سے غریب ہے اور اعمش سے روایت کرنے میں سفیان ثوری رحمہ اللہ متفرد ہیں البتہ

سفیان ثوری رحمہ اللہ سے حسن بن محمد عثمان کے علاوہ مالک انجعی نے بھی اس حدیث کی روایت کی ہے۔

۳۱۶۸- امت محمدیہ کا تہتر فرقوں میں بٹنے کی پیشین گوئی محمد بن معمر، ابواشعث حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی اور یزید کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت انسؓ کا ارشاد ہے:

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی کا تذکرہ کیا گیا (تو صحابہؓ نے اس کی تعریف کی) چنانچہ انہوں نے جہاد میں اس کے کارناموں اور عبادات میں اس کی کوششوں کا تذکرہ کیا، اچانک وہ آدمی بھی اس مجلس میں حاضر ہو گیا، اسے دیکھ کر صحابہ کرام نے کہا یہی وہ آدمی ہے جس کا ہم تذکرہ کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے (اسے دیکھ کر) ارشاد فرمایا ”میں اس کے چہرے پر شیطان کے طمانچے کے اثرات دیکھ رہا ہوں۔ پھر وہ آدمی قریب آیا اور سلام کیا۔

آپ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا: جس وقت تم ہمارے پاس پہنچے اس وقت تمہارے بارے میں ہی بات ہو رہی تھی کہ تم سے زیادہ بہتر آدمی (اس وقت مسلمان) قوم میں موجود نہیں“ اس نے کہا جی ہاں (ایسا ہی ہے) پھر وہ آدمی وہاں سے گیا اور اس نے کچھ دور جا کر سجدہ کی جگہ پر خط کھینچا اور اپنے دونوں قدموں کو سیدھی لائن میں رکھا اور نماز پڑھنی شروع کر دی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کون ہے جو اس کے پاس جا کر اسے قتل کریگا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: میں (اسے قتل کروں گا) چنانچہ آپ گئے تو آپ نے اسے نماز پڑھتا ہوا پایا اور آپ اسے قتل کرنے سے ڈر گئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لوٹ آئے۔ آپ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ سے پوچھا تم نے کیا کیا؟ انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ! میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو میں اسے قتل کرنے سے گھبرا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون جو اس شخص کو قتل کرے گا۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا میں (اسے قتل کروں گا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اگر تم نے اسے پالیا تو تم اس کے کام تمام کر لو گے“ حضرت علیؓ گئے تو آپ نے دیکھا کہ وہ آدمی واپس چلا گیا ہے تو آپ نبی کریم ﷺ کے پاس واپس آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اے علی) تم نے کیا کیا؟ حضرت علیؓ نے جواب دیا یا رسول اللہ (ﷺ) میں نے اسے دیکھا کہ وہ چلا گیا۔ تو آپ ﷺ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: یہ میری امت میں سے پہلا شخص ہوگا جو خروج کرے گا اور اگر تم اسے قتل کر دیتے تو تاریخ کے بعد میری امت میں کبھی دو آدمیوں میں اختلاف نہیں ہوتا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئی تھیں جبکہ میری امت بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور سوائے ایک کے سب جہنمی ہوں گے“ اور یزید کا بیان ہے کہ وہ ایک فرقہ الی سنت والجماعت کا ہوگا۔ اس حدیث کو عکرمہ بن عمار وغیرہ نے بھی یزید سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۳۱۶۹- حبیب بن حسن اور فاروق خطابی، ابوسلم الکشی، ابو عاصم النبیل، سفیان ثوری، حجاج ابن فرافصہ، یزید الرقاشی اور حضرت انسؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے:

”قریب ہے کہ غربت (اور تنگدستی) کفر کا باعث بن جائے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر پر غالب آجائے“ ۲

۳۱۷۰- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ بن عرس مصری، میمون بن کلیب، ابراہیم بن مہاجر بن مسمار، صفوان بن سلیم، یزید بن ابان الرقاشی اور حضرت انس بن مالکؓ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”ہر انسان کے لئے آسمان میں دو دروازے ہیں (ایک سے) اس کا عمل اوپر جاتا ہے (اور دوسرے سے) اس کا رزق نیچے اترتا ہے اور جب بندہ مؤمن کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ دروازے (اس کی جدائی میں) اس پر روتے ہیں۔

۱- دلائل النبوة للبیہقی ۲/۲۸۸۔ والامام أحمد فی المسند ۳/۱۲۰۔ دون ذکر القصة۔

۲- تاریخ أصبھان للبیہقی ۱/۲۹۰۔ والضعفاء للعقيلي ۳/۲۰۶۔ واتحاف السادة المتقين ۸/۵۲۔ ۱۳۲، ۱۵۰، والدر المنثور

۱/۲۲۰۔ وکنز العمال ۲/۱۶۶۸۲۔ ومشكاة المصابيح ۵۰۵۱۔ وتخريج الاحياء ۳/۱۸۳۔ ۲۲۹۔ والدر المنشرة ۱۲۳۔ والعلل

المتأهية ۲/۳۲۰۔ وتذكرة الموضوعات ۱۷۳۔

اس حدیث کو موسیٰ بن عبیدہ ربذی نے بھی یزید بن ابان رقاشی سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۳۱۷۱- قاضی ابواحمد، محمد بن احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن زہیر حلوانی، یحییٰ بن ابراہیم، موسیٰ بن عبیدہ الربذی، یزید رقاشی اور حضرت انسؓ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے

اللہ تعالیٰ نے آٹھ ہزار نبی بھیجے۔ چار ہزار بنی اسرائیل کی طرف اور چار ہزار باقی تمام انسانوں کی طرف۔

صفوان بن سلیم نے بھی اس حدیث کو یزید سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۳۱۷۲- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، محمد بن حرب، عبیدہ عطاء بن السائب، یزید رقاشی اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

(نماز کی) صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہوا کرو کیونکہ شیطان خالی جگہ میں کھڑا ہو جاتا ہے۔

اس حدیث کا وبار نے عطاء کے واسطے سے یزید رقاشی سے روایت کیا ہے جبکہ ابوالاخص نے عطاء کے حوالے سے حضرت انسؓ سے یزید رقاشی کے واسطے سے بغیر روایت کیا ہے۔

۳۱۷۳- سلیمان بن احمد، حبوش بن رزق اللہ مصری، سلیمان بن خلف بصری، ابویونس خضاف، یزید رقاشی اور حضرت انس بن مالکؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے۔

”جس شخص نے کسی مؤمن کی خدمت کی یا اس کی ضروریات میں سے کوئی چیز اسے فراہم کی، تو اللہ تعالیٰ پر جنت میں اس کی بہترین خدمت کرنا واجب ہے۔“

یزید بن ابان رقاشی کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور مصنف نے اسے اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۱۷۴- سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ حضرمی، ابوبلال اشعری، مجاشع، عمرو، خالد عبدی، یزید بن ابان رقاشی اور حضرت انس بن مالکؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”جس شخص نے اپنے بھائی کو کسی میٹھی چیز کا ایک لقمہ کھلایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے محشر کی تلخی کو دور فرمائیں گے۔“

یہ حدیث یزید کے طریق سے غریب ہے اور ان سے روایت کرنے میں خالد عبدی متفرد ہیں۔

۳۱۷۵- ابراہیم بن ابی عبد اللہ عزائم، احمد بن موسیٰ کوفی حمار، ابو نعیم، مسعودی، ابوالعنیں، یزید رقاشی اور حضرت انس بن مالکؓ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے۔

۳۱۷۶- احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، ربیع بن صبح، یزید رقاشی اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

۱۔ المطالب العالیہ ۳۳۵۵، ومجمع الزوائد ۸/۴۱۰، وتفسیر ابن کثیر ۲/۴۲۳، وکنز العمال ۷۸/۳۲۲۷۸۔

۲۔ مجمع الزوائد ۲/۹۱، والحاوی للسیوطی ۸۰/۱۔

۳۔ قضاء الحوائج لابن ابی الدنیا ۳۵۔

۴۔ الموضوعات لابن الجوزی ۳/۲۸۶، ۲۹، والفوائد المجموعۃ ۱۸۲، ۲۳۵، والعلل للرازی ۲۳۳۲، وكشف الخفا

۱۳۷۲، ۵۷۶، وتنزیہ الشریعة ۲/۱۲۳، ۱۵۶، وأمالی الشجرى ۲/۱۳۹، وتاریخ بغداد ۴/۸۵، ۸۶، واللائى

المصنوعة ۲/۱۲۳، والاسرار المرفوعة ۳۳۰۔

۵۔ تاریخ بغداد ۸/۲۰۴، ومنحة المعبود ۳۲۶، وکنز العمال ۳۳۳۳۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک (ایسی سواری پر سوار ہو کر حج کیا جس پر رکھے ہوئے) کجاوے اور چادر کی قیمت چار درہم تھی، جب آپ ﷺ (مکہ مکرمہ کی طرف) روانہ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ ایسا حج ہے جس میں کوئی دکھلاوا اور شہرت نہیں ہے۔
۳۱۷۷- ابو احمد حسین بن علی تمیمی غیشا پوری، علی بن مبارک مسروری، سری بن عاصم، محمد بن صبح سماک اور بشیم بن حماد کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے میں یزید بن ابان رقاشی کے پاس گیا اور آپ رو رہے تھے۔

حالانکہ آپ نے چالیس سال تک اپنے آپ کو پیاسا رکھا تھا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اب بشیم! اندر آؤ اور ہم گرم دن میں ٹھنڈے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر کے روئیں، پھر انہوں نے کہا حضرت انس بن مالکؓ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر حاضر ہونے والا آدمی پیاسا ہوگا، سوائے اس شخص کے جسے اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ دیں گے۔

(۲۰۶) ہارون بن رباب الاسدی

اور ان عظیم مخلص انسانوں میں سے اپنے زہد کو پوشیدہ رکھنے والے اور اپنے وعدوں کی پاسداری کرنے والے ہارون بن رباب اسدی بھی ہیں۔

۳۱۷۸- احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ ازہر بن جمیل اور ابن عیینہ۔ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ہارون بن رباب اپنے زہد کو پوشیدہ رکھتے تھے اور وہ دن کے کپڑے عام کپڑوں کے نیچے پہنا کرتے تھے۔

۳۱۷۹- احمد بن بندار، محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابراہیم بن سعید جوہری اور سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

میں نے ہارون بن رباب کو دیکھا اور ان کا چہرہ اس قدر روشن تھا گویا کہ اس سے نور نیک رہا ہے۔

۳۱۸۰- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، علی بن مسلم، سلیمان بن داود، حماد بن زید کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ ایوب سختیانی رحمۃ اللہ نے ہارون بن رباب کا تذکرہ کیا اور پھر فرمایا: وہ زہد کو چھپایا کرتے تھے۔

۳۱۸۱- محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابو زرعد رازی، عیسیٰ بن محمد رملی اور ضمہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن شوزب کا بیان ہے کہ: جب میں ہارون بن رباب کو دیکھا کرتا تھا تو مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ جان بوجھ کر رونے سے باز رہتے ہیں۔

۳۱۸۲- احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن محمد بن حازم نقیلی اور ابو بکر بن فحام کے اسنادی واسطے سے منقول ہے کہ انھوں نے ابن عیینہ رحمۃ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

ہارون بن رباب ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے پاس تین یا سات حدیثوں سے زیادہ حدیثیں نہیں تھیں، حالانکہ

۱- مسنن ابن ماجہ ۲۸۹۰، ۲۹۹۳، طبقات ابن سعد ۲/۲۷۱، والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۰/۶۱۳، وکنز العمال ۳۶۶۵، والضعفاء للعقيلي ۸/۲۔

۲- تاریخ بغداد ۳/۳۵۶، والاحادیث الضعیفة ۸۰۳، وکنز العمال ۳۸۹۳۸۔

۳- طبقات ابن سعد ۷/۲۳۳، والجرح ۹/۳۶۷، والجمع ۲/۵۵۱، والکاشف ۳/۶۰۰۵، وسیر النبلاء ۵/۲۶۱۳، وتاریخ الاسلام ۵/۱۶۹، وتهذيب الكمال ۱/۲۵۰ (۸۲/۳۰) وتهذيب التهذيب ۲/۳۱۱۔

آپ شریف ترین لوگوں میں سے تھے۔

۳۱۸۳- محمد بن معمر، ابو شعیبہ، جرانی، یحییٰ بن عبد اللہ بلیتی اور اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ہارون بن رباب کا بیان ہے۔
عرش کو اٹھانے والے فرشتے آٹھ ہیں اور وہ دلکش اور نرم آواز میں ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہیں۔ ان میں سے چار کہتے ہیں اے اللہ ہم آپ کے جان لینے کے بعد آپ کی بردباری پر آپ کی تسبیح بیان کرتے ہیں آپ کی حمد کے ساتھ اور دوسرے چار کہتے ہیں اے اللہ! ہم آپ کے قادر ہونیکے باوجود معاف کرنے پر آپ کی تسبیح بیان کرتے ہیں آپ کی حمد کے ساتھ۔

۳۱۸۴- ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، احمد بن مقدم، حماد بن واقد اور حجاج بن اسود کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ہارون بن رباب نے بیان فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں سے ایک نبی کی طرف وحی کی اپنی قوم کو خبر دو کہ انہوں نے عمارتوں کو آباد کیا ہوا ہے اور اپنے دلوں کو ویران کیا ہوا ہے اور انہوں نے اپنے نفسوں کو اس طرح موٹا کیا ہوا ہے جس طرح کہ ذبح کرنے کے لئے متعین جانور کو ذبح کے دن تک موٹا کیا جاتا ہے۔ پھر یہ نفس ان کی طرف دیکھتا ہے اور ان سے بیزار ہو جاتا ہے۔ پھر اس وقت یہ لوگ مجھ سے دعا کریں گے میں ان کی دعاؤں کو قبول نہیں کروں گا اور یہ مجھ سے مانگیں گے اور میں انہیں عطا نہیں کروں گا۔

ہارون بن رباب الاسدی رحمہ اللہ کی مسانید

ہارون بن رباب اسدی رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک، حضرت احنف بن قیس اور کنانہ ابن نعیم رحمہ اللہ سے مسند احادیث روایت کی ہیں۔

۳۱۸۵- مخلد بن جعفر، سعید بن عجب، احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، عمر بن عبد الواحد، اوزاعی، ہارون بن رباب اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اہل جنت کو (حضرت) آدم علیہ السلام کی صورت پر تینتیس سال کی عمر داڑھی اور مونچھوں کے بغیر اٹھایا جائے گا اور اس وقت ان کے سر کے بال سیاہ ہوں گے۔ پھر انہیں ایک درخت کی جانب لیجا یا جائے گا اور وہ اس سے لباس پہنیں گے پھر نہ تو ان کا لباس بوسیدہ ہوگا اور نہ ان کی جوانی ختم ہوگی۔

عمر بن عبد الواحد کے علاوہ دوسرے راویوں نے اس حدیث کو اوزاعی رحمہ اللہ سے روایت کیا اور انہوں نے ہارون بن رباب کے درمیان ایک مجہول راوی کا واسطہ بھی بیان کیا۔ چنانچہ اس طریق کے الفاظ یہ ہیں اوزاعی عن ہارون بن رباب قال حدثنی من سمع انسا۔

۳۱۸۶- محمد بن احمد بن مخلد، ابراہیم بن ہشیم بلدی، محمد بن کثیر، اوزاعی، ہارون بن رباب، احنف بن قیس کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابو ذرؓ کا بیان ہے، میرے خلیل ابو القاسمؓ نے مجھ سے بیان کیا:

”(جو مومن) بندہ بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کا ایک درجہ بلند کرتے ہیں اور ایک گناہ معاف کرتے ہیں۔“

۳۱۸۷- قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم الملاء، محمد بن ایوب، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبید بن یعیش، احمد بن حسن

بن جعفر حنفی، عبداللہ بن مبارک، اوزاعی، معمر، ہارون بن ربیع، کنانہ ابن نعیم اور قبیصہ بن مخارق کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

تم میں سے کسی کا اپنے عضو تناسل کو چمڑے کے ٹکڑے سے باندھ دینا یہاں تک کہ اس کی مردانہ طاقت ختم ہو جائے۔ لوگوں سے نکاح کے بارے میں سوال کرنے سے بہتر ہے۔

یہ حدیث ہارون سے ان الفاظ میں غریب ہے اور اس حدیث کو مصنف رحمہ اللہ نے صرف حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۱۸۸- محمد بن مظفر، عبداللہ بن محمد بن عمر، حسانی، ہاشم بن قاسم، حسانی، عکاشی، اوزاعی، ہارون اور قبیصہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں۔

جس شخص نے کسی مؤمن کو خوش کیا تو اس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اور جس نے کسی مؤمن کی تعظیم کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی اور جس نے کسی مؤمن کا اکرام کیا تو اس نے اللہ تعالیٰ کا اکرام کیا۔

یہ حدیث اوزاعی عن ہارون کے طریق سے غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف عکاشی کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۲۰۷ منصور بن زاذان

اور ان عظیم انسانوں میں سے قراء اور نو جوانوں کی زینت اور قرآن کریم کی تلاوت سے غیر معمولی شغف رکھنے والے منصور بن زاذان بھی ہیں۔

۳۱۸۹- مؤلف حلیہ علامہ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم سے ابو محمد بن حیان نے حسن بن ہارون ابو معمر قطعی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ عباد بن عوام کا بیان ہے:

میں منصور بن زاذان کے جنازے میں حاضر ہوا، تو میں نے ان کے جنازے میں عیسائیوں، یہودیوں اور مجوسیوں سب کو علیحدہ علیحدہ گروہوں کی شکل میں جنازے کی جگہ پر کھڑے دیکھا اور اس وقت میں نو عمر تھا اور میرے ماموں نے لوگوں کی کثرت کی بناء پر میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔

۳۱۹۰- احمد بن بندار، محمد بن اسحق بن ملہ، حاتم بن یونس، ابن ابی شیبہ اور ہشیم کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو حمزہ کا بیان ہے۔

۱- سنن الترمذی ۳۸۸، ۳۸۹، و سنن النسائی ۲۲۸/۲، و سنن ابن ماجہ ۱۳۲۳، و مسند الامام احمد ۵/۱۶۴، ۲۸۰.

۲- السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۳۸۵، ۳۸۹، ۱۰/۳، والمصنف لابن ابی شیبہ ۵۱/۲، والمصنف لعبد الرزاق ۳۵۶۱.

۳- ۳۸۴۶، ۵۹۱۷، وصحیح ابن خزیمہ ۳۱۶.

۴- تاریخ أصیہان للمصنف ۲/۲۹۴، والعلل المتناہیة ۲/۲۲، و تحاف السادة المتقین ۵/۲۳۸، و تذکرۃ الموضوعات

للفتی ۱۴.

۵- طبقات ابن سعد ۷/۳۱۱، و التاريخ الكبير ۷/۱۳۹۲، والصغير ۲/۳۰، والجرح ۸/۷۵۹، والجمع ۲/۳۹۵.

۶- سير النبلاء ۵/۳۳۱، والكاشف ۳/۵۷۳۳، و تذکرۃ الحفاظ ۴/۱۴۱، والتقريب ۲/۲۷۵، والخلاصة ۳/۷۲۰۵.

۷- تهذيب التهذيب ۱۰/۳۰۶، وتهذيب الكمال ۱۱/۶۱۹، و شذرات الذهب ۱/۱۸۱.

میں نے منصور بن زاذان کے جنازے کے وقت مردوں، عورتوں، عیسائیوں اور یہودیوں کو علیحدہ علیحدہ گروہوں کی شکل میں دیکھا۔
۳۱۹۱- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق ثقفی، محمد بن زکریا بن اسماعیل اور مخلد بن حسین کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ہشام نے فرمایا:
میں نے مسجد واسط میں منصور بن زاذان کے پہلو میں جمعہ کے دن نماز پڑھی اور انہوں نے دو مرتبہ قرآن کریم ختم کیا اور
تیسری مرتبہ طواسین تک پڑھا اور آپ نے بارہ ہاتھ کا عمامہ باندھا ہوا تھا اور اسے اپنے آنسوؤں سے تر کر دیا اور اتار کر اپنے سامنے
رکھ دیا۔

۳۱۹۲- بکثرت تلاوت قرآن کریم..... ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، محمد بن عیینہ اور مخلد بن حسین کے
اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ہشام بن حسان کا بیان ہے:

میں اور منصور بن زاذان ایک ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور مخلد نے اپنی دونوں انگلیوں سبابہ اور اس کے ساتھ والی کے ساتھ
اشارہ کیا۔

اور جب رمضان کا مہینہ آتا تو آپ مغرب اور عشاء کے درمیان دو مرتبہ قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے اور تیسری مرتبہ طواسین
تک پڑھا کرتے تھے اور اس زمانے میں لوگ رمضان کے مہینے میں عشاء کی نماز کو ایک چوتھائی رات تک مؤخر کیا کرتے تھے۔ چنانچہ
بعض اوقات ایسا ہوتا کہ منصور بن زاذان رحمہ اللہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد آتے اور اس وقت حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اپنے
شاگردوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ایک ستون کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور پورا قرآن کریم ختم کر لیتے اور پھر حسن
بصری رحمہ اللہ اور آپ کے شاگردوں کے مجلس سے اٹھنے سے پہلے ان کے پاس جا کر بیٹھ جاتے اور آپ ظہر اور عصر کے درمیان بھی ایک
قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے اور اسی طرح غیر رمضان میں بھی مغرب اور عشاء کے درمیان ایک قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے۔ آپ
جب آتے تو اپنا عمامہ کندھے پر ڈالے ہوتے اور نماز پڑھنا شروع کرتے اور اس دوران روتے اور اپنے آنسوؤں کو عمامے سے پونچھتے
اور آپ اس طرح کرتے رہتے یہاں تک کہ عمامے کو آنسوؤں سے تر کر دیتے پھر اسے لپیٹ کر اپنے سامنے رکھ دیتے۔

مخلد کا بیان ہے کہ ہشام کے علاوہ کوئی اور اگر مجھے یہ بات سنا تا تو میں اس کی تصدیق نہیں کرتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہشام اور
مخلد دونوں اکٹھے نماز پڑھا کرتے تھے۔

۳۱۹۳- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، محمد بن زکریا اور صالح بن عمر خالی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ۔
حسن بصری رحمہ اللہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے ہوتے تھے اور آپ کے مجلس سے اٹھنے سے پہلے پہلے منصور بن زاذان
رحمہ اللہ قرآن کریم ختم کر لیا کرتے تھے۔

۳۱۹۴- مخلد بن جعفر، جعفر فریابی، عباس، یحییٰ بن ابی بکیر، شعبہ اور ہشام بن حسان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ
انہوں نے مغرب اور عشاء کے درمیان منصور بن زاذان کے پہلو میں نماز پڑھی اور انہوں نے اس دوران ایک مرتبہ قرآن
کریم ختم کیا اور دوسری مرتبہ سورہ نحل تک پہنچے۔

۳۱۹۵- مؤلف حلیہ علامہ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابراہیم بن محمد بن حسن، حسن بن
علی بن عیاش، یوسف بن یونس اور مخلد بن حسین کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ
منصور بن زاذان ہر دن رات میں قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے۔

۳۱۹۶- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، محمد بن عمرو، سعید بن عامر اور علاء کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

وہ واسطہ کی مسجد میں داخل ہوئے اور آپ کے داخل ہونے کے بعد مؤذن نے اذان دی اذان کے بعد منصور بن زاذان شریف لائے اور انہوں نے نماز پڑھنی شروع کی۔ علاء کا بیان ہے کہ میں نے جماعت کے کھڑے ہونے سے پہلے انہیں گیارہ مرتبہ سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔

۳۱۹- احمد بن محمد بن سنان، ابوالعباس سراج، محمد بن سعد بن ابراہیم زہری، احمد بن حاتم الطویل، شعیب بن حرب اور ابو عوانہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

اگر منصور بن زاذان سے کہا جائے آپ آج یا کل انتقال کر جائیں گے تو وہ اپنے عمل میں کوئی اضافہ نہیں کریں گے۔
۳۱۹۸- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور جوہری، حارث بن شریح اور ہشیم کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

جب منصور بن زاذان کا انتقال ہو گیا تو ان کی ایک رومی باندی نے ہشیم سے کہا، جس طرح آدمی اپنی پوی کے پاس لیٹتا ہے منصور اپنی پوری زندگی میں صرف دو مرتبہ اس طرح لیٹے، جس دن ان کی والدہ کا انتقال ہوا اس رات اور جس دن ان کے بیٹے کا انتقال ہوا اس رات، اس کے علاوہ جب بھی انہیں میرے پاس آنے کی ضرورت ہوتی تو وہ اپنی ضرورت پوری کرتے پھر غسل کرتے اور عبادت میں مشغول ہو جاتے۔

۳۱۹۹- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، شریح اور خلف بن خلیفہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ منصور بن زاذان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

فکر اور غم نیکیوں میں جبکہ اکڑنا اور اترانا برائیوں میں اضافہ کرتے ہیں۔

۳۲۰- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، عبد الوہاب خفاف، عثمان ابوسلمہ اور منصور کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ ارشاد فرماتے ہیں:

مجھے اس بات کی خبر دی گئی کہ جن لوگوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا ان میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے، اہل جہنم ان کی بدبو کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا ہوں گے تو اس سے کہا جائے گا، تمہارے لئے ہلاکت ہو تم کیا کام کرتے تھے؟ کیا ہمیں وہ بدبو کافی نہیں تھی جس میں ہم تھے یہاں تک کہ ہم اور تیری بدبو کے عذاب میں بھی مبتلا ہو گئے تو وہ آدمی جواب میں کہے گا میں عالم تھا اور میں نے اپنے علم سے نفع نہیں اٹھایا

منصور بن زاذان کی مسانید..... منصور بن زاذان رحمہ اللہ نے حضرت انسؓ سے مسند احادیث روایت کی ہیں اور آپ کی اکثر حدیثیں حسن بصری رحمہ اللہ اور ابن سیرین رحمہ اللہ سے ہیں ان حضرات کے علاوہ آپ نے ابو قلابہ، حمید بن حلال، معاویہ بن قرہ، قتادہ، عطاء بن ابی رباح، عمرو بن دینار، عبد الرحمن بن قاسم، نافع، میمون ابن ابی شیبہ اور حارث عکلی وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں۔
۳۲۰- محمد بن علی بن حبیش، حسن بن محمد بن حاتم ابن عبید، محمد بن صالح، بقیہ بن الولید، سلام بن عطیہ، یزید بن سنان اموی اور منصور بن زاذان رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت انسؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں:

فرقہ تدریہ سے تعلق رکھنے والے لوگ عرب کے مجوسی ہیں اگرچہ وہ نمازیں بھی پڑھیں اور روزے بھی رکھیں۔

۳۳۰- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، محمد بن ابونعیم واسطی، ہشیم، منصور اور حسن بصری رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا

۱- سنن أبی داؤد، کتاب السنۃ باب ۱۶، والسنۃ لابن أبی عاصم ۱۳۶/۱، وتاریخ بغداد ۱۳/۱۱۳، والمطالب العالیۃ ۲۹۳۸، والجامع الکبیر للسیوطی ۱۰۲/۲، والعلل المتناہیۃ ۱۳۵/۱، ۱۳۸، واللائلی المصنوعۃ ۱۳۳/۱، ۱۳۵، والدر المنثور ۱۳۸/۶

ہے کہ حضرت عمران بن حصینؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: حیا ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں جانے کا سبب ہے اور فحش گوئی بد اخلاقی میں سے ہے اور بد اخلاقی جہنم میں جانے کا سبب ہے۔ اس روایت کو حسن بصری رحمہ اللہ نے حضرت ابوبکرؓ سے بھی روایت کیا ہے۔

۳۲۰۳- احمد بن یعقوب بن مہر جان، حسن بن علی عمری، اسماعیل بن موسیٰ فزاری، عبد اللہ بن عون، ہشیم، منصور بن زاذان، حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت ابوبکرؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”حیا ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں جانے کا سبب ہے جبکہ فحش گوئی بد اخلاقی میں سے ہے اور بد اخلاقی جہنم میں جانے کا سبب ہے“

اس حدیث کو ہشیم نے جب بغداد میں روایت کیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرنے والے صحابی کا نام ابوبکرؓ بیان کیا اور جب واسطہ میں انہوں نے اس حدیث کو روایت کیا تو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرنے والے صحابی کا نام عمران بن حصینؓ بیان کیا۔

۳۲۰۴- احمد بن جعفر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، امام احمد بن حنبل، ہشیم، منصور، حسن اور عمران بن حصینؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ: انصار میں سے ایک صحابی نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا۔ جبکہ اس کے پاس اس کے علاوہ مال بالکل نہیں تھا، جب آنحضرت ﷺ کو اس بات کی خبر پہنچی تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھوں گا پھر آپ نے غلاموں کو بلایا اور انہیں تین حصوں میں تقسیم کر دیا اور ان میں سے دو کو آزاد کر دیا اور چار کو دوبارہ غلام بنا دیا۔ ۳۲۰۵- علی بن حمید واسطی، اسلم بن ہل واسطی، زکریا بن یحییٰ دحمویہ، ہشیم، منصور، ابن سیرین اور حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

تمہارے پاس اہل یمن آئیں گے وہ سب سے زیادہ نرم دل لوگ ہیں، ایمان یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے۔

۳۲۰۶- تین عرب قبائل کے بارے میں حضور ﷺ کا فرمان..... ابوبکر بن خلد، حارث بن ابواسامہ، ابوالنضر ہاشم بن قاسم، سلام بن سلم، زید غمی، منصور، ابن سیرین اور ابو ہریرہؓ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرب قبیلوں کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے ان کے بارے میں اس دن کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر صحابہ کرام نے دوبارہ تین قبیلوں بنو عامر، بنو غطفان اور بنو تمیم کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے بنو عامر کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وہ ایک حسین اور خوشنما اونٹ کے مثل ہیں جو درخت کے کنارے سے پتے کھاتا ہے۔

بنو غطفان کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک خوبصورت پھول کی مانند ہیں جو پانی میں اگتا ہے۔

اور بنو تمیم کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک بلند ٹیلے کی مانند ہیں اور ان سے دشمنی کرنے والا انہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۵۹، سنن الترمذی ۲۰۰۹، ۲۶۱۵، سنن ابن ماجہ ۴۱۸۴، مسند الامام احمد ۹/۱، ۵۰۱، المستدرک ۵۲/۱، ۵۳، ۱۵۴، صحیح ابن حبان ۲۴، ۱۹۲۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۱۸، ۱۷۸، وفتح الباری ۱۰/۳۳۸، ۵۲۲۔

۲۔ سنن النسائی ۶۴/۴، مسند الامام احمد ۴۳۱/۴، سنن سعید بن منصور ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، مشکاة المصابیح ۳۳۹۰، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۱۷۹، وجمع الزوائد ۴/۲۱۱۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ لوگوں نے بنو تمیم کے بارے میں کچھ اعتراضات کیے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خاموش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ بنی تمیم کے ساتھ صرف خیر ہی چاہتے ہیں وہ بڑے بڑے سروں والے زیادہ عقلوں والے ثابت قدم رہنے والے اور دجال سے شدید ترین قتال کرنے والے اور آخری زمانے میں حق کی حمایت کرنے والے ہیں۔ یہ حدیث منصور کی سند سے غریب ہے اور اس میں ابوالنضر۔ سلام سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۲۰۷- ابو بکر بن محمد بن احمد بغدادی، حسن بن سعید التوفی، عبد اللہ بن سلیمان، کثیر بن سلیم، منصور بن زاذان، ابن سیرین اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”اللہ تعالیٰ نے کوئی صبح ایسی نہیں پیدا کی کہ کوئی مقرب فرشتہ یا اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا نبی جانتا ہو کہ اس دن کے آخری حصے میں کیا ہوگا، اللہ تعالیٰ اس میں ہرزین پر چلنے والے جاندار کی غذا تقسیم فرماتے ہیں یہاں تک کہ ایک آدمی زمین کے آخری کنارے سے آتا ہے اور شیطان اس کے دو کندھوں کے درمیان ہوتا ہے اور اسے کہتا ہے حق معاملے میں جھوٹ بول، چنانچہ لوگوں میں سے بعض اپنا رزق جھوٹ اور گناہ کے ذریعے حاصل کرتے ہیں اور ایسے لوگ ہر اس نقصان میں ہیں اور بعض لوگ اپنا رزق نیکی اور خوف خدا سے حاصل کرتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کا پختہ ارادہ کیا ہوا ہے۔“

یہ حدیث منصور رحمہ اللہ عن ابن سیرین رحمہ اللہ کے طریق سے غریب ہے اور ابن سیرین رحمہ اللہ سے صرف منصور ہی نے اسے روایت کیا ہے۔

۳۲۰۸- علی بن حمید واسطی، اسلم بن سہل، سعید بن ادریس، ہشیم، منصور، قتادہ، انس بن مالک اور حضرت زید بن ثابتؓ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کی پھر ہم نماز کے لئے گئے۔ یہ حدیث قتادہ کے طریق سے صحیح اور مشہور ہے جبکہ منصور کے طریق سے غریب ہے اور اسے روایت کرنے میں ہشیم متفرد ہیں۔

۳۲۰۹- صذرۃ المنتہی کی نہروں کا بیان..... سعد بن محمد بن ابراہیم الناقہ، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، مسلم بن سعید، منصور بن زاذان، قتادہ اور حضرت انسؓ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

”صذرۃ المنتہی کے نیچے سے چار نہریں نکلتی ہیں دو باطنی اور دو ظاہری اور میں نے ہاتھی کے کانوں جیسے درخت کے پتے دیکھے اور اس کا پھل مقام ہجر کے مشکوں جیسا تھا۔“

قتادہ کے طریق سے یہ حدیث صحیح اور مشہور ہے، جبکہ منصور کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے ابن ابی شیبہ عن منصور کے طریق سے ہی نقل کیا ہے۔

۳۲۱۰- محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبد الرحمن واسطی، یزید بن ہارون، مسلم بن سعید ثقفی، منصور بن زاذان، معاویہ بن قرہ اور حضرت معقل بن یسار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے:

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا یا رسول اللہ (ﷺ) میں نے ایک اعلیٰ نسب والی، دین دار اور صاحب منصب

۱- تاریخ بغداد ۹/۱۹۵، ومجمع الزوائد ۱۰/۳۳۱، والعلل المتناہیۃ ۱/۳۰۰، والمطالب العالیۃ ۲۲۳۲، وکنز العمال

۳۲۰۰۳، ۳۸۰۳۱

۲- مجمع الزوائد ۴/۷۲، والترغیب والترہیب ۲/۵۳۷

عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا ہے، مگر وہ بانجھ ہے آپ نے اسے منع فرمایا، وہ آدمی آپ کے پاس دوسری مرتبہ آیا تو آپ نے اسے دوسری مرتبہ بھی منع کر دیا اور پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح کرو میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔“

یہ حدیث منصور کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں مستلم مفرد ہیں۔

۳۲۱۱۔ ابو بکر بن مالک عبد اللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، یزید بن ہارون، مستلم بن سعید ثقفی، منصور بن زاذان، قرہ بن معقل بن یسار کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”فتنے کے زمانے میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے۔“

یہ حدیث بھی منصور کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں مستلم مفرد ہیں۔

۳۲۱۲۔ اسلام کی پانچ بنیادی باتیں..... ابو بکر بن خالد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، ابو شیبہ، مسلم بن سعید، منصور، حارث عسکلی اور حضرت ابو وائل کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا، آپ حج تو کرتے ہیں لیکن جہاد نہیں کرتے تو آپ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔“

سرور بن مغیرہ نے بھی اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے۔

(۲۰۸) بدیل بن میسرہ رحمہ اللہ

اور اس کتاب میں مذکور اہل اللہ میں سے ایک ہستی بدیل بن میسرہ عقیلی ہیں۔ آپ انتہائی مخلص، عبادت میں سخت محنت کرنے والے، دنیا سے کنارہ کش انسان تھے۔

۳۲۱۳۔ ابو بکر بن خالد، حسن بن علی، برقعیدی، سلمہ بن شیبہ، فریابی اور سری بن یحییٰ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ بدیل عقیلی نے ارشاد فرمایا:

۱۔ سنن ابی داؤد ۲۰۵۰، سنن النسائی، کتاب الحج باب ۱۱، ومنن ابن ماجہ ۱۸۴۶، والمستدرک ۱۶۲/۲، وصحیح ابن حبان ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، (موارد) ومشکاة المصابیح ۳۰۹۱، وقلخیص الحبیر ۱۱۶۱۳، وکشف الخفا ۳۶۲/۱، ۳۸۰، والترغیب والترہیب ۳۶۳، واتحاف السادة المتقین ۲۸۶/۵۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن ۱۳۰، ولسن الترمذی ۲۲۰۱، ومنن ابن ماجہ ۳۹۸۵، ومشکاة المصابیح ۱۸/۱۳، ۱۹، وفتح الباری ۱۸/۱۳، ومسنند الامام احمد ۲۷/۵۔

۳۔ صحیح البخاری ۹/۱، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۰، ۲۱، ولسن الترمذی ۲۶۰۹، ومسنند الامام احمد ۲۶/۲، ۹۳، ۱۲۰، ۳۶۳/۳، ۳۶۳، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳۵۸/۱، ۸۱۱/۳، ۱۹۹، وفتح الباری ۳۹/۱،

۴۔ طبقات ابن سعد ۳۹/۷، والتاریخ الکبیر ۱۲۲/۱، ۱۲۲/۲، والجرح ۳۲۸/۱، والجمع ۶۳/۱، والکاشف ۱۵۰/۱، ۱۵۱، والتاریخ الکبیر ۱۲۲/۱، ۱۲۲/۲، وتهذیب الکمال ۶۳۸، (۳۱/۳)، وتهذیب التهذیب ۳۲۳/۱۔

جو شخص اپنے علم سے اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف پوری توجہ فرماتے ہیں اور بندوں کے دلوں کو بھی اس کی طرف متوجہ کرتے ہیں اور جو شخص غیر اللہ کے لئے عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنی توجہ بھی ہٹا دیتے ہیں اور اپنے بندوں کے دلوں کو بھی اس سے موڑ دیتے ہیں۔

۳۲۱۳- مؤلف حلیہ علامہ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ ان سے احمد بن محمد بن عمر نے عبد اللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر، مسع، ولید بن ہشام اور بدیل عقیلی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ:

روزہ عبادت گزاروں کے لئے قید خانہ ہے۔

۳۲۱۵- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار اور مہدی بن میمون کے اسنادی حوالے سے بقول ہے کہ:

جس رات بدیل عقیلی کا انتقال ہوا، انہوں نے خواب میں دیکھا، ایک کہنے والا کہہ رہا ہے سن لو! بدیل جنت کے مکینوں میں سے ہو گیا

بدیل رحمہ اللہ کی مسانید

بدیل بن میسرہ عقیلی رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالکؓ سے مسند احادیث روایت کی ہیں اس کے علاوہ ابوالجوزاء اور عبد اللہ بن شقیق سے بھی آپ کا سماع ثابت ہے۔

۳۲۱۶- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد الطیالسی، عبد الرحمن بن بدیل عقیلی، بدیل بن میسرہ عقیلی اور حضرت انس بن مالکؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے کچھ اپنے بھی ہیں“ اس پر آپ ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل قرآن اللہ کے اپنے اور خاص لوگ ہیں“

۳۲۱۷- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد الطیالسی، عبد الرحمن بن بدیل عقیلی، بدیل بن میسرہ عقیلی، ابوالجوزاء کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ

”رسول اللہ ﷺ نماز کی ابتداء تکبیر سے اور قرآء کی ابتداء ”بسم اللہ رب العالمین“ سے کیا کرتے تھے اور جب رکوع کرتے تو اپنا سر نہ تو زیادہ بلند کرتے اور نہ زیادہ پست، بلکہ درمیان میں ہوتا۔“

۳۲۱۸- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد الطیالسی، ہارون اعور، بدیل عقیلی، عبد اللہ بن شقیق اور حضرت عائشہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ نبی ﷺ نے

”فروح وریحان کی قرأت کی۔“

(۲۰۹) طلق بن حبیبؒ

اور ان عظیم انسانوں میں سے اپنے وعدے کی پاسداری کرنے والے، شریف عبادت گزار اور عقل مند طلق بن حبیب بھی ہیں۔

۳۲۱۹- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر اور عوف کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ طلق بن

۱- مسن ابن ماجہ ۴۱۵، ومسن الامام احمد ۳/۱۲۸، ۲۳۲، ومسن الذاری ۲/۳۳۳، والمستدرک ۵۵۶/۱، والمطالب العالیہ ۳۵۰۰، والترغیب والترہیب ۳۵۳/۲، وكشف الخفا ۲/۲۹۳، وتاریخ بغداد ۲/۳۱۱، ومیزان الاعتدال ۷۸۵، واللسان ۵/۸۷۲، طبقات ابن سعد ۲/۲۲۷، والتاریخ الکبیر ۳/۳۱۳۸، والجرح ۳/۲۱۵۷، والجمع ۱/۲۳۵، وسیر النبلاء ۲/۶۰۱، والکاشف ۲/۲۵۰۶، والمیزان ۲/۳۰۲۳، والتقریب ۱/۳۸۰، وتهذیب التهذیب ۵/۳۱، والخلاصة ۲/۳۲۰۸.

حبیب اپنی دعائیں کہا کرتے تھے:

”اے اللہ میں آپ سے ڈرنے والوں کے علم کا، آپ کے بارے میں علم رکھنے والوں کے خوف کا، آپ پر بھروسہ کرنے والوں کے یقین کا، آپ پر ایمان رکھنے والوں کے توکل کا، آپ کے سامنے تواضع کرنے والوں کے رجوع کا اور آپ کی طرف رجوع کرنے والوں کی تواضع کا اور صبر کرنے والوں کے شکر کا اور شکر کرنے والوں کے اجر کا اور آپ کے محبوب اور نوازے ہوئے لوگوں کی نجات کا آپ سے سوال کرتا ہوں۔“

۳۲۲۰- ابو بکر آجری، عمر بن ایوب سقطی، ابو ہمام، قبیصہ، سفیان اور عاصم احول کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

بکر بن ایوب کی طلق بن حبیب سے ملاقات ہوئی تو بکر نے ان سے درخواست کی کہ تقویٰ کے بارے میں جو کچھ آپ کو یاد ہے اس میں سے تھوڑا بہت ہمیں بھی بتلا دیجئے، یہ سن کر طلق بن حبیب نے جواب دیا، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے کام اللہ تعالیٰ کے نور کی ہدایت میں کرو، اللہ تعالیٰ سے اچھے بدلے کی امید رکھو اور تقویٰ اللہ تعالیٰ کے نور کی ہدایت کے مطابق گناہوں کو چھوڑ دینے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنے کا نام ہے۔

۳۲۲۱- احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر اور ابن عیینہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو نوح کے بیٹے کا بیان ہے:

ہمارے شہر میں طلق بن حبیب سے زیادہ اچھی طرح نماز کا اہتمام کرنے والا کوئی نہیں۔

۳۲۲۲- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمید بن سفیان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبد الکریم نے بیان کیا:

طلق بن حبیب جب قراۃ کی ابتداء کرتے تو آپ سورہ عنکبوت تک پہنچنے سے پہلے رکوع نہیں کرتے تھے اور آپ فرمایا کرتے تھے، میری خواہش ہے کہ میں مزید قیام کروں لیکن میری کمر میں درد شروع ہو گیا ہے۔

۳۲۲۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابو معمر، سفیان اور عبد الکریم بن امیہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ طلق بن حبیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

قرآن کریم کی تلاوت کرتے وقت سب سے زیادہ حسین آواز اس شخص کی ہے کہ جسے قرآن کریم پڑھتے دیکھ کر آپ یہ اندازہ لگالیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر رہا ہے۔ عبد الکریم کا بیان ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت طلق کی یہی حالت ہوتی تھی اور طلق رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے، میری خواہش ہے کہ میں اس وقت تک نماز میں کھڑا رہوں جب تک میری کمر میں درد نہ ہو جائے، چنانچہ آپ سورہ بقرہ سے نماز کی ابتداء کرتے اور سورہ عنکبوت تک پہنچنے سے پہلے رکوع نہیں کرتے تھے۔

۳۲۲۴- عبد اللہ بن محمد، محمد بن حنبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، زید بن حباب، عبد الحمید بن عبد اللہ بن مسلم بن یسار اور کلثوم بن جیر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

بصرہ میں تمنا کرنے والے ”طلق بن حبیب رحمہ اللہ کی عبادت اور مسلم بن یسار رحمہ اللہ کی بردباری کی تمنا کیا کرتے تھے۔“

۳۲۲۵- محمد بن علی بن عاصم، حسین بن محمد مودود، ابراہیم بن سعید، روح اور ابن عوف کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

طلق بن حبیب رحمہ اللہ اپنے وعظ میں کہا کرتے تھے: اے ابن آدم، دنیا تیرا گھر نہیں ہے اور تو اس میں سے کچھ جمع نہیں کر سکے گا، لہذا اے ابن آدم تو معمولی بات کے معاملے میں اللہ سے ڈر کیونکہ تو آخرت میں اس کا سامنا کرے گا۔

۳۲۲۶- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان، معمر اور سعد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

جب یہ لوگ طلق بن حبیب رحمہ اللہ سے ملتے تو ان کی جدائی سے پہلے پہلے طلق بن حبیب رحمہ اللہ یہ دعا ضرور پڑھتے:

”اے اللہ آپ مومنین کے لئے ہدایت کے معالے کو پختہ کر دیجئے تاکہ آپ اس کے ذریعے اپنے دوستوں کو عزت دیں اور

اپنے دشمنوں کو ذلیل کریں اور آپ کے دوست اس کی وجہ سے آپ کی اطاعت میں مشغول ہو جائیں اور آپ کے غصے سے بہت دور ہو جائیں۔“

سعد بن ابراہیم کا بیان ہے کہ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ کے حقوق اتنے زیادہ ہیں کہ بندہ ان کی ادائیگی نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں انسان کے شمار سے باہر ہیں، لیکن صبح شام اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے گناہوں سے توبہ کیا کرو۔

۳۲۲۷- ابو محمد بن حیان، علی بن جبلة، محمد بن عبد العزیز، عبد العزیز، مسیب اور یزید بن ابی زیاد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ طلق بن حبیب رحمہ اللہ نے ان سے بیان کیا:

انجیل میں باری تعالیٰ کا یہ ارشاد لکھا ہوا ہے اے ابن آدم، غصے کے وقت مجھے یاد کیا کرو، میں بھی غصے کے وقت تمہیں یاد کیا کروں گا اور میں جن لوگوں کو بے برکتی کی بناء پر گھٹا گھٹا کر کم کرتا ہوں تمہیں ان سے علیحدہ رکھوں گا اور جب تم پر ظلم کیا جائے تو صبر کرو، کیونکہ تمہارا ایک ایسا مددگار موجود ہے، جو تمہارے اپنی ذات کے لئے مددگار بننے سے بہتر ہے۔

۳۲۲۸- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن آدم، ابو بکر نبھلی اور حبیب بن ابی ثابت کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ طلق ابن حبیب نے بیان فرمایا:

بندہ مؤمن کا انتقال دو نیکیوں کے درمیان میں ہوتا ہے ان میں ایک کو وہ ادا کر چکا ہوتا ہے اور ایک کا انتظار کر رہا ہوتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ کی مراد ان دو نیکیوں سے نماز تھی۔

طلق بن حبیب رحمہ اللہ کی مسانید..... طلق بن حبیب رحمہ اللہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ نے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ اور حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مسند احادیث روایت کی ہیں جبکہ تابعین میں سے بشیر بن کعب اور دوسرے کیار تابعین سے آپ نے مسند احادیث روایت کی ہیں۔

۳۲۲۹- محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، محمود بن غیلان، مؤمل بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، حمید، طلق بن حبیب اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے:

”چار چیزیں جس شخص کو دیدی گئیں تو اسے دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں دیدی گئیں، شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، مصائب پر صبر کرنے والا جسم اور ایسی بیوی جو اس کی عدم موجودگی میں اپنے نفس اور اس کے مال میں کسی خیانت کا ارتکاب نہ کرے۔“

یہ حدیث طلق بن حبیب رحمہ اللہ کے طریق سے غریب ہے اور اس کو مرفوعاً اور متصلاً صرف مؤمل نے ہی حماد سے روایت کیا ہے۔

۳۲۳۰- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، شیبان بن فروخ، قاسم بن فضل اور سعید بن مہلب کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ طلق بن حبیب کا بیان ہے:

میں اہل جہنم کے بارے میں شفاعت کا انکار کرنے والے لوگوں میں سخت ترین موقف رکھنے والا آدمی تھا، یہاں تک کہ میری ملاقات حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے ہوئی تو میں نے ان کے سامنے وہ آیتیں کہ جن میں اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم کے جہنم سے نہ نکالے جانے کا تذکرہ کیا ہے پڑھنی شروع کیں اور جتنی آیتیں پڑھنے کی میرے اندر طاقت تھی وہ میں نے پڑھ کر انہیں سنا دیں، ان آیتوں کو سن کر حضرت جابرؓ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے طلق! کیا تم اپنے آپ کو مجھ سے زیادہ قرآن و سنت سے واقفیت رکھنے والا سمجھتے ہو، میں نے

کہا نہیں اور پھر میں نے آپ کے سامنے سر جھکا لیا، تو حضرت جابرؓ نے ارشاد فرمایا جو آیتیں تم نے میرے سامنے تلاوت کی ہیں ان کا مصداق تو کفار اور مشرکین ہیں اور جن لوگوں کی بارے میں شفاعت قبول کی جائے گی وہ ایسے مؤمنین ہوں گے جن سے دنیا میں کچھ گناہ سرزد ہوئے ہوں گے چنانچہ انہیں ان گناہوں کے بدلے میں عذاب دیا جائے گا اور پھر انہیں جہنم سے نکالا جائے گا۔ طلق بن حبیب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ پھر حضرت جابرؓ نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہو:

(اہل جہنم میں سے گناہ گار مؤمنوں کو) آگ میں داخل ہونے کے بعد آگ سے نکالا جائے گا۔

اس کے بعد بخت جابرؓ نے ارشاد فرمایا: جو آیتیں تم نے میرے سامنے پڑھیں ہم بھی انہیں پڑھتے ہیں یعنی ہم ان سے غافل نہیں ہیں۔

اس حدیث کو علی بن جعد نے قاسم بن فضل عن طلق بن حبیب کے طریق سے سعید بن مہلب کے واسطے کے بغیر نقل کیا ہے۔

۳۲۳۱- ابوبکر بن محمد بن عبد اللہ القاری، عبید اللہ بن حسن، مسدد، ابوعوانہ، ابوبشر، طلق بن حبیب، بشر بن کعب عدوی اور ابوذر غفاریؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

”آپ ﷺ نے (حضرت ابوذرؓ کو خطاب کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا کہ کیا میں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی طرف تمہاری راہنمائی نہیں کروں؟

انہوں نے فرمایا کیوں نہیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“

(۲۱۰) یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ ۲

اور دین کے محافظوں میں سے ایک باخبر راوی، صاحب فکر اور صاحب بصیرت مؤمن ابونصر یحییٰ بن ابی کثیر بھی ہیں، آپ جادہ مستقیم پر گامزن، پرہیزگار و دور اندیش اور فقہی مسائل میں اجتہاد کی صلاحیت رکھنے والے انسان تھے۔

۳۲۳۲- مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ سلیمان بن احمد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں انہوں نے معاذ بن ثنیٰ اور مسدد کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ عبد اللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر کا بیان ہے میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”علم جسمانی راحت و آرام کے ساتھ حاصل نہیں کیا جاسکتا۔“

۳۲۳۳- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی آبار اور مسدد کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عبد اللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر اپنے والد کا یہ اثناء نقل کرتے ہیں:

”علم کی میراث سونے کی میراث سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر درست اور پختہ یقین موتوں سے بہتر۔“

۱- سنن ابن ماجہ ۳۸۲۳، ۳۸۲۵، ومسند الامام احمد ۲/۳۶۹، ۵۲۰، ۵۲۵، ۵۳۵، ۴۰۰/۳، ۴۰۲، ۱۸۵/۵، ۵۰
۲- المعجم الكبير للطبرانی ۵/۲۵۷، ومجمع الزوائد ۱۰/۹۸، والاحاف السادة السنية ۶/۲۰۶
والترغيب والترهيب ۲/۳۲۳

۳- طبقات ابن سعد ۵/۵۵۵، والتاريخ الكبير ۸/۳۰۸، والجرح ۹/۵۹۹، والجمع ۲/۵۱۲، وسير السلا ۶/۶۰
وتذكرة الحفاظ ۱/۱۲۸، والميزان ۳/۹۶۰، وتهذيب الكمال ۶/۲۹۰، (۵۰۴/۳۱)، وتهذيب التهذيب ۱۱/۲۶۱

۳۲۳۴- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابوالفتح فزاری اور اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر اور قتادہ فرمایا کرتے تھے:

ان کے نزدیک خواہشات نفسانی سے زیادہ خوفناک چیز اس امث کے حق میں کوئی نہیں۔

۳۲۳۵- عبد اللہ بن محمد، عبدالرحمن بن حسن، ابوالفتح بن وہب، علاف، امام حفص بن عمر اور عامر بن یساف کے سلسلہ سند سے روایت کیا ہے کہ:

یحییٰ بن کثیر غمہ لباس پہننے والے اور وجیہ صورت انسان تھے، آپ نے انتقال کے وقت صرف تینتیس درہم چھوڑے جس سے آپ کے کفن دفن کا انتظام کیا گیا۔

۳۲۳۶- احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسین بن ابی کبشہ، محمد بن بکر اور حمید کندی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر نے ارشاد فرمایا:

قرآن کریم اور علم فقہ کی تعلیم میں مشغول رہنا نفلی نماز میں مشغول رہنے کے برابر ہے۔

۳۲۳۷- محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبد اللہ بابتی اور اوزاعی کے اسنادی واسطے سے منقول ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے:

قیامت کے دن آدمی سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا، اگر اس کی نماز ٹھیک رہی تو اس کے تمام اعمال ٹھیک ہوں گے اور اگر اس کی نماز میں کوئی کوتاہی نکلی تو اس کے بقیہ اعمال میں بھی ضرور کوئی نہ کوئی کوتاہی نکلیے گی۔

۳۲۳۸- احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی داؤد، محمد بن خالد، ولید بن مسلم اور ابو عمر و اوزاعی کے حوالے سے یحییٰ بن ابی کثیر کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

عالم وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

۳۲۳۹- احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی داؤد، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس اور اوزاعی کے اسنادی حوالے سے یحییٰ بن ابی کثیر کا یہ ارشاد منقول ہے:

میں نے جب بھی دو عالموں سے ملاقات کی تو ان میں سے زیادہ توسع رکھنے والے عالم کو زیادہ فقیہ اور سمجھ دار پایا۔

۳۲۴۰- احمد بن اسحاق، عبد اللہ، عمرو بن عثمان اور محمود بن خالد، ولید اور امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ نے بیان فرمایا:

علماء نمک کے مثل ہیں جو ہر چیز کی صحت اور درستگی کا باعث بنتا ہے لیکن جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو اس کو کوئی چیز درست نہیں کر سکتی اور اسے پاؤں کے نیچے روندنا اور پھینک دینا ہی مناسب ہوتا ہے۔

۳۲۴۱- محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبد اللہ، عبدالرحمن بن عمر و اوزاعی کے حوالے سے یحییٰ بن کثیر کا یہ ارشاد منقول ہے:

جس شخص میں چھ صفات پائی جائیں گی تو اس کا ایمان مکمل ہوگا، اللہ کے دشمنوں سے تلوار کے ذریعے جہاد، گرمی کے موسم میں روزے رکھنا، سردیوں کے دنوں میں اچھی طرح وضو کرنا، بارش والے دن میں جلدی نماز پڑھنا، حق پر ہونے کے باوجود لڑائی جھگڑے کو ترک کرنا اور مصیبت کے وقت صبر کرنا۔

۳۲۴۲- محمد بن معمر، ابوشعیب، یحییٰ بن عبد اللہ اور عبدالرحمن بن عمر و اوزاعی کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ

نے ارشاد فرمایا:

لوگ کہتے ہیں فلاں شخص عبادت گزار ہے، حالانکہ عبادت گزار تو صرف پرہیزگار آدمی ہے۔

۳۲۴۳- محمد بن معمر، ابو شعیبہ حرائی، یحییٰ بن عبد اللہ اور امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ میں آپ کو گزرے ہوئے دنوں میں سب سے پہلے سے لے کر آج تک اختیار کرتا ہوں۔

منصور بن محمد بن حسن حذاء، عبد اللہ بن ابی داؤد، محمود بن خالد، ولید اور ابو عمرو کے حوالے سے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا یہ ارشاد منقول ہے: جس شخص کی گفتگو درست ہوئی تو میں نے اس کے اثر اس کے تمام اعمال میں دیکھا اور جس شخص کی گفتگو میں بگاڑ پیدا ہو تو میں نے اس کا اثر اس کے تمام اعمال میں ضرور دیکھا۔

۳۲۴۴- عمر بن احمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بغوی، سرج بن یونس اور ولید کے حوالے سے مروی ہے کہ آدمی کا اپنی نیکیوں کو یاد رکھنا اور اپنے گناہوں کو بھول جانا بڑا سخت دھوکہ ہے۔

۳۲۴۵- محمد بن معمر، عبد اللہ بن حسن، یحییٰ بن عبد اللہ اور امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

سب سے افضل عمل پرہیزگاری ہے اور سب سے افضل عبادت تواضع ہے۔

۳۲۴۶- محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، یزید بن خالد، عیسیٰ بن یونس اور امام اوزاعی کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ: ایک شخص نے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے کہا میں تم سے محبت کرتا ہوں۔

یہ سن کر آپ نے جواب دیا یہ بات میں نے پہلے ہی اپنے دل میں پہچان لی تھی۔

۳۲۴۷- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موکی، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے کہا: جب تو راستہ میں کسی اہل بدعت سے ملے تو دوسرا راستہ اختیار کر لے۔

۳۲۴۸- محمد بن احمد بن حسن، احمد بن یحییٰ جلوانی، سعید بن سلیمان اور عامر بن یساف کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد (فی روضۃ یحبرون) کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد سماع ہے۔

۳۲۴۹- احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث، عباس بن ولید اور ان کے والد ولید کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

امام اوزاعی رحمہ اللہ نے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے باری تعالیٰ کے قول (فی روضۃ یحبرون) (روم ۱۵) کے بارے میں ارشاد فرمایا اس سے مراد سماع ہے۔ جب اہل جنت سماع شروع کریں گے تو جنت میں موجود ہر درخت سے پھول نکل آئیں گے۔

۳۲۵۰- احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث، عمرو بن عثمان، ولید بن مسلم اور ابو عمرو اوزاعی کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ: یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ رمضان کی آمد کے موقع پر یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ مجھے رمضان کے لئے سلامت رکھے اور رمضان کو میرے لئے سلامت رکھے اور مجھے قبولیت کے ساتھ سلامت رکھے۔

۳۲۵۱- احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث، عباس بن ولید اور ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ اوزاعی نے بیان کیا میں نے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

آدمی حلال اور پاکیزہ اشیاء سے روزہ تو رکھتا ہے اور حرام اور گندی چیز یعنی اپنے بھائی کے گوشت سے افطار کرتا ہے اور آپ نے

مزید فرمایا: تمہیں کسی شخص کی بردباری اس وقت تک تعجب میں نہ ڈالے جب تک کہ تم غصے کے وقت اس کے مشاہدہ نہ کر لو اور کسی شخص کی امانت تعجب میں نہ ڈالے جب تک کہ **کے** اندر مال حاصل کرنے کا لالچ نہ ہو، کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ وہ کس پہلو پر گرے گا۔

۳۲۵۲۔ برکت ختم کرنے والی اشیاء..... احمد، عبد اللہ، محمود بن خالد اور ولید کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو عمرو اوزاعی رحمہ اللہ نے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔

تین چیزیں جس گھر میں ہوں گی اس سے برکت اٹھ جائے گی اور وہ تین چیزیں فضول خرچی، زنا کاری اور خیانت ہیں۔
۳۲۵۳۔ محمد بن معمر، ابو شعیبہ حرائی، یحییٰ بن عبد اللہ اور امام اوزاعی کے حوالے سے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

اگر اس امت سے قیامت کا وعدہ نہ کیا گیا ہوتا تو ایک گروہ کے دیکھتے دیکھتے ہی دوسرے گروہ کو زمین میں دھنسا دیا جاتا۔
۳۲۵۴۔ محمد بن عمر بن مسلم، احمد بن خالد بن غزوان، محرز بن عون اور عامر بن یساف کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

اے ابن آدم اچھے اخلاق کی ابتداء اپنے گھر والوں سے کیجئے کیونکہ دوسرے لوگوں کے ساتھ تمہارا میل جول ان کے مقابلے میں ہوتا ہے۔

۲۳۵۵۔ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی داؤد، محمود بن خالد، عمر بن عبد الواحد اور اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

فرشتہ آدمی کا عمل لے کر خوشی خوشی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس شخص کے بارے میں حکم دیتے ہیں اسے جہنم میں ڈال دو، مجھے ایسے **میں** ضرورت نہیں۔

۳۲۵۶۔ جنت کو مزین کیا جاتا ہے..... احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، ولید بن مسلم اور ابو عمرو کے اسنادی واسطے سے منقول ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے بیان کیا:

دو وقت ایسے ہیں جن میں جنت کو مزین کیا جاتا ہے اور حور عین کا بناؤ سنگھار کیا جاتا ہے۔ ایک نماز کا وقت اور دوسرا قتال کا وقت اور جب ان دو موقعوں سے کوئی آدمی واپس آتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے نہ تو جنت کا سوال کرتا ہے اور نہ ہی حور عین کا تو جنت کی حوریں اسے مخاطب کر کے کہتی ہیں: تیرا برا ہو کہ تو نے اللہ تعالیٰ سے نہ تو جنت مانگی اور نہ ہی ہمیں مانگا اور جہاد کے موقع پر مجاہد کی ہونے والی بیوی اسے خطاب کر کے کہتی ہے آگے بڑھتے رہو اور مجھے میری سہیلیوں کے سامنے رسوا نہ کرو۔

۳۲۵۷۔ احمد بن علی مرہی جعفر بن محمد بن عبید، احمد بن حازم، ہشیم بن عبد اللہ اور عامر بن یساف کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ نے اپنے شاگردوں کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

نیت کرنا سیکھو کیونکہ نیت عمل سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔
۳۲۵۸۔ ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، حسین بن یحییٰ، عباس بن عبد العظیم، نصر بن محمد اور عکرمہ بن عمار کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

چغفل خور اور لگائی بجھائی کرنے والا ایک گھڑی میں جتنا فساد برپا کرتا ہے جادوگر ایک مہینے میں بھی اتنا فساد برپا نہیں کر سکتا۔

۳۲۵۹- حضرت سلیمان کے نصاب..... سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب بن نجدہ، ابوالمغیرہ عبد القدوس بن حجاج خولانی اور امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ تخی بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا، اے میرے پیارے بیٹے! چغلی سے بچو، کیونکہ یہ تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ ظالم و جابر بادشاہ کے غصے سے بچو، کیونکہ وہ ملک الموت کی مانند ہے اور جھگڑے سے بچو کیونکہ اس کا نفع بہت کم ہے اور یہ دو بھائیوں کے درمیان دشمنی کو بھڑکا دیتا ہے۔ اے میرے پیارے بیٹے! بنی آدم کے گناہ ان کا فخر کرنا ہے اور زنا کاری تمام گناہوں سے زیادہ سخت ہے۔

اے میرے پیارے بیٹے! خواب بہت ہی کم سچے ثابت ہوتے ہیں اور اکثر و بیشتر جھوٹے ہوتے ہیں، لہذا ان کی وجہ سے غمگین نہیں ہونا، کتاب اللہ کو لازم پکڑنا اور بدقالی سے بچتے رہنا۔ اے میرے پیارے بیٹے! غصے کی کثرت سے بچنا، کیونکہ غصے کی کثرت بردبار آدمی کے دل کو ناراض کر دیتی ہے۔

۳۲۶۰- سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب، ابوالمغیرہ اور امام اوزاعی کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ تخی بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! اگر تم اپنے دشمن کو غم و غصے میں مبتلا کرنا چاہتے ہو تو اپنی بیوی اور بیٹے سے لاشی دور نہ رکھو۔

۳۲۶۱- سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب، ابوالمغیرہ اور امام اوزاعی رحمہ اللہ نے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ تخی بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے حضرت سلیمان کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

اے میرے بیٹے! اپنی بیوی کے معاملے میں حد سے زیادہ غیرت کا مظاہرہ نہ کرنا جب تک کہ تم اس سے کسی گناہ کو صادر ہوتا ہوا نہ دیکھ لو، کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ تمہاری وجہ سے کسی گناہ سے بری ہونے کے باوجود بھی اس سے دفاع کرنے کی کوشش کرے گی۔

۳۲۶۲- سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب، ابوالمغیرہ اور امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ تخی بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے:

مالداری کے بعد تنگدستی اور فقر و فاقے کے ساتھ گناہ بہت ہی بری چیزیں ہیں اور ان سے بھی زیادہ بری بات یہ ہے کہ کوئی شخص پہلے عبادت گزار ہو اور پھر عبادت کو ترک کر دے۔

۳۲۶۳- ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ رستہ، سلیمان بن داؤد مقبری، نعمان بن عبد السلام، مفضل بن یونس اور امام اوزاعی رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ تخی بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست سے کہے آؤ مرنے سے پہلے کچھ روزے رکھ لیں اور بدترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست سے کہے آؤ ہم مرنے سے پہلے کچھ کھانی لیں۔

۳۲۶۴- احمد بن بندار عبد اللہ بن ابی داؤد، علی بن مسلم اور حسن بن عرفہ، عبد اللہ بن مبارک اور امام اوزاعی رحمہ اللہ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ تخی بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! اللہ تعالیٰ کی خشیت کو لازم پکڑو کیونکہ یہ ہر چیز پر غالب آ جاتی ہے۔

۳۲۶۴- احمد بن بندار عبد اللہ بن ابی داؤد، علی بن مسلم اور حسن بن عرفہ، عبد اللہ بن مبارک اور امام اوزاعی رحمہ اللہ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! اللہ تعالیٰ کی خشیت کو لازم پکڑو کیونکہ یہ ہر چیز پر غالب آجاتی ہے۔

۳۲۶۵- احمد، عبد اللہ، محمود بن خالد، عمر بن عبد الواحد، اوزاعی کے اسنادی سلسلے سے روایت ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے: حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی برائی کرتا ہے تو وہ اپنے نفس کے ساتھ برائی کی ابتداء کرتا ہے۔

۳۲۶۶- احمد بن بندار، عبد اللہ بن ابوداؤد، علی بن خشرم اور عبد اللہ بن سعید، عیسیٰ بن یونس، امام اوزاعی کے حوالے سے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے حضرت سلیمان کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

آپ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! کسی بات کا قطعی فیصلہ کسی راہنما سے مشورے کے بغیر نہیں کرنا، کیونکہ جب تم یہ کام کر لو گے تو تمہیں اس کام پر غم نہیں ہوگا۔

۳۲۶۷- احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، ولید بن مسلم اور عمر بن عبد الواحد اور امام اوزاعی کے اسنادی حوالے سے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا یہ بیان نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا اے میرے پیارے بیٹے! پہلے دوست کو لازم پکڑو کیونکہ دوسرا اس کے مساوی نہیں ہو سکتا ہے۔

۳۲۶۸- احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، ولید اور ابو عمر و اوزاعی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا ارشاد نقل کیا ہے:

آپ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! ہلاک ہونے والے کی ہلاکت پر تعجب نہ کر کہ وہ کیسے ہلاک ہوا، بلکہ نجات پانے والے کی نجات پر تعجب کر کہ اس نے کیسے نجات پائی۔

اے میرے بیٹے! جسمانی صحت سے بڑھ کر کوئی مالداری اور آنکھوں کی ٹھنڈک سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔

۳۲۶۹- احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان حسن بن عرفہ، عیسیٰ بن یونس اور امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل کیا:

آپ علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ایک گھ سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہوتے رہنا تنگی کی زندگی ہے۔

یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کی مسانید..... آپ نے کئی صحابہؓ سے مسند احادیث روایت کی ہیں، ان میں حضرت انسؓ، ابو کمالؓ، عبد اللہ بن ابی اوفیؓ اور یوسف بن عبد اللہ بن عبد السلامؓ بھی شامل ہیں جبکہ اجلہ تابعین میں سے سعید بن المسیبؓ، ابی سلمہ بن

عبدالرحمن، عروہ بن الزبیر، سالم بن عبداللہ، القاسم بن محمد اور عبداللہ بن ابوقادہ وغیرہ سے مسند اجداد حدیث روایت کی ہیں۔

۳۲۷۰- مؤلف حلیہ علامہ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ محمد بن حسن بن کوثر، علی بن فضل، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے پاس روزہ افطار کرتے تو آپ یہ دعا پڑھتے:

افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الا برار وتنزلت علیکم الملائکہ۔

ترجمہ: روزے دار تمہارے پاس افطار کریں نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت لے کر نازل ہوں!

اس حدیث کو کعب نے عن الثوری عن ہشام عن یحییٰ کے طریق سے روایت کیا ہے اور اس طریق کو روایت کرنے میں زہیر بن عباد مفرد ہیں۔ جبکہ مشہور طریق میں یہ حدیث کعب عن ہشام کی سند سے سفیان ثوری رحمہ اللہ کے واسطے کے بغیر آئی ہے اور امام اوزاعی نے بھی اس حدیث کو یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے اسی طرح روایت کیا ہے جبکہ طلحہ بن زید نے اس حدیث کو خلیل بن مرہ عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمہ عن ابی ہریرہؓ کے طریق سے روایت کیا ہے۔

۳۲۷۱- محمد بن علی بن مسلم، عثمان بن عمر الضحی، وہب بن جریر، عیسیٰ بن میمون، یحییٰ بن ابی کثیر اور حضرت انسؓ کے سلسلہ سند سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

جس شخص نے غیر محسن کی طرف احسان کی نسبت کی تو اس نے اس چیز کا انکار کیا جو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر نازل فرمائی۔

یہ حدیث یحییٰ کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف وہب عن عیسیٰ بن میمون کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۲۷۲- جمعہ کی فضیلت..... سلیمان بن احمد، جریر بن عرفہ، یزید بن عبد ربہ جرجانی، ولید، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر اور حضرت انسؓ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

میرے سامنے (ہفتے) کے تمام دن پیش کئے گئے ان میں جمعے کا دن بھی تھا جو چمکتا ہوا اور روشن تھا اور اس میں ایک سیاہ نکتہ بھی تھا میں نے اس نکتے کے بارے میں پوچھا تو کہا گیا یہ وہ گھڑی ہے جس میں جمعے کی نماز قائم کی جاتی ہے۔^۱ یہ حدیث یحییٰ عن اوزاعی کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اس حدیث کو مرثدہ اور متصلہ صرف اسی طریق سے نقل کیا ہے اور کہا گیا ہے کہ ولید سے روایت کرنے میں یزید بھی مفرد ہیں۔

۳۲۷۳- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ۔ روح بن عبادہ ہشام بن ابی عبداللہ اور حسین بن ذکوان، یحییٰ ابن کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھا کرو۔ سوائے اس شخص کے جو اس دن میں روزہ رکھا کرتا تھا۔ اسے چاہیے کہ روزہ رکھے۔^۲

یہ حدیث صحیح ہے اور اسے ابراہیم بن طہمان نے بھی حسین بن ذکوان سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱- سنن ابی داؤد ۳۸۵۳، و سنن ابن ماجہ ۱۷۷۷، و مسند الامام احمد ۱۱۸/۳، ۲۰۱، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۲۳۹/۳، ۲۳۰، و صحیح ابن حبان ۱۳۵۳، و المصنف لعبد الرزاق ۷۹۰۷، و المطالب العالیہ ۳۱۳۵، و نصب الرایۃ ۳۸۰/۲، و المعالی الشجرى ۳۳/۱، ۲۸۹، ۱۲۲/۲، و المصنف لابن ابی شیبہ ۱۰۰/۳، و عمل الیوم واللیلۃ ۲۷۶، ۲، و المصنف لعبد الرزاق ۵۵۵۹، ۵۵۶۰، و مجمع الزوائد ۱۶۳/۲، ۵۷۸، و الاحادیث الصحیحۃ ۱۹۳۳، ۳، و صحیح مسلم ۷۱۲، و سنن الترمذی ۶۸۷، ۷۳۸، و سنن ابن ماجہ ۱۶۵۰، و سنن ابی داؤد ۲۳۳۵، و مسند الامام احمد ۲۳۴/۲، ۵۲۱، و سنن النسائی، کتاب الصیام باب ۳۰، و فتح الباری ۱۲۸/۳، ۱.

۳۲۷۴۔ اہل بدر و حدیبیہ کو آگ نہ چھوئے گی..... عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابو حذیفہ، عکرمہ بن عمار، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حاطب بن بلعہؓ کا غلام نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! حاطب جنت میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ آپ غلاموں پر سختی کیا کرتے تھے (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم نے جھوٹ بولا ہے“ جو شخص بھی غزوہ بدر اور صلح حدیبیہ میں شریک ہوا ہے وہ انشاء اللہ آگ میں داخل نہیں ہوگا۔
یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے لیث کے طریق سے، جبکہ یحییٰ کے طریق سے یہ حدیث عزیز ہے اور مصنف نے اسے صرف ابو حذیفہ کے طریق سے نقل کیا ہے جو تمام طریق میں سب سے زیادہ عالی ہے۔

۳۲۷۵۔ علی بن احمد بن ابوغسان، عبدالرحمن بن خلاۃ، سعدان بن زکریا دورقی، اسماعیل بن یحییٰ، سفیان بن ابی اسحق، حارث، علی، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، سعید بن المسیب کے سلسلہ سند سے اور علی ابن جریج اور ابوالزبیر اور حضرت جابرؓ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے ”لا الہ الا اللہ“ کا اقرار کرنے والوں کی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرو اور ان کے بارے میں شرک کی گواہی نہ دو اور تقدیر کی اچھائی اور برائی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاننا اور جہاد قیامت کے دن تک جاری رہے گا اور اسے کسی ظالم کا ظلم اور منصف کا انصاف ختم نہیں کر سکے گا۔۲

یہ حدیث سفیان ثوری، اوزاعی، وابن جریج کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں اسماعیل بن یحییٰ متفرد ہیں اور ان سے روایت کرنے میں سعدان بن زکریا متفرد ہیں۔

۳۲۷۶۔ کھانے کے آداب..... ابوبکر بن خلاۃ اور عیسیٰ بن محمد جریج، حارث بن ابی اسامہ، عبید اللہ بن موسیٰ، عبدالاعلیٰ بن اعین، یحییٰ بن ابی کثیر، عروہ بن زبیر اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب کھانا رکھ دیا جائے تو تم میں سے ہر ایک اپنے سامنے سے کھائے اور برتن کے درمیان میں سے نہ کھائے کیونکہ باقی برتن میں برکت وہیں سے آتی ہے اور کوئی شخص بھی دسترخوان اٹھانے سے پہلے نہ اٹھے اور جب تک سب لوگ اپنے ہاتھ کھانے سے نہ روک دیں اس وقت تک سیر ہونے کے باوجود بھی اپنا ہاتھ نہ روکے کیونکہ ایسا کرنا اس کے ساتھی کو شرمندہ کر دے گا اور وہ بھی کھانے سے اپنا ہاتھ روک دے گا۔ حالانکہ ہو سکتا ہے کہ اسے ابھی کھانے کی حاجت ہو اور اپنے ساتھیوں کے سامنے سے کھانا نہ کھائے۔۳

یہ حدیث یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ کے طریق سے غریب ہے اور ان سے روایت کرنے میں عبدالاعلیٰ بن اعین اور عبید اللہ بن موسیٰ متفرد ہیں جبکہ عبداللہ بن موسیٰ سے اس حدیث کو بہت سے علماء اور ائمہ حدیث نے روایت کیا ہے جن میں ابوبکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ، ابن کرامہ رحمہ اللہ اور یوسف القطان رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة باب ۳۶۔ ومسند الامام احمد ۳/۳۴۹۔ وسنن الترمذی ۳۸۶۳۔ وفتح الباری ۴۳۳/۷۔ واتحاف السادة المتقين ۱۰/۷۹۔

۲۔ مجمع الزوائد ۱۰۶/۱۔

۳۔ سنن ابن ماجہ ۳۲۷۳۔ وکنز العمال ۵۱/۳۰۔

۴۔ صحیح البخاری ۱۰۹/۸۔ وسنن الترمذی ۲۳۰۴۔ وسنن ابن ماجہ ۴۱۷۰۔ ومسند الامام احمد ۱/۳۴۳۔ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳۷۰/۳۔ والمستدرک ۳۰۶/۳۔ وفتح الباری ۱۱/۲۲۹۔

۳۲۷۷- دو عظیم نعمتیں..... عمر بن محمد سری اور محمد بن حمید، ابو القاسم الجصاص، سعید بن عیسیٰ الکریزی، عبد اللہ بن ادریس، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے اسنادی واسطے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ دو نعمتوں کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے میں پڑے ہوتے ہیں (اور وہ دو نعمتیں) صحت اور فراغت (کی نعمتیں ہیں)۔ یہ حدیث یحییٰ عن عکرمہ کے طریق سے غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۲۷۸- محمد بن حمید، عمر بن ایوب بن مالک السقطی، عبد اللہ بن عبد الرحیم مروزی، ابراہیم بن اشعث، یحییٰ بن موسیٰ، عمر بن راشد، یحییٰ بن ابی کثیر، نافع اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص کا کلام زیادہ ہو جاتا ہے تو اس کی لغزشیں بھی زیادہ ہو جاتی ہیں اور جس شخص کی لغزشیں زیادہ ہو جائیں تو اس کے گناہ بھی زیادہ ہو جاتے ہیں اور جس شخص کے گناہ زیادہ ہو جائیں تو آگ اس کی زیادہ حقدار ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔

یہ حدیث مرفوعہ اور متصل یحییٰ عن نافع کے طریق سے غریب ہے اور عبد اللہ بن عبد الرحیم مروزی کا لقب فحشا اور ابراہیم بن اشعث بخاری کا لقب لام ہے اور عمر بن راشد سے روایت کرنے میں عیسیٰ مفرد ہیں۔

۳۲۷۹- لعنت، جھوٹی قسم، کفر کی تہمت کا بیان..... فاروق بن عبد البکر خطابی، ابو مسلم کشی، حجاج بن نصیر، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو قتلابہ اور ثابت بن ضحاک انصاری کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

آدی پر اس چیز کی نذر لازم نہیں جس کا وہ مالک نہیں اور کسی مؤمن پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کی طرح ہے اور جس شخص نے اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کیا تو قیامت کے دن اسی چیز سے اسے عذاب دیا جائے گا اور جس شخص نے اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی جھوٹی قسم کھائی، تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا اور جس شخص نے کسی مؤمن پر کفر کی تہمت لگائی تو گویا کہ اس نے اس کو قتل کر دیا۔

دائریہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور تابعین میں سے سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے جبکہ غیر تابعین میں سے بہت سے علماء اور ائمہ حدیث نے یہ حدیث روایت کی ہے جن میں امام اوزاعی، معمر بن راشد، معاویہ بن سلام، علی بن المبارک، ابان بن یزید عطار اور حرب بن شداد بھی شامل ہیں۔

۳۲۸۰- سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر حسن بھری اور حضرت انسؓ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”جب کوئی مسلمان آدمی سات گز یا نو گز مکان بناتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا کہتا ہے اے تمام فاسقوں میں سب سے بڑے فاسق تو کہاں جا رہا ہے۔“

یہ حدیث اوزاعی عن یحییٰ عن انسؓ کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں ولید بن موسیٰ قرشی مفرد ہیں جو کہ

۱- مجمع الزوائد ۳۰۲/۱۰، اتحاف الامة المتقین ۳۵۵/۷، ۳۹۶، وتخریج الاحیاء ۱۰۷/۳، وتاریخ ابن عساکر ۵۲/۷، والضغفاء للمقبلی ۳۸۴/۳، والفوائد ۶۱، وتذکرة الموضوعات ۲۰۵، وكشف الخفاء ۳۷۹/۲، والکامل لابن عدی ۱۶۷/۵، والعلل المتناهية ۲۱۶/۲.

۲- صحيح مسلم، كتاب الايمان باب ۳۷، وسنن أبي داود، كتاب الايمان والتذوق باب ۹، وسنن النسائي، كتاب الايمان والتذوق باب ۳۱، ومسنن الامام احمد ۳۳/۳.

۳- الاحاديث الضعيفة ۱۷۴، وكشف الخفاء ۳۳۹/۲، وتذکرة الموضوعات ۱۷۹، وكنز العمال ۱۵۵۳.

۴- طبقات ابن سعد ۲۵۳، ۱۷۵۲، والجرح ۸/۱۳۹۹، والجمع ۵۲۶/۲، وسير النبلاء ۵۵۲/۵، والكاشف ۳/۵۵۶۳، وميزان الاعتدال ۳/۸۵۸۷، والتقريب ۲۵۲/۲، والخلاصة ۳/۷۰۲۸.

ایک ضعیف راوی ہیں اور ولید بن مسلم دمشق کی طرح نہیں۔

۲۱۱۔ ابور جاء مطر الوراق

اور عظیم لوگوں میں سے سرایا شفقت عالم اور کثرت سے راہ خدا میں خرچ کرنے والے ابور جاء مطر الوراق بھی ہیں۔

۳۲۸۱۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اسحق بن احمد، عبد الرحمن بن عمر بن رستہ، ابوداؤد اور جعفر بن سلیمان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے، عبد اللہ بن دینار رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ مطر وراق رحمہ اللہ پر رحم کرے، وہ علم کے غلام تھے۔

۳۲۸۲۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، عباس بن ابی طالب اور خلیل بن عمر بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے چچا ابوعیسیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

میں نے فقہ اور زہد میں مطر وراق رحمہ اللہ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

۳۲۸۳۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، علی بن مسلم، سیار، جعفر بن سلیمان، کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبد اللہ بن دینار رحمہ اللہ کا بیان ہے:

اللہ تعالیٰ مطر وراق رحمہ اللہ پر رحم کرے میں اس کے لئے جنت کی قوی امید رکھتا ہوں۔

۳۲۸۴۔ ابو محمد بن حیان، ابن معدان، محمد بن زید اور عبد الجلیل بن حارث کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ شیبہ بنت اسود کا بیان ہے۔

میں نے مطر وراق رحمہ اللہ کو بیان کرتے ہوئے دیکھا۔

۳۲۸۵۔ احمد بن محمد بن سنان، ابوالعباس سراج، ابوہام السکونی، ضمرہ اور ابن شاذب کے اسنادی حوالے سے مطر وراق رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

اگر مومن کے خوف اور اس کی امید کو انتظار کے ترازو سے تولی جائے تو ان میں سے کوئی بھی دوسرے سے زیادہ نہیں ہوگا۔

۳۲۸۶۔ ابوبکر آجری محمد بن حسین، احمد بن حسین حلوانی، حکم بن موسیٰ، ضمرہ بن ربیعہ اور عبد اللہ بن شاذب کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مطر وراق رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد:

وَلَقَدْ يَسْرُنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ (القمر: ۱۸)

کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کیا کوئی طالب علم ہے کہ اس کی مدد کی جائے۔

۳۲۸۷۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن احمد بن راشد، عبد اللہ بن حسانی مقدسی، ضمرہ اور ابن شاذب کے اسنادی حوالے سے مطر وراق کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

سنت کے مطابق کیا ہوا تھوڑا سا عمل بھی اس عمل سے کئی گنا بہتر ہے جو زیادہ ہو لیکن سنت کے مطابق نہ ہو اور جو شخص سنت کے مطابق کوئی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو قبول فرمائیں گے اور جو شخص کسی عمل میں بدعت کی راہ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی بدعت کو قبول نہیں کر دیں گے۔

مطر وراق کی مسانید..... آپ نے صحابہ میں سے حضرت انسؓ جبکہ تابعین میں سے حسن بصری رحمہ اللہ، ابن سیرین رحمہ اللہ، ابور جاء عطاء رحمہ اللہ، مطرق بن شخیر رحمہ اللہ، جابر بن زید رحمہ اللہ، ابوقلابہ رحمہ اللہ، عمرو بن دینار رحمہ اللہ، عطاء رحمہ اللہ، نافع رحمہ اللہ، حکم

رحمۃ اللہ اور سعید بن

جبیر رحمۃ اللہ سے مسند احادیث روایت کی ہیں۔

۳۲۸۸۔ مؤلف حلیۃ علامہ ابو نعیم اصفہانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ ان سے محمد بن احمد بن حسن نے بشیر بن موسیٰ، حسن بن موسیٰ اشیب، ابو ہلال محمد بن سلیم، مطر وراق اور حضرت انسؓ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ:

”رسول اللہ ﷺ اپنی نوازاواج مطہراتؓ کے پاس چاشت کے وقت جایا کرتے تھے۔“

یہ حدیث حضرت انسؓ کی احادیث میں سے صحیح اور ثابت ہے لیکن مطر وراق کے طریق سے غریب ہے اور ان سے روایت کرنے میں ابو ہلال محمد بن سلیم متفرد ہیں اور مصنف رحمۃ اللہ نے اسے اشیب کے طریق سے سب سے زیادہ عالی نقل کیا ہے۔

۳۲۸۹۔ احمد بن قاسم معدل اور حسن بن علان، عبد اللہ بن سلیمان، مطہر بن حکم، علی بن حسین بن واقد، ابن واقد، مطر وراق اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا اگر تمہارے پاس زمین بھر سونا ہو تو کیا تم اسے بطور فدیہ دے کر اپنی جان چھڑاؤ گے۔ وہ کہے گا اے میرے پروردگار جی ہاں، اسے کہا جائے گا تو نے جھوٹ بولا ہے، تجھ سے تو اس سے بھی زیادہ ہلکی چیز مانگی گئی تھی لیکن تو اسے دینے سے انکار کیا۔ ۲

یہ قتادہ اور ابو عمران کے واسطے سے حضرت انسؓ سے صحیح ہے جبکہ مطر وراق کے طریق سے غریب ہے اور علی بن حسین بن واقد اپنے والد سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۲۹۰۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن عبد ربہ، ہوازی، معمر بن سہل، یوسف بن عطیہ، مطر وراق اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو فرشتوں کے دلوں میں بھی اس کی محبت ڈال دیتے ہیں اور جب کسی بندے سے بغض رکھتے ہیں تو فرشتوں کے دلوں میں بھی اس کا بغض ڈال دیتے ہیں اور پھر مومنین کے دلوں میں بھی ڈال دیتے ہیں۔ ۳

یہ حدیث ابو صالح عن ابی ہریرہؓ کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے۔ جبکہ مطر وراق عن انسؓ کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف معمر بن یونس کے طریق سے ہی نقل کیا ہے۔

۳۲۹۱۔ عمر بن محمد بن حاتم، ان کے دادا محمد بن عبید اللہ بن مرزوق، عفان اور ہمام کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مطر وراق رحمۃ اللہ سے ہمام کی موجودگی میں پوچھا گیا کہ حسن بصری رحمۃ اللہ نے آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو کرنے کا مسلک کس سے اخذ کیا، انہوں نے جواب دیا۔ حسن بصری رحمۃ اللہ نے یہ مسلک حضرت انسؓ سے اور انہوں نے حضرت ابو طلحہؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اخذ کیا۔

یہ حدیث حسن بصری رحمۃ اللہ عن انسؓ کے طریق سے مشہور اور ثابت ہے جبکہ مطر کے طریق سے غریب ہے اور ان سے صرف ہمام نے اس حدیث کو روایت کیا ہے جبکہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ نے بھی اس حدیث کو عفان رحمۃ اللہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۔ مسند الامام احمد ۲۳۹/۳، والکامل لابن عدی ۲۲۲۰/۶، وکنز العمال ۱۸۳۴۵، ۱۸۶۸۵۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب صفات المتافقین ۵۲، و مسند الامام احمد ۲۹۱/۳۔

۳۔ کنز العمال ۳۰۷۵۹۔

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۴۷۰/۷، و مجمع الزوائد ۱۸۲/۱۰، وکنز العمال

۳۲۹۲- سلیمان بن احمد، ابوزر عبد اللہ مشقی، احمد بن محمد مکی بن حمزہ ابوالجہاھر محمد بن عثمان، سعید بن بشر، مطر وراق، حسن بصری اور حضرت سمرہ بن جندبؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے باری تعالیٰ سے مناجاہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”اللّٰهُمَّ ضَعْ فِیْ اَرْضِنَا زِیْنَتَهَا وَمَسْکِنَهَا“ ترجمہ: اے اللہ! ہماری سرزمین میں سکون اور زینت ودیعت فرما دیجئے۔“
نبی کریم ﷺ سے یہ الفاظ صرف حضرت سمرہؓ نے روایت کئے ہیں اور یہ حدیث مطر وراق رحمہ اللہ کی احادیث میں غریب ہے اور سعید بن بشر کی وجہ سے اس میں غرابت آئی ہے۔

۳۲۹۳- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبد الوہاب بن عطاء، سعید، مطر، محمد بن سیرین، ابوصالح ذکوان اور حضرت جابرؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

انہیں بیچ صرف سے منع کیا گیا اس حدیث کو ان تینوں صحابہؓ میں سے دو نے رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔
مطر وراق کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور ان سے روایت کرنے میں سعید بن ابی عروبہ متفرد ہیں اور مصنف نے اسے صرف عبد الوہاب بن عطاء کی واسطے سے عائی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۳۲۹۴- حافظ ابوبکر محمد بن عمر بن سلم، عبد اللہ بن بشر بن صالح، احمد بن مفضل، داؤد بن الزبرقان، مطر وراق، ایوب، محمد اور حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے نماز میں جلدی کرنے سے منع فرمایا۔
یہ حدیث محمد بن ابی ہریرہؓ کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے جبکہ مطر وراق کی احادیث میں سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں داؤد بن الزبرقان متفرد ہیں۔



(۲۱۲) اوس بن عبد اللہ رحمہ اللہ

اسلام کی حقانیت پر دلالت کرنے والی عظیم ہستیوں میں سے ایک ہستی اوس بن عبد اللہ ابو الجوزاء بھی ہیں، آپ خواہشات نفسانی کو دور پھینکنے والے، دین کے مسائل میں اپنی رائے کا اظہار کرنے سے کنارہ کش، لعنت ملامت اور برا بھلا کہنے سے کوسوں دور رہنے والے بزرگ تھے۔

۳۲۹۶- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، عارم بن نعمان، حماد بن زید اور عمرو بن مالک الکندی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ اوس بن عبد اللہ ابو الجوزاء کا بیان ہے:

مجھے بندروں اور خزیروں کے پاس بیٹھنا کسی بدعتی شخص کے پاس بیٹھنے سے زیادہ پسند ہے۔

۳۲۹۷- ابو احمد محمد بن احمد جرجانی، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، ابو الریح، حماد بن زید اور عمرو بن مالک کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو الجوزاء کا بیان ہے۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میرے گھر بندروں اور خزیروں سے بھر جانا میرے نزدیک کسی بدعتی کامیرے پڑوس میں آ جانے سے زیادہ پسندیدہ ہے بلاشبکہ اہل بدعت اس آیت کا مصداق ہیں:

”هَآأَنتُمْ أَوْلَآءُ تَحِبُّونَهُمْ وَلَا يَحِبُّونَکُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْکِتَابِ کُلُّهُ وَآذَاقُوکُمْ قَالُوا مَنَّا“ (ال عمران: ۱۱۹)

ترجمہ: تم وہ لوگ ہو جو انہیں پسند کرتے ہو حالانکہ وہ تمہیں پسند نہیں کرتے ہیں اور تم پوری کتاب پر ایمان لاتے اور یہ لوگ جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے۔

۳۲۹۸- عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، علی بن مدینی، حماد بن زید اور عمرو بن مالک کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو الجوزاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے کبھی کسی چیز پر لعنت نہیں کی اور نہ ہی کوئی ملعون چیز کھائی اور نہ ہی کسی کو کوئی تکلیف پہنچائی۔

۳۲۹۹- مؤلف حلیہ علامہ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ اپنے والد اور ابو محمد بن حیان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ ان سے ابراہیم بن محمد نے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوراب، یحییٰ بن عمرو بن مالک الکندی اور عمرو بن مالک الکندی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ:

ابو الجوزاء نے کبھی کسی شے پر لعنت نہیں کی اور نہ ہی کوئی ایسی چیز تناول کی جس پر کسی نے لعنت کی ہو چنانچہ آپ اپنے خادم کو صرف اس بات پر دو باتیں درہم ہر مہینے دیا کرتے تھے کہ جب اسے تنور کی گرمی اور ہنڈیا کی تیش محسوس ہو تو وہ کھانے پر لعنت نہ کرے۔

۳۳۰۰- علی بن فضل، محمد بن ایوب سلیمان بن حرب، حماد بن زید اور عمرو بن مالک الکندی کے اسنادی حوالے سے ابو الجوزاء کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

میں حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے پڑوس میں بارہ سال تک رہا اور قرآن کریم میں کوئی آیت ایسی نہیں ہے کہ جس کے بارے میں نے ان سے سوال نہ کیا ہو اور میرا خادم میرا پیغام لیکرام المؤمنین کے پاس صبح شام جایا کرتا تھا۔ چنانچہ میں نے کسی عالم سے کبھی یہ نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی گناہ کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہو کہ میں اسے نہیں معاف کروں گا۔ سوائے اپنے ساتھ شرک کرنے کے، اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ میں اسے معاف نہیں کروں گا۔

۳۳۰۱- عبد اللہ بن محمد، احمد بن سلیمان، محمد بن عبد الملک، یحییٰ بن عمرو بن مالک الکندی اور عمرو بن مالک الکندی کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوالجوزاء فرمایا کرتے تھے:

اگر تم میں سے فقیہ اور مالدار لوگ مل کر ایک فقیہ اور مالدار شخص کے پاس جائیں اور اس سے ایک لوٹا پانی مانگیں تو کیا وہ تمہیں پانی دیدے گا لوگوں نے جواب دیا، اے ابوالجوزاء ایک لوٹا پانی دینے سے کون انکار کرتا ہے۔

یہ سن کر ابوالجوزاء نے ارشاد فرمایا: جتنا یہ شخص پانی کے ایک لوٹے کے بارے میں یحییٰ ہے اللہ تعالیٰ اپنی جنت کے بارے میں اسے کہیں زیادہ یحییٰ ہے۔

۳۳۰۲- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، حاتم بن لیث جوہری، مسلم بن ابراہیم اور سعید بن زید بن عمرو بن مالک کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

اوس بن عبد اللہ ابوالجوزاء نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

۳۳۰۳- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، حاتم بن لیث جوہری، عفان حماد بن زید اور عمرو بن مالک کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوالجوزاء کا بیان ہے میں نے کبھی کسی غیر محرم کو نہیں دیکھا۔

۳۳۰۴- مؤلف حلیہ بیان فرماتے ہیں محمد بن احمد نے اپنی کتاب سے محمد بن ایوب، حفص بن عمر النمری، حماد بن زید اور عمرو بن مالک الکندی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے:

ایک دن ہم ابوالجوزاء کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہم سے حدیثیں بیان کر رہے تھے یکا یک ایک آدمی گرا اور بے چین ہو گیا۔ یہ دیکھ کر ابوالجوزاء فوراً اٹھے اور اس کی طرف لپکے۔ اسی دوران آپ سے کسی نے کہا اے ابوالجوزاء اس شخص پر تو موت طاری ہو گئی ہے۔ آپ نے جواب دیا، ہاں میں اسے ان دستانوں سے دیکھ رہا تھا اور اگر وہ انسانوں میں سے ہوتی تو میں اس کے بارے میں حکم دیتا کہ اسے مسجد سے نکال دیا جائے۔

راوی کہتے ہیں یہ حالت دیکھ کر لوگوں کی آنکھیں بھر آئیں اور ان کے جسم کپکپانے لگے۔

۳۳۰۵- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر اور عمرو بن مالک کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوالجوزاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جب تک آدمی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا ہے اس وقت شیطان اس کے دل کے ساتھ چمٹا ہوتا ہے۔ کیا تم لوگوں نے اپنی مجلسوں میں اس بات کا مشاہدہ نہیں کیا کہ بعض لوگ پورا دن گزرنے کے باوجود سوائے قسم کے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے ہیں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں ابوالجوزاء کی جان ہے شیطان کو دل سے بھگانے والی چیز صرف لا الہ الا اللہ ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی

واذا ذکر ربک فی القرآن وحده ولوا علی ادبارہم نفورا (اسراء: ۴۶)

ترجمہ: اور جب آپ قرآن کریم میں اپنے رب کا تہا ذکر کرتے ہیں تو یہ لوگ نفرت کرتے ہوئے پیٹھ پھیر دیتے ہیں۔

۳۳۰۶- مؤلف حلیہ علامہ ابو نعیم ارشاد فرماتے ہیں مجھ سے عبد ان بن احمد، ابوبکر بن ابی شمیم، عفان، سعید بن زید اور عمرو بن مالک کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوالجوزاء کا بیان: منافق آدمی کے لئے پتھروں کو ادھر سے ادھر منتقل کرنا قرآن کریم کی تلاوت سے آسان ہے۔

ابو الجوزاء کی مسانید..... آپ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عائشہؓ اور ایک جماعت سے مسند احادیث روایت کی ہیں۔
 ۳۳۰۷۔ سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، مسلم بن ابراہیم، ابوہلال راسی، عقبہ، ابن ابی ہبیت الراسی، ابو الجوزاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے:
 جنتی آدمی وہ ہے جس نے اپنے کانوں کو لوگوں کی تعریف سن کر بھر دیا ہے اور جہنمی شخص وہ ہے جس نے اپنے کانوں کو لوگوں کی برائی سن کر بھر دیا ہے۔

یہ حدیث ابو الجوزاء کے طریق سے غریب ہے اور اسے صرف مسلم نے ابوہلال سے مرفوعاً اور مسند روایت کیا ہے۔
 ۳۳۰۸۔ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عقبہ بن مکرم، سعید بن سفیان، حذیفہ بن یمان، حسن بن ابی جعفر، عقبہ ابن ابی ہبیت الراسی، ابو الجوزاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے:
 اللہ تعالیٰ کا اتنی کثرت سے ذکر کرو کہ منافقین تمہیں ریاکار کہنے لگیں۔

یہ حدیث بھی ابو الجوزاء کے طریق سے غریب ہے اور اسے صرف سعید نے حسن سے موصولاً ذکر کیا ہے۔
 ۳۳۰۹۔ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد طیالسی، نوح بن قیس، عمرو بن مالک الکندی، ابو الجوزاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ایک حسین ترین عورت نماز پڑھا کرتی تھی چنانچہ بعض لوگ مردوں کی صفوں کے آخر میں کھڑے ہوتے تھے تاکہ اس کو دیکھ سکیں اور ان میں سے کچھ لوگ اسے اپنی بغلوں کے نیچے سے دیکھا کرتے تھے اور بعض اگلی صفوں میں کھڑے ہونے کی کوشش کرتے تھے تاکہ اس پر ان کی نگاہ نہ پڑ سکے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ بیت نازل فرمائی،
 ”وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدَمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاخِرِينَ“ (الحجر: ۲۳)

یہ حدیث ابو الجوزاء عن ابن عباسؓ کے طریق سے غریب ہے اور صرف نوح بن قیس نے اسے مرفوعاً ذکر کیا ہے۔
 ۳۳۱۰۔ عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن عبد الملک بن ابوالشورب، یحییٰ بن عمرو بن مالک الکندی، عمرو بن مالک، ابو الجوزاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

بعض صحابہؓ نے ایک قبر پر خیمہ لگا دیا اور انہیں معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ قبر ہے اچانک انہوں نے ایک آدمی کی آواز سنی جو سورۃ الملک کی تلاوت کر رہا تھا اور اس نے پوری سورۃ الملک کی تلاوت کی۔ پھر وہ صحابہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہم نے لائے قبر پر اپنا خیمہ لگا دیا تو اچانک ایک آدمی نے سورۃ الملک کی تلاوت شروع کی اور اسے آخر تک پڑھا، یہ منہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یہ سورۃ الملک عذاب کو روکنے والی ہے، نجات دینے والی ہے اور عذاب قبر سے نجات دیتی ہے۔
 یہ حدیث بھی ابو الجوزاء رحمہ اللہ کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف یحییٰ بن عمرو عن ابیہ کے طریق سے مرفوعاً

۱۔ سنن ابن ماجہ ۴۲۲۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۱۷۰، وکنز العمال ۳۰۷۳۰، والاحادیث الصحیحة ۱۷۰۔

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۱۶۹، والدر المنثور ۵/۲۰۵، والاحادیث الضعیفة ۵۱۵۔

۳۔ سنن الترمذی ۲۸۹۰، ومشکاۃ المصابیح ۲۱۵۳، والترغیب والترہیب ۲/۳۷۷، والدر المنثور ۶/۲۶۶، ۵۰۶۔

الصحیحة ۱۳۱/۳۔

نقل کیا ہے۔

۳۳۱۱- فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، حجاج بن منہال، ہمام، ابان بن ابو عیاش، اوس بن عبد اللہ ابوالجوزاء اور حضرت عائشہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو آپ اللہ اکبر کہتے اور ہم بھی اللہ اکبر کہتے اور ”سبحانک اللہم و بحمدک و تبارک اسمک و تعالیٰ جدک و لا الہ غیرک“ پڑھتے اور آپ جب رکوع کرتے تو آپ فرماتے۔
”اللہم لک رکعت و بک امنت انت ربی . و علیک توکلت“

ترجمہ: اے اللہ میں نے آپ ہی کے لئے رکوع کیا آپ ہی پر ایمان لایا آپ میرے پروردگار ہیں اور آپ ہی پر بھروسہ کیا۔

اور جب آپ ﷺ ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہتے تو اس کے بعد آپ یہ فرماتے۔

”اللہم ربنا لک الحمد ملء السموات و ملء الارض و ملء ما بینہما و ملء ما شئت من شیء بغد اهل الشاء و المجد.“

ترجمہ: اے اللہ! اے ہمارے رب! آپ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں تمام آسمانوں اور تمام زمینوں کو بھرنے کے بقدر زمین اور آسمان کے درمیان کو بھرنے کے بقدر اور ان کے علاوہ جس چیز کو آپ چاہیں اے بھرنے کے بقدر، اے تعریف اور بزرگی والی ذات۔

اور جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

”اللہم لک سجدت و بک امنت و انت ربی علیک توکلت“

ترجمہ: اے اللہ میں نے آپ ہی کے لئے سجدہ کیا اور آپ ہی پر ایمان لایا آپ میرے رب ہیں اور میں نے آپ پر ہی بھروسہ کیا۔

اور جب آپ ﷺ قعدے میں بیٹھتے تو تشہد پڑھتے اور اس کے بعد ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی ثناء کرتے۔

”اشہد ان وعدک حق، و ان لقاءک حق، و اشہد ان الجنة حق، و اشہد ان الساعة اتیة لا ریب فیہا

و ان اللہ یبعث من فی القبور . ان اللہ لا یخلف المیعاد“

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا وعدہ حق ہے اور آپ سے ملاقات حق ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ

جنت (کا وجود) حق ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ قیامت آنے ہی والی ہے اور جو لوگ قبروں میں ہیں اللہ تعالیٰ انہیں (زندہ کر کے) اٹھائیں گے۔

بے شک اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتے ہیں۔

یہ حدیث ابوالجوزاء عن عائشہؓ کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے اور سعید بن ابی عروبہ، اسرائیل اور ابان نے بھی اسے اسی طرح

روایت کیا ہے۔

۳۳۱۲- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، عبد الرحمن بن بدیل عقیل، بدیل، ابوالجوزاء اور حضرت عائشہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

آپ ﷺ جب (رکوع سے) اپنا سر اٹھاتے، تو اس وقت تک سجدہ میں نہیں جاتے جب تک کہ بالکل سیدھے کھڑے ہو

جائیں اور جب آپ سجدے سے سر اٹھاتے تو دوبارہ سجدہ اس وقت تک نہیں کرتے جب تک کہ بالکل سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جائیں اور آپ اپنے بائیں پاؤں کو بچھاتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرتے تھے اور آپ ہر دو رکعتوں کے بعد تشہد پڑھا کرتے تھے۔ اور آپ شیطان کی طرح ایڑھیاں اٹھا کر پنچوں کے بل بیٹھنے، درندوں اور کتوں کی طرح بازوؤں کو بچھا کر سجدہ کرنے سے منع کیا کرتے تھے اور آپ اپنی نماز کو سلام سے ختم کیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو یزید بن ہارون، یزید بن زریع اور عیسیٰ بن پونس نے حسین معلم، عن بدیل عن ابی الجوزاء کے سلسلہ سند سے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہ حدیث صحیح ہے اور امام مسلم رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

۳۳۱۳- ابو بکر بن خلیفہ، حارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر، سعید بن ابی عروبہ، بدیل، ابوالجوزاء اور حضرت عائشہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ سے نماز کی ابتداء اور ”الحمد لله رب العالمین“ سے قرآن کی ابتداء کیا کرتے تھے۔ اور آپ سلام سے نماز کو ختم کیا کرتے تھے۔
یہ حدیث ابوالجوزاء کی احادیث میں سے صحیح اور ثابت ہے اور اس کا یہ طریق سب سے عالی ہے۔

(۲۱۲) یزید بن حمید الضبعی ۲

اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں میں ایک ہستی ابوالنیاح یزید بن حمید ضبعی کی بھی ہے۔ آپ کثرت سے عبادت کرنے والے اسفار کی کثرت کرنے والے اور ذکر و استغفار میں کثرت کے ساتھ مشغول ہونے والے بزرگ تھے۔
۳۳۱۴- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، محمد بن عبید بن حساب اور جعفر بن سلیمان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو التیاح کا بیان ہے،

ایک آدمی بیس سال تک قرآن کریم کی تلاوت کرتا رہا مگر اس کے پڑوسیوں کو اس کا علم نہیں ہوا۔
۳۳۱۵- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، امام احمد بن ضبل، سیار اور جعفر کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو التیاح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے اپنے والد اور اپنے محلے کے بزرگوں کو دیکھا جب ان میں سے کوئی روزہ رکھتا تو عمدہ قسم کا لباس زیب تن کرتا اور سر کے بالوں اور داڑھی میں تیل ڈالتا تھا اور اس زمانے میں ایک آدمی بیس برس تک قرآن کریم کی تلاوت کرتا رہا مگر اس کے پڑوسیوں تک کو اس کا علم نہیں ہوا۔

۳۳۱۶- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضبل اور امام احمد بن ضبل رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
جعفر بن سلیمان اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ ابو التیاح رحمہ اللہ کی خدمت میں انکی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم ایک مسلمان آدمی جب اللہ تعالیٰ کے احکام کے سلسلے میں لوگوں کی سستی اور غفلت کو دیکھتا ہے تو اس کے لئے

۱- سنن ابی داؤد ۴۸۳، ومسند الامام احمد ۳۱/۶، ۹۴، ۲۸۱، وسنن الداؤمی ۲۸۱/۱، والسنن الکبریٰ ۱۵/۲، ۸۵، ۷۲، والمصنف لابن ابی شیبہ ۴/۱۰، وتاریخ أصبهان للمصنف ۱۵۱/۲،
۲- طبقات ابن سعد ۲۳۸/۷، والتاریخ الکبیر ۳۱۸۸/۸، والجرح ۱۰۷۶، وسیر النبلاء ۲۵۱/۵، والکاشف ۳/۲۳۹۸، وتهذیب التهذیب ۳۲۰/۱۱، تهذیب الکمال ۶۹۷۸، (۱۰۹/۳۲)

مناسب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کے سلسلے میں اپنی کوششوں کو تیز کر دے۔ یہ بات ارشاد فرما کر آپ رونے لگ گئے۔
ابو التیاح رحمہ اللہ کی مسانید..... آپ نے حضرت انس بن مالکؓ، ابو عثمان النہدی رحمہ اللہ، مطرف بن عبد اللہ الشخیر رحمہ اللہ، ابن ابی ملیکہ، ابو حمزہ رحمہ اللہ اور اسحاق بن سوید رحمہ اللہ سے مسند الاحادیث روایت کی ہیں، جبکہ آپ سے روایت کرنے والوں میں شعبۂ بن حجاج، حماد بن سلمہ، حماد بن زید اور عبد الوارث کے نام قابل ذکر ہیں آپ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہے اور ان میں سے اکثر احادیث کو صحاح ستہ کے مؤلفین نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔
۳۳۱۷- ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عباس بن فضل ازرق، عبد الوارث ابو التیاح اور حضرت انسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے مدینے کے بالائی حصے میں قبیلہ بنو عمرو بن عوف کے یہاں قیام فرمایا: چنانچہ آپ ﷺ وہاں چودہ دن تک قیام پذیر رہے۔ پھر آپ ﷺ نے بنی نجار کی ایک جماعت کے پاس پیغام بھیجا۔ (پیغام سن کر) وہ لوگ تلواروں سے مسلح ہو کر آئے (آپ ﷺ نے ان کے ساتھ ان کے قبیلے میں آنے کی تیاری کی حضرت انسؓ اس منظر کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں) گویا کہ میں ابھی ابھی رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر تشریف فرما اور حضرت ابو بکرؓ کو آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا اور بنی نجار کی جماعت کو آپ کی سواری کے ارد گرد کھڑا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے وقت میں جس جگہ بھی ہوتے وہیں نماز پڑھ لیتے۔ چنانچہ بکریوں کے باڑوں میں بھی نماز پڑھ لیا کرتے تھے لیکن اونٹوں کے تھان میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے پھر آپ ﷺ نے مسجد بنانے کا حکم دیا اور بنو نجار کے پاس پیغام بھیج کر انھیں بلایا اور ان سے ارشاد فرمایا، مجھ سے اپنے اس باغ کی قیمت لگاؤ! (یہ سن کر) انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم آپ سے اس کی قیمت نہیں وصول کریں گے (بلکہ ہم اسے) اللہ کی رضا کے لئے (بغیر کسی قیمت کے) دیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس باغ میں مشرکین کی قبریں، کھنڈرات اور کھجوروں کے کچھ درخت تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کی قبروں کو اکھاڑنے، کھنڈرات کو برابر کرنے اور کھجور کے درختوں کو کاٹنے کا حکم دیا۔ پھر لوگوں نے کھجور کے کٹے ہوئے درختوں کو مسجد کی سامنے والی دیوار میں لگایا، (اور اس دوران) جبکہ صحابہ کرامؓ (مسجد کی تعمیر میں استعمال ہونے والی) چٹانوں کو ادھر سے ادھر منتقل کر رہے تھے اور اسکے ساتھ ساتھ اشعار بھی پڑھ رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی اشعار پڑھ رہے تھے چنانچہ صحابہ کرام کہہ رہے تھے،

اللهم لا خیر الا خیر الاخرة فاغفر للانصار والمهاجرة

ترجمہ: اے اللہ خیر (اور بھلائی) تو صرف آخرت کی ہی ہے پس آپ مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرمادیجئے۔

یہ حدیث ابو التیاح کی احادیث میں سے صحیح اور متفق علیہ ہے شعبۂ حماد بن سلمہ اور عبد الوارث نے اس حدیث کو آپ سے روایت کیا ہے اور ان میں سے عبد الوارث کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۳۳۱۸- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد الطیالسی، شعبہ، ابو التیاح اور حضرت انسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:
”لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرو ان کے لئے تنگی پیدا نہ کرو، لوگوں کو اطمینان (دلاؤ، اور انہیں) (دین سے) دور مت بھاؤ“

یہ حدیث شعبہ کے طریق سے صحیح اور متفق علیہ ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس حدیث کو تھکی بن سعید رحمہ اللہ کے واسطے سے شعبہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے۔

۳۳۱۹- فاروق خطاب، ابو مسلم کشی، سلیمان بن حرب، ابو احمد محمد بن احمد، فضل بن حباب، ابوالولید الطیالسی، شعبہ، ابوالتیاح اور حضرت انسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

”غزوہ حنین کے دن جب (رسول اللہ ﷺ) نے مال غنیمت قریش کے نو مسلم لوگوں میں تقسیم کر دیا تو انصار نے کہا، اللہ کی قسم یہ بھی عجیب معاملہ ہے کہ ہماری تلواروں سے تو قریش کا خون ٹپک رہا ہے اور ہمارا مال غنیمت ان کے پاس ہے، جب رسول اللہ کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو آپ نے صرف انصار کو ایک جگہ بلایا اور ان سے کہا کہ مجھے تمہاری طرف سے ایسی بات پہنچی ہے چونکہ وہ لوگ جھوٹ تو بولتے نہیں تھے اس لئے انہوں نے اس کا اقرار کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کیا تم لوگ اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو مال غنیمت لیکر جائیں اور تم لوگ اللہ کے رسول ﷺ کو اپنے گھروں کی طرف لیکر جائیں“ پھر آپ نے ارشاد فرمایا

”اگر انصار کسی گھائی میں چلیں (اور باقی سب لوگ دوسری گھائی میں چلیں) تو میں ضرور اسی گھائی میں سے چلوں گا جس میں انصار چل رہے ہیں“

یہ حدیث صحیح ثابت اور متفق علیہ ہے اور اسے دو جلیل القدر اماموں، امام بخاری رحمہ اللہ اور امام اسحاق بن راہویہ نے ابوالولید اور سلیمان بن حرب رحمہ اللہ دونوں کے طریق سے شعبہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے۔

۳۳۲۰- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، جعفر بن مہران اور شیبان، عبدالوارث، ابوالتیاح اور ابو عثمان النہدی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے ارشاد فرمایا:

”میرے خلیل ﷺ نے مجھے ہر مہینے میں تین روزے رکھنے، چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی“

عبدالوارث عن ابی التیاح کے حوالے سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے۔

۳۳۲۱- سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، علی بن جعد، شعبہ، ابوالتیاح، مطرف اور حضرت عمران بن حصینؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ

اہل جنت میں عورتوں کی تعداد کم ہوگی“

یہ حدیث شعبہ عن ابی التیاح کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے اسکے علاوہ حماد بن سلمہ نے بھی اس حدیث کو ابوالتیاح سے روایت کیا ہے، جبکہ ابراہیم بن طہمان نے حجاج کے واسطے سے اسے ابوالتیاح سے نقل کیا ہے۔

(۲۱۲) جابر بن زید رحمہ اللہ

مؤلف حلیہ علامہ ابو نعیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا ان عظیم انسانوں میں سے اپنے علم کے ذریعے شبہات اور تاریکیوں سے

۱۔ صحیح البخاری ۲/۲۱۳، ۵/۲۰۱، ۲۰۲، صحیح مسلم، کتاب الزکاة ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، فتح الباری ۸/۵۳،
 ۲۔ صحیح مسلم ۸/۸۸، مسند الامام احمد ۲/۴۲۷، ۴۳۶، ۴۳۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۱۲۸، وشرح السنة ۱۵/۲۴۸،
 ۳۔ طبقات ابن سعد ۷/۱۷۹، والتاریخ الکبیر ۲/۲۰۴، والجرح ۱/۴۹۳، والجمع ۱/۷۳، والکاشف ۱/۱۷۶، وسیر النبلاء ۳/۴۸۱، وتہذیب الکمال ۳/۴۳۴

کنارہ کش اور مشقت اور سخت تکالیف میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تسلی پانے والے جابر بن زید ابو الشعثاء رحمہ اللہ بھی ہیں آپ علم کا صاف شفاف چشمہ اور عبادت میں ایک مضبوط ستون کی مانند تھے۔

آپ حق کی طرف لپکنے والے اور مخلوق سے دور بھاگنے والے لوگوں میں سے تھے۔

آپ کا تعلق قدیم تابعین سے ہے لیکن آپ کا ذکر آپ کے طبقے سے مؤخر ہو گیا۔

۳۳۲۲- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، عیینہ، عمرو بن دینار اور عطاء کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا:

”اگر تمام کے تمام اہل بصرہ جابر بن زید رحمہ اللہ کے پاس آجائیں تو آپ ان سب سے زیادہ کتاب اللہ کا علم رکھنے والے ہوں گے“ ۳۳۲۳- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق الشافعی، محمد بن صباح اور عبد الجبار بن علاء، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار اور عطاء کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ارشاد ہے۔ اگر اہل بصرہ جابر بن زید کے قول پر متفق ہو جاتے تو قرآن کریم کا علم ان کے لئے کافی ہو جاتا۔

۳۳۲۴- مؤلف حلیہ علامہ ابو نعیم رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں سے موسیٰ بن اسحاق، عمرو بن علی، عرعرة بن بزند، تمیم بن جریر سلمی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

رباب نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: آپ لوگ مجھ سے سوال کرتے ہیں حالانکہ جابر بن زید تمہارے درمیان موجود ہیں۔

۳۳۲۵- ابو حامد بن جبلة، ابو العباس سراج، محمود بن غیلان، فضل بن موسیٰ اور زید بن حباب، یزید بن عقبہ اور ضحاک ضحی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی دوران طواف جابر بن زید سے ملاقات ہو گئی تو آپ نے انہیں نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے جابر! تم تو اہل بصرہ کے فقہاء میں سے ہو اور عنقریب لوگ تم سے فتوے طلب کریں گے چنانچہ تم صرف قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کی سنت کے مطابق فتویٰ دینا۔ اگر تم نے اس کے علاوہ کوئی طریقہ اختیار کیا تو تم خود بھی ہلاک ہو جاؤ گے اور دوسروں کو بھی ہلاک کرو گے۔

۳۳۲۶- مؤلف حلیہ نقل کرتے ہیں کہ مجھ سے عقبہ ابن مکرم کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یونس ابن بکیر اور سعید بن عبداللہ بصریؒ نے اسنادی سند کے حوالے سے یہ منقول ہے کہ

زیاد بن جبیر نے جابر بن عبداللہ انصاریؒ سے کسی مسئلے کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے اس کے بارے میں کچھ ارشاد فرمایا: اور پھر کہا تم لوگ ہم سے کیسے سوال کرتے ہو حالانکہ ابو الشعثاء تمہارے درمیان موجود ہیں۔

۳۳۲۷- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ اور سفیان بن عیینہ کے حوالے سے عمرو بن دینار رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

میں نے جابر بن زید رحمہ اللہ سے زیادہ فتاویٰ کے بارے میں علم رکھنے والا شخص کوئی نہیں دیکھا۔

۳۳۲۸- ابو حامد بن جبلة، ابو العباس سراج، حاتم بن لیث جوہری، عارم، حماد بن زید خالد بن ازدی کے اسنادی سلسلے سے ایاس بن معاویہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

میں نے اہل بصرہ اور ان کے فقیہ جابر بن زید کو اہل عمان میں سے پایا۔

۳۳۲۹- ابو محمد بن حیان، محمد بن عباس اخزم، نصر بن علی، محمد بن سوار اور ابو الجہاب کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

جس دن جابر بن زید رحمہ اللہ کو دفن کیا گیا تو قتادہ رحمۃ اللہ نے ارشاد فرمایا: آج کے دن زمین کا علم دفن کر دیا گیا ہے۔

۳۳۳۰- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحق الشقی، محمد بن صباح اور عبد الجبار بن علاء سفیان ابن غنیمہ اور عمرو بن دینار کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

جابر بن زید ابو الشعثاء رحمہ اللہ نے عمرو بن دینار سے بیان کیا حکم بن ایوب نے کچھ لوگوں کو عہدہ قضاء کے لئے نامزد کیا اور میں بھی انہیں میں سے ہوں اے عمرو اگر مجھے اس معاملے میں کسی آزمائش میں ڈالا گیا تو میں اپنی سواری پر سوار ہو کر یہاں سے بھاگ جاؤں گا۔

۳۳۳۱- مؤلف حلیہ اپنے والد اور ابو محمد بن حیان کے واسطے سے ابراہیم بن محمد بن حسن، عبد الجبار بن علاء، سفیان بن عیینہ اور عمرو بن دینار کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ

جابر بن زید نے ان سے بیان کیا میری ایک اونٹنی ہے جس پر سوار ہو کر میں وقوف عرفہ کرتا ہوں اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میدان عرفہ میں موجود تمام کے تمام اونٹ اس کے بدلے میں میرے ہو جائیں۔ مجھے اس کے بدلے میں دو سو دینار کی پیشکش کی گئی تھی مگر میں نے اسے فروخت نہیں کیا اور بغض اہل بصرہ کا بیان ہے کہ جابر بن زید رحمہ اللہ ذی الحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد اس پر سوار ہو کر بصرہ سے مکہ روانہ ہوئے اور ایام حج میں مکہ پہنچ گئے۔

۳۳۳۲- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، جوہری اور فضل بن دکین کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ محمد بن جابر کا بیان ہے میں نے ابو الشعثاء جابر بن زید کو تمام حاجیوں میں سب سے آگے دیکھا اور وہ بہت تیز تیز چل رہے تھے۔

۳۳۳۳- ابو احمد محمد بن احمد، عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد العزیز، سوید بن سعید، زیاد بن ربیع، صالح الدہان کے حوالے سے جابر بن زید کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

میں نے نیکی کے کاموں میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ نماز میں جسمانی مشقت ہے اور مالی مشقت نہیں اور روزے کا بھی یہی حال ہے، لیکن حج میں جسمانی مشقت بھی ہے اور مالی بھی تو میں نے حج کو ان سب سے افضل سمجھا۔

۳۳۳۴- محمد بن احمد، عبد اللہ بن محمد بغوی، نصر بن علی، زیاد بن ربیع اور صالح الدہان کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ جابر بن زید رحمہ اللہ تین چیزوں کی قیمت کم نہیں کروایا کرتے تھے مکہ مکرمہ تک سواری کے کرائے کی قیمت، اس غلام کی قیمت جسے آپ آزاد کرنے کے لئے خریدتے تھے اور قربانی کے جانور کی قیمت، صالح الدہان کا مزید بیان ہے کہ آپ ہر وہ چیز جسے باری تعالیٰ کی رضامندی اور ثواب کے لئے خریدتے تھے اس کی قیمت میں کھسکا مطالبہ نہیں کرتے تھے۔

۳۳۳۵- ابو بکر بن مالک عبد اللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر اور مالک بن دینار رحمہ اللہ کے حوالے سے منقول ہے کہ جابر بن زید رحمہ اللہ ایک مرتبہ رات کے وقت شہر کے علاقے کی طرف نکلے اور آپ نے کتوں کو بھگانے کے لئے باغ میں سے ایک شاخ لی، جب صبح ہوئی تو آپ نے جا کر وہ شاخ وہیں رکھ دی۔

۳۳۳۶- محمد بن احمد، عبد اللہ بن محمد بغوی، نصر بن علی اور صالح الدہان کے اسنادی واسطے سے منقول ہے کہ: جابر بن زید رحمہ اللہ اپنے گھر والوں میں سے کسی کے ساتھ گفتگو میں مشغول تھے۔ پھر آپ ایک قوم کے باغ کے پاس سے گزرے اور اس سے ایک شاخ کھینچ لی تاکہ اسے کتوں کو دور بھگائیں پھر جب آپ گھر پہنچے تو اسے مسجد میں رکھ دیا اور مسجد میں موجود لوگوں سے کہا اس کی حفاظت کرنا میں کچھ لوگوں کے باغ کے پاس گزرتا تھا اور میں نے اسے وہاں سے کھینچ لیا۔ لوگوں نے کہا سبحان اللہ! اے ابو الشعثاء اس شاخ کی کیا حیثیت ہے۔ تو آپ نے فرمایا اگر اس باغ کے پاس سے گزرنے والا ہر آدمی اس سے ایک ایک شاخ

لیتا رہے تو اس میں کچھ نہیں بچے گا۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے اسے واپس رکھ دیا۔

۳۳۳۷- ابو بکر محمد بن احمد، محمد بن سہل، حمید بن مسعدہ، فضل بن علاء اور عثمان بن حکیم کے اسنادی حوالے سے جابر بن زید کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے عثمان بن حکیم کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

جب جمعے کا دن ہو تو مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ دعا کرو، اے اللہ! مجھے آج کے دن اپنی طرف متوجہ ہونے والوں میں سب سے زیادہ متوجہ ہونے والا اور آپ کا قرب حاصل کرنے والوں میں سب سے زیادہ قرب حاصل کرنے والے اور آپ سے دعا کرنے اور مانگنے والوں میں سب سے زیادہ دعا کرنے والا اور مانگنے والا بنادیتے۔

۳۳۳۸- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، ہارون بن عبد اللہ، سیار، ابن زید اور حجاج بن عیینہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ جابر بن زید ابو الشعثاء رحمہ اللہ ہمارے پاس ہماری مسجد میں آیا کرتے تھے۔ آپ ایک دن آئے اور آپ نے دو بوسیدہ جوتے پہنے ہوئے تھے اور ارشاد فرمایا، میری عمر میں سے ساٹھ برس گزر چکے ہیں اگر میں نے اس عمر میں کوئی نیکی کا کام نہیں کیا تو یہ دو جوتے اس گزری ہوئی زندگی سے زیادہ بہتر ہیں۔

۳۳۳۹- احمد بن محمد بن سنان، ابو العباس سراج، ابو معمر صالح بن حرب، خالد بن زید ہدادی اور صالح الدھان کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

جابر بن زید رحمہ اللہ کے پاس اگر کوئی کھونا درہم آجاتا تو آپ اسے توڑ کر پھینک دیتے تاکہ اسے کسی مسلمان کو دھوکہ نہ دیا جاسکے۔

۳۳۴۰- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، ابو عبد الصمد العمی رحمہ اللہ اور مالک بن دینار کے اسنادی واسطے سے منقول ہے کہ

جابر بن زید رحمہ اللہ میرے پاس تشریف لائے اور میں کچھ لکھ رہا تھا میں نے ان سے عرض کی اے ابو الشعثاء میرے اس کام کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ انہوں نے جواب دیا تمہارا یہ کام کیا ہی اچھا ہے کتنی اچھی بات ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کو ایک ورق سے دوسرے ورق پر اور اس کی ایک آیت کے بعد دوسری آیت اور ایک لفظ کے بعد دوسرا لفظ نقل کرتے ہو، اور یہ حلال کام ہے اور اس میں کوئی منہا لفتہ نہیں۔

۳۳۴۱- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، عبید اللہ بن عمر قواریری، جعفر بن سلیمان اور مالک بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

جابر بن زید رحمہ اللہ سے باری تعالیٰ کے قول:

”وَلَوْ لَا اِنْ تَبْتَئَاكَ لَقَدْ كَدَتُ قُرْكَنُ الْيَهُمُ شَيْئًا قَلِيلًا اِذَا لَا ذِقْنَاكَ ضَعْفُ الْحَيَاةِ وَضَعْفُ الْمَمَاةِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا (الاسراء: ۷۴)

میں ”ضعف الحیاة“ ”ضعف الممماة“ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے اس کا مطلب بیان کیا کہ دنیاوی عذاب کا بھی دو گنا عذاب اور اخروی عذاب کا بھی دو گنا عذاب۔

۳۳۴۲- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، شیبان بن ابی شیبہ، سلام بن مسکین اور مالک بن دینار رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

ابو الشعثاء جابر بن زید رحمہ اللہ کے پاس تشریف لائے اور کہا ہمارے ساتھ نصر بن عاصم کی قرأت سننے کے لئے چلیں۔ جب ہم

وہاں پہنچ کر انکی قراءۃ سننے بیٹھے تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی

”وہو الذی فی السماء اللہ فی الارض اللہ وہو الحکیم العلیم“ (الزخرف: ۸۴)

ترجمہ: انکی یہ قراءۃ سن کر جابر بن زید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہاری اس قراءۃ میں واؤ کے بغیر ”وہو الذی فی السماء اللہ فی الارض اللہ وہو الحکیم العلیم“ (نہیں ہے)

۳۳۴۳- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، عبد الجبار، سفیان اور عمرو بن ایوب کے اسنادی حوالے سے ابن سیرین رحمہ اللہ کا یہ مقولہ نقل کیا گیا ہے:

ابو الشعثاء کی حیثیت دینار اور درہم (ہر ایک کے نزدیک) مسلم تھی یعنی آپ سب لوگوں کے نزدیک متقی اور پرہیزگار آدمی تھے۔
۳۳۴۴- ابو حامد، محمد بن اسحاق، عبد الجبار بن العلاء، سفیان کے سلسلہ سند سے عمرو نے کہا کہ ابو الشعثاء نے مجھے کہا اے عمرو! میں دنیا میں ایک گدھے کے علاوہ کسی چیز کا مالک نہیں۔

۳۳۴۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان اور حارث بن ع کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ جابر بن زید رحمہ اللہ سے آپکی وفات کے وقت کہا گیا: آپ کو اس وقت کس بات کی تمنا اور خواہش ہے؟ آپ نے جواب دیا حسن بصری رحمہ اللہ کی طرف ایک نظر دیکھنا۔

۳۳۴۶- مؤلف حلیہ علامہ ابو نعیم رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں سے محمد بن ایوب، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، حبیب بن الشہید اور ثابت کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ جب جابر بن زید رحمہ اللہ کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو آپ سے پوچھا گیا آپ کو اس وقت کس بات کی خواہش ہے؟ آپ نے کہا حسن بصری رحمہ اللہ کی طرف ایک نگاہ دیکھنا۔

ثابت کہتے ہیں میں حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس آیا اور آپ کو اس بات کی اطلاع دی۔ آپ جلدی سے ایک سواری پر سوار ہو کر آپ کے پاس پہنچے جب آپ ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے اپنے گھروالوں سے کہا مجھے اٹھا کر بٹھا دیجئے۔ پھر آپ بیٹھ گئے اور مسلسل یہ کہتے رہے میں آگ سے اور برے حساب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔

۳۳۴۷- عبد اللہ بن محمد، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، محمد بن عبید بن حساب، حماد بن زید اور حجاج بن عیینہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ ہند بنت مہلب سے جابر بن زید رحمہ اللہ کا تذکرہ کیا گیا اور کچھ لوگوں نے کہا ان کا تعلق فرقہ اباضیہ سے تھا تو انہوں نے کہا جابر بن زید لوگوں سے بہت الگ تھلگ رہتے تھے اور صرف میرے اور میری والدہ کے پاس آتے جاتے تھے اور میرے علم کے مطابق جتنے بھی کام اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور قرب کے ہیں انہوں نے مجھے ان کا حکم دیا اور جتنے بھی کام اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور دوری کا باعث ہیں انہوں نے مجھے ان سے منع کیا اور انہوں نے نہ تو مجھے کبھی اباضیت کی دعوت دی اور نہ کبھی اس کا حکم دیا اور نہ ہی کبھی انہوں نے مجھے دوپٹا اتارنے کا حکم دیا۔ (یہ کہنے کے بعد) انہوں نے حیرانی کے عالم میں اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ دیا۔

۳۳۴۸- ابو محمد بن حیان، محمد بن حسن بن علی بحر، ابو بکر بن نافع، امیہ بن خالد، شعبہ، مطر وراق اور جابر بن زید کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

جابر بن زید نے ارشاد فرمایا میرا کسی مسکین پر ایک درہم صدقہ کرنا مجھے فرض حج کرنے کے بعد نفلی حج کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

۳۳۴۹- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، حسن بن عبد العزیز مصری، یحییٰ بن حسان، قریش بن حیان اور مالک بن دینار کے اسنادی

واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

جابر بن زید رحمہ اللہ میرے پاس تشریف لائے اور جب نماز کا وقت ہوا تو میں نے امامت کے لئے کہا تو انہوں نے امامت کرنے سے انکار کر دیا۔ اور کہا تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا مالک ہی ان کا زیادہ حقدار ہے۔ گھر کا مالک اپنے گھر میں امامت کا اور بستر کا مالک اپنے بستر کے مرکزی حصے پر بیٹھنے کا اور جانور کا مالک اس کے اگلے حصے پر بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔

جابر بن زید رحمہ اللہ کی مسانید..... جابر بن زید رحمہ اللہ نے بہت سی احادیث مسند روایت کی ہیں اور آپ کی اکثر روایات حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ہیں جبکہ آپ سے روایت کرنے والوں میں عمرو بن دینار، قتادہ اور عمرو بن ہرم وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

۳۳۵۰- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، حبیب بن یزید انماطی، عمرو بن ہرم اور جابر بن زید کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ ظہر اور عصر کی نمازوں کو ایک ہی وقت میں ادا کیا اور آپ کا خیال تھا کہ آپ نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ مدینے میں ظہر اور عصر کو ایک ہی وقت میں ادا کیا تھا۔

۳۳۵۱- حسن بن محمد بن کیسان، موسیٰ بن ہارون، داؤد بن عمرو، محمد بن مسلم اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے ابوالشعثاء کو یہ کہتے ہوئے سنا:

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے آٹھ رکعات اکٹھی اور سات رکعات اکٹھی کسی بیماری اور تکلیف کے بغیر ادا فرمائیں۔

اس روایت کو معمر، روح بن قاسم اور حماد بن زید نے بھی عمرو بن دینار سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۳۳۵۲- علی بن ہارون بن محمد، قاضی یوسف بن یعقوب، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، عمرو بن دینار اور جابر بن زید کے اسنادی حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبے میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”شلو اور اس شخص کے لئے ہے جس کے پاس تہبند نہ ہو اور موزے اس شخص کے لئے ہیں جسکے پاس جوتے نہ ہوں“

اس حدیث کو عمرو بن دینار، ایوب سختیانی، اشعث بن سوار، شعبہ، ابن جریج، سعید بن زید اور میثم نے بھی روایت کیا ہے۔

۳۳۵۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی بن ثنی، ہدبہ ابن خالد، ہمام، قتادہ، اور جابر بن زید کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے حضرت حمزہؓ کی بیٹی سے نکاح کرنے کا مطالبہ کیا گیا تو آپ ﷺ

نے ارشاد فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے اور جو رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت کی وجہ سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

۳۳۵۴- سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، جبارہ بن مغلس، حماد بن زید، عمرو بن دینار اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے:

”جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ ہی بھول گیا۔“

یہ حدیث جابر بن زید اور عمرو بن دینار کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں جبارہ بن مغلس متفرد ہیں اور

مصنف نے اسے صرف انہی کی سند سے نقل کیا ہے۔

۳۳۵۵- سلیمان بن احمد، سری بن سہل، عبداللہ بن رشید، مجاہد بن زبیر، قتادہ، جابر بن زید اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ

”قیامت کے دن شہید کو لایا جائے گا اور اسے حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا، پھر مصیبت زدہ لوگوں کو لایا جائے گا اور ان کے لئے نہ تو ترازو نصب کیا جائے گا اور نہ ہی اعمال نامہ کے رجسٹران کے سامنے پھیلائے جائیں گے اور ان کے لئے اجر و ثواب پانی کی طرح بہایا جائے گا یہاں تک کہ دنیا میں عافیت سے رہنے والے لوگ اس وقت تمنا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتنا بہترین بدلہ پانے کے لئے کاش ان کے جسموں کو قہنجیوں سے کاٹا جاتا“

یہ حدیث جابر اور قتادہ کے طریق سے غریب ہے اور اسکو روایت کرنے میں مجاہد بن زبیر متفرد ہیں۔

۳۳۵۶- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن عبد الجبار، ابراہیم بن محمد بن عرعرة، معتمر بن سلیمان، حکم بن عقیان، غطفان بن عطفان، جابر بن زید اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ

جبریل امین (علیہ السلام) نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) آدمی کے گناہوں اور اس کی نیکیوں کو (باری تعالیٰ) کے سامنے پیش کیا جائے گا، پھر ان میں سے بعض گناہوں کو بعض نیکیوں کے بدلے میں ختم کر دیا جائے گا (آخر میں) اگر ایک نیکی بھی بچ گئی تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو (اس نیکی کے بدلے میں) جنت عطا فرمائیں گے“

یہ حدیث جابر اور غطفان بن عطفان کی حدیثوں میں سے غریب ہے اور اسکو روایت کرنے میں حکم بن ابان عدنی متفرد ہیں۔

۲۱۳ داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ

اور وہ عظیم لوگ جو اپنے بعد آنے والوں کے لئے مینارہ نور ہیں ان میں سے ایک ہستی جو اپنے علم میں پختہ کار اور دنیا اور اس کی چمک سے بے رغبت داؤد بن ابی ہند کی ذات ہے۔

۳۳۵۷- محمد بن حمید، احمد بن حسن بن عبد الجبار، عمرو الناقد اور سفیان بن عیینہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن جریج رحمہ اللہ کا بیان ہے

میں نے داؤد بن ابی ہند سے ملاقات کی اور میں نے دیکھا کہ علم ان سے چھلک رہا ہے۔

۳۳۵۸- محمد بن حمید، احمد بن حسن، عمرو الناقد اور سفیان کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ انکے والد کا بیان ہے:

میں واسطہ شہر میں داخل ہوا اور اس زمانے میں داؤد بن ابی ہند بھی وہاں مقیم تھے تو میں نے دیکھا کہ لوگ آپ کو داؤد القاری کے لقب سے پکارا کرتے تھے۔

۳۳۵۹- محمد بن علی، علی بن احمد بن سلیمان، محمد بن ابی خیرہ اور سفیان بن عیینہ کے اسنادی واسطے سے منقول ہے کہ انکے والد نے ان سے روایت کی:

میں داؤد ابن ہند کی جوانی کے زمانے میں واسطہ شہر گیا تو میں نے دیکھا کہ لوگ آپ کو داؤد القاری کے نام سے پکارتے ہیں اور آپ حسن بصری رحمہ اللہ کے زمانے میں ہی لوگوں کو دینی مسائل کے بارے میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔

۳۳۶۰- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو بکر بن ابی عاصم اور ابن عبد الاول کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ داؤد بن ابی ہند اہل بصرہ کے مفتی تھے۔

۳۳۶۱- احمد بن عبید اللہ، عبد اللہ بن وہب، ابو عیسیٰ ابن النخاس، ضمرہ بن ربیعہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ داؤد بن ابی ہند کا بیان ہے

جب تم اس چیز کو مضبوطی سے پکڑ لو گے جس پر علماء کا اتفاق ہے تو جس چیز میں علماء کا اختلاف ہے وہ تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گی اور جس چیز میں علماء کا اختلاف ہے اسی چیز سے انہیں منع کیا گیا ہے۔

۳۳۶۲- ابوالحسن ہبل بن عبد اللہ تستری، حسن بن ہبل مجوز، بصری، مسلم بن ابراہیم اور سلیمان بن حرب کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ کا بیان ہے:

میں نے داؤد بن ابی ہند سے کہا: مسئلہ قدر میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا میں اس بارے میں وہی کچھ جانتا ہوں جو مطرف نے کہا تھا

ہم (اپنے کاموں کو مکمل طور پر) تقدیر ہی کے حوالے نہیں کرتے ہیں (کہ ان میں کسب کا کچھ دخل ہی نہ ہو) اور اس کی طرف رجوع بھی کرتے ہیں (کہ جو کچھ اس کائنات میں ہوتا ہے وہ تقدیر ہی کے مطابق ہوتا ہے)۔

۳۳۶۳- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، سالم بن عصام اور محمد بن مرزوق کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انصاری نے کہا:

میں نے داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ اور عوف بن ابی جمیلہ رحمہ اللہ کو مسئلہ تقدیر کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے دیکھا اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی کو سر سے پکڑا ہوا تھا اور داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ اس مسئلے میں مثبت تھے۔

۳۳۶۴- عبد اللہ بن محمد بن جعفر نے اپنی کتاب میں سے محمد بن ابان مدینی، یحییٰ بن فضل خرقی اور سفید بن عامر کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

داؤد بن ابی ہند شام گئے تو ان کی ملاقات غیلان سے ہوئی، انہوں نے کہا، اے داؤد میں تم سے چند مسائل کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں، داؤد نے کہا آپ مجھ سے پچاس مسائل کے بارے میں سوال کر سکتے ہیں لیکن میں بھی آپ سے دو مسئلوں کے بارے میں سوال کر دوں گا۔ غیلان نے کہا اے داؤد آپ بھی بے شک سوال کر سکتے ہیں داؤد نے ان سے پوچھا: آپ مجھے بتائیے کہ بنی آدم کو دی گئی اشیاء میں سے افضل چیز کونسی ہے؟ انہوں نے جواب دیا عقل، داؤد نے ان سے دوسرا سوال کیا کہ آپ مجھے عقل کے بارے میں بتائیے، کیا وہ لوگوں کے لئے ایک مباح چیز ہے جو شخص چاہے اسے لے لے اور جو چاہے اسے ترک کر دے یا وہ لوگوں کے درمیان مختلف حصوں میں تقسیم کی ہوئی چیز ہے؟ یہ سن کر غیلان خاموش ہو گیا اور جواب دیئے بغیر ہی چلا گیا۔

۳۳۶۵- ابو محمد بن حیان، ابو العباس ہروی، ابو موسیٰ محمد بن شنی اور ابن ابی عدی کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ داؤد بن ابی ہند کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور ان میں سے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا، اسے دیکھو، اس نے میرے پاؤں کی طرف دیکھا اور کہا کتنی

نیکیوں کی طرف یہ پاؤں چلے ہیں۔ پھر اس نے کہا: ابھی تک اس کا وقت نہیں آیا ہے اور وہ دونوں میرے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔

۳۳۶۶- ابو حامد بن جبہ، محمد بن اسحق، حاتم بن لیث اور یحییٰ بن معین کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ سفیان کا بیان ہے میں نے داؤد بن ابی ہند کو فرماتے ہوئے سنا:

مجھے طاعون کے زمانے میں طاعون کی بیماری لگ گئی اور مجھ پر بے ہوشی طاری ہو گئی، اسی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے

یہ حدیث حضرت انسؓ کے طریق سے صحیح ہے جبکہ داؤد بن ابی ہند کے طریق سے غریب اور معلیٰ بن مہدی اسے روایت کرنے میں ابوشہاب سے مفرد ہیں۔

۳۳۷۲- مؤلف حلیہ علامہ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ اپنے والد کے واسطے سے عبدان بن احمد الطاہر بن ہرانج، ابورجاء عبدالرحمن بن عبد الحمید، یحییٰ بن ایوب داؤد بن ابی ہند اور حضرت انسؓ کے سلسلہ سند سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اسے ہر مشرک اور شراب نوشی کے عادی پر حرام کر دیا ہے۔“
یہ حدیث داؤد عن انسؓ کے طریق سے غریب ہے اور اسے داؤد بن ابی ہند سے یحییٰ بن ایوب مصری معافری نے روایت کیا ہے اور ان سے روایت کرنے میں بھی ابورجاء مفرد ہیں۔

۳۳۷۳- محمد بن حمید بن سہیل، عبد اللہ بن اسحاق مدائنی، محمد بن حاتم مہذب، عمار بن محمد، لیث بن ابی سلیم، داؤد بن ابی ہند اور حضرت انسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے باری تعالیٰ کے ارشاد:

”فَوَرَبِّكَ لَنَسْتَلَنَّہُمْ . اَجْمَعِیْنَ عَمَّا كَانُوا یَعْمَلُوْنَ“ (الحجر: ۹۲-۹۳)

ترجمہ: ”تمہارے پروردگار کی قسم ہم ان سے ضرور پریش کریں گے ان کاموں کی جو وہ کرتے ہیں“

کے بارے میں ارشاد فرمایا: ان سے ”لا الہ الا اللہ“ کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

یہ حدیث داؤد بن ابی ہند کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف عمار بن محمد کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۳۷۴- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبد الوہاب بن عطاء، داؤد بن ابی ہند اور سعید بن مسیب کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

”حضرت عمر بن خطابؓ نے مسجد نبوی ﷺ کے منبر پر بیٹھ کر ارشاد فرمایا، بے شک میں ان لوگوں کو جانتا ہوں جو عنقریب رجم کا انکار کریں گے اور کہیں گے رجم قرآن کریم میں نہیں ہے اگر قرآن کریم میں ایسی چیز کی زیادتی جو اس میں نہیں ہے مجھے ناپسند نہ ہوتی تو میں قرآن کریم کے آخری ورق پر لکھ دیتا۔ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا ہے، ابوبکر نے رجم کیا ہے اور میں نے بھی رجم کیا ہے۔“

یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے اور اسے سعید بن مسیب سے یحییٰ بن سعید انصاری، داؤد اور دوسرے حضرات نے بھی روایت کیا ہے۔

۳۳۷۵- ابویعلیٰ حسین بن محمد زبیری اور ابونصر احمد بن حسین مروانی، محمد بن سلیمان بن فارس، محمد بن قاسم الطائیکانی، عمرو بن ہارون، داؤد بن ابی ہند، سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کیا ہے کہ

نیک آدمی اچھی خبر لاتا ہے اور ہدکار آدمی بری خبر لاتا ہے۔

یہ حدیث داؤد بن ابی ہند اور سعید بن مسیب کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف محمد بن قاسم کے حوالے سے عمرو بن ہارون ملجی سے نقل کیا ہے۔

۳۳۷۶- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد محمد بن یونس کدی، عمر بن حبیب، داؤد بن ابی ہند اور ابو عثمان الہندی کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے حضور اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

”اہل مغرب ہمیشہ غالب رہیں گے اور انکی مدد ترک کرنے والے انکو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم

۱- الجامع الكبير للسيوطي ۴۷۳، وكنز العمال ۱۳۱۸۵، ۳۹۲۳۱، والدر المنثور ۲/۳۲۳.

۲- كشف الخفاء ۱/۳۴۸، والكامل لابن هدى ۱۹۰۰/۵، والاحاديث الضعيفة ۳۵۵.

ہو جائیگی۔

یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے اور داؤد سے کئی ائمہ حدیث نے اسے روایت کیا ہے جن میں شعبہ ابن عیینہ اور دوسرے ائمہ بھی شامل ہیں اور مصنف کے نزدیک عمر بن حبیب عن داؤد کا طریق سب سے عالی ہے اسی لئے مصنف نے اسی طریق سے اسے نقل کیا ہے۔

۳۳۷۷- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حسن بن موسیٰ اشیب اور عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، داؤد بن ابی ہند، ابوالعالیہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ (ایک سفر) میں جب وادی ازرق کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا، یہ کوئی وادی ہے؟ انہوں نے عرض کیا، یہ وادی ازرق ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گویا کہ میں موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف دیکھ رہا ہوں اور آپ اپنے پروردگار کے سامنے بلند آواز سے تلبیہ پڑھ رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ ثنیہ کے پاس سے گزرے اور صحابہ کرامؓ سے استفسار فرمایا یہ کوئی گھاٹی ہے؟ انہوں نے عرض کیا فلاں گھاٹی ہے آپ نے ارشاد فرمایا گویا کہ میں اس وقت یونس ابن متی (علیہ السلام) کی طرف دیکھ رہا ہوں آپ گھنگھریالے بالوں والی سرخ اونٹنی پر بیٹھے ہوئے ہیں اسکی ٹیل پتیوں کی ہے اور آپ نے اون کا جبہ زیب تن کیا ہوا ہے۔ داؤد عن ابی العالیہ کے طریق سے یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے اور اسے بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے۔

۳۳۷۸- محمد بن عمر بن مسلم، احمد بن حسین صوفی، عمر بن سہل، عبداللہ بن تمام، داؤد بن ابی ہند اور محمد بن سیرین کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت حکیم بن خزام کا ارشاد ہے کہ ”میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، یا رسول اللہ! میرے لئے تجارت میں برکت رکھ دی جاتی ہے میں ایک چیز کو بیچتا ہوں کیا میں اسکو دوبارہ خرید سکتا ہوں آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ حدیث داؤد کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف اسی سند سے اس شیخ کے شیخ سے نقل کیا ہے۔

۳۳۷۹- سلیمان بن احمد، ادیس بن جعفر، یزید بن ہارون، داؤد، حسن بصری اور حضرت جندبؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔

جس شخص نے صبح کی نماز ادا کر لی تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں آ گیا اور اللہ اس ذمہ داری کے بدلے میں تم سے کچھ بھی نہیں مانگیں گے۔

یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے اور داؤد سے خالد بن عبداللہ، معتمر بن سلیمان اور بہت سے لوگوں نے اسے روایت کیا ہے اور داؤد کے بعد اس کی سند میں تھوڑا سا اختلاف واقع ہوا ہے چنانچہ ابوبکر بن ابی شیبہ نے اسے یزید بن ہارون عن داؤد عن انس بن سیرین اور حضرت جندبؓ کی سند سے جبکہ عبید اللہ بن تمام نے اسے داؤد عن حسن، عن سرہ کی سند سے روایت کیا ہے اور درست طریق وہ ہے جسے خالد، معتمر اور دوسرے لوگوں نے داؤد عن حسن عن جندبؓ کی سند سے نقل کیا ہے۔

۱- صحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب ۵۳، والدر المتثور ۳۲۱/۱، وکنز العمال ۲۵، ۳۵۰، والدر المتثور ۳۲۱/۱۔
والاحادیث الصحیحة ۹۲۵۔

۲- صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۷۴، والمستدرک ۳۴۳، ۲، وصحیح ابن خزیمہ ۲۶۳۳، ومسند الامام احمد ۲۱۵/۱، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۴۲/۵، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۰/۱۲، والترغیب والترہیب ۱۸۲، ۲۔

۳- صحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۶۱، وسنن الترمذی ۲۲۲، ۲۱۶۳، وسنن ابن ماجہ ۳۹۳۶، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۹/۲، ومنا ابی عوانہ ۱۱/۲۔

۳۳۸۰- ابو بکر بن خالد اور محمد بن احمد بن مخلد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، داؤد، مکحول اور ابو ثعلبہ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے۔

میرے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ محبوب اور میرے زیادہ قریب بیٹھنے کا حقدار تم میں سے سب سے زیادہ بہترین اخلاق رکھنے والا ہے اور مجھ سے سب سے زیادہ دوری کا حق دار تم میں سب سے زیادہ بدترین اخلاق والے، فضول گوئی کی کثرت والے منہ بنانا کر اور جیڑوں کو پھیلا پھیلا کر باتیں کرنے والے ہیں۔

اس حدیث کو وہیب بن خالد، ابو جعفر رازی اور بہت سے لوگوں نے داؤد سے روایت کیا ہے اور ہم نے اسے صرف یزید بن ہارون کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس حدیث کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی یزید بن ہارون سے روایت کیا ہے۔

(۲۱۵) منذر بن مالک رحمہ اللہ

اور ان مقدس ہستیوں میں سے جنہوں نے اپنی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزار دی، ایک مقدس ہستی منذر بن مالک بھی ہیں۔ آپ کی پوری زندگی اللہ کے خوف سے آنسو بہانے اور زہد و تقویٰ کا نمونہ تھی، آپ کا شمار اہل بصرہ کے طبقے میں سے ابتدائی لوگوں میں ہوتا ہے۔

۳۳۸۱- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو یعلیٰ، مقدمی، مسلم بن ابراہیم اور ابو عقیل کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ میں نے ابو نصرہ منذر بن مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا:

جب آدمی یہ آیت: "افامن اهل القرى ان ياتيهم يا سنا بياتا وهم نائمون" (اعراف: ۹۷) پڑھے تو مستحب ہے کہ بلند آواز سے پڑھے۔

۳۳۸۲- احمد بن جعفر بن معبد، ابو بکر بن نعمان، ابو ربیعہ زید بن عوف، عامر بن یساف، سعید جریری اور ابو نصرہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

اسلام کی ابتداء میں ان لوگوں کو چار باتوں کی نصیحت کی جاتی تھی:-

فراغت کے زمانے میں مشغولیت کے زمانے کے لئے کام کرنا صحت میں بیماری کے لئے کام کرنا، جوانی میں بڑھاپے کے لئے کام کرنا، زندگی میں موت کے لئے کام کرنا۔

۳۳۸۳- ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ بن رستہ شیان بن فروخ اور ابو اشہب کے اسنادی حوالے سے ابو نصرہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

جس شخص نے رات میں ایک سو سے لے کر ایک ہزار تک آیتوں کی تلاوت کی تو اسے ایک قنطار ثواب ملے گا اور ایک قنطار ثواب کی مقدار ایک نیل کی کھال کے بقدر ہوتا ہے۔

- ۱۔ مسند الامام احمد ۳/۱۹۳، وصحیح ابن حبان ۱۹۱/۱، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/۱۵۸، ومجمع الزوائد ۸/۲۱۱۔
- ۲۔ ۳۲۷/۹، ۲۵۳/۱۰، ۳۲۵، وتاریخ بغداد ۳/۶۳، وتخریج الاحیاء ۳/۵۰، والدر المنثور ۲/۷۶، والمصنف لابن ابی شیبہ ۸/۳۲۷، والترغیب والترہیب ۳/۴۲۱، واتحاف السادة المتقین ۷/۳۲۲، ۸/۳۳۳، والاحادیث الصحیحة ۲/۳۹۰، ومشکاۃ المصابیح ۷/۴۷۹، ۸/۴۷۸۔
- ۳۔ طبقات ابن سعد ۷/۲۰۸، والتاریخ الکبیر ۷/۱۵۳۵، والجرح ۸/۱۰۸۸، وسیر النبلاء ۳/۵۲۹، والمیزان ۴/۸۷۲، والتقرب ۲/۲۷۵، والتہذیب ۱۰/۳۰۲، وتہذیب الکمال ۲۸/۵۰۸۔

۳۳۸۴- مؤلف علامہ ابو نعیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں سے احمد بن علی اسفندی، عمر بن علی بن ابی بکر اسفندی، مسعد بن یسوع اور جریری کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو نصرہ کا بیان ہے:

ہم لوگ آپس میں قسوة یعنی دل کی سختی کے بارے میں گفتگو کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اہل کتاب کا دل جب سخت ہو جائیں تو اس سے زیادہ سخت چیز کوئی نہیں۔

۳۳۸۵- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، عباد بن ولید، جعفر بن سلیمان اور جریری کے اسنادی حوالے سے ابو نصرہ منذر بن مالک کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

تفہیر قرآن کریم کی اس آیت پر آ کر ختم ہو جاتی ہے:

”إِنَّ رَبَّكَ فَاعِلٌ لِّمَا يُرِيدُ“ (ہود: ۱۰۷)

ترجمہ: بے شک آپ کے پروردگار اپنے ارادے کو خوب پورا کرنے والے ہیں۔

۳۳۸۶- مؤلف حلیہ اپنے والد اور عبد اللہ بن محمد کے اسنادی حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن محمد بن عمر نے ان سے حسین بن حسن مروزی، معتمر بن سلیمان، ایاس بن فلان کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ:

حسن بصری رحمہ اللہ اور میں ابو نصرہ منذر بن مالک کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے۔

تو ابو نصرہ رحمہ اللہ نے حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا، اے ابوسعید (حسن بصری رحمہ اللہ کی کنیت ہے) میرے قریب آجائے۔ آپ ان کے قریب ہوئے تو انہوں نے اپنا ہاتھ ان کی گردن پر رکھا اور ان کے رخسار آپ ان کے قریب ہوئے تو انہوں نے اپنا ہاتھ ان کی گردن پر رکھا اور ان کے رخسار پر بوسہ دیا اسکے بعد حسن بصری رحمہ اللہ نے ابو نصرہ رحمہ اللہ سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

اے ابو نصرہ! اگر قیامت کے دن خرفتا کیاں نہ ہوتیں تو آپ کے بھائیوں میں سے کئی لوگوں کو یہاں کی چیزیں چھوڑنے پر خوشی ہوتی۔ پھر لوگوں نے حسن بصری رحمہ اللہ سے درخواست کی قرآن کریم کی کوئی سورت اس وقت کی مناسب سے تلاوت کیجئے۔

اور دعا بھی کیجئے۔ آپ نے سورہ اخلاص اور معوذتین کی تلاوت کی اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا اور اس کے بعد آپ نے دعا کی، اے اللہ ہمارے بھائی کو بیماری لگ گئی ہے اور آپ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر ابو نصرہ نے رونا شروع کر دیا اور ان کو دیکھ کر حسن بصری رحمہ اللہ اور گھر میں موجود افراد نے بھی رونا شروع کر دیا اور میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو اس سے زیادہ رونا ہوا کبھی نہیں دیکھا اور اسی وقت ابو نصرہ نے ارشاد فرمایا اے ابوسعید! آپ ہی میری نماز جنازہ پڑھائیے گا۔

ابو نصرہ منذر بن مالک کی مسانید..... ابو نصرہ رحمہ اللہ نے کئی صحابہ سے مسند احادیث روایت کی ہیں جن میں حضرت ابوسعید خدریؓ، جابر بن عبد اللہؓ، ابن عباسؓ، ابو موسیٰؓ، ابن عمرؓ اور حضرت انسؓ شامل ہیں اور آپ سے کئی تابعین نے احادیث روایت کی ہیں، ان میں قتادہؓ، علی بن زید رحمہ اللہ، سلمان تیمیؓ، داؤد بن ابومند، ابوبشر جعفر بن ابی وحشیہ، ابوسلمہ سعید بن زید ابو نعیم السعدی رحمہ اللہ، عوف بن ابی جمیلہ رحمہ اللہ، یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ، خلید بن جعفر رحمہ اللہ، سعید جریری رحمہ اللہ اور ربیع بن صبیح رحمہ اللہ شامل ہیں۔

۳۳۸۷- عبد اللہ بن جعفر، یونس، ابو داؤد الطیالسی، مسمر بن ریان، ابو نصرہ اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے نقل

کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دوران خطبہ ارشاد فرمایا:

کوئی شخص بھی لوگوں کے ڈر سے حق بات کہنے سے باز نہ رہے، جب اس کو اس کے بارے میں علم ہو جائے۔

اس حدیث کو ابو نضرہ سے تابعین میں سے قتادہ، علی بن زید اور سلیمان تیمی نے روایت کیا ہے۔

۳۳۸۸- ابو بکر بن محمد بن احمد، احمد بن عبد الرحمن سقطی، یزید بن ہارون، شعبہ، قتادہ، ابو نضرہ اور حضرت ابو سعید خدریؓ کے اسنادی

حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی منقول ہے

کوئی شخص بھی لوگوں کے خوف سے حق بات کہنے سے باز نہ رہے۔

جب وہ اسے دیکھ لے، یا اس کو اس کے بارے میں علم ہو جائے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ کا بیان ہے کہ اس حدیث نے مجھے اس بات پر ابھارا کہ میں سوار ہو کر فلاں آدمی کے پاس جاؤں اور

اس کے کان میں یہ بات ڈال کر واپس آ جاؤں۔

شعبہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ یہ حدیث ان سے چار آدمیوں قتادہ، ابو سلمہ، جریری، اور ایک اور راوی نے ابو نضرہ کے حوالے

سے نقل کی ہے۔

۳۳۸۹- حبیب بن حسن، فاروق خطابی، حسن بن عمرو واسطی، ابو مسلم کشی، محمد بن عبد اللہ انصاری، سلیمان تیمی، ابو نضرہ اور حضرت ابو سعید

خدریؓ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

”رسول اللہ ﷺ نے مکے میں نبیذ بنانے، آدھ کچی اور سوکھی ہوئی کھجور کو ملانے (کر نبیذ بنانا) نے اور کشمش اور کھجور کو ملانے (کر نبیذ

بنانے) سے منع فرمایا ہے۔

اس حدیث کو محمد بن عبد اللہ انصاری کے علاوہ شعبہ، جریر، یزید بن ہارون، اور یزید بن رلیغ نے بھی سلیمان تیمی کے حوالے

سے ابو نضرہ سے روایت کیا ہے۔

۳۳۹۰- ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، جریری، ابو نضرہ اور حضرت ابو سعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے رسول

اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے:

جب تم میں سے کوئی آدمی اونٹوں کے چرواہے کے پاس آئے تو اسے تین مرتبہ پکارے، اگر وہ جواب دیدے تو ٹھیک ہے

ورنہ دودھ دھو کر پی لے اور اونٹوں پر ہرگز سوار نہ ہو اور جب تم میں سے کوئی کسی باغ کی دیوار کے پاس آئے تو باغ کے مالک کو تین

مرتبہ پکارے اگر وہ جواب دیدے تو ٹھیک ہے ورنہ (باغ کے پھلوں میں سے) توڑ کر کھائے اور اپنے ساتھ لیکر نہ جائے۔

آپ ﷺ کا ارشاد عالی ہے کہ ”مہمان نوازی تین دن تک ہوتی ہے اور اگر اس سے زیادہ ہو جائے تو وہ صدقہ ہے“

۳۳۹۱- محمد بن احمد بن حسن، احمد بن جعفر بن مالک، سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، ہوزہ بن خلیفہ، عوف اعرابی، ابو نضرہ اور حضرت ابو

سعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

میری امت دو گروہوں میں بٹ جائے گی اور ان دونوں کے درمیان سے ایک تیسرا گروہ نکلے گا۔

۱- سنن الترمذی ۲۱۹۱، سنن الترمذی ۲۱۹۱، سنن ابن ماجہ ۴۰۰۷، مسند الامام احمد ۵۰/۳، ۸۷، والدر

المنثور ۲/۲۹۳، ۵/۷۳، وتفسیر ابن کثیر ۳/۱۲۸، ۱۵۳،

۳- سنن ابن ماجہ ۳۳۰۷، ۳۳۰۸،

۴- صحیح مسلم، کتاب اللقطة باب ۱۳، صحیح البخاری ۱۳/۸، ۳۹، وفتح الباری ۱۰/۵۳۱،

اور حق پر قائم دو گروہوں میں سے ایک اسے قتل کر دے گا۔

اس حدیث کو ابو نضرہ نے تابعین میں سے داؤد بن ابی ہند، علی بن زید بن جدعان، سے روایت کیا ہے جبکہ قاسم بن فضل حدانی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

۳۳۹۲- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، فاروق خطابی، حبیب بن حسن، ابو مسلم کشی، مسلم بن ابراہیم، صامت بن دینار، اور ابو نضرہ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ کا بیان ہے

حضرت طلحہؓ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: "شہید زمین پر چل رہا ہے۔"

(ابو نضرہ کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور ان سے صرف صلت بن دینار نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۳۳۹۳- علی بن محمد بن اسماعیل الطوسی، ابراہیم بن عبد اللہ اصہبانی، ابراہیم بن اسحاق صفار، ابو بکر خزیمہ، عمران بن موسیٰ، عبد الوارث بن سعید، داؤد بن ابی ہند، ابو نضرہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابرؓ کا ارشاد ہے:

جب مسجد نبوی کی آس پاس کی زمینیں خالی ہو گئیں تو بنو سلمہ نے مسجد کے قریب آنے کا ارادہ کیا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اسکی اطلاع ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اے بنی سلمہ! کیا تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا جی ہاں، اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے بنی سلمہ! اپنے گھروں کو لازم پکڑو، تمہارے نشان قدم لکھے جاتے ہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ کے اصول کے مطابق یہ حدیث صحیح ہے اور آپ نے اسے داؤد عن ابی نضرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے جبکہ شعبہ نے اسے جریری کے حوالے سے ابو نضرہ سے نقل کیا ہے۔

۳۳۹۴- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، علاء بن سلمہ بصری، شبیبہ ابو قلابہ قیسی، جریری اور ابو نضرہ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ حضرت جابرؓ نے فرمایا:

حضور ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: لوگو! تمہارا پروردگار اور تمہارا پالنہارا ایک ہے اور سن لو! کسی عجمی کو عربی پر اور کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے اور نہ ہی کسی گورے کو کالے پر اور نہ کسی کالے کو گورے پر مگر تقویٰ کی وجہ سے سو اللہ کے ہاں سب سے مکرم وہ ہے جو سب سے تقویٰ میں بڑھ کر ہو پھر آپ نے فرمایا: کیا میں نے فریضہ رسالت ادا کر دیا تو سب لوگوں نے بیک زبان ہو کر کہا کہ اللہ کے رسول! یقیناً آپ نے ادا کر دیا۔ تو آپ نے فرمایا: جو موجود ہیں وہ یہ باتیں ان کو بتلا دیں جو یہاں موجود نہیں۔ یہ حدیث ابو نضرہ اور حضرت جابر کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے ابو قلابہ اور جریری کے طریق سے لکھا ہے۔

۳۳۹۵- احمد بن جعفر بن سعید، عبید بن حسن، مسلم بن ابراہیم، شداد بن سعید، جریری، ابو نضرہ اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: قریش کے نوجوانو! زنا کاریوں میں نہ پڑو اپنی شرمگاہوں کو بچائے رکھو اور کان لگا کر سن لو کہ جس کو اللہ نے بچائے رکھا اس کے لئے جنت ہے۔

۱- سنن ابن ماجہ ۱۲۵، و تاریخ بغداد ۳/۳۸۲، ۳۸۳، و الحدیث الصحیحہ ۱۲۶۔

۲- صحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۸۰، ۲۸۱، و مسند الامام احمد ۳/۳۳۳، و مشکاة المصابیح ۷۰۰، و الدر المنثور ۵/۲۶۰۔

۳- تفسیر الطبری ۲۴/۱۰۰، و تفسیر ابن کثیر ۶/۵۵۲، ۵۵۳، و مجمع الزوائد ۲۶۱/۲۶۱، و کنز العمال ۵۶۵۲، و الترغیب والترہیب ۶۱۲/۳۔

۴- المستدرک ۳/۳۵۸، و المعجم الکبیر للطبرانی ۲/۱۶۵، و مجمع الزوائد ۳/۲۵۲، و السنۃ لابن ابی عاصم ۶۳۰/۲، و المطالب العالیہ ۱۵۸۸۔

یہ حدیث ابونضرہ کے طریق سے غریب ہے جریری نے ان سے روایت کیا ہے اور ان سے نقل کرنے میں شہاد متفرد ہیں۔
 ۳۳۹۶- سلیمان بن احمد، حسین بن اسحق تسری، ابوریح زهرانی، سلام، زید ابونضرہ اور حضرت ابن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ رکوع میں بالکل سیدھے ہوتے اتنے کہ اگر آپ کی کمر مبارک پر پانی انڈیل دیا جائے تو بھہرا رہے۔
 یہ حدیث ابونضرہ کے طریق سے غریب ہے اسے ان سے صرف زید النعمی نے روایت کیا۔

(۲۱۶) بکر بن عمرو

ان نابغہ روزگار بستیوں میں سے ایک ابوصدق بکر بن عمرو ہیں انکے حالات میں ہے کہ عبادت میں بھی سب سے مقدم رہتے تھے اور مخلوق خدا کی خدمت میں بھی پیش پیش رہتے۔

۳۳۹۷- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر اور زید کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوصدق نے فرمایا ایک مرتبہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام نماز استسقاء پڑھنے کے لئے جا رہے تھے راستے میں ایک چیوٹی کے پاس سے گزر رہا ہوا جو پیٹھ کے بل گری پڑی تھی اور اس حالت میں فریاد کر رہی تھی کہ اے اللہ ہم آپ کی مخلوقات میں سے ایک حقیر ترین مخلوق ہیں اور بارش کے محتاج، رزق کے طلب گار، یا تو آپ ہمیں ہلاک کر دیں یا پھر رزق عطا فرمائیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے (یہ سن کر) فرمایا: واپس لوٹ چلو: دوسروں کی دعاؤں سے تمہارا کام بن گیا۔

۳۳۹۸- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد، مسعر اور زید کے اسنادی حوالہ سے منقول ہے کہ ابوصدق نے فرمایا: "جنازہ تیز قدموں سے لے جاؤ اتنا کہ اگر کسی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ لوگوں کو نہ پاسکے۔"

یہ حدیث ابوالصدیق، ابوسعید اور حضرت ابن عمرؓ سے مسند مروی ہے۔

۳۳۹۹- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ہوذہ، عوف اعرابی، ابوصدق اور ابوسعیدؓ کے حوالہ سے منقول ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: "زمین پوری کی پوری ظلم و سرکشی سے بھر جائے گی پھر میرے اہل بیت سے ایک ایسے شخص کا ظہور ہوگا جو اس کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ پہلے یہ ظلم و سرکشی سے بھری پڑی تھی۔"

یہ حدیث ابوالصدیق اور حضرت ابوسعید کے طریق سے مشہور ہے انہوں نے اس کو تابعین اور ابوالصدیق مظر الوراق سے بھی روایت کیا اور ان سے حماد بن زید نے نقل کی۔

۳۴۰۰- سہل بن عبد اللہ بن حفص تسری، حسین بن اسحق تسری، عبید اللہ بن معاذ اپنے والد اور شعبہ، قتادہ اور ابوسعید حضور ﷺ سے نقل ہیں کہ ایک شخص نے نانوے قتل کئے پھر پوچھتا پھر رہا تھا کہ اسکی توبہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اس نے راہب سے پوچھا تو اس نے کہہ دیا کہ تیری توبہ نہیں ہو سکتی اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا لیکن پھر اچھی طرح توبہ تائب ہوا اور بستی سے نکلا تو اسے موت نے آیا اب رحمت کے فرشتے بھی آئے اور عذاب کے بھی لیکن وہ نیک لوگوں کی بستی کے پاشت بھر زیادہ قریب تھا اس لئے اس کا شمار نیک لوگوں میں کیا گیا۔

۱۔ المعجم الصغير للطبرانی ۲/۱، ۲۱۱، مجمع الزوائد ۲/۱۲۳۔

۲۔ طبقات ابن سعد ۷/۲۲۶، والتاریخ الكبير ۲/۹۳، والجرح ۱/۳۹، والجمع ۱/۵۷، وتهذيب الكمال ۵۱۔

(۲۲۳/۳) وتهذيب التهذيب ۱/۳۸۶۔

۳۔ كنز العمال ۳۸۷۰، والمعجم الكبير للطبرانی ۱۹/۳۲، والمعجم الكبير للطبرانی ۱۹/۳۲، ومجمع الزوائد ۷/۳۱۳۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے قتادہ سے ہشام اور ہمام نے روایت کی۔

۳۴۰۱- فاروق خطابی، ابو مسلم الکاشی، حجاج بن منہال، ہمام، قتادہ ابو صدیق اور حضرت ابن عمر کے حوالہ سے منقول ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

”جب تم اپنے مردوں کو قبر میں رکھو تو “بسم اللہ و علیٰ ملۃ رسول اللہ“ پڑھو۔ یہ حدیث قتادہ سے صرف ہمام نے مرفوعاً روایت کی اور ہمام اور شعبہ نے اسے مرفوعاً بھی روایت کیا اور یہ حدیث (علی سبۃ رسول اللہ) کے الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے۔

(۲۱۷) فضیل بن زید رقاشی

ان خلیل القدر ہستیوں میں ایک فضیل بن زید رقاشی ہیں۔ حضرت ابن عمر کے دور خلافت میں غزوات میں حصہ لیا۔ ان کے حالات میں لکھا ہے کہ بصرہ میں ان سے بڑھ کر عبادت گزار کوئی نہیں تھا حد درجہ اوقات کی حفاظت کیا کرتے تھے۔ بہت کم غذا لیتے تھے تاکہ گناہوں سے حفاظت رہے کیونکہ شرارت بھرے پیٹ کو ہی سوجھتی ہے تابعین میں سے تھے۔

۳۷۰۲- احمد بن محمد بن حسن بغدادی، محمد بن موسیٰ حری، حماد بن زید کے سندی حوالے سے منقول ہے کہ عاصم احول نے کہا: مجھے فضیل رقاشی نصیحت کرتے ہوئے فرمانے لگے:

لوگوں کے جھمگے تجھے اپنے آپ سے غافل نہ کر دیں۔ اس لئے کہ مصیبت تجھ پر پڑنے والی ہے ان پر نہیں اپنے اوقات کو ادھر ادھر فضولیات میں گزارنے سے بچو! اس لئے کہ سب کچھ محفوظ ہو رہا ہے۔ سب سے زیادہ طلب کئے جانے کے لائق اور جس چیز کی طرف جلدی کی جائے وہ وہ نیکی ہے جو گناہ کے بعد کی جائے گی۔

۳۴۰۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد اپنے والد اور کعب، سفیان، عاصم سے نقل کرتے ہیں کہ زید رقاشی نے فرمایا:

تیرے پاس لوگوں کا ہجوم تجھے اپنی ذات سے غافل نہ کر دے اس لئے کہ مصیبت تجھ پر پڑنے والی ہے ان پر نہیں ایام زندگی کو ادھر ادھر گزار دینے سے بچو! اس لئے جو کچھ تو نے کہا وہ محفوظ ہو چکا۔ سب سے بہتر اور سب سے پہلے انجام دیئے جانے کے لائق وہ نیکی ہے جو گناہ کے بعد جائے۔

۳۴۰۴- محدث کبیر حافظ ابو نعیم اپنے والد عبد اللہ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن زید، عبید اللہ بن محمد بن فضیل رقاشی نے فرمایا

کہ غم جب شدت کو پہنچتا ہے تو کمزور پڑ جاتا ہے اور پھر ختم ہی ہو جاتا ہے۔

اس حدیث کو رقاشی نے عبد اللہ بن مغفل مزنی اور دوسرے صحابہ سے مستند روایت کیا ہے۔

۳۴۰۵- سلیمان بن احمد، یعقوب بن اسحق مخزومی، عفان بن مسلم، عبد اللہ بن زیاد، عاصم احول، فضیل بن محمد بن زید رقاشی صحابی رسول

حضرت عبد اللہ بن مغفل سے روایت کرتے ہیں کہ

میں نے حضور ﷺ کو کدو کے برتن، زفت لیپے ہوئے برتن اور سبز رنگ کے ٹھیلوں سے منع کرتے ہوئے سنا:

(۲۱۸) قسامہ بن زہیرؑ

محدثین کی سنہری لڑی میں پروٹے ہوئے موتیوں میں سے ایک ابوالمنہال، قسامہ بن زہیر ہیں بڑے صابر و شاکر تھے دراصل تصوف نام ہی گزارے لائق متاع کے ہونے اور عجز و انکساری اختیار کرنے کے ہیں۔

۳۴۰۶- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد اپنے والد احمد سے عبد الوہاب - عوف، قسامہ بن زہیر کے سلسلہ سند سے نقل کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ نے بصرہ میں وعظ فرمایا کہنے لگے: اے لوگو! روؤ اگر روانہ آئے تو رونے کی صورت بنا لو، اس لئے کہ آخرت میں جہنمی لوگ روئیں گے یہاں تک ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے، اسکے بعد وہ خون کے آنسو روئیں گے اتنا کہ اگر ان آنسوؤں میں کشتیاں ال دی جائیں تو وہ بھی تیرنے لگیں۔

۳۴۰۷- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن احمد بن عقبہ، حسن بن عرفہ، روح بن عبادہ، عوف اور حضرت قسامہ بن زہیر کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ

ایک دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جی میں آیا کہ وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھالیا حتیٰ کہ وہ تمام زمین والوں کو دیکھتے لگے اللہ تعالیٰ نے ان کو زمین والوں کے اعمال دکھائے جب حضرت ابراہیم نے یہ سب کچھ دیکھا تو فرمانے لگے: یا اللہ! ان سب کو نیست و نابود کر دیجئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابراہیم! میں تم سے زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرنے والا ہوں آپ نیچے جائیں ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ آئیں اور توبہ کر لیں۔

۳۴۰۸- مصنف رحمہ اللہ اپنے والد عبد اللہ سے اور محمد بن ابراہیم بن تکی یعقوب دورق، ہوزہ بن خلیفہ، عوف قسامہ بن زہیر سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت اشعری نے فرمایا:

علم و حکمت والے کے ساتھ بیٹھنا ایسا ہے جیسے مشک و عنبر والوں کے پاس بیٹھنا اگر وہ تجھے کچھ نہ بھی دیں تب بھی اسکی خوشبو آپس نہیں گئی اور برے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا ایسا ہے جیسا بھٹی کے قریب بیٹھنا، اس لئے کہ اور کچھ نہ بھی ہو تو اسکا دھواں اور شعلے تو ضرور پکچھیں گے۔

۳۴۰۹- ابو محمد بن حیان، ابو یعلیٰ، محمد بن الحسین برجلانی، روح، عمران بن جابر، حضرت قسامہ بن زہیر کا قول نقل کرتے ہیں: دلوں کو بیدار رکھو ذکر کے ذریعہ۔

یہ حدیث حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت ابو ہریرہؓ سے مسنداً منقول ہے۔

۳۴۱۰- محمد بن احمد بن حسن، احمد بن جعفر بن حمدان، سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، ہوزہ بن خلیفہ، عوف اعرابی، قسامہ بن زہیر صحابی رسول حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ نے تمام زمین پر ایک ایک منہ لی اور اس سے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو لوگ بھی زمین کی طرح ہیں کوئی کالا ہے تو کوئی گورا اور کوئی سرخ ہے تو کوئی بین بین پھر کوئی نرم ہے اور کوئی گرم، کوئی اچھا ہے اور کوئی برا۔“

۱۔ طبقات ابن سعد ۱/۵۲، والجرح ۷/۸۱، والکشاف ۲/۴۶۳، وتاریخ الاسلام ۳/۴۶۳، وتہذیب التہذیب ۳/۴۸۸، والتقریب ۲/۱۲۶، وتہذیب الکمال ۹/۴۸۷، (۲۳/۶۰) والخلاصة ۲/۵۹۱، مسنن الترمذی ۲۹۵۵، وسنن ابی داؤد ۳/۴۶۳، ومسند الامام احمد ۳/۴۰۰، والمستدرک ۲/۶۱، ومشکاۃ المصابیح ۱۰۰، وطبقات ابن سعد ۱/۶۱، والاحادیث الصحیحة ۱۶۳۰۔

اس حدیث کو معمر، ہشام بن حسان، یحییٰ بن سعید، یزید بن زریع وغیرہ نے حضرت عوف سے نقل کیا ہے۔

۳۴۱۱- سلیمان بن احمد، احمد بن علی، الابرار، سلیمان بن نعمان الشیبانی، قاسم بن فضل حرانی، قتادہ، قسامہ بن زہیر اور صحابی رسول حضرت ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”جب مؤمن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو فرشتے ریشم کے رومال میں لپیٹا ہوا مشک اور گلہ سے لاتے ہیں اور اس کی روح ایسی نکالی جاتی ہے جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جائے، پھر کہا جاتا ہے ”اے مطمئن روح! لوٹ اپنے رب کی طرف راضی برضا پھر اسے ریشم پہنا دیا جاتا ہے اس کے بعد اسے علیین لے چلتے ہیں۔“

اس حدیث کو ہشام نے حضرت قتادہؓ سے روایت کیا۔

(۲۱۹) ابوالحلال عتکی

محدثین میں ایک بڑا نام ابوالحلال عتکی کا ہے جو زہد فی الدنیا میں ضرب المثل تھے۔

۳۴۱۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل اور عبید اللہ بن ثور اپنی والدہ اور پھوپھی عیناء سے نقل کرتے ہیں کہ ابو الحلال ابلا خانے میں رہتے تھے بعض دفعہ یہ کرتے کہ ایک دروازے کو آتے اور وہاں سے بستی والوں کو پکارتے کہ اے فلاں بن فلاں: پھر دوسری طرف آتے اور اسی طرح پکارتے اور ان کو جھنجھوڑے یہاں تک کہ چاروں طرف گھوم کر یہی عمل دہراتے اور پھر قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرماتے۔

”هل تحس منهم من احدا وتسمع لهم دكرا“

ترجمہ: بھلا تم ان میں سے کسی کو دیکھتے ہو یا (کہیں) ان کی بھٹک سنتے ہو۔ (مریم: ۹۸) اسکے بعد نماز کو جاتے۔ ان کی وفات ایک سو بیس سال کی عمر میں ہوئی۔

۳۴۱۳- ابوبکر، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبید اللہ بن ثور، عون اور ابن ابی الحلال اپنی والدہ اور پھوپھی عیناء بنت ابی الحلال کا قول نقل کرتے ہیں کہ ”چونہ کا پتھر تھا، والد مرحوم بڑھاپے کی وجہ سے کھڑے نہیں ہو پاتے تھے تو اسی پر سجدہ کر لیا کرتے اور دعا کرتے: اے اللہ! مجھ سے قرآن سلب نہ کرنا۔“

ابوالحلال کی مسانید..... ابوالحلال نے ایک سے زیادہ صحابہ سے روایات نقل کی ہیں۔ حضرت عثمان غنی سے احادیث سنی ہیں اور ان سے قتادہ اور غیلان بن جریر روایت نقل کرتے ہیں۔

۳۴۱۴- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، ابن ابی حلال عتکی، صحابہ رسول حضرت انسؓ کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو شور بہ سے روٹی کھاتے دیکھا، اس میں کدو بھی تھے۔ آپ کدو تلاش کر کر کے کھا رہے تھے۔

۳۴۱۵- احمد بن علی بن شعیب، زکریا بن یحییٰ واسطی، روح، ابوالحلال عتکی اور حضرت انسؓ کے سلسلہ سند سے ثابت ہے کہ ”میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے دن بھر میں بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دیں گے۔“ حضرت انسؓ فرماتے ہیں یہ سننے کے بعد میں نے کبھی وہ بارہ رکعتیں نہیں چھوڑیں۔

۳۴۱۶- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، روح، زرارہ بن ابوالحلال عتکی فرماتے ہیں حضرت انسؓ فرماتے ہیں (ایک مرتبہ دوران

سفر رسول اللہ ﷺ نے (اونٹوں کے حدی خواں کو) فرمایا: اے انٹہ! آگینوں (عورتوں) کے ساتھ یوں (زری کے ساتھ) رفتار رکھنی چاہئے۔

۳۳۱۷- ابو محمد بن حیان، احمد بن علی بن جارود، ابو سعید اشج، ابن ادیس، شعبہ و مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کی سند سے ابو الحلال عسکری فرماتے ہیں میں کسی کام سے حضرت عثمانؓ کے پاس حاضر ہوا۔ جب وہ کام نکل گیا تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا: کیا کوئی اور کام بھی ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ بس ایک مسئلہ دریافت کرنا تھا کہ ہمارے ایک دوست نے اپنی عورت کو اس کی طلاق کا مالک بنا دیا ہے، اب کیا کیا جائے؟ فرمایا: بس اب عورت جو چاہے فیصلہ کرے۔

(۲۲۰) میمون بن سیاہؓ

اور ان عظیم شخصیات میں سے بغض و نافرمانی سے اعراض کرنے والے اور باری تعالیٰ منعم و محسن کے ذکر کی طرف متوجہ ہونے والے میمون بن سیاہ بن مہران بھی ہیں۔

۳۳۱۸- محمد بن علی، ابو یعلیٰ، ابراہیم بن محمد بن عرعہ اور مسلم بن ابراہیم، سلام بن مسکین کا قول نقل کرتے ہیں کہ حضرت میمون بن سیاہ قراء کے سردار تھے۔

۳۳۱۹- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، ابو عبد اللہ السلمی، سعید بن عامر کا قول نقل کرتے ہیں کہ حضرت میمون بن سیاہ کسی کی غیبت نہ کرتے اور نہ اپنے پاس کسی کی غیبت ہونے دیتے۔ اگر کوئی غیبت کر رہا ہوتا تو اسے منع فرماتے پھر بھی نہ رکتا تو مجلس سے ہی چلے جاتے۔

۳۳۲۰- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، عبد الصمد بن عبد الوارث، اور عبد اللہ بن الجندب کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ میمون بن سیاہ فرماتے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کو اپنے ذکر کا عادی بنا دیتے ہیں۔

۳۳۲۱- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، شیبان بن فروخ، ابو الاشہب کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ حضرت میمونؓ دعا میں فرماتے

”یا اللہ! جس چیز کے بارے میں ہم تنگی و ترشی کا اندیشہ محسوس کر رہے ہیں اس کو ہمارے لئے آسان فرما، گھٹن، غم اور تکالیف کو دور فرما۔“

میمون بن سیاہ کی مسانید..... میمون بن سیاہ نے حضرت انس سے کچھ احادیث مسند النقل کی ہیں وہ یہ ہیں

۳۳۲۲- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن علی بن مسلم، حسن بن علی بن ولید فسوی، ابراہیم بن محمد بن عرعہ، یوسف بن یعقوب سدوسی، میمون بن غیلان اور میمون بن سیاہ حضرت انس سے حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان بندہ اللہ کی رضا کے لئے اپنے بھائی سے ملاقات کرنے جاتا ہے تو ایک فرشتہ نذاذیتا ہے کہ خوش و خرم رہے جنت تیرے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ عرش کے فشتوں سے فرماتے ہیں: گویا میرے بندے نے مجھ سے ملاقات کی اور مجھ ہی پر اس کی مہمان نوازی لازم ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے

۱- صحیح البخاری ۸/۴۴، ۴۶، ۵۵، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴،

مہمان کی ضیافت جنت سے کرتے ہیں۔

ضحاک نے بھی اس حدیث کو حماد بن جعفر اور میمون بن سیاہ سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث ضحاک بن حمزہ نے حماد بن جعفر ابو میمون بن سیاہ سے روایت کی۔

۳۴۲۳- محمد بن اسحاق بن ابراہیم قاضی، احمد بن ابی صلابہ مسدد، حزم بن ابی حزم میمون اور حضرت انسؓ کے حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو چاہتا ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو، اس کے رزق میں برکت ہو تو والدین سے حسن سلوک کرے اور رشتہ داریوں کا پاس رکھے۔
۳۴۲۴- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، محمد بن بکر، میمون المرائی، میمون بن سیاہ اور حضرت انسؓ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کچھ لوگ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اس کا ذکر کرتے ہیں تو آسمان سے ان کو بشارت دی جاتی ہے کہ کھڑے ہوؤ تمہاری مغفرت ہو چکی اور تمہارے گناہ کو نیکیوں سے تبدیل کر دیا گیا۔۳

(۲۲۱) حجاج بن فرافصہؓ

محدثین میں ایک بڑا نام حجاج بن فرافصہ کا ہے، بڑے عبادت گزار تھے۔

۳۴۲۵- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، ابو موسیٰ انصاری کے حوالہ سے نصر بن شمیل فرماتے ہیں: ”حجاج بن فرافصہ نے ایک مرتبہ چودہ دن تک پانی نہیں پیا۔“

راوی ابو موسیٰ کہتے ہیں: نصر بن شمیل نے ان سے براہ راست حدیث سنی ہے۔

۳۴۲۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، اسحاق بن موسیٰ، ابراہیم بن ہر اسۃ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ: میں نے ایک دفعہ گیارہ دن حجاج بن فرافصہ کے پاس گزارے۔ ان دنوں میں نہ تو انہوں نے کچھ کھایا اور نہ سوئے۔

۳۴۲۷- ابو محمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسین بن حسن مروزی، عبد اللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ حضرت سفیان ثوری نے فرمایا: حضرت حجاج بن فرافصہ نے مجھے خط لکھا اس میں تھا ”جس کو عرفان الہی حاصل ہو گیا وہ ان سے محبت کرنے لگے گا۔ اور جو شخص رب سے محبت کرتا ہے وہ دنیا کو خیر یاد کہہ دیتا ہے اور اس سے اعراض کرنے لگ جاتا ہے، اور مؤمن غفلت میں کوئی غلط قدم اٹھاتا ہے اور پھر سوچتا ہے تو بے چین ہو جاتا ہے۔“

۳۴۲۸- محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، ولید بن شجاع، ضمرہ، ابن شاذب کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے حجاج بن فرافصہ رحمۃ اللہ علیہ کو بازار میں پھل والوں کے پاس کھڑے ہوئے پایا۔ میں نے پوچھا: آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ فرمانے لگے: میں ان مقطوع، ممنوع پھلوں کو دیکھنے آیا تھا۔ (قرآن کریم کی اس آیت کی طرف اشارہ تھا ”مقطوعہ ولا ممنوعہ“)

۳۴۲۹- عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک محمد بن مطرف حضرت حجاج بن فرافصہ کا قول نقل کرتے ہیں:

۱۔ الاحادیث المصححة ۵۶۷۔ ومجمع الزوائد ۸/۷۳۱۔ والکامل لابن عدی ۶/۲۴۰۹۔

۲۔ المستدرک ۳/۱۶۰۔ ومسند الامام احمد ۳/۲۶۶۔ ومجمع الزوائد ۸/۱۴۶۔ ۱۵۲۔ والترغیب والترہیب ۳/۳۱۷۔ والکامل لابن عدی ۳/۱۵۵۳۔ ۷/۲۵۷۰۔ وکنز العمال ۸/۲۹۶۸۔

۳۔ مسند الامام احمد ۳/۱۳۲۔ ومجمع الزوائد ۱۰/۷۶۱۔ ۸، والترغیب والترہیب ۲/۳۱۰۔ والتحاف السادة المتقين ۵/۸۔ والدر المنثور ۱/۱۵۱۔ وتخريج الاحیاء ۱/۲۹۷۔

۴۔ التاريخ الكبير ۲/۲۸۲۔ والجرح ۳/۷۰۲۔ والکاشف ۱/۲۰۷۔ والمیزان ۱/۳۶۳۔ وتهذيب الکمال ۵/۱۱۲۵۔ (۴۴۷/۵)

کتابوں میں لکھا ہے: جو شخص بغیر مشورے کے کوئی کام کرے تو فضول کی مشقت برداشت کرے گا اور ظالم سے انتقام نہ لو، نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور جس نے ظالم کے لئے استغفار کیا تو اس نے شیطان کو بھی موت دے دی۔

حضرت انس بن مالک ابو عثمان نہدی، ابی عمران جوئی، مکحول سے یہ حدیث مسنداً منقول ہے۔
۳۲۳۰- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سعید بن اشعث السمان، حارث بن عبید، حجاج بن فرافصہ اور صحابی رسول حضرت انس سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

استغفار کرو! ہم نے استغفار کیا تو آپ نے فرمایا: ستر بار کرو! تو ہم نے ستر بار استغفار کیا پھر آپ نے فرمایا: جو شخص ستر بار استغفار کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ معاف فرما دیتے ہیں اور یقیناً ایسا شخص تو نادمراودنا کام ہوگا۔
جہاں ایک دن میں سات سو سے بھی زیادہ گناہ کئے ہوں۔

۳۲۳۱- ابو جعفر محمد بن محمد مقرئ، حسین بن محمد بن حاتم، محمد بن عبد اللہ بن عمار، عیسیٰ بن یونس، ابن علاء، حجاج، ابو عثمان، اور صحابی رسول حضرت سلمان سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جب باتیں غالب ہوں اور عمل کچھ نہ ہو، لوگوں میں انیت ہو لیکن دل پھٹے ہوئے ہوں اور لوگ رشتہ دار یاں ترک کرنے لگیں ایسے موقع پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکاران پر پڑتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو اندھا بہرا بنا دیتے ہیں۔
۳۲۳۲- حبیب بن حسن، ابو مسلم الکشی، ابو عاصم ثمالی، سفیان ثوری، حجاج یزیدرقاشی اور حضرت انس کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

قریب ہے کہ بہت زیادہ فقر کفر میں مبتلا کرنے لگے اور زیادہ حسد تقدیر پر غالب ہو جائے۔
۳۲۳۳- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عبد اللہ بن عمار، المعانی بن عمران سفیان، ابو عمران اور حضرت جندب کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جب تک دل لگا رہے قرآن پڑھتے رہو اور جب جی گھبرائے تو بس کر دو۔
۳۲۳۴- سلیمان بن احمد، ابو عمرو محمد بن عثمان بن سعید کوئی، احمد بن عبد اللہ بن یونس، فضیل بن عیاض، سفیان ثوری، حجاج، مکحول صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ سے آپ ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ:

”جو شخص دنیا حلال طریقے سے حاصل کرے، مانگتا نہ پھرے اور گھر والوں کی خبر گیری کرتا رہے، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے تو ایسا شخص جب اللہ تعالیٰ کے روبرو پیش ہوگا تو اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا اور جو شخص دنیا تو حلال طریقہ سے حاصل کرے لیکن بڑائی جتلائے، فخر و مباہات کرے اور اترائے اس شخص سے اللہ تعالیٰ ایسے وقت میں ناراض ہوں گے۔“

- ۱۔ تاریخ بغداد ۶/۳۹۳۔ وکنز العمال ۷/۳۹۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۶/۳۲۳۔ واتحاف السادة المتقين ۱/۳۰۰۔
۲۔ تاریخ ابن عساکر ۴/۱۸۴۔ والدر المنثور ۷/۲۶۷۔ ومجمع الزوائد ۷/۲۸۷۔ وکنز العمال ۷/۳۳۸۵۔
۳۔ تاریخ اصبهان ۱/۲۹۰۔ والضعفاء للعقيلي ۳/۲۰۶۔ واتحاف السادة المتقين ۸/۵۲۔ ۱۳۲۔ ۱۵۰۔ وکنز العمال ۲/۲۶۸۲۔
والدر المنثور ۶/۳۲۰۔ ومشكاة المصابيح ۵۰۵۱۔ وتخريج الاحياء ۳/۱۸۳۔ ۲۲۹۔ وتذكرة الموضوعات ۳/۱۷۳۔ والدر المنثور ۲/۱۲۴۔ والعلل المتناهية ۲/۳۴۰۔ مسند الامام احمد ۳/۳۱۳۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/۱۷۶۔ وکنز العمال ۵/۲۸۰۵۔
۵۔ المصنف لابن أبي شيبة ۷/۱۶۷۔ واماالي الشجرى ۲/۱۷۳۔ واتحاف السادة المتقين ۵/۳۱۳۔ ومشكاة المصابيح ۷/۵۲۰۔ وکنز العمال ۵/۹۲۴۵۔ وتخريج الاحياء ۳/۲۱۷۔

۳۴۳۵- ابو بکر محمد بن سہل، محمد بن حسن بن عبد الرحمن، ابوداؤد مبارکی، ابوشہاب الحنظل سفیان ثوری، حجاج، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ اور حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مؤمن سیدھا سادھا اور شریف ہوتا ہے جبکہ فاجر و فاسق فریبی اور کمینہ ہوتا ہے۔

(۲۲۲) ایاس بن قتادہ تمیمی

بزرگوں میں ایاس بن قتادہ تمیمی کا نام بھی ملتا ہے۔ یہ احنف بن قیس کے بھانجے تھے اور بنو تمیم کے قاضی تھے۔

۳۴۳۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن زکریا، عبد اللہ بن عمر، اصمعی نقل کرتے ہیں کہ: ”میں تو بنو تمیم کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کولہوں کا نیل بنا ہوا ہوں اور ادھر موت میرے پیچھے لگی ہوئی ہے یہ کہہ کر شبکہ مقام کی طرف نکل کھڑے ہوئے اور وہیں رہنے لگے وہاں ہی ان کی وفات ہوئی۔“

ان سے ان کا یہ قول بھی منقول ہے: ”اے بنو تمیم: میں نے اپنی جوانی تمہاری نذر کر دی۔ میرا بڑھا پاتا تو میرے پاس رہنے دو“ حضرت ایاس نے قیس بن عباد سے مسند روایت کیا ہے۔

۳۴۳۷- حبیب بن حسن، یوسف، عمرو بن مرزوق، شعبہ، ابو حمزہ، ایاس بن قتادہ، قیس بن عباد کا قول نقل کرتے ہیں کہ ”میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ملنے مدینہ آیا مجھے ابی ابن کعب سے ملنے کا زیادہ اشتیاق تھا۔ میں نماز کے لئے صف اول میں کھڑا تھا۔ حضرت عمر تشریف لائے ان کے ساتھ صحابہ بھی تھے۔ ایک شخص آیا اور اس نے لوگوں کو دیکھا مجھے اجنبی دیکھ کر مجھ سے ہٹا دیا۔ اور خود اس جگہ کھڑا ہو گیا مجھے نہیں معلوم میں نے کیا نماز پڑھی نماز کے بعد مجھے کہنے لگا“

”نو جوان! اللہ تیرا بھلا کرے یہ جو کچھ میں نے کیا جہالت کی بنا پر نہیں کیا بلکہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا تھا کہ ہم اس صف میں کھڑے ہوں جو آپ کے بالکل متصل ہو، میں نے صف میں دیکھا تو تم اجنبی معلوم ہوئے۔ پھر حدیث بیان کرنے لگے لوگ سراپا ستار بن کر ان کی بات سننے لگے۔ کہنے لگے:

”اہل حل و عقد بتاہی کے دہانے پر پہنچ گئے اور خدا کی قسم! یہ لوگ بتاہی کے دہانے پر پہنچ گئے۔ یہ بات انہوں نے تین دفعہ دہرائی، پھر کہا: ”واللہ! مجھے ان پر افسوس نہیں جو خود بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا، واللہ! مجھے ان پر افسوس نہیں، مجھے تو ان پر ترس آتا ہے جو دوسرے لوگ ہلاک ہوئے مسلمانوں میں سے ان کی وجہ سے۔“

راوی قیس بن عباد کہتے ہیں: ”تب مجھے معلوم ہوا کہ یہ شخص ابی بن کعب ہی تھے“

(۲۲۳) ابوالا بیض

عابدین کی طویل فہرست میں ایک نام ابوالا بیض کا ہے بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔

۳۴۳۸- احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، سلمہ، سہل بن عاصم، علی بن غنام بن علی اور عمر ابو حفص جزری حضرت ابوالا بیض کے

۱- سنن ابی داؤد ۴۷۹۰، و سنن الترمذی ۱۹۶۳، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۹۵/۱۰، و المستدرک ۴۳/۱، ۴۴.
والمعجم الکبیر للطبرانی ۸۲/۱۹، و الادب المفرد ۴۱۸، و مجمع الزوائد ۸۲/۱، و مشکاة المصابیح ۳۱۲ و کنز العمال ۶۸۱.
وشرح السنة ۸۶/۱۳، و الاحادیث الصحیحة ۹۳۵، و کشف الخفا ۴۰۵/۲.
۲- الجرح ۶/۱۶۲۲، ۹۰/۱۴۸۸، و تہذیب الکمال ۱۹۲/۷۳۳ (۸/۳۳)

بارے میں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی کو خط لکھا جس میں لکھا تھا:
تسلیم و آداب کے بعد!

دنیا میں ایک نفس کے مکلف بنائے گئے ہو اگر تم نے اس کی اصلاح کرنی تو اس کے بعد مفسدین کا فساد تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اگر تم نے اسے بگاڑ دیا تو صالحین سے تم کو نفع نہ پہنچے گا اور جان لو! تم دنیا سے اس وقت تک نہیں بچ سکتے جب تک تم اس کی چمک دمک سے بے پرواہ نہ ہو جاؤ حضرت انس بن مالکؓ سے مسند نقل کیا گیا۔

۳۴۳۹- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، منصور، ربیع ابوالابیض اور حضرت انس بن مالک کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ: آپ عصر کی نماز پڑھتے تھے جب سورۃ حلقہ بنا کر چمک رہا ہوتا۔

(۲۲۴) لاحق بن حمید

فقہاء محدثین میں لاحق بن حمید کا نام سرفہرست ہے۔ نہایت زیرک اور معاملہ فہم تھے۔

۳۴۴۰- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابوقطن، منذر بن ثعلبہ، ردی بن ابی مجلز اپنے والد سے ان کا قول نقل کرتے ہیں کہ مومنوں میں سب سے عقل مند وہ ہے جو حد درجہ محتاط ہو۔

۳۴۴۱- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عمرو بن جلد، حرث بن عبادہ، منذر بن ثعلبہ، ردی بن ابی مجلز اپنے والد ابو مجلز سے نقل کرتے ہیں: لوگوں میں سب سے ہوشیار وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔

۳۴۴۲- محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن ابی السری، معتمر بن سلیمان، عمران بن جریر، حضرت ابومجلز سے نقل کرتے ہیں: سب سے افضل وہ نماز ہے جو بے قیام والی ہو اور سب سے افضل عبادت مبارک وہ ہے۔

۳۴۴۳- ابو محمد بن حیان، علی بن اسحق، حسین بن حسن، ابن المبارک، عمران بن جریر، ابومجلز سے نقل کرتے ہیں کہ اگر تم اس بات کی استطاعت رکھو کہ قرضہ کو قرض کے سلسلے میں کوئی بھی تکلیف نہ پہنچاؤ تو ضرور ایسا کرنا اور جو کچھ تم نے چھوڑ دیا حق واجب ہونے کے بعد اسکا اجر تمہیں یقیناً دیا جائے گا۔

۳۴۴۴- محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، عبید اللہ بن معاذ، معتمر بن سلیمان نقل کرتے ہیں کہ حدیث وفقہ کی مجلس ہو رہی تھی اس دوران ایک شخص نے ابومجلز سے کہا اس کے بجائے قرآن کی کوئی سورت پڑھ لیتے ابومجلز نے جواب میں فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ قرآن کی سورۃ پڑھنا زیادہ افضل ہے اسی مشغلہ سے جس میں ہم لگے ہوئے ہیں۔

۳۴۴۵- ابو محمد بن حیان، حاجب بن ابوبکر، محمد بن مسعود، عبد الرزاق ابن التیمی، اپنے والد تیمی سے حضرت ابومجلز کا قول نقل کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی حدیث قرآن کی طرح ہے ایک دوسری کے لئے ناسخ ہوتی ہے۔

۳۴۴۶- محمد بن ابراہیم، ابوالعباس بن قتیبہ، محمد بن ابی السری، معتمر بن سلیمان حضرت ابومجلز سے قرآن کریم کی آیت ”فجزاؤہ جہنم جالداً“ (النساء: ۹۳) کی تفسیر نقل کرتے ہیں: یعنی وہ اس سزا کے لائق ہے جو اللہ نے بیان فرمائی پھر اگر وہ چاہے تو درگزر بھی کر سکتا ہے۔

۳۴۴۷- محمد بن علی، ابوالعباس بن قتیبہ، محمد بن ابی السری، معتمر بن سلیمان، کھمس، عباس جریری، ابومجلز اور قیس بن عباد کے سلسلہ سند

سے منقول ہے کہ: ایک شخص اپنے مسلمان بھائی سے بیعت رضاعت الہی ملنے جا رہا تھا کہ ایک شخص اس سے ملا اور پوچھنے لگا: ”تم کہاں جا رہے ہو؟“ اس نے جواب میں کہا: ”فلاں شخص کے پاس“ اس نے دوبارہ پوچھا: کیا تمہارے آپس میں کوئی رشتہ داری کا تعلق ہے؟ اس نے کہا: ”نہیں!“ اس نے پھر پوچھا: ”کوئی حاجت یا ضرورت؟“ اس نے کہا: نہیں میں تو اس سے اللہ کے لئے محبت رکھتا ہوں اس اجنبی شخص نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کا پیامبر ہوں اور تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ مسلمان بھائی سے محبت کرنے کی بناء پر اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے ہیں۔“

۳۴۴۸- ابو بکر بن مالک، عبید اللہ بن احمد بن ضبل، احمد بن ابراہیم، عبد المنک بن صباح، عمران بن حدیر نقل کرتے ہیں کہ ابن سیرین نے ابو مجلز کو پیغام بھیجا: ہمارے پاس کچھ رقم بھیج دو لیکن اس طور پر کہ جب تک ہم نہ بھیج دیں آپ نہ مانگیں حضرت ابو مجلز نے تین سو کی ایک تھیلی بنائی اور انکو بھیج دی۔

۳۴۴۹- محمد بن ابراہیم، ابو العباس بن قتیبہ، محمد بن ابی السری، معتمر، عمران بن حدیر اور ابو مجلز کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالبؑ نے فرمایا: لوگ مجھ پر دو آدمیوں کو حکم بنانے پر لعن طعن کرتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک پرندے کے حق میں بھی دو آدمیوں کو حکم بنایا ہے۔

حضرت ابو مجلز نے حضرت انس، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عباس سے مسند روایت کیا۔
۳۴۵۰- محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبد الرحمن السقطی، یزید بن ہارون، سلیمان تیمی، ابو مجلز اور حضرت انسؓ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز میں ایک مہینہ تک متواتر قنوت نازلہ پڑھی رکوع کے بعد آپ رعل و ذکوان کے خلاف بددعا کرتے اور فرماتے ”عصیہ نے اپنے نام کی طرح اللہ کی نافرمانی کی۔“

۳۴۵۱- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ہارون، عبد السلام بن سہل، محمد بن عبد اللہ رازی، ابو شمیلہ سجی، بن واضح، ابو طیبہ اور ابو مجلز اور حضرت ابن عمرؓ حضور اکرم ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں: آپ نے فرمایا ”جو ریشم پہنے، چاندی کے برتنوں میں پانی پیے وہ ہم میں سے نہیں اور جو شخص بیوی کو شوہر سے بدظن کر دے یا غلام کو اپنے آقا سے برشتہ کرے وہ بھی ہم میں سے نہیں (۱)“

۳۴۵۲- ابو احمد حسین بن علی التمیمی النیشاپوری، محمد بن اسحق بن خزیمہ حسان بن عباد بصری، سلیمان تیمی، ابو مجلز، عکرمہ اور حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں شرک کی سرایت صفا پہاڑ پر چھوٹی سی چیونٹی کے ریگنے سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے اور بدعت اور کفر میں نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔“

یہ حدیث ابو محسن عکرمہ اور سلیمان کے طریق سے غریب ہے عباد بصری اور ان کے بیٹے اس حدیث شریف میں مفرد ہیں۔

(۲۲۵) حسان بن ابی سان

جماعت صوفیاء میں حضرت حسان بن ابی سان کا نام نمایاں ہے۔ دل اور اعضاء کو ایک اور اپنی زبان اور آنکھوں پر قابو پانے والے تھے۔ صاحب دل اور صاحب حال شخص تھے۔

۱- مجمع الزوائد ۳/۳۳۲، ۵/۷۷، والترغیب والترہیب ۳/۱۲۷، وکنز العمال ۲۲۲/۳۱.

۲- مجمع الزوائد ۱۰/۲۲۳، وانحاف السادة المتقين ۸/۱۵۳، ۲۸۱، ۲۷۳/۲، ۳۰۳/۷، والدر المنثور ۳/۵۴.

وتفسیر ابن کثیر ۳/۳۴۳، والکامل لابن عدی ۷/۲۶۹۵.

۳- التاريخ الكبير ۳/۱۳۹، والجرح ۳/۱۰۴، وتاريخ الاسلام ۵/۶۰، وتهذيب الكمال ۱۱۹۰، (۶/۲۶) وتهذيب

التهذيب ۲/۲۴۹.

۳۳۵۳- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن مالک، سلیمان بن داؤد شاذ کوئی، جعفر بن سلیمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے وہب بن منبہ کو کہتے ہوئے سنا: میں نے خواب میں آنحضور ﷺ کی زیارت کی میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ کی امت کے ابدال کہاں ہوتے ہیں؟ آپ نے اپنے دست مبارک سے شام کی طرف اشارہ کیا میں نے پھر پوچھا: یا رسول اللہ! عراق میں بھی کوئی ہے؟ آپ نے فرمایا: ابواں محمد بن واسع، حسان بن ابی سنان اور مالک بن دینار ہیں۔

۳۳۵۴- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذا، احمد بن ابراہیم دورقی، عبد اللہ بن یزید مرقی اور حضرت جعفر بن سلیمان سے ایک شخص نقل کرتا ہے کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا: آپ نے فرمایا: اگر حسان دعا کرے کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائیں تو یقیناً ایسا ہو جائے گا۔

۳۳۵۵- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم، غسان بن مفضل اور ابواسحکم کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ حضرت حسان نماز عید کے لئے گئے، جب لوٹے تو ان کی بیوی کہنے لگی آج کتنے حسین و جمیل، پری پیکر چہروں کو دیکھا؟ جب وہ زیادہ کہنے لگی تو آپ نے نخل سے جواب دیتے ہوئے فرمایا: بنگی! جب سے میں گھر سے نکلا ہوں، واپس آنے تک میں اپنے انگوٹھوں کی طرف ہی دیکھتا رہا۔

۳۳۵۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر ابو جعفر محمد بن عیسیٰ حماد بن زید کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے جب حسان کو دیکھا تو مجھے دائمی مریض لگے ابو جعفر کہتے ہیں یہ بات میں نے مخلص بن حسین سے ذکر کی تو انہوں نے جواب میں کہا: ”واقعی! میں نے بھی جب بھی ان کو دیکھا تو مجھے لاغر و کمزور معلوم ہوئے۔“

۳۳۵۷- عبد اللہ، احمد، احمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن عیسیٰ، عبد اللہ بن محمد الزراد کہتے ہیں: ”حضرت حسان نماز عید ادا کرنے کے لئے گئے، واپس پرانے کسی نے کہا: ”اے عبد اللہ! اس عید پر تو بہت زیادہ عورتیں تھیں۔ انہوں نے کہا: میں نے تو ایک عورت کی طرف بھی نظر اٹھا کر نہیں دیکھا یہاں تک کہ گھر پہنچ گیا۔“

۳۳۵۸- ابو محمد بن حیان، ابو یعلیٰ موسلی، محمد بن حسین برجلانی، عبد الجبار بن نصر کے سلسلہ سند سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت حسان کا ایک دفعہ ایک نئے تعمیر شدہ مکان کے پاس سے گزر رہا تھا پوچھا: یہ کب بنایا گیا؟ پھر فرمایا: اپنے نفس کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے: تجھے کیا غرض کہ یہ کب بنایا یعنی ہاتھوں کے بارے میں پوچھتا ہے؟ پھر ایک سال متواتر روزے رکھ کر اپنے نفس کو سزا دی۔

۳۳۵۹- ابو احمد محمد بن احمد غطری، محمد بن شعیب بن ابراہیم، عبد الرحمن بن عمرو رستہ، ابو داؤد، غمارہ بن زاذان کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ ”حضرت حسان دکان کا دروازہ کھولتے، ایک طرف دوات رکھتے اور حسابات کے کاغذات پھیلا دیتے اور سامنے سے پردہ ڈال کر نماز میں مشغول ہو جاتے۔ جب کسی انسان کی آہٹ محسوس کرتے کہ دکان کو آ رہا ہے تو حسابات پر جھٹک جاتے اور یوں ظاہر کرتے کہ گویا حسابات میں لگے ہوئے تھے۔“

۳۳۶۰- ابو احمد محمد بن احمد غطری، محمد بن ابراہیم عبد الرحمن بن عمر، ابو داؤد اور سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں: حسان بن النعمان فرمایا کرتے تھے: اگر مساکین نہ ہوتے تو میں تجارت کا مشغلہ اختیار ہی نہ کرتا۔

۳۳۶۱- محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن عمر، عبد الرحمن بن عمر، ہذیر بن نعیم کے سلسلہ سند سے ثابت ہے کہ یونس بن عبید اور حضرت حسان بن ابی سنان کی ملاقات ہوئی۔ یونس نے کہا: مجھ پر سب سے گراں بارشی ہفتویٰ ثابت ہوئی۔ حضرت حسان نے فرمایا: میں نے آسان ترین راہ کا انتخاب کیا یونس بن عبید نے پوچھا: وہ کیا؟ حضرت حسان نے فرمایا: ”شک اور یقین میں تردید کی صورت میں میں نے یقین والی صورت کو اختیار کیا جس کی وجہ سے کافی سہولت رہی۔“

۳۳۶۲- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، حسن بن عبد العزیز، ضمیرہ، عبد اللہ بن شاذب حضرت حسان کا قول نقل کرتے ہیں: ورع کتنا ہی سہل الحصول ہے بس جب کسی شے میں شک ہو تو اسے چھوڑ دو۔

۳۳۶۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، حسن بن عبد العزیز، ضمیرہ اور شاذب نقل کرتے ہیں کہ حضرت حسان بصرہ کے تاجر تھے ان کا شراکت دار بصرہ میں رہتا تھا اور یہ خود اھواز میں رہتے تھے۔ یہ ہر سال اپنے شراکت دار کے پاس بصرہ تشریف لاتے اور حساب کر کے صدقہ کر دیتے جبکہ ان کا شراکت دار عمارتیں بنانے اور جائیدادیں خریدنے میں لگا ہوا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت حسان بصرہ تشریف لائے اور جو کچھ تھا سب خیرات کر دیا۔ پھر بعد میں کسی نے ذکر کیا یہاں کچھ لوگ ہیں جو حاجت مند ہیں۔ حضرت حسان نے فرمایا: ”پہلے کیوں نہ بتا دیا؟ پھر ان کے لئے تین سو درہم قرض لئے اور ان لوگوں کو بھجوا دیئے۔“

۳۳۶۴- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبد الملک بن قریب اصمعی اور ولید بن یسار کہتے ہیں: ایک عورت آئی جس نے کچھ رنگین کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اس نے حضرت حسان کے سامنے دست سوال دراز کیا۔ حضرت حسان نے اپنے شراکت دار کو اشارہ کیا شہادت اور درمیانی انگلی سے، وہ گیا اور دو درہم لے آیا حضرت حسان نے فرمایا اسے و سو درہم دے دو اس کے جانے کے بعد لوگوں نے کہا کہ: اے عبد اللہ! وہ تو اس سے بہت کم پر بھی راضی خوشی لوٹ جاتی۔ حضرت حسان نے فرمایا: میں نے ایک بات نوٹ کی جو تم نوٹ نہ کر سکے: میں نے دیکھا کہ ابھی وہ نو جوان ہے تو مجھے اندیشہ ہوا کہ حاجت اس کو کسی گناہ پر مجبور نہ کر دے۔“

۳۳۶۵- عبد اللہ بن محمد، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، عبد اللہ بن محمد، عبد المؤمن بن عباد ابو عبد اللہ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ ”حضرت حسان ایک آدمی کے ساتھ تھے راستے میں ایک شخص ملا جس کو کچھ تکبر بھی تھا۔ حضرت حسان نے ساتھ والے شخص سے کوئی بات پوچھی تو اس ملاقاتی نے کہا: آپ یہ مسئلہ اس جیسے سے پوچھتے ہیں وہ اپنے کو کچھ بکھڑا تھا) حضرت حسان نے جواب میں فرمایا: ”تم کیا جانو؟ ہو سکتا ہے اس میں ایسی خصلت ہو جس خصلت کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں اور تم میں کوئی ایسی بات ہو جس کو اللہ نا پسند کرتے ہوں“ اس شخص نے کہا: ”اے ابو عبد اللہ! وہ کیا خصلت ہے اور وہ کیا عادت ہے؟“ حضرت حسان نے جواب میں فرمایا: ”ہو سکتا ہے کہ جب تم ہم سے ملے تو اس کے جی میں آیا ہو کہ تم اس سے بہتر ہو اور جب تم نے اس کو دیکھا تو تمہارے دل میں آیا کہ تم خود اس سے بہتر ہو۔“

۳۳۶۶- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز، ضمیرہ حضرت رجاء بن ابی سلمہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حسان سے پوچھا کہ آپ کا نفس آپ کو فاقہ میں پریشان نہیں کرتا؟ فرمایا: کیوں نہیں؟ میں نے عرض کیا پھر آپ اس کو کس طرح بہلاتے ہو؟ فرمایا: میں اس کو کہتا ہوں اچھا تو پھاؤ اٹھا اور مزدوروں کے ساتھ چلا جا اور ایک دو دانق کمالا۔ نفس کام کا سن کر چپ ہو جاتا ہے۔

۳۳۶۷- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، موسیٰ بن بلال سے نقل کرتے ہیں کہ ”ہمارا ایک ہم مجلس تھا اس کی باندی حضرت حسان کی بیوی تھی وہ بیان کرتی ہیں: ”حضرت حسان آتے اور بستر میں میرے ساتھ سو جاتے پھر مجھے اسی طرح بہلاتے جس طرح بچوں کو بہلایا جاتا ہے۔ جب جان لیتے کہ میں سو چکی ہوں تو آہستہ سے اٹھتے اور بستر سے اٹھ کر پڑتے۔ اس کے بعد نماز میں مشغول ہو جاتے۔ میں نے ایک دن ان سے کہا کہ: کب تک تم اپنے نفس کو عذاب میں ڈالے رکھو گے؟ اپنے اوپر بھی رحم کرو! تو مجھے کہنے لگے: تیرا ناس ہو، خاموش رہ! وہ دن قریب ہے کہ میں آنکھ بند کروں اور پھر کبھی نہ اٹھ سکوں۔“

۳۳۶۸- رات کو عبادت کرنا..... ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم، اور محمد بن احمد بن زید اور ابو جعفر خراسانی کہتے ہیں:

میں نے مہدی بن میمون سے پوچھا: ”یہ حسان بن ابی سنان کون ہے؟ تو اس نے کہا: حسان بن ابی سنان کا پوچھتے ہو! میں نے حسان بن ابی سنان کو مرض موت میں دیکھا تھا۔ ان سے کسی نے پوچھا: کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اچھا ہے اگر آگ سے نجات پالوں۔ پھر کسی نے پوچھا: کیا خواہش ہے؟ جواب دیا: ایک ایسی رات ہو جس کے طرفین کے درمیان دوری ہو اور پھر اس رات کو (عبادت کے ساتھ) زندہ رکھوں۔“

۳۴۶۹- ابو محمد، احمد، احمد بن کثیر، عبد اللہ بن محمد بن اسماء کہتے ہیں: میں نے ابن عامر کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”کچھ لوگ حضرت حسان کے پاس آئے، ان کے ساتھ ایک ایسا شخص بھی تھا جس کے حالات پہلے اچھے تھے لیکن پھر تنگ دست ہو گیا تو وہ حضرت حسان کے پاس آئے تاکہ ان سے اس کے بارے میں بات کریں اور وہ انکی مدد کریں لیکن انہوں نے حضرت حسان کو غصے میں پایا تو ایک نے کہا: میرے خیال میں اس حالت میں بات کرنا مناسب نہیں ہے ان سب نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو حضرت حسان نے دیکھ کر پوچھ لیا: کیا ضرورت درپیش ہے؟ انہوں نے کہا: ”ابو عبد اللہ! ہم دوبارہ آجائیں گے“ تو انہوں نے کہا؟ نہیں تم بتاؤ کیا بات ہے؟ تو انہوں نے کہا: آپ اس شخص کو جانتے ہیں اس کے حالات پہلے اچھے تھے اب یہ تنگ دست ہو گیا ہے تو ہم نے سوچا کہ اس کے لئے کچھ اکٹھا کر لیں۔ حضرت حسان نے فرمایا: ٹھہرو! اور پھر گھر گئے اور ایک تھیلی لے آئے جس میں چار سو درہم تھے، کہنے لگے: میرے پاس اس کے سوا کچھ نہیں ہے پھر کہا: ٹھہرو میں تمہیں بتا دوں کہ میرے غصے کی وجہ کیا تھی؟ میرے گھر والوں نے کمرے کے اندر ایک کوٹھڑی بنا ڈالی جس پر ستائیس درہم خرچ ہوئے اگرچہ اس سے ہمیں راحت حاصل ہوتی لیکن اگر ہم وہ نہ بناتے تب بھی گزارہ ہو جاتا بس یہ وجہ تھی۔“

۳۴۷۰- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، حماد، احمد بن ابراہیم دورقی، علی بن حسن بن شقیق اور عبد اللہ کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ حضرت حسان کے لڑکے نے ان کو مقام ”اہواز“ سے خط لکھا کہ گنے کی فصل کو نقصان پہنچ گیا ہے آپ پہلے ہی سے چینی خرید لیں تو حضرت حسان نے ایک شخص سے چینی خرید لی گنے کی فصل تو بہت کم ہوئی اور جو چینی خریدی تھی اس میں تیس ہزار کا نفع ہوا۔ ادھر چینی والا آیا اور کہنے لگا: بھائی جان! میرے لڑکے نے مجھے بھی لکھا تھا لیکن میں نے آپ کو نہیں بتایا آپ مجھ سے اقالہ کر لیں۔ انہوں نے کہا: اب تو آپ نے بتا دیا لہذا یہ سب میں آپ کے لئے چھوڑتا ہوں راضی برضا وہ شخص لوٹ گیا لیکن اسکا دل بے چین ہی رہا۔ وہ دوبارہ آیا اور کہنے لگا: میں اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے یہ معاملہ صحیح نہیں کیا آپ اس بیع ثانی کو ختم کر دیں۔ وہ شخص اصرار کرنے لگا یہاں تک کہ یہ بیع رد ہو گئی۔

۳۴۷۱- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عمرو بن محمد کہتے ہیں: ہمیں ہمارے ایک ساتھی نے بتلایا کہ حضرت حسان بن ابی سنان کے اصحاب ایک کشتی میں بیٹھ کر تجارت کے لئے جا رہے تھے۔ ایک دوسری کشتی والے چاول لے جا رہے تھے تو انہوں نے وہ چوب چاول ان سے خرید لئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: حسان کے لئے بھی ایک حصہ مقرر کر دو۔ اس کے بعد انہوں نے وہ چاول بھیجے تو ان کو ہزاروں درہم کا نفع ہوا اور ہر شخص کے حصہ میں دو ہزار آئے حضرت حسان کا حصہ انہوں نے ایک تھیلی میں رکھ لیا۔ جب وہ واپس پہنچے تو حضرت حسان کے پاس آئے اور ان کو اس کی خبر دی انہوں نے کہا: تم بتلاؤ! اگر تم یہ بیچتے اور اس میں تم کو نقصان ہوتا تو کیا نقصان مجھ پر لازم کرتے؟ انہوں نے کہا: نہیں، حضرت حسان نے فرمایا: تب مجھے ان درہم کی ضرورت نہیں۔

۳۴۷۲- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، موسیٰ بن ہلال اور ہارون اعور کہتے ہیں کہ حضرت حسان سے روایت کرنے والوں میں حسن سے زیادہ کوئی نہ تھا اور ان سے صرف پانچ احادیث مروی ہیں اس لئے کہ یہ بہت عبادت گزار اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔

۳۴۷۳- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم دورقی، عبد اللہ بن محمد بن اسماء، مہدی بن میمون، حجاج بن فرائضہ اور حسان بن ابی سنان کے سلسلہ سند سے منقول ہے:

غافلوان کی مجلس میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ پیٹھ پھیرنے والوں میں سے جہاد کرنے والا۔
حضرت شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا اسی طرح حضرت حسان نے موقوفہ روایت کیا ہے اور دوسرے حضرات نے حضرت ابن عمر سے متصلاً روایت کیا ہے
حضرت حسن سے روایت یہ ہیں:

۳۴۷۴- محمد بن عباس بن ایوب اخرم، اسماعیل بن بشر بن منصور سلمی، یحییٰ قرشی زبیری، ابو رجاء جندیسہ پوری، حسان بن ابی سنان، حسن، ابو ہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ:

حضور ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک زبد ایک رسم نہ بن جائے اور ورع تصنع نہ ہو۔
حضرت حسن سے یہ حدیث غریب ہے جہاں تک میری معلومات ہیں حضرت حسن سے صرف حسان نے ہی مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۳۴۷۵- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابراہیم بن سعید جوہری، یونس بن محمد سلیمان بن سالم، حسان بن ابی سنان اور صحابی رسول حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگوں کو مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنادیا جائیگا۔
پوچھا گیا: یا رسول اللہ! وہ تو حید و رسالت کی گواہی دیں گے اور روزے رکھیں گے؟ آپ نے فرمایا:

ہاں! پوچھا گیا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہوگی؟ آپ نے فرمایا: وہ گانے بجانے کے آلات بنالیں گے اور شراب پر ٹوٹ پڑیں گے۔ شراب پینے اور لہو لعب کی حالت میں رات گزار دیں گے اور پھر صبح وہ مسخ ہو کر بندر خنزیر بنادے ہوں گے۔
حضرت حسان حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے اس کے علاوہ سے یہ حدیث حضرت حسن اور حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے۔

۳۴۷۶- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سعید بن اشعث سامان، ابو عبد اللہ ثابت اور حضرت انسؓ فرماتے ہیں:
”رسول اللہ ﷺ کا انصار کی بچیوں کے پاس سے گزر ہوا وہ دُف بجا کر یہ شعر پڑھ رہی تھیں، ہم بنو نجار کی بچیاں ہیں، کیا خوش قسمتی ہے کہ محمد ہمارے پڑوسی ہیں حضور ﷺ نے ان کے لئے برکت کی دعا فرمائی“۔
ابو نعیم کہتے ہیں: ابو عبد اللہ! اس حدیث میں مختلف ہیں کچھ نے کہا کہ یہ حسان بن ابی سنان ہیں اور کچھ نے کہا کہ رشید ہیں اور یہ دونوں ہی بصری ہیں اور میرے خیال میں یہاں رشید مراد ہے۔

(۲۲۶) عاصم بن سلیمان احولؓ

۳۴۷۷- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو حریش احمد بن عیسیٰ کلابی، فطر بن حماد، حماد بن زید عاصم احول کہتے ہیں: ”مجھے فضیل رقاشی نے کہا: ”ارے! تیرے پاس لوگوں کا ازحام تجھے اپنے سے غافل نہ کر دے اس لئے کہ معاملہ تجھ کو پیش آنے والا ہے ان کو نہیں۔“

۱۔ الدر المنثور ۲/۳۲۳۔

۲۔ کنز العمال ۳۸۴۹۰۔

۳۔ عمل اليوم والليلة لابن السنی ۲۲۵۔ ومن جمع الزوائد ۱۰/۴۲۔ والمطالب العالیة ۹/۴۱۷۹۔

۴۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۵۶۔ والتاریخ الکبیر ۶/۳۰۵۸۔ والجرح ۶/۱۹۰۰۔ والجمع ۱/۳۸۳۔ وسیر النبلاء ۱۳/۶۔

والکاشف ۲/۲۵۲۱۔ والمیزان ۲/۴۰۳۶۔ والتقريب ۱/۳۸۴۔ والخلاصة ۲/۳۲۲۸۔

اور یوں نہ کہو کہ میں یہاں وہاں چلا جاؤں تاکہ دن گزر جائے اس لئے کہ سب کچھ محفوظ کیا جا رہا ہے۔ مجھے سب سے زیادہ اچھی چیز جس کی طرف جلدی کی جانی چاہیے یہ تھی کہ گناہ کے فوراً بعد آدمی کوئی نیکی کرے۔

۳۳۷۸- محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب ابو یحییٰ زہرائی، محمد بن عباد کہتے ہیں: مجھے میرے والد صاحب نے بتلایا کہ:

■ ”عاصم احوال اکثر روزے سے ہوتے جب مجھے دیکھتے تو انتظار کر لیتے جب عشاء کی نماز ہو جاتی تو الگ ہو کر کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھنا شروع کرتے اور صبح تک نماز پڑھتے ایک لفظ کے لئے بھی اپنا پہلو آرام کے لئے نہ رکھتے۔

حضرت عاصم نے حضرت انس اور عبداللہ بن سرجس سے مسند روایت کیا اور ابن سیرین، ابو عثمان نہدی، ابو قلابہ وغیرہ سے بھی روایت کی ہے۔

۳۳۷۹- ابو بکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمن السقسطی، یزید بن ہارون، عاصم احوال اور انس بن مالک کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: ”موت ہر مسلمان کے لئے کفارہ ہے“ یہ حدیث حضرت عاصم نے حضرت انس سے روایت کی۔

۳۳۸۰- حضرت علی کی والدہ کے انتقال پر حضور ﷺ کا ان کے کفن دفن کا بندوبست کرنا اور دعاء مغفرت کرنا..... سلیمان بن احمد، احمد بن حماد بن رغبہ، روح بن صلاح، سفیان، عاصم، انس بن مالک فرماتے ہیں:

جب حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم جو حضرت علی بن ابی طالب کی والدہ تھیں کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ شریف لائے اور ان کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا:

آپ پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل کریں، میری ماں کے بعد آپ میری ماں تھیں، خود بھو کی رحمتیں اور مجھے کھاتی، خود گزارہ کر لیتیں مجھے کپڑے دلواتیں، اپنے آپ پر اچھے کھانے ممنوع کر رکھے تھے اور مجھے کھلا دیتی اور مقصود صرف آخرت اور اللہ کی رضا تھی۔ پھر آپ نے نہلانے کا حکم دیا جب کا فوراً پانی لایا گیا تو آپ نے اپنے ہاتھ سے پانی ان پر بہایا۔ اس کے بعد آپ نے اپنی قمیض اٹھا کر ان کو پہنا دی اور اس کے اوپر کفن پہنایا۔

پھر آپ نے اسامہ بن زید، ابو ایوب انصاری، عمر بن خطاب اور ایک حبشی لڑکے کو بلایا اور قبر کھودنے کا حکم فرمایا جب لحد بنائی گئی تو آپ نے خود بھی تھوڑا سا کھودا اور پھر اس میں لیٹ گئے اور فرمانے لگے:

پاک ہے وہ ذات اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں جو زندہ بھی کرتا ہے اور موت بھی دیتا ہے۔ وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا، اے پاک ذات! میری ماں فاطمہ بنت اسد کی مغفرت فرما اور ان کی رہنمائی فرما اور اپنے آخری نبی کے صدقے اور ان انبیاء کے صدقے جو اس سے پہلے تھے ان کے صدقے ان کی قبر کو وسیع فرما اس لئے کہ تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

پھر آپ نے انکی نماز پڑھی اور حضرت عباس اور حضرت ابو بکر اور آپ نے اپنے دست مبارک سے ان کو قبر میں اتارا۔ حضرت عاصم اور ثوری سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے روح بن صلاح کے طریق سے لکھی ہے۔

۱- تاریخ أصبھان للمصنف ۲۳۱/۲، واتحاف السادة المتقين ۲۲۷/۱۰، وکنز العمال ۲۲۱/۲۲، وتاریخ بغداد ۳۳۷/۱، ۳۳۷/۲، وتخریج الاحیاء ۳۳۵/۳، والاسرار المرفوعة ۳۶۳، والالآلی المصنوعة للسيوطی ۲۲۱/۲، والموضوعات لابن الجوزی ۳۱۹/۳،

۲- العلل المتناهية لابن الجوزی ۲۶۸/۱.

۳۳۸۱- عبد اللہ بن جعفر، ابو مسعود احمد بن فرات، اسماعیل بن عبد اللہ، ابو جعفر نقیلی، ابو معاویہ، عاصم بن عبد اللہ بن سرجس سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پچھنے لگوانے میں شفاء ہے۔“۱

یہ حدیث حضرت عاصم کے طریق سے غریب ہے، ہم نے ابو معاویہ کے طریق سے نقل کی ہے۔

۳۳۸۲- ابراہیم بن محمد بن تکی نیشاپوری، احمد بن محمد بن حسین ماجری، اسحاق بن راہویہ، جریر اور عاصم احول، عبد اللہ بن سرجس سے نقل کرتے ہیں:

”جب حضور اکرم ﷺ سفر کے لئے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے“ ”اللھم بلغنا بلاغ خیر و مغفرہ“ پھر اس کے بعد یہ دعا پڑھتے:

”اللھم انی اعوذ بک من وعشاء السفر و کابہ المنقلب، و الحور بعد الکور، و دعوی المظلوم،

و سوء المنظر فی الابل و المال“

یہ حدیث مشہور ہے حضرت عاصم سے مروی ہے انہوں نے حضرت معمر، عمران قصیر حماد بن زید، حرب بن خلیل، ابو معاویہ اور حفص بن غیاث سے نقل کیا ہے۔

۳۳۸۳- سلیمان بن احمد، عمرو بن ثور جذامی، محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری، عاصم، محمد بن سیرین حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ:

حضور ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے ان کو ضبط کر لیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔“۲

حضرت عاصم اور ثوری سے یہ حدیث غریب ہے اور فریابی اس میں متفرد ہیں۔

۳۳۸۴- ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، یزید بن ہارون، عاصم احول، ابو عثمان نہدی، حضرت عمرؓ کا قول نقل کرتے ہیں:

”عیش پرستی چھوڑ دو! عجیبوں کے ساتھ مشابہت ترک کر دو! اور خبردار! ریشم کے قریب بھی نہ جانا اس لئے کہ حضور ﷺ نے

اس سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا: حریر نہ پہنو مگر صرف اتنا، پھر آپ نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔۳

حضرت عاصم سے یہ حدیث مشہور ہے ہم نے اسے یزید کے طریق سے لکھا ہے۔

۳۳۸۵- محمد بن جعفر بن یثیم، جعفر بن محمد صانع، قبیصہ، سفیان ثوری، خالد و عاصم اور حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

”میری امت میں سب سے زیادہ رحم والے ابو بکر ہیں اور دین کے معاملے میں سب سے اشد عمر ہیں اور سب سے باحیا

عثمان ہیں اور علم الفرائض میں سب سے آگے زید بن ثابت ہیں اور سب سے بڑے قاری ابی ہیں حلال و حرام کی پہچان میں معاذ بن جبل

سب سے بڑھ کر ہیں اور ہر امت کا امانت دار ہوتا ہے میری امت کے امانت دار ابو عبیدہ بن جراح ہیں رضوان اللہ علیہم اجمعین ۵

حضرت ثوری سے یہ حدیث غریب ہے خالد اور عاصم سے صرف قبیصہ نے روایت کیا ہے۔

۱- المصنف لابن ابی شیبہ ۴/۲۸۱، و کنز العمال ۲۸/۲۸۱۳۶.

۲- عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۴۸۷، و مجمع الزوائد ۱۰/۱۳۰، و کنز العمال ۱۷۶۰۶.

۳- صحیح البخاری ۳/۲۵۹، ۹/۱۲۵، و صحیح مسلم، کتاب الذکر الدعاء ۲، و فتح الباری ۵/۳۵۳، ۱۳/۳۷۷.

۴- فتح الباری ۹/۵۵۳، ۱۰/۹۶، ۲۸۸.

۵- سنن ابن ماجہ ۱۴۵، و سنن الترمذی ۳/۳۳۳، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۶/۲۱۰، و المستدرک ۳/۳۲۲، و مسند

الامام احمد ۳/۲۸۱، و المصنف لعبد الرزاق ۲۰۳۸۷، و المعجم الصغیر للطبرانی ۱/۲۰۱، و صحیح ابن حبان ۲۲۱۸.

و مشکاۃ المصابیح ۱/۶۱۱، و کشف الخفاء ۱/۱۱۷، ۱۱۸، و تاریخ اصہبان للمصنف ۲/۱۳.

(۲۲۷) ایاس بن معاویہ

ان جلیل القدر ہستیوں میں سے جنہوں نے اپنی ساری عمر خدمتِ احادیثِ نبوی میں صرف کردی ایاس بن معاویہ ہیں کنیت ابو داؤد اور نام ایاس بن معاویہ ہے۔

۳۳۸۶- احمد بن اسحاق اور عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ، ہلال بن بشر، محمد بن شعبہ ثقفی، محبوب بن ہلال کے سلسلہ سند سے ثابت ہے کہ ایاس بن معاویہ سے پوچھا گیا کہ نئے لوگوں کا دنیا میں آنا کب ختم ہوگا کہ پیدائش کا عمل منقطع ہو۔ انہوں نے فرمایا: یہ اس وقت ہوگا جب اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر ہوگا اور جنت والوں کی تعداد پوری ہو جائے گی اس وقت نہ نئے لوگ آئیں گے اور نہ مزید پیدائش ہوگی۔

۳۳۸۷- ایاس بن معاویہ کا چار باتوں کی وضاحت کرنا..... سلیمان بن احمد، حسین بن متوکل بغدادی، ابوالحسن مدائنی، اسحاق بن حفص اور نوح کہتے ہیں کہ حضرت ایاس بن معاویہ سے کہا گیا: آپ میں چار باتیں ہیں: بد صورتی، بہت باتیں کرنا، خود پسندی اور قضاء یعنی فیصلے میں جلدی کرنا تو جواب میں کہا:

جہاں تک بد صورتی کی بات ہے وہ میرے اختیار میں نہیں اور بہت زیادہ باتیں جو کرتا ہوں وہ صحیح ہوتی ہیں یا غلط؟ لوگوں نے کہا: ”صحیح اور اچھی باتیں ہوتی ہیں“ کہا: اچھی باتیں تو زیادہ ہی کرنا چاہئیں۔ اور خود پسندی کی جہاں تک بات ہے تو کیا تم لوگوں کو میری حالت و صورت اچھی لگتی ہے؟ انہوں نے کہا ”ہاں“ کہنے لگے: پھر تو مجھے زیادہ حق ہے کہ اپنے آپ کو پسند کروں۔ اور تم جو کہتے ہو کہ میں قضاء میں جلدی کرتا ہوں تو میں تم سے پوچھتا ہوں کہ یہ کتنی ہیں (اپنی انگلیوں کی طرف اشارہ کر کے کہا) لوگوں نے کہا:

اتنی واضح چیز کو بھی ہم گن کر آپ کو بتائیں گے؟ حضرت ایاس بن معاویہ نے کہا: مجھ پر بھی قضاء اتنا واضح ہو چکا ہوتا ہے۔
۳۳۸۸- سلیمان بن احمد، حسن بن متوکل، ابوالحسن مدائنی، عبد اللہ بن مسلم قرشی کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ ایاس بن معاویہ فرمایا کرتے تھے:

”میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ میں کوئی ایسا غلط فیصلہ کروں کہ جسکی وجہ سے دنیا میں تو میرے لئے کشادگی ہو۔ اگرچہ وہ فیصلہ ایسا ہی ہو کہ کوئی بھی حقیقت نہ جان سکے سوائے اللہ کے اور اگرچہ وہ ایسا ہو کہ اس پر قیامت میں مجھ سے مواخذہ بھی نہ ہو“

۳۳۸۹- ابو حامد بن جہلہ، محمد بن اسحاق سراج، حاتم بن لیث، سلیمان بن حرب، حماد بن سلمہ حمید سے نقل کرتے ہیں کہ ”جب ایاس بن معاویہ کو منصب قضاء سپرد کیا گیا تو حضرت حسن انصاری کے پاس آئے تو حضرت ایاس بن معاویہ رونے لگے: حضرت حسن نے پوچھا: ابو داؤد روتے کیوں ہو؟

۳۳۹۰- حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، سلیمان بن حرب، ابو ہلال داؤد بن ابی ہند کہتے ہیں کہ حضرت ایاس بن معاویہ نے ایک مرتبہ فرمایا:

جو شخص اپنے عیب کو نہ پہچان پائے وہ احمق ہے ”لوگوں نے پوچھ لیا: آپ کا عیب کیا ہے“ کہا: زیادہ کلام کرنا۔

۳۳۹۱- ابو محمد بن حیان، ابن معدان، علی بن احمد جواری واسطی، یزید بن ہارون سفیان، ابو بشر کہتے ہیں:

”لوگوں نے حضرت ایاس بن معاویہ سے قرآن کریم کی آیت ”انہ لا یحب المسرفین“ کی تفسیر پوچھی۔ آپ نے

فرمایا:

ام طبقات ابن سعد ۲/۷۷، والتاریخ الکبیر ۱/۱۲۲، وقاریخ الاسلام ۵/۴۴، والمیزان ۱/۲۸۳، وسیر النبلاء ۵/۱۵۵، وتهذیب الکمال ۵۹۳، (۳۰۷/۳)

اسراف یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل کے حق میں دُندئی مارو۔

۳۴۹۲- سلیمان بن احمد، عباس بن فضل اسحاقی، ابو ولید طلیحی، حماد بن سلمہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایاس بن معاویہ کو سنا وہ کہہ رہے تھے ”ترشکر کھانا دماغ کو تقویت دیتا ہے۔“

۳۴۹۳- ابو محمد بن حیان، عبد الرحمن بن محمد بن مسلم، حماد، قیس، سفیان خالدی کہتے ہیں: لوگوں نے معاویہ بن قرہ سے کہا: آپ کا بیٹا کیسا ہے؟ معاویہ بن قرہ کہتے ہیں: بڑا اچھا بچہ ہے میرے دنیا کے کاموں کے لئے کافی ہو گیا اور مجھے اپنی آخرت کے لئے فارغ البال کر دیا ہے۔

۳۴۹۴- ابو محمد بن حسن، محمد بن غالب بن حرب، سلیمان بن عبد الجبار بن زریق خیاط، سلیمان بن حرب، ابو ہلال، داؤد بن ابی ہند کہتے ہیں کہ مجھے ایاس بن معاویہ نے کہا:

”میں لوگوں سے اپنی آدمی عقل کو استعمال کر کے باتیں کرتا ہوں اور جب دو شخص کوئی فیصلہ لے کر میرے پاس آتے ہیں تو میں اپنی تمام عقل کو جمع کر لیتا ہوں۔“

۳۴۹۵- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن رستم، محمد بن محمد، ابو عبد الرحمن مرقی، حماد بن زید، حبیب بن شہید کہتے ہیں میں نے ایاس بن معاویہ کو کہتے ہوئے سنا: میں نے باطل فرقوں کے ساتھ کبھی پوری عقل کے ساتھ بات نہیں کی ہوائے قدر یہ کہ میں نے ان سے کہا تھا

”تم ظلم کے کہتے ہو؟ تمہوں نے کہا:

”کہ انسان اس چیز کو چھپا لے جو اس کی نہیں ہے“ میں نے کہا:

سب چیزیں تو اللہ تعالیٰ کی ہیں“ (انسان کی کوئی چیز ہے ہی نہیں کہ اس کو چھپانے کی وجہ سے ظلم کہا جاسکے)

۳۴۹۶- قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن علی بن زیاد، احمد بن یونس، اسرائیل، ابو یحییٰ کے اسنادی حوالے سے ثابت ہے کہ حضرت ایاس بن معاویہ نے فرمایا:

”گزرے ہوئے لوگوں میں سے سب سے افضل میرے نزدیک وہ تھے جو سلیم الصدر تھے (جن کے دل بغض و حسد سے پاک ہوں) اور غیبت نہ کرتے تھے۔“

۳۴۹۷- سلیمان بن احمد، احمد بن داؤد، ابراہیم بن زکریا عبدی، فذیک بن سلیمان، خلیفہ بن حمید اور ایاس بن معاویہ اپنے والد اور دادا کے سلسلہ سند سے نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص سورج غروب ہوتے وقت ساحل پر بلند آواز سے تکبیر کہے، اللہ تعالیٰ سمندر کے ہر قطرے کے بدلے دس نیکیاں دیں گے اور دس خطائیں معاف فرمائیں گے اور دس درجات بڑھائیں گے اور ہر درجے کے درمیان تیز رفتار گھوڑے کے ذریعے سو سال کی مسافت کے برابر صلہ ہے۔“

حضرت ایاس سے حدیث غریب ہے صرف ان سے خلیفہ نے روایت کیا اور ان سے روایت کرنے میں فذیک مفرد ہیں۔

۳۴۹۸- حیا، پاکدامنی اور زبان کا عجز اور عمل ایمان کا حصہ ہیں..... محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن متوکل، بکر

بن بشر عسقلانی عبد الحمید بن سوار نقل کرتے ہیں کہ حضرت ایاس بن معاویہ بن قرہ نے فرمایا: ”ہم عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو حیاء کا تذکرہ ہوا میں نے کہا حیاء دین کا حصہ ہے حضرت عمر نے کہا: نہیں حیاء پورا دین ہے“ میں نے کہا:

مجھے اپنے والد و دادا سے روایت پہنچی ہے وہ کہتے ہیں:

ہم حضور ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو وہاں حیاء کا ذکر آیا، لوگوں نے کہا:

یا رسول اللہ! حیاء دین کا حصہ ہے آپ نے فرمایا:

حیاء، پاکدامنی اور عجز زبان کا نہ کہ دل کا عجز اور عمل ایمان میں سے ہیں۔ یہ امور آخرت میں بڑھاتے ہیں اور دنیا میں

گھٹاتے ہیں اور جتنا یہ آخرت میں بڑھاتے ہیں اس سے زیادہ دنیا میں بڑھاتے ہیں۔

حضرت ایاس کہتے ہیں: ”مجھے حضرت عمر بن عبد العزیز نے اس کو املا کرانے کا حکم دیا اور خود اپنے ہاتھوں سے لکھا پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور یہ چیز ان کے ہاتھ میں رہا بہت زیادہ پسند آنے کی وجہ سے۔“

(۲۲۸) شمیٹ بن عجلان

شمیٹ بن عجلان کا نام بھی احادیث نبویہ کے خدام اور سچے عاشقوں میں آتا ہے بہت بڑے واعظ تھے ان کا پورا نام ابو ہمام

شمیٹ بن عجلان ہے اور کہا گیا ہے ابو عبید اللہ شمیٹ بن عجلان ہے۔

۳۴۹۹- ابو بکر محض، عبد اللہ بن یحییٰ، حسین بن جعفر ققات، عبد اللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر اور عبید اللہ بن شمیٹ کہتے ہیں، میں نے اپنے والد

شمیٹ بن عجلان سے سنا:

”صفت یقین و ایتقان سے متصف لوگوں کے پاس اللہ کا ایسا امر آیا جس نے ان کو باطل چیزوں سے برگشتہ کر دیا۔ سو انہوں

نے راتیں جاگ گزاریں، پیٹوں کو بھوکا رکھا، اپنے کلیجوں کو پیاسا رکھا، اپنے بدنوں کو مشقت میں ڈال دیا اور نئے پرانے مال کو خیر باد کہہ

دیا۔“

۳۵۰۰- عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن قطبہ، ابن ابی صفوان ثقفی، ابراہیم بن عبد الرحمن بن مہدی، عبید اللہ بن شمیٹ نقل کرتے ہیں:

میرے والد وعظ میں فرماتے

”متقین کو اللہ کی طرف سے ایسا امر آیا جس نے ان کو حیران و مضطرب کر دیا۔ سو انہوں نے پراگندگی کی حالت میں نہیں کھایا اور پریشانی

میں راتیں گزاریں اور کہتے:

متقی لوگ ہی عقل مند واقع ہوئے اللہ کا حلال رزق کھایا اور آخرت میں بھی عیش میں رہیں گے۔“

۳۵۰۱- ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ شمیٹ بن عجلان فرماتے ہیں:

اللہ کی طرف سے متقین کے پاس وعید آئی وہ خوف کی حالت میں سوئے اور وقار کے ساتھ بیدار ہوئے۔

۳۴۰۲- اہل دنیا کی مذمت اور غفلت کا بیان..... ابو محمد بن حیان، محمد بن عباس، حسن بن عرفہ، محمد بن صالح واسطی، رباح بن عمرو

ابوالمہاجر کہتے ہیں:

۱۰/۱۹۳. وسنن الدارمی ۱/۱۲۹. والمعجم الكبير للطبرانی ۱۹/۳۰. ومجمع الزوائد ۸/۲۶.

۳/۳۹۹. وکنز العمال ۷-۵.

اخضر بن عجلان کے بھائی شمیٹ دنیا والوں کی مذمت اور غفلت بیان کر رہے تھے: کہنے لگے: ”حیران و سرگرداں اور نشے میں مست ہیں، گھوڑے پر سوار اپنے گھوڑے کو ایڑ پر ایڑ لگا رہا ہے اور پیدل دوڑے چار ہاں ہے عشق میں مبتلا ہوئے ہیں اور وہ ان کو سر کی چوٹی تک لپٹ گئی ہے۔ چٹے ہوئے ہیں اور چھوڑنے پر تیار نہیں، جب اللہ تعالیٰ نے ان کو کسی نعمت سے سرفراز کرتے ہیں وہ اس پر اترانے اور فخر کرنے لگ جاتے ہیں، سو سرخ و سفید اور لال پیلے سے محبت کرتے پھر کہا لوگوں سے:۔۔۔

آؤ دیکھو کیا ہے؟ مومنین تو یقیناً یہ کہیں گے: خدا کی قسم! ان میں کوئی کشتش نہیں۔ اگر حلال مال سے ہیں تو اسراف ہے اگر حرام مال سے ہیں تو پھر کچھ کہنے کی کیا ضرورت؟ اور منافقین کہیں گے کیا ہی بہترین ہیں کاش کہ یہ اور زیادہ ہوتے۔“

خدا کے بندوں کو اور جو کچھ فالودہ وغیرہ آسائشیں انہوں نے اپنے لئے اختیار کر لیں چھوڑ دو اسے! ایک دن سبزی کھاؤ دوسرے دن بھوکے رہو اور تیسرے دن نمک چانو اور اللہ کے وعدے پر یقین رکھو۔

دنیا والے بچوں کو گھی اور شہد کھلاتے ہیں پھر ان کو یتیم بچوں کے ساتھ کھیلنے کے لئے بھیجتے ہیں تو یتیم بھی اپنی ماں کے پاس جا کر اسکا دوپٹہ کھینچے ہیں اور کہتے ہیں فلاں کے بچوں کے پاس میں نے گھی اور شہد دیکھا ہے ہمارے لئے گھی اور شہد لاؤ۔ اس کی ماں اسے کہتی ہے بیٹا! تمہارے لئے نمک کے ساتھ روٹی بھی بہت ہے۔

یہ تو عجمی باندی خریدتے ہیں جو مشرکین سے مسلمانوں کے ہاں لائی گئی ہو پھر نہ تو اسے دین کی کچھ تعلیم دیتے ہیں اور نہ انبیاء کی سنن فطرت میں سے کچھ بتلاتے ہیں تو وہ رنگدار کپڑے پہنے، زیور سے آراستہ بازاروں میں گھومتی ہے پھر اگر وہ کچھ کر بیٹھتی ہے تو برا بھی انہی کو لگتا ہے۔

۳۵۰۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضیل، سیار کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن شمیٹ کہتے ہیں میں نے اپنے والد کو دنیا والوں کی مذمت کرتے ہوئے سنا، وہ فرما رہے تھے۔

”ہمیشہ پیٹ کی فکر، سمجھ بوجھ بہت کم، ان کی ساری کوششیں پیٹ، شرمگاہ اور چمڑی کے لئے ہیں، دنیا دار کہتا ہے،

”کب صبح ہو کہ کھاؤں، پیوں کھیل کھڑ اورستی کروں اور کب شام ہو کہ سو رہوں۔ رات کے مردار، دن کے سرکار۔“

۳۵۰۴- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضیل، سیار، شمیٹ کے بیٹے عبد اللہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں نے اللہ کی رضا کو اپنی خواہشات پر ترجیح دی اگرچہ خواہشات انکے لئے بڑا امتحان تھیں لیکن

انہوں نے اپنے رب کی رضا کے لئے اپنے نفسوں کو ذلیل کیا پس وہ کامیاب و کامران ہوئے۔“

۳۵۰۵- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضیل، سیار اور عبید اللہ بن شمیٹ کہتے ہیں کہ میرے والد شمیٹ اور عجلان گہرا کرتے تھے۔

”دنیا سے روزہ رکھ لو! اظہاری کا انتہائی وقت موت کو بنا لو

۳۵۰۶- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ، سیار اور شمیٹ کے صاحبزادے عبید اللہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں:

بیماری کے مقابلے میں صحت کو غنیمت جانو، مصروفیت کے مقابلے میں فرصت کو غنیمت جانو اور موت کے مقابلے میں زندگی کو غنیمت جانو

۳۵۰۷- حبیب بن حسن، محمد بن حسن بن شہریار، ہارون بن عبد اللہ، سیار عبید اللہ بن شمیٹ کہتے ہیں میں نے اپنے والد کو سنا، وہ کہہ رہے تھے،

”اے اللہ! ہمارے لئے پسندیدہ ترین لمحات وہ لمحات بنادیتے جو آپ کے ذکر اور عبادت میں صرف ہوں اور سب سے

نا پسندیدہ وہ لمحات بنادیتے جن میں ہمارا کھانا، پینا، سونا ہو۔

۳۵۰۸- ابو بکر محلی، حسن بن جعفر، عبد اللہ بن ابی زیاد، سیار اور عبید اللہ بن شمیٹ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا:

”اے آدم کی اولاد! دنیا تو صبح اور شام کا ہم ہے پس اگر تم صبح کے کھانے کو رات تک مؤخر کر لو تو تمہارا دیوان روزہ داروں کے دیوان سے ہو جائے گا۔“

۳۵۰۹- محمد بن احمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، یحییٰ بن اسطام، محمد بن عبد اللہ بن سمیع از دی کہتے ہیں:

کسی حاکم نے حضرت شمیٹ کو کھانے پر بلایا۔ انہوں نے عذر کیا اور نہ گئے بعد میں کسی نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: میں کچھ لقمے چھوڑ دوں یہ میرے لئے زیادہ آسان ہے کہ میں ان کی خاطر اپنا دین بیچ دوں۔
مؤمن کا پیٹ اس کے دین سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔

۳۵۱۰- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو معاویہ غلابی کے حوالہ سے منقول ہے کہ حضرت شمیٹ کی بیوی نے ان سے کہا: ابوہام! ہم کوئی چیز بناتے اور تیار کرتے ہیں پھر ہماری خواہش ہوتی ہے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ کھائیں لیکن آپ نہیں آتے اور وہ چیز پڑے پڑے ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ انہوں نے جواب دیا:

”بخدا! سب سے ناپسندیدہ میرے لئے وہ لحاحات ہیں جن میں، میں کوئی چیز کھاؤں۔“

۳۵۱۱- احمد، عبد اللہ، ہارون بن عبد اللہ، سیار، جعفر، عبید اللہ بن شمیٹ نے سنا کہ حضرت شمیٹ فرما رہے تھے:
مؤمن کی کل جمع پونجی اسکا دین ہے جہاں بھی جاتا ہے اسکا ایمان اسکے ساتھ ہوتا ہے کسی سفر میں اس سے پیچھے نہیں رہتا اور نہ لوگوں سے وہ خائف ہوتا ہے۔

۳۵۱۲- احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، سیار، جعفر، کہتے ہیں میں نے حضرت شمیٹ کی ایک بات سنی:

”دنیا اور مال و متاع منافقین کے لئے لگام ہیں اس سے ان کو برائیوں کی طرف ہانکا جاتا ہے“

۳۵۱۳- احمد بن جعفر، عبد اللہ، ہارون بن عبد اللہ، سیار، عبید اللہ بن شمیٹ بن عجلان کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ

منافق کو دیکھتے! مجھے دھوکے دیتا ہے، میں بھی اسے ڈھیل دیتا ہوں۔ میرا ذکر بھی زبان کے کنارے سے کرتا ہے جبکہ دل اسکا

مجھ سے بیزار ہے۔

۳۵۱۴- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، سیار اور عبید اللہ بن شمیٹ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں:

پچھلے وقتوں میں منافق کی علامت یہ ہوتی تھی کہ وہ اللہ کا ذکر کم کرنے والا ہوتا تھا جعفر اور سیار کہتے ہیں:

حضرت شمیٹ سے پوچھا گیا: کیا منافق روتا ہے؟ انہوں نے کہا: اس کی آنکھیں روتی ہیں دل نہیں۔

۳۵۱۵- بدترین شخص..... ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سیار، عبید اللہ بن شمیٹ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں:

بدترین بندہ وہ ہے جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا اور اسے ہوائے نفسانی نے عبادت سے روک دیا۔ بدترین وہ بندہ ہے جو آخرت کے لئے پیدا کیا گیا اور دنیا نے اسے آخرت سے غافل کر دیا سو دنیا جلد ہی ختم ہو گئی اور آخرت بھی باتھ سے گئی۔

عبید اللہ بن شمیٹ مزید کہتے ہیں، میرے والد کہا کرتے تھے

تیری زندگی میں سے کم ہو رہا ہے اور تجھے کچھ غم نہیں اور ہر دن تجھے تیرا مقررہ رزق ملتا ہے اور تمہیں اتنا ذرا دیا جاتا ہے جو تمہارے لئے کافی ہو لیکن تم مزید کے پیچھے لگ گئے ہوتا کہ سرکشی کر سکو۔

تھوڑے پر نہ تو تم قناعت کرتے ہو اور زیادہ پر نہ تم شکم سیر ہوتے ہو۔ یہ تو عالم کو ایسے شخص کا جہل کیسے آشکارا ہوگا جو اپنی

موجودہ حالت پر شکر نہ کرے اور مزید کی طلب میں لگا رہے۔

اور وہ شخص آخرت کے لئے کیا تیاری کرے گا جس کی دنیا سے خواہشات ہی پوری ہونے کو نہ آ رہی ہوں اور تعجب تو اس پر کہے آخرت کی تصدیق بھی کرتا ہے اور پھر دھوکے کے گھر کی تگ و دو میں لگا ہوا ہے۔

۳۵۱۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ابراہیم بن بشار، سلیمان بن داؤد، ابو عاصم عبد اللہ بن عبید اللہ عبادانی نقل کرتے ہیں کہ حضرت شمیٹ نے وعظ میں فرمایا: اے ابن آدم! جب تک خاموش رہو گے محفوظ رہو گے اور جب کوئی بات کرنا چاہو تو احتیاط کرو۔
۳۵۱۷- حبیب بن حسن، محمد بن حسین بن شہریار، بارون بن عبد اللہ سیار عبید اللہ بن شمیٹ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں جب انہوں نے عید پر لوگوں کو دیکھا:

میں تو ایسے کپڑوں کو دیکھ رہا ہوں جو کل کو پرانے ہونے والے ہیں اور ایسے گوشت جو کل کپڑوں کی غذا ہوگی“
۳۵۱۸- ابو محمد بن حیان، احمد بن روح، ابراہیم بن جنید، زکریا بن عدی، جعفر بن سلیمان کہتے ہیں میں نے حضرت شمیٹ سے ایک دفعہ سنا:

جو شخص موت کو ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے رکھے وہ دنیا کی تنگی یا وسعت کی پروا نہیں کرتا“
۳۵۱۹- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، سیار، عبید اللہ بن شمیٹ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا:
”اللہ تعالیٰ نے مؤمن کی قوت اس کے دل میں رکھی ہے اس کے اعضاء میں نہیں رکھی کیا تم نہیں دیکھتے کہ بوڑھا آدمی کمزور لاغر کئی دن کا رو نہ رکھتا ہے اور رات کو کھڑا نماز پڑھتا رہتا ہے اور نوجوان یہ نہیں کر پاتا۔

۳۵۲۰- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ، سیار، عبید اللہ بن شمیٹ حضرت شمیٹ بن عجلان کا قول نقل کرتے ہیں:
”ایک شخص ارادہ کرتا ہے پھر قرآن اور علم حاصل کرتا ہے جب کچھ علم حاصل کر لیتا ہے تو دنیا کو اپنے سینے سے چمٹاتا ہے اور اسے سر پر سوار کر لیتا ہے۔ کمزور ذات عورت، جاہل دیہاتی، اور عجمی شخص اس کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں:
یہ اللہ کو ہم سے زیادہ جانتا ہے اگر دنیا میں کوئی برائی دیکھتا تو یوں نہ کرتا سو وہ بھی دنیا کی رغبت کرتے ہیں اور اسے جمع کرنے لگ جاتے ہیں اس کی مثال اس کی طرح ہے جس کے ہاں میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يَضِلُّوْا نَهْمٌ بَغِيْرَ عِلْمٍ“ (النحل: ۲۵)

۳۵۲۱- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ، سیار، جعفر، عبید اللہ بن شمیٹ اور حضرت شمیٹ سے منقول ہے کہ:
اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ تمہیں داتا جب کہوں گا جب تم ہلاکت میں پڑنے والے شخص کو بچاؤ گے۔
۳۵۲۲- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ، سیار، عبید اللہ بن شمیٹ اور حضرت شمیٹ سے منقول ہے کہ:
کہا جاتا تھا کہ جو شخص فسق پر راضی ہو وہ بھی فاسق ہے اور جو شخص اس پر راضی ہو گیا کہ خدا کی نافرمانی کرے اس کا کوئی نیک عمل اٹھایا ہی نہیں جاتا۔

۳۵۲۳- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن حمیم، سلیمان بن احمد جر جانی، سیار عبید اللہ بن شمیٹ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا:
ابن آدم پر تعجب ہے آخرت میں دل لگا ہوتا ہے کہ اسے پھریا جوں کا نئی ہے تو آخرت بھول جاتی ہے۔
۳۵۲۴- محمد بن احمد بن ایان، عبد اللہ بن محمد بن عبید، ابراہیم بن عبد الملک کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ حضرت شمیٹ بن عجلان نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بے سکونی رکھی ہے تاکہ بے سکون نفوس اس سے رجوع کر کے سکون حاصل کرے۔

۳۵۲۵- احمد بن اسحاق، حاجب بن ابی بکر، حماد بن حسن، سیار، رباح قیس، عبید اللہ بن شمیٹ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت شمیٹ سے سنا: ”وہ شخص دنیا ہی میں عذاب میں ہیں ایک وہ شخص جسے دنیا کی گنی اور وہ اسی میں مشغول ہے اور اپنے آپ کو تھکایا تھلے اور دوسرا وہ غریب جسکے پاس کچھ نہیں اور وہ حسرتوں میں پڑا ہوا ہے۔“

۳۵۲۶- حبیب بن حسن، محمد بن حسین بن شریار، باروان بن عبد اللہ، سیار کے سلسلہ سند سے رباح اور عبید اللہ شمیٹ اور جعفر کہتے ہیں ہم نے شمیٹ کو کہتے سنا ”میں اللہ کی قسم تمہارے جسموں کو رب کی طرف جاتے والی سواریاں دیکھ رہا ہوں“ ان کو اللہ کی اطاعت میں لگاؤ اللہ تعالیٰ برکت دیں گے“

۳۵۲۷- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، عبید اللہ بن شمیٹ، جعفر، رباح، حضرت شمیٹ کا قول نقل کرتے ہیں کہ

اللہ اس شخص پر رحم کرے جس نے اکتفا کر لیا ایسی عورت پر جو چھوٹے قد والی ہے اور اس کا چہرہ بھی بد شکل ہے اور اسے جنت کی عورتوں کا یقین ہے۔

۳۵۲۸- احمد بن جعفر، عبید اللہ بن علی بن مسلم، سیار، جعفر، شمیٹ بن عجلان سے انکا یہ قول نقل کرتے ہیں: رب نے ہمیں اپنی ذات کی رہنمائی اس آیت سے کی ہے ”ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستة ایام“ (الاعراف: ۵۴)

۳۵۲۹- احمد بن جعفر، عبد اللہ بن علی بن مسلم، سیار، عبید اللہ بن شمیٹ ہی سے نقل کرتے ہیں: میرے والد نے ایک دفعہ مجلس وعظ میں ارشاد فرمایا: ”کامیاب ہے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے چشم بصیرت دی ہے اور صحیح زبان دی ہے اور قبول کرنے والا دل دیا ہے جو خیر کو قبول کرتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔“

۳۵۳۰- ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبد اللہ بن مسیٰ طحاوی، عبید اللہ بن شمیٹ، شمیٹ بن عجلان سے نقل کرتے ہیں: لوگ تین طرح کے ہیں: ایک وہ جو شروع ہی سے خیر کے کاموں میں لگا پھر وہ اسی پر مداومت کرتا رہا اور اس حالت میں دنیا سے گیا تو یہ مقررین میں سے ہے اور ایک وہ ہے جو بچپن سے گناہوں میں لگا اور غفلت طاری رکھی پھر اسے تنبیہ ہوئی اور اس نے توبہ کر لی تو یہ اصحاب الیمین میں سے ہے اور ایک وہ ہے جو گناہوں میں لگا اور پھر انہی میں لگا رہا یہاں تک اجل آپہنچی یہ شخص اصحاب الشمال میں سے ہے۔

۳۵۳۱- ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن تمیم، سلیمان بن احمد بن جرجانی، سیار، عبید اللہ بن شمیٹ، شمیٹ بن عجلان سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر اپنے ہم نشینوں سے فرمایا کرتے تھے

ایک ساعت دنیا کے لئے اور ایک ساعت آخرت کے لئے بالوالد اور بات چیت کے درمیان بھی ”اللہم اغفر لنا“ کہا کرو۔ حضرت شمیٹ جو کم روایت نقل کرتے ہیں انہوں نے اس حدیث کو سنی تابعین سے مستنداً نقل کیا ہے۔

۳۵۳۲- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، عبید اللہ بن شمیٹ، اپنے والد اور چچا سے میں، ابو بکر اور حضرت انس سے روایت ہے حضور ﷺ نے ایک پیالہ اور ناٹ نیلا می میں بیجا اور فرمایا یہ کون خریدے گا؟ ایک شخص نے کہا: میں ایک درہم میں خریدوں گا پھر آپ نے فرمایا: کون اس سے زائد لگائے گا؟

حضرت شیخ نے فرمایا: ابوبکر سے مراد ابوبکر حنفی ہیں۔

۳۵۳۳- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبد الوہاب بن ابی عطاء، اخضر بن عجلان، ابوبکر حنفی، انس بن مالک کے حوالہ سے ثابت ہے کہ: ایک شخص حضورؐ کے پاس آیا اور فاقہ کی شکایت کی۔ راوی فرماتے ہیں:

وہ شخص ایک پیالہ اور ٹاٹ کا کپڑا لے آیا۔ آپ نے فرمایا:

”میں کون ایک درہم میں خریدے گا؟ ایک شخص نے کہا:

”میں خریدتا ہوں۔“ آپ نے دوبارہ فرمایا

کون اس سے زیادہ دینے کو تیار ہے؟ تو ایک شخص نے کہا:

”میں دو درہم میں خریدتا ہوں۔“ آپ نے فرمایا: یہ لو!

۳۵۳۴- ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، محمد بن عبید بن حساب، عبید اللہ بن شمیط، شمیط بن عجلان، الا خضر عطاء اور زہیر عامری سے منقول ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عمر سے کہا: ”صدقہ کے مال کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں، یہ کیسا مال ہوتا ہے؟“ انھوں نے کہا: ”یہ نامبارک مال ہوتا ہے یہ اندھوں، لنگڑوں اور بے یار و مددگار مسافروں کے لئے ہے“ میں نے کہا: مجاہدین اور اس کو وصول کرنے والوں کے لئے حلال کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ”مجاہدین کے لئے تو وہ مال ہے جو اللہ نے ان کے لئے حلال کیا ہے اور عاملین کو بقدر وصول کرنے کا حق ہے اور صدقہ نہ تو غنی کے لئے حلال ہے اور نہ بٹے کئے شخص کے لئے۔“

۳۵۳۵- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، عبد اللہ بن مبارک، صعق بن حزن، شمیط بن عجلان کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ بنو کعب کے مؤذن کہتے ہیں: میں ایک بیابان میں جا رہا تھا کہ میں نے اذان دی تو میرے پیچھے کسی کہنے والے نے کہا ”کیا خوب سکھایا تجھ کو اللہ نے“ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ابوہریرہؓ اسلمی تھے کہنے لگے میں نے حضور ﷺ سے سنا ”جو بندہ جنگل و بیابان میں اذان دیتا ہے تو درخت، مٹی، ریت غرض ہر چیز رونے لگ جاتی ہے ایسی جگہ میں اللہ کا ذکر کبھی کبھی ہونے کی وجہ سے“

۱- و مسند الامام احمد ۱۱۳/۳. و مجمع الزوائد ۸۴/۴. و سنن ابن ماجہ ۲۱۹۸. و مشکاة المصابیح ۲۸۷۳.

۲- کنز العمال ۲۰۹۲۹. و موضح اوہام الجمع للخطیب البغدادی ۱۲۱/۱.

فقہاء سبعہ تابعین مدینہ کا ایک مشہور طبقہ

یہاں ان سات تابعین کا تذکرہ کیا جائیگا جو عبادت و زہد میں ضرب المثل تھے۔ ان سے پہلے کے حضرات کا ذکر بصرہ میں ہو چکا ہے۔

(۲۲۹) زین العابدین علی بن حسینؑ

خانوادہ نبوت کے چشم و چراغ علی بن حسین بن علی بن ابی طالبؑ، عابد و زاہد، صوفیاء کے سردار اور اتقیا کے علمبردار تھے۔ ۳۵۳ھ - سلیمان بن احمد، محمد بن زکریا غلابی، عقی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں: علی بن حسین جب وضو سے فارغ ہو جاتے اور نماز کی تیاری کرتے تو ان کو ریشہ طاری ہو جاتا تو ان سے پوچھا گیا انہوں نے جواب دیا: کیا پوچھتے ہو؟ کیا نہیں جانتے کہ کس کے سامنے کھڑا ہوں گا اور کس سے مناجات کرنے جا رہا ہوں۔

۳۵۳ھ - ابو حامد احمد بن محمد بن عبد الوہاب، محمد بن اسحق نیشاپوری، محمد بن صباح، حاتم اور جعفر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ علی بن حسین نے کہا:

بیٹے! استنجاء کے لئے ایک کپڑا بنا لو، کھیاں گندگی پر بیٹھتی ہیں اور پھر آکر کپڑوں پر بیٹھتی ہیں پھر تنبیہ ہوا اور فرمانے لگے:

حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کے پاس تو ایک ہی جوڑا ہوتا تھا، پھر یہ ارادہ ہی ترک کر دیا۔

۳۵۳ھ - احمد بن محمد بن عبد الوہاب، محمد بن اسحق، محمد بن صباح، جریر، عمرو بن ثابت سے منقول ہے

علی بن حسین مدینہ مکہ کے راستے میں اونٹ کو مار تے نہیں تھے۔

۳۵۳ھ - عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، ابو عمر، جریر، احمد بن علی بن جارود، ابو سعید کندی، حفص بن غیاث، ابو جعفر علی بن حسین کا قول نقل کرتے ہیں:

اگر بدن بیمار نہ پڑے تو متکبر ہو جاتا ہے اور ایسے بدن میں کوئی خیر نہیں جس میں تکبر ہو۔

۳۵۴ھ - احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، ابو عمر، جریر، فضیل بن غزوہ ان کہتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین نے فرمایا:

جو شخص منہ پھاڑ کر بنے اس نے علم کی ایک کلی کی اور اسے باہر پھینک دیا۔

۳۵۴ھ - ابو حسین بن محمد بن محمد بن عبد اللہ، ابو بکر بن انباری، احمد بن حلیب، قاسم بن ابراہیم علوی، جعفر بن محمد اپنے والد حضرت علی بن حسین کا قول نقل کرتے ہیں:

”دوستوں اور چاہنے والوں کو گم کر دینا در ماندگی ہے“ اور کہا کرتے تھے:

اے اللہ! میں اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ میرے علاقہ اقبال اچھے ہوں اور پوشیدہ اعمال برے۔ اے اللہ! آپ

۱۔ طبقات ابن سعد ۵/۲۱۱۔ والتاریخ الکبیر ۶/۲۳۶۳۔ والجرح ۲/۹۷۷۔ والجمع ۱/۳۵۳۔ والکامل فی التاریخ

۷۹/۳۔ وسیر النبلاء ۳/۳۸۶۔ وتذکرۃ الحفاظ ۱/۷۴۔ والکاشف ۲/۳۹۵۵۔ وتاریخ الاسلام ۳/۳۳۔ وتهذیب الکمال

۳۰۵۰۔ (۳۸۲/۲۰)۔

نے میرے ساتھ تنگی و فراخی کا معاملہ فرمایا اگر میں دوبارہ لوٹ جاؤں تو آپ پھر یہی کریں اور کہا کرتے تھے:

کچھ لوگ اللہ کی عبادت رغبت کی بنا پر کرتے ہیں یہ تاجروں کی سی عبادت ہے اور کچھ لوگ اس کی عبادت بطور شکر کے کرتے ہیں یہ آزاد منش لوگوں کی عبادت ہے۔

۳۵۴۲- محمد بن محمد، عبد اللہ بن جعفر رازی، علی بن رجا، قادی، عمرو بن خالد، ابی حمزہ ثمالی سے نقل کرتے ہیں کہ

میں علی بن حسین کے پاس آیا مجھے ناگوار گزار کہ دروازہ کھٹکھاؤں میں وہیں بیٹھ گیا جب باہر نکلے تو میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور ایک دیوار کی طرف بڑھے اور مجھ سے کہا:

ابو حمزہ: اس دیوار کو دیکھتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں کیوں نہیں اے ابن رسول اللہ! کہنے لگے:

میں ایک دن پریشان تھا اور اس دیوار سے ٹیک لگائے ہوئے تھا تو اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ہے خوبصورت چہرے اور صاف ستھرے کپڑوں والا اور میری طرف دیکھے جا رہا ہے، مجھ سے کہنے لگا:

”اے علی بن حسین! میں تمہیں پریشان اور غمگین دیکھتا ہوں کیا بات ہے؟ کیا دنیا کے متعلق پریشان ہو وہ تو موجود رزق ہے اور ہر نیک و بد اس سے کھا رہا ہے۔ میں نے کہا:

”میں اس پر غمگین نہیں ہوں اس لئے کہ بات وہی ہے جو آپ نے کہی“ پھر پوچھنے لگا کیا آخرت کے متعلق کوئی پریشانی ہے؟

اس کے متعلق وعدہ سچا پکا ہے۔ قہار بادشاہ فیصلہ کر دیں گے“ میں نے کہا: نہیں“ پھر کیا؟ میں نے کہا کہ میں ابن زبیر کے فتنے سے خوف زدہ ہوں پھر اس نے مجھ سے کہا اے علی! کیا آپ نے کسی کو دیکھا ہے جس نے اللہ سے مانگا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے نہ دیا ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ پھر اس نے کہا کہ

وہ اللہ سے ڈرا ہو اور وہ اس کے لئے کافی نہ ہوا ہو۔ میں نے کہا: نہیں، یہ کہہ کر وہ شخص غائب ہو گیا اور مجھ سے کہا گیا:

اے علی! یہ خضر علیہ السلام تھے جو آپ سے باتیں کر رہے تھے۔“

۳۵۴۳- علی بن حسین کی عبد الملک کے سامنے پیش کش جانے کی کیفیت..... احمد بن محمد بن حجاج بن رشید، عبد اللہ بن محمد بن عمرو بلوی، یحییٰ بن زید بن حسن، سالم بن فروخ، ابن شہاب زہری کہتے ہیں:

جس دن علی بن حسین کو مدینہ سے شام عبد الملک بن مروان کے پاس لے جایا جا رہا تھا میں نے ان کو دیکھا تھا لوہے سے جکڑا ہوا اور ان پر کچھ لوگ پہرہ داری کر رہے تھے تو میں نے ان کو سلام کرنے اور ان کو رخصت کرنے کی اجازت چاہی تو انہوں نے مجھے اجازت دیدی میں جب ان کے پاس پہنچا تو وہ جبہ میں تھے اور زنجیریں ان کے پاؤں میں لگیں اور طوق ہاتھوں میں، تو میں رو پڑا اور میں نے کہا:

”میری خواہش تھی کہ آپ کی جگہ میں ہوتا اور آپ صحیح و سالم ہوتے“ تو مجھے کہنے لگے:

زہری! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ میرے ہاتھوں اور پاؤں کی چیزیں مجھے تکلیف دے رہی ہیں؟ اگر میں چاہوں تو یہ ہوں ہی نہ۔ یہ چیزیں تو میرے اور تمہارے جیسے لوگوں کو اللہ کا عذاب یاد دلاتی ہیں، پھر انہوں نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو جکڑ بندی سے آزاد کر لیا اور پھر کہا: زہری! مدینہ سے دو منزل میں ان سے نکل لوں گا“ راوی کہتے ہیں:

چار راتیں گزریں اور مدینہ میں لوگ ان کو لینے کے لئے آئے تو ان کو نہیں پایا میں نے بھی ان کے بارے میں ان میں سے ایک سے پوچھا اس نے کہا:

ہم ان کا پیچھا کریں گے ہم ایک جگہ پڑاؤ کئے ہوئے تھے اور ہم سونے کے بجائے ان کے ارد گرد پہرہ دے رہے تھے صبح ہوئی تو ہم نے بیڑیوں اور طوق کے سوا کچھ نہ پایا“ زہری کہتے ہیں:

اس کے بعد میں عبدالملک بن مروان کے پاس آیا اس نے مجھ سے علی بن حسین کے بارے میں پوچھا تو میں نے اس کو سب کچھ بتا دیا اس نے مجھے بتا دیا:

”جس دن وہ اپنے پہرے داروں سے گم ہوئے تھے اسی دن وہ میرے پاس آئے اور کہا:

”یہاں میں اور تم ہی نہیں“ میں نے ان سے کہا:

”تھوڑی دیر ٹھہر جائیے“ انہوں نے کہا ”مجھے یہ پسند نہیں پھر وہ نکل پڑے اور خدا کی قسم! میں تو خوف سے لرز کے رہ گیا“ زہری کہتے ہیں:

میں نے کہا ”امیر المؤمنین! وہ علی بن حسین نہیں تھے جیسا کہ آپ گمان کر رہے ہیں وہ تو اپنے آپ میں مشغول رہتے ہیں“ انہوں نے کہا:

”کیا ہی اچھا شغل ہے اور کیا ہی بہتر بات ہے“

زہری جب بھی علی بن حسین کا تذکرہ کرتے تو کہا کرتے زین العابدین اور روتے۔

۳۵۴۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسین بن محمد بن مصعب بجلی، محمد بن تنیم، حسن بن محبوب، ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں میں نے علی بن حسین سے سنا:

جو شخص اس پر قناعت کرے اللہ نے اس کے لئے مقرر کر دیا ہے تو ایسا شخص سب سے زیادہ غنی اور مالدار ہے۔

۳۵۴۵- حضرت زین العابدین کا مخفی صدقہ کرنا..... حبیب بن حسن، عبداللہ بن صالح، محمد بن میمون، سفیان، ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں، علی بن حسین روٹیوں کا تھیلہ اپنی کمر پر اٹھاتے اور صدقہ کرتے فرماتے: مخفی طور پر صدقہ اللہ رب العزت کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔

۳۵۴۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، جریر، شیبہ بن نعمان کہتے ہیں: لوگ علی بن حسین کو بخیل کہتے ہیں جب ان کا انتقال ہوا تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ اہل مدینہ میں سے سو گھروں کی کفالت کیا کرتے تھے۔

حضرت جریر کہتے ہیں:

”ان کی وفات کے بعد لوگوں نے ان کی کمر پر وہ نشانات دیکھے جو ان تھیلوں کی وجہ سے پڑ گئے تھے جنہیں راتوں کو وہ مساکین کے پاس لے جاتے تھے“

۳۵۴۷- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، عثمان بن شیبہ، جریر اور عمرو بن ثابت کہتے ہیں:

جب علی بن حسین کا انتقال ہوا اور لوگ ان کو غسل دینے لگے تو ان کی کمر پر نشانات دیکھے تو پوچھا یہ کیا ہے؟ تو بتلایا گیا: آلے کے تھیلے، کمر پر لاد لیتے اور فقراء مدینہ میں تقسیم کرتے تھے۔

۳۵۴۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو موسیٰ انصاری، یونس بن بکیر، محمد بن اسحاق سے منقول ہے کہ:

مدینہ میں کچھ لوگ رہ رہے تھے اور ان کو معلوم تک نہ تھا کہ ان کا گزر بسر کیسے ہو رہا ہے جب علی بن حسین کا انتقال ہوا تو انہوں نے مفقود پایا اس کو جو ان کے پاس راستہ کو لایا جاتا رہا۔

۳۵۴۹- ابو حامد بن جبلة، ابو احباس ثقفی، محمد بن زکریا سے منقول ہے کہ میں نے حضرت ابن عائشہ رحمہ اللہ سے سنا:

”ہم نے مخفی صدقہ برابر موجود پایا یہاں تک کہ حضرت علی بن حسین کا انتقال ہو گیا“

۳۵۵۰- ابوبکر محلی، ابو حصین وادعی محمد بن سین، احمد بن عبداللہ بن یونس، عاصم بن محمد بن زید، واقد بن محمد اور سعید بن مرجانہ سے منقول

ہے:

”علی بن حسین کا ایک غلام تھا عبداللہ بن جعفر اس کے بدلے دس ہزار درہم یا ہزار دینار دینے کو تیار تھے لیکن انہوں نے اسے ویسے ہی آزاد کر دیا“

۳۵۵۱- ابو احمد غطری یعنی محمد بن احمد، ابو خلیفہ، عبداللہ بن عبد الوہاب ججی، حماد، تکی بن سعید کہتے ہیں میں نے علی بن حسین سے سنا لوگوں کا ان کے پاس ہجرت لگا ہوا تھا اور ان کو بھی یہ بات کہی گئی تو انہوں نے کہا:

ہم سے اسلام اور اللہ کے لئے محبت رکھو، اس لئے کہ آپ لوگوں کی ہم سے محبت برقرار رہے گی تو ہمارے لئے باعث عار بن جائیگی“

۳۵۵۲- حضرت زین العابدین کا گستاخ صحابہ کو نکال دینا..... احمد بن محمد بن عبد الوہاب، محمد بن اسحق سراج، ابو مصعب، ابراہیم بن قدامہ، ابن محمد بن حاطب حضرت علی بن حسین سے نقل کرتے ہیں:

میرے پاس عراق سے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے حضرت ابو بکر، عمر، عثمان کے بارے میں نازیبا باتیں کیں جب وہ کہہ چکے تو حضرت علی بن حسین نے ان سے پوچھا:

کیا تم مجھے بتلاؤ گے کہ اس آیت کے مصداق تم تھے ”الذین اخرجوا من دیارہم واموالہم یتغون فضلا من اللہ ورضوانا وینصرون اللہ ورسولہ اولئک ہم الصادقون“ تو انہوں نے کہا: نہیں۔

پھر ان سے پوچھا: کیا اس آیت کے مصداق تم ہو ”الذین تبوءوا الدار والاہل من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم یجدون فی صدورہم حاجة مما اوتوا ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصة ومن یوق شح نفسه فاولئک ہم المفلحون“ انہوں نے کہا: نہیں۔

پھر کہا:

تم لوگوں نے انکار ہی کر دیا ہے کہ تم ان دونوں فریقوں میں سے کسی ایک سے ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ان میں سے نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں:

”والذین جاؤ امن بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رؤف الرحیم“ (حشر: ۱۰) (آخر میں فرمایا) جاؤ نکل جاؤ! اللہ تم کو سمجھائے۔

۳۵۵۳- ابو حامد بن جبلة، ابو عباس ثقفی، سعدان بن یزید، شجاع بن ولید خلف بن حوشب حضرت علی بن حسین سے ان کا قول نقل کرتے ہیں:

”اے عراق والو! اے اہل کوفہ! ہم سے اسلام کے لئے محبت رکھو اور ہمیں ہمارے مرتبے سے زیادہ بلند نہ کرو۔“

۳۵۵۴- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ علی بن حسین نے کہا: مجھے پسند نہیں کہ میرے حصہ کی نرمی اور مہربانی کے بدلے میرے لئے سرخ اونٹ ہوں۔

۳۵۵۵- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن اشکاب، محمد بن بشر اور ابن منہال طاہر کہتے ہیں:

”حضرت علی بن حسین جب سائل کو صدقہ دیتے تو پہلے اسے بوسہ دیتے پھر دیتے“

۳۵۵۶- عمر بن احمد بن عثمان، حسین بن محمد بن سعید، ربیع بن سلیم ان، بشر بن بکر، نصیب بن نافع، عبداللہ بن جعفر، عبدالرحمن بن حبیب

بن ازدک کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ:

حضرت نافع بن جبیر نے حضرت علی بن حسین سے کہا:

اللہ آپ کی مغفرت کرے آپ لوگوں کے سردار اور ان سے افضل ہیں اور آپ اس غلام کے پاس جا کر بیٹھتے ہیں مراد زید بن اسلم تھے تو انہوں نے جواب دیا طالب علم کو چاہیے کہ وہ علم کی جستجو میں لگا رہے جہاں بھی ہو۔

۳۵۵۷- ابو حامد بن جبہ، محمد بن اسحق، ابو یحییٰ صاعقہ، سعید بن سلیمان، ہشیم، محمد بن عبدالرحمن مدینی کی اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ:

حضرت علی بن حسین لوگوں کے حلقوں کو چھوڑ کر حضرت زید بن اسلم کے پاس آتے اور ان کے پاس بیٹھتے اور فرماتے:

آدمی اس شخص کے پاس بیٹھتا ہے جو اسے نفع دے۔

۳۵۵۸- عمر بن احمد بن عثمان، عمر بن حسن، عبداللہ بن محمد بن عبید کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت حسین نے اپنے شدت گریہ کی وجہ بتاتے ہوئے فرمایا:

”مجھے ملامت نہ کرو اس لئے کہ یعقوب نے اپنے ایک بیٹے کو گم پایا تو اتنا روئے کہ آنکھیں سفید ہو گئیں اور ان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ زندہ ہے یا مر گیا اور میں نے تو اپنی ان آنکھوں سے اپنے گھر کے چودہ افراد کو ایک ہی غزوہ میں شہید ہوتے دیکھا ہے تم کیا سمجھتے ہو کہ ان کا غم میرے دل سے زائل ہو جائے گا۔“

۳۵۵۹- سلیمان بن احمد، حسین بن متوکل، ابو حسن مدائنی، ابراہیم بن سعید سے منقول ہے علی بن حسین کے ارد گرد لوگ بیٹھتے تھے اس دوران انہوں نے گھر میں شور کی آواز سنی تو اٹھ کر گھر گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد آگے لوگوں نے پوچھا:

کیا کوئی وفات ہوئی ہے جس کی وجہ سے شور تھا انہوں نے جواب دیا:

ہاں! لوگوں کو تعجب بھی ہوا ان کے صبر کی وجہ سے اور تعزیت بھی کی۔ حضرت علی بن حسین نے فرمایا:

ہم اہل بیت اللہ کی اطاعت کرتے ہیں جب کوئی خوشگوار بات پیش آئے اور کسی ناپسندیدہ چیز کے پیش آنے پر اس کی حمد بیان کرتے ہیں۔

۳۵۶۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل عسکری عطار، صہیب بن محمد، شداد بن علی، اسرائیل، ابو حمزہ ثمالی حضرت علی بن حسین سے نقل کرتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنے والا پکار کر کہے گا۔

صابر لوگ کہاں ہیں؟ لوگوں میں سے بہت کم کھڑے ہوں گے ان سے پوچھا جائے گا

کس چیز پر تم نے صبر کیا؟ وہ کہیں گے:

ہم نے صبر کیا اللہ کی اطاعت پر اور اللہ کی نافرمانی سے ہم نے صبر کر لیا۔ ان سے کہا جائے گا:

سچ کہا تم لوگوں نے جنت میں داخل ہو جاؤ!

۳۵۶۱- ہشام بن عبد الملک کا علی بن حسین کی تعریف کرنا..... احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحق ثقفی، محمد بن زکریا، ابن عاتقہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

ہشام بن عبد الملک خلافت سپرد ہونے سے پہلے حج کرنے گیا اس نے بہت کوشش کی کہ حجر اسود کو چوم لے لیکن نہ چوم سکا، اور علی بن حسن آئے تو لوگوں نے ان کے لئے راستہ چھوڑ دیا اور ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے تو انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا۔

راوی کہتے ہیں کہ ہشام کے لئے ایک منبر بنایا گیا جب وہ اس پر بیٹھا تو اہل شام نے ان سے پوچھا: اے امیر المؤمنین! یہ کون ہے؟ انہوں نے تجاہل

عارفانہ سے کہا: مجھے نہیں معلوم۔ فرزدق نے کہا: لیکن میں جانتا ہوں یہ علی بن حسین ہیں اور پھر اس نے یہ اشعار کہے جس کا ترجمہ یہ ہے: یہ اللہ کے بندوں میں سب سے افضل کے بیٹے ہیں۔ یہ پاکباز، متقی، طاہر و ذی علم، اس کو بطحاء کے سنگریزے تک جانتے ہیں بیت اللہ، حل و حرم اسے جانتے ہیں، قریب ہے کہ ان کے ہتھیلی کی خوشبو ان کو حطیم کے پاس ہی روک لے جب یہ اسے چومنے آئیں۔ جب قریش نے انہیں دیکھا تو ایک نے کہا اچھائی اور کرم کا منتہا ہیں۔ اگر تم متقی لوگوں کی طرف نظر کرو تو یہ ان کے بھی سردار ہیں یا اگر پوچھا جائے کہ زمین میں سب سے اچھے کون ہیں تو یہی کہا جائے کہ یہی وہ ہیں۔

یہ فاطمہ کے بیٹے ہیں اگر یہ تم نہیں جانتے ہو! ان کے جد امجد پر انبیاء اللہ کا اختتام ہوا ہے اور آپ کا یہ کہنا کہ یہ کون ہے؟ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچاتا، اس لئے کہ جس کو آپ نہ پہچان سکے اسے عرب و عجم جانتے ہیں۔ حیاء سے آنکھیں جھکا لیتے ہیں اور ان کی ہیبت سے آنکھیں جھکا جاتی ہیں اور تبسم فرماتے ہوئے بات کرتے ہیں۔

۳۵۶۲- اہل فضل سے مراد..... سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ حضرمی، حفص بن عبد اللہ حلوانی، زافر بن سلیمان، عبد الحمید بن ابی جعفر فراء، ثابت بن ابی حمزہ ثمالی، حضرت علی بن حسین سے نقل کرتے ہیں:

قیامت کے دن پکارا جائے گا کہ فضل والے کھڑے ہو جائیں تو کچھ لوگ کھڑے ہوں گے ان سے کہا جائیگا جنت کو چلے جاؤ، راستے میں فرشتے ان سے ملیں گے اور کہیں گے: کہاں کو؟ وہ کہیں گے جنت کی طرف، فرشتے کہیں گے حساب سے پہلے؟ کہیں گے: ہاں وہ پوچھیں گے کون ہو تم لوگ؟ وہ کہیں گے فضل والے، فرشتے پوچھیں گے فضل سے کیا مراد؟ وہ بتلائیں گے ہم تختی کا جواب بردباری سے دیتے اور ظلم کا صبر سے اور اگر ہمارے ساتھ کوئی زیادتی کرتا تو اسے معاف کر دیتے۔ فرشتے کہیں گے: جنت میں داخل ہو جاؤ عمل کرنے والوں کا کیا ہی بہترین اجر ہے۔

پھر پکارا جائے گا صبر والے کہاں ہیں؟ کچھ لوگ کھڑے ہو جائیں گے، ان سے کہا جائے گا: جنت کو چل پڑو! فرشتے ان سے ملیں گے اور اسی طرح سوال و جواب ہوگا آخر کار کہیں گے۔ ہم صبر والے ہیں ان سے فرشتے پوچھیں گے تم نے کس چیز پر صبر کیا؟ تو وہ جواب دیں گے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر صبر کیا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر صبر کیا تو فرشتے کہیں گے کہ جنت میں داخل ہو جاؤ کیا ہی اچھا بدلہ ہے عمل کرنے والوں کے لئے۔ پھر پکارا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پڑوسی کھڑے ہو جائیں تو کچھ لوگ کھڑے ہو جائیں گے ان سے کہا جائے گا کہ جنت کی طرف چل پڑو فرشتے ان سے ملیں گے اور ان سے اسی طرح کے سوال و جواب کریں گے اور پھر پوچھیں گے کہ تم اللہ کے پڑوسی کس طرح ہوئے؟ وہ کہیں گے ہم اللہ کے لئے ایک دوسرے سے ملتے تھے اور اللہ کے لئے مجلس جماتے اور اسی کی رضا کے لئے گفتگو کرتے اور خرچ کرتے تھے۔

فرشتے ان سے بھی کہیں گے جنت میں داخل ہو جاؤ عمل کرنے والے کے لئے کیا ہی بہتر اجر ہے۔

۳۵۶۳- محمد بن احمد ظریفی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، سعید بن عبد اللہ بن عبد الحکم، عبد الرحمن بن واقد، یحییٰ بن ثعلبہ انصاری، ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں: میں علی بن حسین کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ چڑیاں ان کے ارد گرد آ کر اڑنے لگیں اور وہ آوازیں نکال رہی تھیں۔ انہوں نے کہا: ابو حمزہ! جانتے ہو یہ چڑیاں کیا کہہ رہی ہیں؟ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا:

یہ اللہ کی تقدیس بیان کر رہی ہیں اور اس سے دن کی روزی مانگ رہی ہیں۔

۳۵۶۴- محمد بن احمد، محمد بن اسحاق، حجاج بن یوسف، یونس بن محمد، ابو شہاب، ابو جعفر کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ:

علی بن حسین نے اپنے مال کا مقاسمہ کیا اللہ سے دو مرتبہ اور فرمایا:

اللہ تعالیٰ گناہگار لیکن تائب مومن کو پسند کرتا ہے۔

۳۵۶۵- احمد بن موسیٰ بن اسحاق، ابو یوسف قلوبی، عبدالعزیز بن خطاب، موسیٰ بن ابی حبیب، علی بن حسین نے نقل کرتے ہیں: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑنے والا ایسا ہے جیسا کتاب اللہ کو پس پشت ڈالنے والا ایسا ہے کہ کوئی بچاؤ کا راستہ اختیار کرے پوچھا گیا:

کیا مطلب؟ انہوں نے کہا: یعنی کسی جابر اور ظالم بادشاہ سے اس کا اندیشہ ہو وہ اس کوئی زیادتی یا ظلم کرے گا۔ اور علی بن حسین فرماتے تھے۔

جو شخص علم کو چھپائے یا اس پر حد سے زیادہ اجرت لے تو علم اسے کچھ نفع نہیں دیتا۔ ۳۵۶۶- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، حاتم بن اسماعیل حضرت ابو جعفر سے نقل کرتے ہیں:

میرے والد بزرگوار کی انگوٹھی پر کندہ تھا: تمام طاقت و قوت اللہ کے لئے ہے۔

۳۵۶۷- محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن یونس، مندال بن علی، عمر بن عبدالعزیز، ابو جعفر حضرت علی بن حسین کا قول نقل کرتے ہیں: کوئی یہ نہ کہے کہ اے اللہ! مجھ پر صدقہ کیجئے جنت کا اس لئے کہ صدقہ گناہ گاروں کی طرف سے ہوتا ہے بلکہ کہے اے اللہ! مجھے جنت عطا فرمائیے مجھ کو جنت دے کر احسان فرمائیے۔

۳۵۶۸- محمد بن عبداللہ کا تب، حسن بن علی بن نصر طوسی، محمد بن عبدالکریم، یثیم بن عدی، صالح بن حسان سے منقول ہے: ایک شخص نے حضرت سعید بن المسیب سے کہا:

میں نے فلاں سے زیادہ کوئی پرہیز گار اور متقی نہیں دیکھا انہوں نے پوچھا: کیا تم نے علی بن حسین کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں انہوں نے کہا: میں نے علی بن حسین سے زیادہ ورع و تقویٰ میں کوئی نہیں دیکھا۔

۳۵۶۹- ابوبکر بن مالک عبداللہ بن احمد بن ضبل، عمرو بن محمد ناقد، سفیان بن عیینہ سے حضرت زہری کا قول مروی ہے۔ میں نے کسی ہاشمی کو علی بن حسین سے زیادہ افضل نہیں دیکھا ہے۔

۳۵۷۰- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، ابو معمر کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ ابن ابی حازم نے فرمایا: میں نے ابو حازم کو کہتے سنا: میں نے کوئی ہاشمی کو علی بن حسین سے افضل نہیں دیکھا۔

۳۵۷۱- حسین بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، علی بن عبداللہ، عبداللہ بن ہارون بن ابو عیسیٰ، حاتم بن ابو صغیرہ، عمر بن دینار کے سلسلہ سند سے منقول ہے:

حضرت علی بن حسین حضرت اسامہ بن زید کے مرض موت میں ان کے پاس تشریف لے گئے تو وہ رونے لگے حضرت علی بن حسین نے پوچھا:

کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھ پر پندرہ ہزار دینار قرض ہے انہوں نے فرمایا: آپ بے فکر رہیں وہ مجھ پر ہے۔

۳۵۷۲- روزہ کی چالیس اقسام..... ابوبکر بن محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد عثمانی، عبدالصمد بن محمد، جعفر بن محمد بن جعفر، بخلد بن مالک، سفیان بن عیینہ، زہری کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے حضرت زہری کہتے ہیں:

ہم حضرت علی بن حسین کے ہاں حاضر ہوئے انہوں نے پوچھ لیا، زہری تم لوگ کیا کر رہے تھے میں نے کہا: ہم روزہ کے بارے میں بحث کر رہے تھے اور میری اور میرے ساتھیوں کی رائے یہ ہے کہ رمضان کے علاوہ کوئی روزہ واجب نہیں ہے۔ انہوں نے کہا: زہری! بات یوں نہیں ہے، روزہ کی چالیس قسمیں ہیں دس ان میں واجب ہیں جیسے رمضان کے روزے اور دس قسم کے روزے حرام اور ممنوع ہیں

اور چودہ صورتوں میں اختیار ہے رکھے یا نہ رکھے۔ نذرکار روزہ واجب ہے، اعتکاف کا روزہ واجب ہے۔

میں نے کہا: ابن رسول اللہ! اس کی وضاحت فرمادیں۔ انہوں نے فرمایا: واجب تو رمضان کے روزے ہیں اور دو مہینے کے متواتر روزے جبکہ قتل خطا کیا ہو اور غلام آزاد نہ کر سکے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

”وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً“ (النساء: ۹۲) اور کفارہ یمین کے تین روزے جو شخص ^۱کھانا نہ کھلا سکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”ذَلِكَ كِفَارُهُ إِيمَانُكُمْ إِذَا خَلَفْتُمْ“ (المائدہ: ۸۹) سر کا خلق کرنے پر روزہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ

مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ“ (البقرہ: ۱۹۶) یہ روزہ رکھنے والے کو اختیار ہے کہ چاہے تین روزے رکھے اور دم تمتع کا روزہ، اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں ”فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ“ (البقرہ: ۱۹۶) اور شکار کے بدلے کا روزہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا

فَجُرَاءُ مِثْلٍ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ“ (المائدہ: ۹۵) اور پہلے شکار کی قیمت لگائی جائیگی پھر اس قیمت کا موازنہ کیا جائے گا گندم کے ساتھ۔

اور جس روزے کے بارے میں اختیار ہے وہ پیر، جمعرات، شوال کے چھ روزے، یوم عرفہ کا روزہ اور یوم عاشوراء کا روزہ ان سب کے

بارے میں اختیار ہے کہ رکھے یا نہ رکھے۔

اور رہا اجازت کا روزہ تو بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے اور نہ غلام اور نہ باندی۔

اور جن دنوں میں روزہ حرام و ممنوع ہے تو وہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا روزہ، ایام تشریق اور شکر کے دن کا روزہ صوم مسلسل اور

خاموشی کا روزہ حرام ہے اور معصیت کی نذرکار روزہ اور صوم الدھر حرام ہے۔

مہمان اپنے میزبان کی اجازت سے روزہ رکھے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی کے پاس مہمان ہو کر جائے تو وہ نفلی

روزہ ان کی اجازت ہی سے رکھے“ اور بچہ جو بالغ ہونے والا ہو اسے روزے کا حکم دیا جائے تاکہ عادی ہو جائے لیکن فرض نہیں ہے اور

ایسا شخص بھی روزہ رکھ لے جس نے شروع دن میں کسی عذر کی وجہ سے نہیں رکھا تھا بعد میں اس کو قوت آگئی اب وہ رکار ہے ہر چیز

سے اور یہ بھی اللہ کی طرف سے ایک ادب ہے اور لازم نہیں اور اسی طرح مسافر نے شروع دن میں کچھ کھاپی لیا بعد میں سفر سے لوٹ آیا

تو اسے بھی ہر چیز سے رکے رہنے کا حکم دیا جائے گا۔

اور صوم الاباحہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے بھولنے سے کھاپی لیا ہو تو گویا یہ اس کے لئے مباح ہو گئے تھے لیکن روزہ اس کا

برقرار رہا مریض اور مسافر کے روزے کے بارے میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا

رکھنا بہتر ہے اور بعضوں نے کہا: نہ رکھنا بہتر ہے اور بعضوں کا قول ہے

چاہے تو روزہ رکھ لے چاہے افطار کر لے اور ہم تو یہ کہتے ہیں کہ دونوں افطار کریں لہذا اگر سفر میں یا مرض میں روزہ رکھا بھی تو

قضاء ہوگی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ“ (البقرہ: ۱۸۳)

حضرت علی بن حسین نے اسے مسند روایت کیا انہوں نے حضرت ابن عباس جابر، مروان، صفیہ، ام سلمہ اور دوسرے

صحابہ سے سنا۔

۳۵۷۳۔ شیاطین کو ستاروں سے مارا جاتا..... سلیمان بن احمد، ابو عبد الوہاب بن نجدة، ابو مغیرہ، اوزاعی، زہری، علی بن حسین،

عبد اللہ بن عباس کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ

صحابہ حضور ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے رات کا وقت تھا کہ ایک ستارہ مارا گیا جس کی وجہ سے وہ خوب روشن ہو گیا تو حضور

نے پوچھا: جاہلیت میں تم کیا کرتے تھے جب اس طرح تارہ مارا جاتا تھا؟ صحابہ نے جواب دیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں ہم تو یہ کیا کرتے تھے:

آج کی رات پیدا ہونے والا کوئی عظیم بچہ ہے اور مرنے والی بھی کوئی بزرگ تر ہستی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کسی کی زندگی اور موت سے اس کا کوئی تعلق نہیں بس بات یہ ہے کہ جب رب کوئی فیصلہ فرماتا ہے تو عرش کے اٹھانے والے فرشتے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں پھر اس سے متصل آسمان والے فرشتے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں پھر اس سے متصل آسمان والے فرشتے کہتے ہیں پروردگار نے کیا فرمایا؟ تو آسمان دنیا کے فرشتے اسکی تسبیح بیان کرتے ہیں پھر عرش کے فرشتوں سے متصل آسمان والے فرشتے کہتے ہیں پروردگار نے کیا فرمایا؟ تو وہ ان کو بتلاتے ہیں تو آسمانوں والے ایک دوسرے سے خبر پوچھتے ہیں یہاں تک کہ یہ خبر آسمان دنیا کو پہنچتی ہے تو شیطان اکل وچک لیتا ہے اور اسے اپنے اولیاء کے کانوں میں ڈال دیتا ہے تو جو کچھ وہ لیکر آتے ہیں وہ تو صحیح ہوتا ہے لیکن وہ اس میں جھوٹ ملا دیتے ہیں اور زیادتی کرتے ہیں تو شیاطین کو ان ستاروں سے مارا جاتا ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے امام مسلم نے اوزاعی، یونس، معقل صالح بن کیسان سے نقل کیا۔
۳۵۷۴۔ محمد بن احمد بن ابراہیم، عبید اللہ بن محمد عمری، اسماعیل بن ابی اویس اپنے بھائی سے سلیمان بن ابی بلال، محمد بن ابی عتیق، محمد بن احمد غطریفی، ابو عمرو بن حمدان، ابن شہاب، علی بن حسین اور حسن بن علی کے اسنادی حوالے سے ثابت ہے، ایک دفعہ حضور ﷺ حضرت علی اور حضرت فاطمہ کے پاس رات کے وقت تشریف لے گئے۔ ان سے کہا:

کیا نماز نہیں پڑھی؟ حضرت علی نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے نفوس تو اللہ عزوجل کے قبضے میں ہیں اگر وہ چاہے کہ ہمیں توفیق دے تو فقیہ دیدے گا۔ جب میں نے یہ کہا تو حضور ﷺ واپس لوٹ گئے اور کچھ جواب نہیں دیا۔ جاتے ہوئے اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے میں نے سنا وہ فرما رہے تھے: ”وکان الانسان اکثر شیء جدلاً“ لیکن انسان سب چیزوں سے بڑھ کر جھگڑاؤ ہے (الکھف: ۵۴)۔
یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے حضرت زہری سے صالح بن کیسان یزید بن ابی شیبہ شعیب بن ابی حمزہ اسحاق بن راشد اور دوسرے حضرات نے نقل کیا۔

۳۵۷۵۔ ابو بحر محمد بن حسین، محمد بن یونس کدی، ابو عاصم نبل، ابن جریر، ابن شہاب، علی بن حسین، حضرت حسین اور حضرت علی بن ابی طالب سے منقول ہے کہ

بدر کے دن مجھ کو ایک نوجوان اونٹنی ملی اور حضور ﷺ نے ایک نوجوان اونٹنی مجھ کو دی میں نے ان دونوں کو ایک انصاری صحابی کے دروازے کے پاس بٹھا دیا ارادہ یہ تھا کہ ان پر اذخر گھاس لادلاؤں تاکہ فاطمہ کے ولیمہ میں استعمال ہو۔ میرے ساتھ بنو قبیقاع کا ایک آدمی تھا۔

گھر میں حمزہ (رضی اللہ عنہ) تھے اور ایک گائے والی گائنا گارہی تھی وہ کہہ رہی تھی: حمزہ! قریب ہی نوجوان اونٹنی ہے تو حمزہ تلوار لے کر باہر نکلے اور انکے کو بان کاٹ ڈالے اور ان کے پاؤں بھی اور ان کے جگر نکال لئے۔
میں نے ایک دل فگار منظر دیکھا میں تو حضور ﷺ کے پاس آیا اور میں نے ان کو اس کی خبر دی تو آپ اور حضرت زید بن حارثہ

حضرت حمزہ کے پاس گئے اور آپ حضرت حمزہ سے بہت ناراض ہوئے حضرت حمزہ نے سراٹھایا اور غنودگی کی کیفیت میں کہا: کیا تم ہمارے آباؤ اجداد کے غلام نہیں؟

حضور ﷺ یہ دیکھ کر اٹے پاؤں لوٹ آئے۔

حدیث صحیح متفق علیہ ہے ابن جریج عن الزہری کے طریق سے، زہری سے یونس بن یزید نے روایت کیا۔

۳۵۷۶- قاضی ابو محمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن علی بن زیاد، اسماعیل بن ابی اویس، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، ابن شہاب، علی بن حسین، عمرو بن عثمان اور حضرت اسامہ بن زید کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: مسلمان کا وارث کافر نہیں ہو سکتا۔

ابن جریج، معمر، یونس، سفیان، ہشیم، ابن ابی حصہ، مالک بن انس اور ایک جماعت نے حضرت زہری سے نقل کیا اس حدیث کو مالک نے فرمایا: عمرو بن عثمان روایت کرتے ہیں اسامہ سے اور قیس بن ربیع نے اسے سفیان بن عیینہ سے بیان کیا ہے۔

۳۵۷۷- سلیمان بن احمد، احمد بن قاسم بن مساور، علی بن جعد، قیس بن ربیع، سفیان بن عیینہ، زہری، علی بن حسین عمرو بن عثمان اور اسامہ بن زید سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے:

کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں بن سکتا۔

اسی طرح حدیث سلیمان بن قیس نے سفیان سے بیان کی

۳۵۷۸- بعینہ یہی حدیث محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ حمیدی، سفیان بن عیینہ کے طریق سے بھی مروی ہے۔

۳۵۷۹- سلیمان بن احمد، عباس اسقاطی، عبد اللہ بن محمد عمری، اسماعیل بن ابی اویس نے بھائی سے، سلیمان بن بلال، محمد بن عبد اللہ بن ابی عتیق، سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم عبد الرزاق، معمر، شہاب زہری، علی بن حسین سے نقل کرتے ہیں کہ مجھے حضرت صفیہؓ نے بتلایا۔

حضور ﷺ اعتکاف میں تھے اور وہ حضور ﷺ سے ملنے رات کو تشریف لے گئیں فرماتی ہیں:

(واپسی میں) میں کھڑی ہوئی تو حضور بھی کھڑے ہو گئے۔ اس وقت حضرت صفیہؓ اسامہ بن زید کے گھر میں رہا کرتی تھیں۔

اس دوران دو انصاری صحابہ کا گزر رہا تھا انہوں نے حضور کو دیکھا تو جلدی چلنے لگ گئے حضور نے فرمایا:

اطمینان سے جاؤ! یہ صفیہ بنت جحش میرے ساتھ ہیں۔ ان دونوں نے کہا سبحان اللہ! یا رسول اللہ! حضور نے فرمایا:

یہ میں نے اس لئے کہا کہ شیطان انسان کی شریانوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے تو مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی برا خیال ڈال دے، یا فرمایا: کوئی شر ڈال دے۔

الفاظ معمر کی سند کے ہیں اور اسے صالح بن کیسان، ابن مسافر، عبد الرحمن بن اسحق شعیب اور دوسروں نے نقل کیا یہ حدیث زہری کی صحیح احادیث میں سے ہے۔

۳۵۸۰- ابو بکر بن خلاد، حارث بن محمد، محمد بن جعفر و رکابی، ابراہیم بن سعید، زہری، علی بن حسین اور ایک اور ذی علم شخص کے سلسلہ سند سے منقول ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

”قیامت کے دن زمین اللہ تعالیٰ کی عظمت کی وجہ سے چمڑے کی طرح پھیلا دی جائے گی تو اولاد آدمؑ میں سے ہر ایک کو دو پاؤں رکھنے کی جگہ ملے گی پھر سب سے پہلے انسان کو بلایا جائے گا وہ سجدے میں گر پڑے گا اس کے بعد مجھے اجازت دی جائے گی تو

۱۔ صحیح البخاری ۱۹۳/۸، وصحیح مسلم، کتاب الفرائض ۱، وفتح الباری ۵۰/۱۲، ۵۳۔

۲۔ صحیح البخاری ۶۳/۳، ۶۳/۳، ۱۱۰۰/۳، ۱۵۰/۸، ۶۰/۸، وصحیح مسلم، کتاب السلام ۲۳، وفتح الباری ۵۹۸/۱۰۔

میں کہوں گا:

پروردگار! یہ بات مجھے خبر نیل نے بتلائی ہے حضرت خبر نیل اس وقت عرش کی ذہنی طرف ہوں گے اور بخدا اس سے پہلے حضور نے ان کو نہیں دیکھا ہوگا کہ آپ ہی نے ان کو میرے پاس بھیجا ہے اور خبر نیل خاموش کھڑے ہوں گے کوئی لفظ زبان سے نہ نکالیں گے۔ پھر مجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی جائیگی میں کہوں گا:

اے رب! آپ کے بندوں نے اطراف زمین میں تیری بندگی کی ہے اور یہی ہے مقام محمود۔

(۲۳۰) محمد بن منکدر

محمد ثنین کی فہرست میں ایک بڑا نام محمد بن منکدر رکا ہے ان کا پورا نام ابو عبد اللہ محمد بن منکدر ہے اور محمد بن منکدر کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔

۳۵۸۱۔ عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم بن کثیر بن فضل انیسی بعض لوگوں سے محمد بن منکدر کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

ایک دن وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ رونے لگ گئے اور بہت زیادہ روئے یہاں تک کہ ان کے گھر والے گھبرا گئے اور ان سے پوچھنے لگے: کیا وجہ ہے کیوں روتے ہیں؟ لیکن جواب نہ دیا اور مزید رونے لگے گھر والوں نے ابو حازم کی طرف ایک شخص کو بھیجا اور ان کو اس معاملے کی خبر دی۔ ابو حازم آئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ رو رہے تھے انہوں نے پوچھا: کس بات نے رُلا دیا۔ گھر والوں کو بھی آپ نے پریشان کر دیا، کوئی تکلیف ہے یا کوئی اور وجہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا:

اللہ عز وجل کے کلام میں ایک آیت نے رُلا دیا انہوں نے پوچھا:

وہ کونسی آیت ہے۔ فرمایا: ”وَبَدِّلْهُمْ مَالًا يَكُونُوا بِحَسْبُون“ اور ان کے اعمال کی برائیاں ان پر ظاہر ہو جائیں گی اور جس (عذاب) کی وہ ہنسی اڑاتے تھے (الزمر: ۴۷) یہ سن کر ابو حازم بھی رونے لگے: اور بہت زیادہ روئے گھر والوں میں سے کب نے کہا ہم نے تو آپ کو بلوایا تھا کہ غم دور ہو آپ نے تو اور بھی بڑھا دیا۔ تو ابو حازم نے ان کو بتلایا کہ کس بات نے ان دونوں کو رُلا دیا تھا۔

۳۵۸۲۔ ابو الفرج احمد بن جعفر نسائی، جعفر بن محمد بن فریابی، محمد بن عبد اللہ بن عمار، عتیق بن سالم، عکرمہ منقول ہے:

”حضرت محمد بن منکدر موت کے وقت گھبرا رہے تھے ان سے کہا گیا:

آپ کیوں گھبرا رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا:

مجھے کتاب اللہ کی ایک آیت کا ڈر ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”وَبَدِّلْهُمْ مَالًا يَكُونُوا بِحَسْبُون“ اور مجھے اندیشہ ہے کہ میرے لئے بھی وہ کچھ سامنے آجائے جس کا مجھے گمان تک نہیں۔“

۳۵۸۳۔ ابو احمد محمد بن احمد بن احمد جرجانی، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، محمد بن عباد، سفیان اور منکدر کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے:

- ۱۔ فتح الباری ۴۰۰/۸، ۳۷۶/۱۱، والمستدرک ۵۷۰/۳، والمطالب العالیۃ ۴۶۵/۱، والدر المنثور ۱۹۷/۳، ۳۲۹/۶، واتحاف السادة المتقين ۴۵۳/۱۰، ۲۔ طبقات ابن سعد ۹/۱۷۳، والتاریخ الکبیر ۲۹۱/۱، والصغیر ۲۸۷/۱، والجرح ۸/۳۲۱، والجمع ۲۲۹/۲، وسیر النبلاء ۳۵۳/۵، وتذکرۃ الحفاظ ۱۳۷/۱، والعبر ۸۱/۱، والکاشف ۳/۵۲۵۲، وتاریخ الاسلام ۵/۱۵۵، وتهذیب التهذیب ۴۷۳/۹، والتقريب ۲۱۰/۲، والخلاصة ۲/۲۶۷۸، وتهذیب الکمال ۵۶۳۲، (۵۰۳/۲۶)۔

”محمد تجھ کے لئے اٹھتے، وضو کرتے پھر دعا کرتے تو اللہ کی حمد و ثناء بیان کر کے اسکی ثنا کرتے اور شکر ادا کرتے پھر ذکر کے وقت آواز بلند فرما لیتے۔ ان سے پوچھا گیا: آپ آواز کیوں بلند کر لیتے ہیں؟ انہوں نے کہا: میرا ایک پڑوسی ہے اسے جب تکلیف ہوتی ہے تو وہ تکلیف کی وجہ سے آوازیں بلند کرتا ہے اور میں نعمت کی وجہ سے آواز بلند کر لیتا ہوں۔

۳۵۸۴- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر خداع، احمد بن ابراہیم دورقی، علاء عطار، اور سفیان سے منقول ہے کہ محمد بن منکدر تجھ کے لئے اٹھتے، نماز پڑھتے اور کہتے:

”کتنے ہی لوگ ہیں جو راتوں کو جاگتے ہیں تکلیف اور مصیبت کی وجہ سے“ حضرت محمد بن منکدر کا پڑوسی تھا وہ رات کو تکلیف کی وجہ سے کراہتا اور آہ و فغاں کرتا اور محمد رات کو اللہ کی حمد و بلند آواز سے کیا کرتے۔ ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا:

”وہ مصیبت کی وجہ سے آواز بلند کر رہا ہے اور میں ایک نعمت کی وجہ سے“

۳۵۸۵- ابو علی بن محمد بن احمد بن حسن، ابو اسمعیل، محمد بن اسماعیل ترمذی، عبد العزیز اویسی حضرت انس بن مالک کا قول نقل کرتے ہیں:

محمد بن منکدر سید القراء ہیں اور ان سے جب کوئی حدیث پوچھتا تو وہ رو پڑتے“

۳۵۸۶- عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم بن کثیر، ابو یعقوب جینی سے منقول ہے کہ

لوگ ابن منکدر کے گرد جمع ہو گئے وہ عابد و زاہد آدمی تھے نماز میں مشغول تھے ان کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: تم لوگوں نے واعظوں کو تھکا ڈالا ہے کب تم کو جانوروں کی طرح ہانکا جاتا رہے گا؟

۳۵۸۷- ابو احمد محمد بن احمد غطریفی، دبیر بن محمد واسطی، ابو حاتم، محمد بن عبد الکرم رازی، حارث صواف حضرت محمد بن منکدر کا قول نقل کرتے ہیں:

میرے نفس نے چالیس سال تک مشقت برداشت کی اب وہ سیدھا ہوا ہے“

۳۵۸۸- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد دورقی، زکریا بن عدی، ابن المبارک و ہیب اور محمد بن منکدر کے بیٹے عمر سے منقول ہے:

میں والد صاحب کے لئے قرآن مجید تھا ما کرتا تھا اس دوران انکی ایک باندی کا گزر ہوا ان سے بات کی تو ہنسنے لگے پھر فوراً کہنے لگے:

”انا للہ“! یہاں تک کہ میں سمجھا کہ کوئی بات پیش آئی ہے میں نے پوچھا کیا ہوا؟ کہنے لگے:

میں تو قرآن میں مشغول تھا باندی گزری تو میں نے اس سے بات کر لی“

۳۵۸۹- محمد بن احمد بن محمد حسن بن محمد، ابو زرعة، زید بن بشر، ابن وہب ابن زید کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے

صفوان بن سلیم محمد بن منکدر کے مرض موت میں ان کے پاس آئے اور کہا: ابو عبد اللہ! میں دیکھ رہا ہوں کہ موت تم پر گراں گزر رہی ہے اس کے بعد ان کی حالت سنبھلتی گئی یہاں تک کہ ان کا چہرہ چراغ کی طرح دکنے لگا کہنے لگے:

میں جس حالت میں ہوں اگر آپ کو معلوم ہو جائے تو آپ مطمئن ہو جائیں“ اس کے بعد ان کی وفات ہو گئی۔

۳۵۹۰- ابو محمد بن حیان، جعفر بن محمد بن فارس، سلمہ، عبد اللہ بن یزید مقرئ، سعید بن ابی ایوب، ابو عقیل محمد بن منکدر سے نقل کرتے ہیں:

مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ جب صبح ہوتی ہے تو پہاڑ ایک دوسرے سے اسکا نام لے کر دریا یافت کرتا ہے کہ اے فلاں! کیا تجھ

پر آج کسی اللہ کے ذکر کرنے والے کا گزر ہوا ہے وہ کہتا ہے ہاں تو پہلا کہتا ہے اللہ تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کرے لیکن آج کے دن مجھ پر کسی اللہ کے ذکر کرنے والے کا گزر نہیں ہوا۔

۳۵۹۱- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حجاج، جریر بن حازم، وھیب بن کثیر، حضرت محمد بن منکدر کے صاحبزادے سے نقل کرتے ہیں:

”میں ایک دفعہ اپنے والد صاحب کے ساتھ مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص کا گزر ہوا جو لوگوں کو حدیث بیان کیا کرتا فتوے دیتا اور قصے بیان کیا کرتا میرے والد نے اسے یلایا اور کہا:

اے ابوفلاں! متکلم اللہ کے غضب و غصہ سے ڈرتا ہے اور سننے والا اللہ عز و جل کی رحمت کا امیدوار ہوتا ہے۔

۳۵۹۲- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد دورق، احمد بن ابراہیم موصلی، حماد بن زید، عمر بن جابر حضرت محمد بن منکدر سے نقل کرتے ہیں: متکلم اللہ کی ناراضگی سے ڈرتا ہے اور مستخرج اللہ عز و جل کی رحمت کا منتظر ہوتا ہے۔

۳۵۹۳- احمد بن اسحاق، عباس بن حمدان، حنفی، ابوسعید اشج، ابو خالد احمر، محمد بن سوقة اور حضرت محمد بن منکدر سے منقول ہے: اللہ تعالیٰ مومن بندے کی اور اس کی اولاد کی حفاظت کرتا ہے اسکے گھر کی اور اس کے ارد گرد کے گھروں کی حفاظت کرتا ہے اور وہ لوگ حفظ و امان میں رہتے ہیں جب تک مومن بندہ انکے درمیان رہے

۳۵۹۴- ابو محمد بن حیان، محمد بن عباس، محمود بن خدّاش، عبد العزیز بن ماضنون، اور حضرت محمد بن منکدر سے منقول ہے: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے کا انتقال ہوا تو حضرت حواء سے فرمایا: حواء! تمہارا بیٹا مر گیا ہے حضرت حواء نے کہا:

موت کیا ہوتی ہے: حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا:

”نہ کھائے گا“ نہ پیے گا نہ چلے گا نہ پھرے گا اور نہ اب بات کرے گا“ حضرت حواء نے چیخ ماری حضرت آدم نے فرمایا: تو اور حواء زادیاں ہیں کریں گی اور میں اور میرے بیٹے اس سے بری ہوں گے“

۳۵۹۵- ابو محمد، ابو بکر بن معدان، ابراہیم بن جوہری، سفیان سے منقول ہے کہ محمد بن منکدر نے ایک شخص کے لئے دعائے مغفرت کی ان سے کہا گیا:

آپ فلاں شخص کے لئے دعا کرتے ہیں؟ فرمانے لگے

میں اللہ سے اس باتیں شرم محسوس کرتا ہوں کہ وہ میرے بارے میں یہ جانے کہ میں اسکی رحمت کو اسکی مخلوق میں سے کسی سے قاصر سمجھتا ہوں“

۳۵۹۶- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد دورق، حجاج بن محمد اور ابو معشر کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ

محمد بن منکدر نے حضرت صفوان کے پاس چالیس دینار بھیجے پھر اپنے بیٹوں سے فرمایا:

تم اس شخص کے ثواب میں کیا گمان کرتے ہو جس نے صفوان کو پروردگار کی عبادت کے لئے فارغ البال کر دیا“

۳۵۹۷- احمد بن اسحاق، عباس بن حمدان ابوسعید الاشج، عیسیٰ بن یونس اور محمد بن سوقة سے منقول ہے کہ میں نے محمد بن منکدر کو یہ کہتے سنا:

اللہ عز و جل سے تقویٰ کے لئے بہترین مددگار غنی ہے“

۳۵۹۸- ابو بکر بن محمد، عبید اللہ بن غنام، حناد بن سری، ابو معاویہ، عثمان بن واقدی سے منقول ہے کہ

حضرت محمد بن منکدر سے پوچھا گیا:

کیا آپ کو دنیا محبوب ہے؟ فرمایا:

ہاں! اتنی کہ بھائیوں پر خرچ کروں۔

۳۵۹۹- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، سفیان بن وکیع سے منقول ہے کہ حضرت سفیان بن محمد بن منکدر سے پوچھا:

آپ کی کیا خواہش ہے؟ فرمایا:

مسلمان بھائیوں سے ملاقات اور ان کو خوش کرنا۔

۳۶۰۰- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حجاج، ابو معشر سے منقول ہے کہ

”حضرت محمد بن منکدر منیٰ میں تھے ٹولنیوں کو کھلا رہے تھے سردار تھے، انکے پاس قراء کا ہجوم رہتا۔

۳۶۰۱- ابو بکر، عبد اللہ حسین بن جنید، سفیان اور محمد بن منکدر سے منقول ہے

مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں بھوکے پیاسے کو کھانا کھلانا ہے۔

۳۶۰۲- عبد اللہ بن جعفر، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، ابن حیان، حماد بن زید، ایوب حضرت محمد بن منکدر کا قول نقل کرتے ہیں:

تمہیں جنت کا مالک بنا۔ کھانا کھلانا اور اچھی گفتگو کرنا۔

۳۶۰۳- ابو احمد غطریفی، عبد اللہ بن محمد بغوی، اسحاق بن ابراہیم مروزی، سفیان وغیرہ حضرات محمد بن منکدر سے نقل کرتے ہیں،

ان سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل آپ کو بہت زیادہ پسند ہے؟ انہوں نے فرمایا: مومن کو خوش کرنا۔ کسی نے پوچھا: اس کے علاوہ کوئی بات

جو آپ کو پسند ہو؟ فرمایا: بھائیوں کے ساتھ بھلائی کرنا۔

۳۶۰۴- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، اسماعیل بن ابراہیم قطان، اسحاق بن موسیٰ انصاری، سفیان بن عیینہ، محمد بن سوقہ نقل کرتے

ہیں:

حضرت محمد بن منکدر نے حج کا ارادہ کیا اور ان پر قرضہ بھی تھا کسی نے کہا: آج حج کو جا رہے ہو اور آپ پر قرضہ بھی ہے؟ فرمایا:

”حج قرض کو جلدی ادا کروادیتا ہے۔“

۳۶۰۵- ابراہیم بن محمد بن حسین، عبد الجبار بن علاء اور سفیان نقل کرتے ہیں کہ مجھے حضرت محمد بن منکدر نے بتایا:

میرے والد بچوں کے ساتھ حج کر رہے تھے ان سے کہا گیا: آپ بچوں کے ساتھ حج ادا کر رہے ہیں؟ فرمایا:

ہاں! میں ان کو اللہ کے حضور میں پیش کروں گا۔

۳۶۰۶- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، سعید بن عامر، عبد اللہ بن مبارک حضرت محمد بن منکدر کا قول نقل کرتے ہیں:

میں نے رات گزاری والدہ کے پاؤں دبا رہے اور عمر نے نماز پڑھتے ہوئے۔ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میری رات

ان کو ملے ان کی رات کے بدلے۔

۳۶۰۷- ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد دورقی، موسیٰ بن اسماعیل، جعفر بن سلیمان حضرت محمد بن منکدر کے بارے میں نقل کرتے ہیں

کہ

وہ اپنے رخسار کو زمین سے لگا دیتے اور والدہ سے کہتے: آپ اس پر اپنا پاؤں رکھیں۔

۳۶۰۸- ابو حامد بن جبلة، ابو العباس ثقفی، عباس بن ابی طالب، یحییٰ ابن معین، عبد العزیز بن یعقوب بن ماجشون اپنے والد کا قول

نقل کرتے ہیں کہ محمد بن منکدر کی زیارت مجھے نفع دیتی ہے میرے دین کے بارے میں۔

۳۶۰۹- ابو حامد بن جبلة، ابو العباس، عباس بن مفضل، سعید بن عامر نقل کرتے ہیں: ایک اعرابی مدینہ آیا اس نے بنو منکدر کے حالات لوگوں میں ان کا مقام اور فضیلت و عظمت دیکھی۔ جب مدینہ سے نکلا تو ایک شخص سے ملاقات ہو گئی اس نے پوچھا: اہل مدینہ کے کیا حالات ہیں اس نے کہا: بہتر ہیں اور تم اگر استطاعت رکھو کہ آل بنو منکدر میں شامل ہو جاؤ تو ضرور ایسا کرو۔

۳۶۱۰- ابو بکر مخم، محمد بن حسین ابو حصین، احمد بن یونس، عبدالعزیز بن ابی مسلمہ ماجشون حضرت محمد بن منکدر کا قول نقل کرتے ہیں: تورات میں ہے: اے آدم کی اولاد! پروردگار سے ڈرو، والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو اور رشتہ داریوں کا لحاظ اور پاس رکھو، میں تمہاری عمر بڑھا دوں گا تمہارے لئے آسانیاں پیدا کر دوں گا اور تنگیاں دور کر دوں گا۔

۳۶۱۱- محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابو زرعة رازی، عمرو بن قسیط، عبید اللہ بن محمد بن عمرو، زید بن ابی انیسہ حضرت محمد سے نقل کرتے ہیں: جب جہنم کی تخلیق ہوئی تو فرشتے گھبرا گئے یہاں تک کہ انکے دل ڈوبنے لگے وہ اسی حالت میں تھے یہاں تک کہ حضرت آدم کی تخلیق ہوئی اس کے بعد ان کے اوسان بحال ہوئے اور وہ حالت زائل ہوئی جو اس سے پہلے تھی۔

۳۶۱۲- ابراہیم بن محمد بن حسین، ابو ربیع رشیدی، ابن وہب، مالک حضرت محمد بن منکدر کا قول نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے:

وہ لوگ کہاں ہیں جو اپنے نفوس اور اپنے کانوں کو لہو و لعب اور بانسریوں سے باز رکھتے، ان کو جنت کے باغوں میں داخل کر دو پھر ملائکہ سے فرمائیں گے:

ان کو میری حمد و ثناء سناؤ اور بتلا دو اب نہ تو انکو خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

۳۶۱۳- ابراہیم بن محمد بن حسین، احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، ابن عزیمہ اور حضرت محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جس دنیا کے غم کو ایک غم بنالیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہو جائیں گے دنیا اور آخرت کے تمام غموں کے لئے اور جس نے ایسا نہ کیا تو اللہ کو اس کی پروا نہیں کہ وہ کس غم کی وجہ سے مر یا قتل کیا گیا۔

۳۶۱۴- ابراہیم، احمد بن سعید حمصی، علی بن سعید اور ابو غسان کہتے ہیں: میں نے محمد بن منکدر کو یہ کہتے سنا: ضرور ایسا وقت آنے والا ہے جس میں کوئی چھٹکارا نہیں پاسکے گا سوائے اس شخص کے جو دعا کرے ایسی جسے عرق آب ہونے والا کرتا ہے۔

۳۶۱۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب عبدالرحمن بن زید بن اسلم کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ

حضرت محمد بن منکدر را اور انکے اصحاب روم میں تھے ایک نے کہا: کاش کہ ہمارے پاس تر پیر ہوا راوی کہتے ہیں:

کیا دیکھتے ہیں کہ ایک ٹوکرا ایسا ہے جو اوپر سے سلائی شدہ ہے اور اس میں تر پیر ہے۔ انہی میں سے دوسرے کسی نے خواہش کی کہ شہد ہونا چاہیے راستے میں ان کو ایک بوتل ملی جس میں شہد تھا۔

۳۶۱۶- حسین بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اخطی قاضی، نصر بن علی، اصمعی، ابوداؤد حضرت محمد بن منکدر سے نقل کرتے ہیں:

وسنن ابن ماجہ ۲۵۷، ۴۱۰۶، والمستدرک ۲/۴۴۳، ۳/۳۲۸، والترغیب والترہیب ۴/۱۲۳، ومشکاۃ المصابیح ۲/۲۶۳، والأمالی للشجرى ۲/۱۸۸، والزهد للامام أحمد ۲/۲۲.

”میں مسجد میں داخل ہوا تو ایک بڑے بزرگ کو دیکھا جو بارش کی دعا کر رہے تھے فوراً ہی بارش ہونے لگی اور گرج چمک کے ساتھ ہونے لگی انہوں نے کہا: پروردگار اس طرح تو نہیں! سو میں ان کے پیچھے ہو لیا وہ آل حرم یا آل عثمان کے محلے گئے میں نے ان کا مکان پہنچا تو انہوں نے ان کو ایک چیز پیش کی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ میں نے عرض کیا: کیا آپ میرے ساتھ حج کو چلیں گے انہوں نے جواب دیا:

اس میں آپ کے لئے یقیناً اجر ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ آپ پر اپنا بوجھ ڈالوں اور اگر آپ کچھ دینا چاہتے ہیں تو میں نہیں لوں گا۔“

۳۶۱- ابو محمد بن حیان، ابو العباس ہروی، یونس بن عبد الاعلیٰ، ابن وہب ابن زید حضرت محمد بن منکدر سے نقل کرتے ہیں:

میں آدھی رات کو اس منبر کے پاس بیٹھا دعا میں مشغول تھا کہ میں نے ایک انسان کو سر جھکائے ہوئے سنا: اے پروردگار! تیرے بندوں پر قحط شدید ہوتا جا رہا ہے اور اے رب! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ بارش برسائیں! بس تھوڑی دیر کی بات تھی کہ بارش شروع ہو گئی۔

اور یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ حضرت محمد بن منکدر پر کوئی عابد و زاہد مخفی رہ جاتا فرمانے لگے:

یہ مدینہ میں رہتے ہیں اور تجھے خبر تک نہیں جب اس شخص نے سلام پھیرا تو اپنے چہرے پر رومال ڈال دیا اور چل پڑا میں بھی اس کے پیچھے ہو لیا درمیان میں وہ کہیں نہ بیٹھا یہاں تک کہ ڈرائس پہنچ گیا اور ایک جگہ گیا اور چابی نکالی تالا کھولا اور اندر داخل ہو گیا میں واپس لوٹ آیا۔

جب صبح ہوئی تو میں وہاں آیا تو میں نے اندر سے لکڑی چھیلنے کی آواز سنی میں نے سلام کیا اور کہا: کیا داخل ہو جاؤں؟ اس نے کہا: آ جاؤ! میں نے دیکھا کہ وہ پیالے نما چیزیں بنا رہا ہے میں نے کہا: صبح کیسی رہی اللہ تیرا بھلا کرے۔ رات میں نے آپ کو اللہ کو قسم دیتے ہوئے سنا تھا جب میں نے یہ دیکھا تو کہا: اگر آپ کو کوئی چیز ضرورت ہو جو آپ کو اس کام سے بے نیاز کرے اور تجھے آخرت کے لئے فارغ کر دے؟ اس نے کہا: نہیں لیکن اس کا تذکرہ آپ کسی سے مت کریں اور کسی کو بھی اس بات کی بھٹک نہ پہنچے یہاں تک کہ میں سو جاؤں اور اے ابن منکدر! آئندہ آپ میرے پاس نہ آئیں اس لئے کہ آپ کی وجہ سے میری شہرت ہو جائے گی! میں نے کہا:

لیکن میں آپ سے ملاقات کا خواہاں ہوں! اس نے کہا: مسجد میں مل لیا کرو! یہ شخص ملک فارس کا رہنے والا تھا۔ ابن منکدر نے اس بات کا تذکرہ کسی سے نہیں کیا یہاں تک کہ وہ شخص وفات پا گیا۔ ابن وہب کہتے ہیں:

مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ شخص پھر اس گھر سے منتقل ہو گیا اس کے بعد اس کو کسی نے نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی کو پتہ چلا وہ کہاں گیا؟ تو ان گھروالوں نے کہا: اللہ ہی ہمارے اور ابن منکدر کے درمیان فیصلہ کرے گا ہم سے ایک نیک اور صالح شخص کو نکال باہر کیا۔

۳۶۱۸- ابو بکر محمد بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن عبد اللکریم، ابو زرعة، زید بن یسر حضرمی، ابن وہب، ابن زید نقل کرتے ہیں کہ ابن منکدر نے فرمایا: میرے پاس ایک شخص نے سودینار امانت رکھوائے میں نے اس سے کہا بھائی! اگر ہمیں ضرورت پڑی تو اسے خرچ کر دیں گے اور پھر آپ کو ادا کر دیں گے اس نے کہا: ٹھیک ہے پھر ہمیں ضرورت پڑی تو ہم نے اسے خرچ کر دیا۔ اس کا قاصد میرے پاس آ گیا میں نے کہا: ہمیں اس کی ضرورت پڑ گئی تھی اور اب ہمارے گھر میں کچھ نہیں ہے کہتے ہیں میں دعا کیا کرتا کہ یارب! میری امانت خراب نہ ہو جائے میری امانت ادا کرواد دیجئے میں یہ دعا کر کے باہر نکلا تو جیسے ہی میں نے قدم رکھا کہ گھر میں داخل ہو جاؤں تو ایک شخص نے

بیرے کندھا تھا اور مجھے ایک تھیلی پکڑادی جس میں سودینار تھے وہ انہوں نے ادا کر دیئے لوگوں کو بھی پتہ نہ چلا کہ وہ شخص کون تھا اور نہ یہ معلوم ہو سکا کہ وہ رقم کس نے دی جب عامر اور منکدر کی وفات ہوئی تو ایک شخص بتلانے لگا کہ مجھے عامر یعنی عبداللہ بن زبیر نے بھیجا تھا اور کہا تھا کہ یہ تھیلی ان کو دے آؤ اور اس کا تذکرہ نہ کرنا یہاں تک کہ میں مر جاؤں ابن منکدر مر جائے اب جب کہ وہ دونوں وفات پا گئے تو میں تم لوگوں کو بتلا رہا ہوں۔

حضرت معن بن عیسیٰ نے مالک بن انس سے اسی طرح روایت کیا اور انہوں نے فرمایا انس کو جابر بن عبداللہ ابن زبیر نے سنا وہ آئے اور وزن کیا جب حضرت محمد نے سجدہ کیا تو انکے جوتوں کے پاس رکھ دیئے۔

۳۶۱۹- اسحق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، ہنخانی، احمد بن ابی حواری، اسماعیل بن عبداللہ اور سفیان بن عیینہ سے منقول ہے کہ حضرت محمد بن منکدر فرمایا کرتے تھے:

فقیر، اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان قاصد اور پیغامبر ہوتا ہے پس اسے اپنا انجام پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

۳۶۲۰- عبداللہ، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسین، عبد الجبار بن علی، سفیان اور محمد ابن منکدر سے منقول ہے کہ

ایک فقیر اللہ اور اس کے بندوں میں رابطے کا ذریعہ ہوتا ہے۔

۳۶۲۱- محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابو محمد زرعہ، حامد بن تکی، مقری، سعید بن ابی ایوب، حسین بن رستم ایلی کہتے ہیں میں نے محمد بن منکدر کو فرماتے ہوئے سنا:

اگر پوری دنیا کے لوہے کو جمع کر لیا جائے پہلے کے بھی اور بعد کے بھی تو اس زنجیر کے حلقوں میں سے ایک حلقے کے برابر نہیں پہنچ سکے گا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ ”فی سلسلۃ ذر عہا سبعون ذرا عافا سلکواہ“ (الحاقہ: ۳۲)

۳۶۲۲- محمد بن علی، احمد بن علی بن ثنی، ابراہیم بن سعید، سفیان بن عیینہ، حضرت محمد بن منکدر کا قول نقل کرتے ہیں

بچوں سے زیادہ مذاق مت کرو تم ان پر ہلکے ہو جاؤ گے اور وہ تمہارے حق میں استخفا کریں گے۔

۳۶۲۳- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، سوار بن عبداللہ عنبری، بشر بن مفضل کہتے ہیں میں محمد بن منکدر کے پاس بیٹھا کرتا تھا جب وہ

مجھے کا ارادہ کرتے تو کہتے کیا مجھے اجازت ہے؟

۳۶۲۴- عبداللہ، ابراہیم بن محمد، حسین بن علی بن اسود، عبید اللہ بن موسیٰ ایک شخص کے واسطے سے حضرت محمد بن منکدر سے نقل کرتے

ہیں:

جب تک آدم علیہ السلام زمین پر رہے تو نہ ہنستے اور نہ اپنی آنکھیں اوپر کو اٹھاتے اور فرماتے:

جو کچھ میں نے کیا ہے اس کی وجہ سے مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ میں اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاؤں۔

محمد بن منکدر کی مسند روایات..... حضرت محمد بن منکدر نے چند صحابہ سے مسند روایت کیا جن میں حضرت جابر، ابو ہریرہ، ابو

قنادہ ابن عمر، ابن عباس، انس وغیرہ ہیں اور ان سے بھی ایک تابعین کی جماعت نے روایت کیا جن میں چند یہ ہیں زہری، سعد بن ابراہیم

زید بن اسلم، یحییٰ بن سعید بن تکی، انصاری، ابو حازم، سہیل، موسیٰ بن عقبہ، یزید رقاشی علی بن زید نجد عان، ایوب سختیانی، یونس بن عبید،

محمد بن سوقہ، حسان بن عطیہ، ابان بن تغلب اور ان سے بھی بڑے بڑے ائمہ نے روایت کیا جن میں چند یہ ہیں ابن جریج، مالک،

عمر، ثوری، شعبہ، اوزاعی، روح بن یقظم وغیرہ۔

۳۶۲۵- علی بن فضل بن شریار، محمد بن ایوب، عبید اللہ بن معاذ، شعبہ، سعد بن ابراہیم، حضرت محمد بن منکدر سے نقل کرتے ہیں:

میں نے جابر بن عبد اللہ کو دیکھا کہ وہ حلف اٹھاتے تھے کہ ابن صائد وہی دجال ہے تو میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ اللہ کا حلف اٹھائیں گے؟ کہنے لگے:

میں حضور ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے عمر بن خطاب کو اس پر حلف اٹھاتے دیکھا اور حضور نے اس پر کوئی نکیر نہیں فرمائی۔ یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے شعبہ کے طریق سے اور اسے معدان نے سعید سے روایت کیا۔

۳۶۲۶- ابو بکر بن خالد، احمد بن ابراہیم بن ملکان، یحییٰ بن بکیر، لیث بن سعد، یزید بن ہاد، ابو حازم، حضرت محمد بن منکدر اور حضرت جابر کے سلسلہ سند سے ثابت ہے کہ:

یہود کہا کرتے: اگر عورت کے پاس اس کے در کی طرف سے آیا جائے تو بچہ بھیگا پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”نساء کم حرث لکم فاتوا حرثکم انی بشتیم“ (البقرہ: ۲۲۳)

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے اور لوگوں نے اسے محمد بن منکدر سے روایت کیا ہے۔

۳۶۲۷- محمد بن اسحاق، بن ایوب، ابو بکر بن خالد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب، ابراہیم بن یوسف، زیاد بن عبد اللہ بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، عمرو بن قیس، محمد بن منکدر کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں:

”میرے والد غزوہ احد میں شہید کئے گئے جب مجھے پتہ لگا تو میں بھی گیا۔ میت حضور ﷺ کے سامنے ڈھانپ کر رکھ دی گئی تھی۔ میں نے کپڑا اٹھایا کہ دیکھو اور اصحاب مجھے منع کرتے رہے تاکہ مسئلہ ہونے کی وجہ سے مجھے دکھ نہ ہو جبکہ حضور ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ نے مجھے منع نہیں فرمایا آپ نے فرمایا:

”فرشتوں نے ان کو اپنے پروں سے ڈھانپ رکھا تھا یہاں تک کہ کپڑا اٹھالیا گیا“ پھر میں کئی دنوں کے بعد آپ سے ملا آپ نے فرمایا:

بیٹا! تمہیں خوشخبری نہ سناؤں کہ اللہ عز و جل نے تمہارے والد کو زندہ کیا اور کہا: تمنا کریں کیا تمنا کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: پروردگار! میں اس بات کی تمنا کرتا ہوں کہ میری روح دوبارہ لوٹا دی جائے تاکہ مجھے دوبارہ شہید کیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لیکن اس بات کا تو میں فیصلہ کر چکا ہوں کہ ارواح کو دوبارہ دنیا کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا۔ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اسے شعبہ اور دوسرے حضرات نے روایت کیا۔

۳۶۲۸- محمد بن علی بن حبیش، حسین بن محمد بن حاتم، شعبہ بن سلمہ، عاصمہ بن محمد، موسیٰ بن عقبہ، محمد بن منکدر اور حضرت جابر کے سلسلہ سند سے ثابت ہے کہ

حضور ﷺ نے کچھ کالگایا حضرت ابو عبیدہ کی کوکھ میں اور فرمایا: یہ مؤمن کی کوکھ ہے۔ یہ روایت محمد بن موسیٰ کے طریق سے غریب ہے اور اس میں عاصمہ مفرد ہیں۔

۳۶۲۹- محمد بن حسن، (عبد اللہ بن محمد کرخی، ابوازہر محمد بن عاصم سلمی) سفیان بن عیینہ، محمد بن منکدر اور حضرت جابر سے منقول ہے: حضور ﷺ نے فرمایا ثقیف کے آدمی سے تمہارے ہاں مروت کیا ہے؟ اس نے کہا: انصاف اور اصلاح، آپ نے فرمایا: یہی ہے ہمارے ہاں بھی۔

۱۔ صحیح البخاری ۲/۹۱، ۳/۲۶، ۵/۱۳۱، و صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة باب ۲۶۔

۲۔ تاریخ ابن عساکر ۷/۱۶۳۔

حضرت محمد اور سفیان کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے صرف محمد بن عاصم کے طریق سے لکھا۔

۳۶۳۰- عبد الرحمن بن عباس وراق، احمد بن داؤد سجستانی، حسن بن سوار ابوالعلاء، عمر بن موسیٰ بن وجیہ، محمد بن منکدر اور حضرت جابر سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات انتقال کر جائے وہ عذاب قبر سے محفوظ ہوتا ہے قیامت کے دن وہ آئے گا اور اس پر شہداء کی

ہوگی۔ ۱۔

یہ روایت حضرت جابر اور محمد کے طریق سے غریب ہے عمر بن موسیٰ اس میں متفرد ہیں اور یہ مدنی ہے اور کچھ اس میں کمزوری

ہے۔

۳۶۳۱- احمد بن اسحاق بن محمد بن زکریا سلیمان بن کرز، عمر بن صہبان سلمی، محمد بن منکدر حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں:

آپ ﷺ نے فرمایا:

خیر تلاش کرو خوبصورت چہروں والے کے پاس جاؤ

حضرت جابر سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے سلیمان اور عمر کے طریق سے لکھی ہے۔

۳۶۳۲- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ایوداد و طیالسی، طلحہ بن عمر، محمد بن منکدر، حضرت جابر سے حضور ﷺ کا قول مروی ہے،

افضل ترین اعمال میں اللہ پر ایمان لانا ہے اس کے راستے میں جہاد کرنا ہے اور حج مقبول ہے جابر فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا کہ

حج کی قبولیت کیا ہے آپ نے فرمایا: کھانا کھلانا اور شائستہ گفتگو کرنا۔ ۳۔

حضرت محمد کی حضرت جابر سے یہ حدیث غریب ہے اور آخری الفاظ مشہور ہیں۔

۳۶۳۳- عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ، محمد بن ابی عمر، عبد المجید بن ابی رواد، بلہیظ بن عباد، محمد بن منکدر سے منقول ہے کہ حضرت جابر فرماتے

ہیں کہ ہم نے حضور سے گرمی کی تیزی کی شکایت کی کہ ہمیں تکلیف نہ ہو آپ نے فرمایا:

لا حول ولا قوۃ الا باللہ سے مدد طلب کرو اس لئے کہ یہ نقصانات کے ستر دروازوں کو بند کر دیتی ہے ادنیٰ ترین نقصان غم ہے۔ ۴۔

۳۶۳۴- محمد بن احمد بن علی بن محمد بن مخلد، محمد بن یوسف بن طباع، محمد بن کثیر، الوزاعی، حسان بن عطیہ اور حضرت جابر سے مروی ہے

آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے کپڑے گندے ہو رہے تھے آپ نے فرمایا:

”کیا اس کو کوئی ایسی چیز نہ ملی جس سے یہ اپنے کپڑے صاف ہی کر لے“ آپ نے ایک پراگندہ بال شخص کو دیکھا تو فرمایا:

کیا اسے کوئی ایسی چیز نہ ملی جس سے یہ اپنا سر ٹھیک کر لیتا“ ۵۔

۱۔ مسند الامام احمد ۲/ ۱۷۶، ۲۲، وکشف الخفا ۲/ ۳۸۸، واتحاف السادة المتقين ۳/ ۲۱۷۔

۲۔ مجمع الزوائد ۸/ ۱۹۴، واتحاف السادة المتقين ۹/ ۹۱، وتخريج الاحياء ۳/ ۱۰۳، والتاريخ الكبير ۱/ ۵۱، ۱۵۷۔

۳۔ واصلی الشجرى ۲/ ۱۵۳، والکامل لابن عدی ۳/ ۱۱۳۸، والدر المنتثرة ۳۹، وتاريخ اصبهان للمصنف ۲/ ۵۹، واللآلی

۴۔ مصنوعة ۲/ ۳۱، والموضوعات لابن الجوزی ۲/ ۱۵۹، ۱۶۲۔

۵۔ کنز العمال ۳۳۶۳۹، ۳۳۶۴۰، ۳۳۶۴۶، ومنحة المعبود ۱۶۔

۶۔ تاريخ اصبهان للمصنف ۲/ ۹۳، والمطالب العالیة ۲۵۶۔

۷۔ واتحاف السادة المتقين ۱/ ۳۰۶، والجامع الكبير ۷/ ۴۲۷، وکشف الخفا ۱/ ۳۳۱۔

محمد اور حسان کے طریق سے غریب ہے حسان سے صرف اوزاعی نے روایت کیا لکھنؤ بن عباد سے عبد المجید بن ابی داؤد متفرد ہیں۔
۳۶۳۵- محمد بن مظفر حافظ، اسحاق بن سنان، حبیش بن محمد فقیہ، وہب بن جریر، شعبہ، ابن منکدر اور حضرت جابر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

رزق کی تاخیر کا اندیشہ نہ کرو اس لئے کہ کوئی بھی بندہ نہیں مرے گا جب تک اپنے آخری رزق کو نہ پہنچ جائے بن اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ سے مانگنے میں اچھائی اختیار کرو حلال لو اور حرام چھوڑ دو۔
محمد اور شعبہ کے طریق سے متفرد ہے اور وہب بن جریر انہیں متفرد ہیں۔

۳۶۳۶- علی بن فضل، محمد بن ایوب، عبد اللہ بن جراح، عبد اللہ بن عمرو عقدی، سفیان بن سعید، محمد اور حضرت جابر سے حضور ﷺ کا قول مروی ہے

دنیا ملعون ہے اور اس کی ہر چیز ملعون ہے سوائے ان چیزوں کے جو اللہ عزوجل کے لئے ہیں۔

حضرت محمد اور ثوری کے طریق سے غریب ہے اور عبد اللہ بن جراح متفرد ہیں۔

۳۶۳۷- محمد بن احمد بن علی بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، فائد، محمد اور حضرت جابر کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ایک دفعہ کہے“ لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له احد اصمدا لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفو احد“ تو اس کے لئے دو ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو زیادہ پڑھے اس کے لئے زیادہ ہوں گی۔
محمد اور جابر کے طریق سے غریب ہے ابو ورقاء متفرد ہیں۔

۳۶۳۸- محمد بن علی بن حبیش، عمر بن ایوب، داؤد بن رشید، محمد بن منکدر اور حضرت ابو ہریرہ کے اسنادی حوالے سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کی حمد کے دو جملے تھے جو مشہور و معروف تھے جب کوئی ناپسندیدہ امر پیش آتا تو فرماتے: ”الحمد لله علی کل حال“ اور جب کوئی خوش کن بات سامنے آتی تو فرماتے: ”الحمد لله رب العالمین الرحمن الرحیم بنعمته تتم الصالحات“۔

حضرت محمد اور فضل رقاشی سے یہ حدیث ہے غریب ہم نے اسی طریق سے اسے لکھا ہے

۳۶۳۹- محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد، احمد، اسماعیل بن علیہ، محمد بن منکدر سے منقول ہے کہ حضرت قتادہ فرمایا:

میرے لو سے نیچے تک گھنے اور خوبصورت بال تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کا اچھی طرح خیال رکھو“ تو میں ان کو دن میں دو مرتبہ تیل لگاتا تھا۔

۱۔ المستدرک ۲/۴، والسنة لابن ابی عاصم ۱/۱۸۳، والترغیب والترہیب ۲۲/۵۳۳، والسنن الکبریٰ ۵/۲۶۵، وصحیح ابن حبان ۸۴، وکنز العمال ۹۴۸۸۔

۲۔ سنن ابن ماجہ ۱۱۴، ومجمع الزوائد ۱/۱۲۲، ۲۶۵/۷، ۲۲۲/۱۰، واتحاف السادة المتقين ۸/۸۰، ۸۱، وكشف الخفا ۱/۹۶، والترغیب والترہیب ۱/۹۸، وامالی الشجرى ۲/۱۶۱، والعلل المتناہية ۲/۳۱۲، والدر المنثور ۲/۲۵۶۔

۳۔ الترغیب والترہیب ۲/۳۲۰۔

۴۔ سنن الترمذی ۳۵۹۹، وسنن ابن ماجہ ۳۸۰۳، ۳۸، ۳۸۳۳، ومسند الامام احمد ۲/۱۱۷، والمستدرک ۱/۴۹۹، واتحاف السادة المتقين ۵/۴۰، ۱۰۵، ۱۱۵، ۲۸۳/۶، ۲۸۵، ۲۸۶، وفتح الباری ۱۰/۶۰۰۔

۳۶۲۰- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سوید ابن سعید بن یعقوب ابن ولید بن یوسف مدنی اور حضرت محمد بن منکدر سے بھی یہی مروی ہے۔

۳۶۲۱- محمد بن علی بن حمیش، محمد بن ابراہیم بن ابان سراج، یحییٰ بن ایوب، سالم، علی بن عزوہ محمد اور حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جو اندھے کو چالیس قدم تک رہنمائی کرے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

۳۶۲۲- عبد اللہ بن خالد فقیہ مکی بن عبدان، سعید بن محمد، جعفر بن عمر، محمد بن عجلان، محمد جابر اور ابن عباس حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

مجھے اجازت دی گئی کہ عرش کے اٹھانے والے فرشتے کے بارے میں بتلا دوں، اس کے پاؤں ساتویں زمین میں ہیں اور اسی کے سر پر عرش ہے، اس کے کانوں سے کندھوں تک کا فاصلہ سو سال کا ہے پرندے کی اڑان کے حساب سے۔

محمد بن ابن عباس کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے ابن عجلان سے حضرت جعفر کے طریق سے ہم نے اس کو لکھا، حدیث جابر حضرت محمد اور دوسرے حضرات نے روایت کی۔

۳۶۲۳- عبد اللہ بن جعفر بن اسماعیل بن عبد اللہ، احمد بن صالح، ابن وہب، اسامہ بن زید، زہری، ابن منکدر اور حضرت انس کے سلسلہ سند سے ثابت ہے:

آپ ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی اور عصر میں دو رکعتیں پڑھیں ذوالخلیفہ کے مقام پر۔

حضرت انس ابن منکدر کی یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے ان سے ثوری اور ابن جریج نے روایت کیا اور ابراہیم بن میسرہ نے حضرت انس سے روایت کیا۔

(۲۳۱) صفوان بن سلیم

مجتہد، عابد، بخاری اور تصوف کے شہسوار صفوان بن سلیم اپنے زمانے کے بڑے عابد و زاہد بزرگ تھے (پورا نام صفوان بن سلیم زہری ہے۔

۳۶۲۴- محمد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، ابوامیہ، یعقوب بن محمد، عبد العزیز بن ابی جازم سے منقول ہے کہ

مکہ تک کے لئے صفوان بن سلیم میرے ساتھ ہی سوار ہوئے اور واپسی تک انہوں نے اپنا پہلو ایک دفعہ بھی نہ رکھا۔

۱۔ المعجم الكبير للطبرانی ۳۵۳/۱۲. و مجمع الزوائد ۱۳۸/۳. ۱۸۳۱. والمطالب العالیة ۲۵۹۱. وتاریخ بغداد ۲۱۳/۹. وتذكرة الموضوعات ۶۹. واللائلی المصنوعة ۳۷/۲. والفوائد المجموعة ۷۶. وكشف الخفا ۳۷۱/۲. وتنزيه الشريعة ۱۳۸/۲. والموضوعات لابن الجوزي ۱۷۴/۲. ۱۷۵، ۱۷۶. والكامل لابن عدي ۱۱۶۷/۶. ۲۔ مسند أبي داود ۴۷۲۷. والاحاديث الصحيحة ۱۵۱. وجمع الزوائد ۸۰/۱. ۱۳۵/۸. والمطالب العالیة ۳۴۳۹. وتاریخ بغداد ۱۹۵/۱۰. ومشكاة المصابيح ۵۷۲۸، واثاف السادة المتقين ۲۶۳/۱۰، ۲۶۵، والدر المنثور ۳۴۶/۵. وتفسير ابن كثير ۲۳۹/۸.

۳۔ التاریخ الكبير ۲۹۳۰. والجرح ۱۸۵۸. والجمع ۲۲۳/۱. وسیر النبلاء ۳۶۴/۵. والكاشف ۲۳۱۷/۲. وتذكرة الحفاظ ۱۳۴/۱. وتاریخ الاسلام ۲۶۲/۵. وتهذيب التهذيب ۴۲۵/۳. والتقريب ۳۶۸/۱.

۳۶۳۵- عبد اللہ بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، ابوامیہ، یعقوب بن محمد سلیمان بن سالم سے منقول ہے کہ

حضرت صفوان بن سلیم گرمیوں میں گھر کے اندر نماز پڑھتے تھے اور سردیوں میں چھت پر نماز پڑھتے تاکہ آنکھ نہ لگ جائے۔
۳۶۳۶- ابو محمد بن حیان، عبدالرحمن بن محمد بن ادریس، علی بن حسین (ہجائی) اسحق بن محمد بن فروی اور حضرت مالک ابن انس سے روایت ہے:

حضرت صفوان سردیوں میں گھر کی چھت پر نماز پڑھتے اور گرمیوں میں گھر کے اندر نماز پڑھتے وہ اپنے آپ کو جگائے رکھتے سردی اور گرمی سے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی، پھر کہتے: یا اللہ! اتنی کوشش صفوان سے تھی آپ تو زیادہ جانتے ہیں لکے پاؤں میوہ آجاتا یہاں تک کہ وہ سوکھی لکڑی کی طرح ہو جاتے رات کو کھڑے رہنے کی وجہ سے اور ان میں سبز رگیں ظاہر ہو جاتیں۔

۳۶۳۷- حسین بن علی وراق، عبید اللہ بن محمد بن عبدالعزیز بن یزید الادبی، ابو ضمہ انس بن عیاض کہتے ہیں:
”میں نے صفوان بن سلیم کو دیکھا ہے اگر ان سے کہا جاتا کہ کل کو قیامت ہے تب بھی وہ اس سے زیادہ عبادت نہ کر سکتے جو وہ کیا کرتے تھے۔“

۳۶۳۸- عبد اللہ بن محمد، محمد بن احمد ایوب مقری، ابوبکر بن صدقہ، احمد بن یحییٰ صوفی، ابو غسان مالک بن اسماعیل، سفیان بن عیینہ، محمد کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے صفوان بن سلیم نے قسم کھائی کہ وہ پہلو نہ لگائیں گے جب تک کہ اللہ سے ملاقات ہو جائے جب ان کو موت آئی تو وہ کھڑے ہوئے تھے ان کی بیٹی نے ان سے کہا:

پیارے ابا جان! اگر اسی حالت میں آپ کو موت آجائے تو؟ کہنے لگے: بیٹی! اگر ایسا ہوا تو میں نے اپنا قول پورا کر دیا۔

۳۶۳۹- محمد بن احمد، ابراہیم، احمد بن عاصم، ابو مصعب اور ابن ابی حازم کہتے ہیں میں اور میرے والد صفوان بن سلیم کے بارے میں پوچھ رہے تھے وہ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر تھے میرے والد وہاں انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ ان کو بستر کی طرف لے آئے بعد میں ان کی باندی نے بتایا جب ہم نکلے تو ان کا انتقال ہو چکا تھا۔

۳۶۵۰- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق ثقفی، محمد بن عبد الوہاب، حسین بن ولید کہتے ہیں کہ مالک بن انس نے فرمایا:
صفوان بن سلیم قمیص میں نماز پڑھتے تاکہ سوئیں نہ۔

۳۶۵۱- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن اسحق سراج، ابراہیم بن سعید جوہری کہتے ہیں:

مجھ سے علی بن مدینی نے کہا: صفوان کا تذکرہ پھر ان کی عبادت و فضل کو ذکر کیا

۳۶۵۲- احمد بن محمد بن عبد الرحیم مدنی، سعید بن محمد بغدادی، محمد بن یزید الادبی، ابو ضمہ انس بن عیاض کے سلسلہ سند سے ثابت ہے
حضرت صفوان اور ان کے ایک دوست عید الفطر یا منیٰ میں گھر آئے اور اس کے سامنے روٹی اور زیتون رکھا اس دوران ایک سائل آیا حضرت صفوان اٹھے اور اسے ایک دینار دیا۔

۳۶۵۳- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن راشد، محمد بن عبادہ، یعقوب بن محمد زہری، ابو مروان مولیٰ بنی قسیم سے روایت ہے کہ
میں صفوان بن سلیم کے ساتھ عید کے دن اٹھے گھر آیا تو وہ روٹی اور نمک لائے ایک سائل آیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر اس نے صد لگائی حضرت صفوان گھر میں ایک زوشندان کی طرف گئے اور وہاں سے کچھ لیا اور سائل کو دے دیا۔

میں بھی سائل کے پیچھے چل پڑا تاکہ دیکھوں کہ اسے کیا دیا ہے وہ کہے جارہا تھا آج مجھ کو سب سے بہتر چیز دی ہے اور ان کے لئے دعا کئے جارہا تھا۔ میں نے ان سے کہا:

انہوں نے کیا دیا ہے؟ کہنے لگا: دینار انہوں نے عطا فرمایا ہے۔

۳۶۵۳- عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، ابو عمرو قطیفی اور ابن عیینہ کہتے ہیں:

صفوان بن سلیم نے حج کیا ان کے پاس سات دینار تھے اس سے انہوں نے ایک اونٹ خرید لیا ان سے کہا گیا: آپ کے پاس تو بس سات دینار تھے آپ نے ان سے اونٹ خرید لیا کہنے لگے:

میں نے اللہ عزوجل کا کلام سنا، "لکم فیہا خیر" ان میں تمہارے لئے فائدے ہیں (الحج: ۳۶)

۳۶۵۵- صفوان بن سلیم کا پانچ سو دینار قبول کرنے سے اعراض کرنا..... محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن عاصم، سعید بن کثیر بن یحییٰ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

سلیمان بن عبد الملک مدینہ آیا اور مدینہ کے گورنر حضرت عمر بن عبدالعزیز بھی ان کے ساتھ تھے اس نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی اور "باب المقصورہ" کھولا اور محراب سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور لوگ اس کے پاس آنے لگے۔

اچانک اس نے صفوان بن سلیم کو دیکھا وہ انہیں جانتا نہیں تھا کہنے لگا: اے عمر! یہ شخص کون ہے؟ میں نے اس جیسا منور چہرہ نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! یہ صفوان بن سلیم ہیں۔ اس نے اپنے غلام سے کہا:

وہ تھیلی لے آ جس میں پانچ سو دینار ہیں۔ وہ پانچ سو دینار والی تھیلی لے آیا امیر المؤمنین نے خادم سے کہا:

تم اس شخص کو دیکھ رہے ہو یہ جو نماز پڑھ رہا ہے اس کو اچھی طرح دکھلایا اور پہچان کروایا وہ غلام تھیلی لے کر گیا اور انکے پاس جا کر بیٹھ گیا جب صفوان کی نظر اس پر پڑی تو نماز مختصر کر کے سلام پھیرا اور اس سے مخاطب ہو کر کہا کیا بات ہے؟ اس نے مجھے امیر المؤمنین نے حکم دیا ہے اور وہ آپ کی طرف دیکھ بھی رہے ہیں کہ میں یہ تھیلی آپ کو دوں اس میں پانچ سو دینار ہیں انہوں نے کہا ہے ان دینار کو اپنے عیال پر خرچ کرو۔ حضرت صفوان نے غلام سے کہا: میں وہ نہیں ہوں جس کی طرف تم بھیجے گئے ہو اس نے کہا: کیا آپ صفوان بن سلیم نہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں کیوں نہیں میں ہی صفوان بن سلیم ہوں اس نے کہا: مجھے آپ ہی کی طرف بھیجا گیا ہے۔ انہوں نے کہا:

جاؤ! پوچھ کر آؤ! اگر یقین ہو جائے تو دوبارہ چلے آنا اس غلام نے کہا: اچھا یہ تھیلی اپنے پاس رکھیں اور میں آتا ہوں انہوں نے کہا: نہیں کیونکہ اگر میں نے رکھ لی تو گویا کہ لے لی اسے لے جاؤ اور پوچھ کر چلے آنا۔ میں یہیں بیٹھا ہوں غلام واپس آ گیا ادھر صفوان بن سلیم نے جوتے اٹھائے اور نکل پڑے اور اس وقت تک مدینہ میں انہیں کسی نے نہ دیکھا جب تک سلیمان مدینہ سے نکل نہ گیا۔

۳۶۵۶- ابو حامد بن جبلة، ابو العباس سراج، اسماعیل بن اسحاق، علی بن عبداللہ اور سلیمان کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ:

ایک شخص ملک شام کا آیا اور اس نے کہا: مجھے بتاؤ صفوان بن سلیم کون ہے میں نے اسے جنت میں داخل ہوتے دیکھا ہے اس سے پوچھا گیا کس عمل کی بناء پر؟ اس نے کہا: ایک قمیص کی وجہ سے جو انہوں نے کسی کو پہنائی۔ حضرت صفوان کے بھائیوں میں سے کسی نے ان سے قمیص کا قصہ پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ ایک دن میں مسجد سے نکلا سردی بہت تھی اور رات ہو چکی تھی میں نے ایک ننگے شخص کو دیکھا تو اپنی قمیص اتار کر اس کو دیدی۔

۳۶۵۷- ابو حامد، محمد بن اسحاق ثقفی، اسماعیل بن علی، علی بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے منیٰ میں ایک شخص سے پوچھا: مجھے صفوان بن سلیم کی طرف رہنمائی کر دو اس شخص نے کہا: جب تم مغرب کی نماز پڑھو تو منارہ کے سامنے دیکھنا تم انہیں وہیں بیٹھا ہوا پاؤ گے میں نے اس شخص سے کہا:

مجھے ان کا جلیہ بتا دو! اس نے کہا تم ان کو ان کے تواضع کی وجہ سے پہچان لو گے سو میں نے منارہ کے سامنے دیکھا تو ایک

بڑی عمر کے بزرگ کو بیٹھے دیکھا میں انکے پاس آیا اور ان کے ایک طرف بیٹھ گیا اور میں نے ان سے پوچھا: بزرگو! کیا آپ اہل مدینہ میں سے ہیں انہوں نے کہا: ہاں۔ میں نے اپنے دل میں کہا: آج رات کو میں ان سے ان کا نام نہیں پوچھتا ہوں کہ یہ کون ہے پس میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور میں نے ان کا نام نہیں پوچھا۔

۳۶۵۸- حسین بن غیلان، جعفر فریابی، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعید، عبید اللہ بن ابی جعفر اور حضرت صفوان سے مروی ہے۔
جو بھی فرشتہ زمین پہلا جاتا ہے مکہ کہتا ہے ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“

۳۶۵۹- حسن بن سلام، جعفر، عبید بن معاذ، محمد بن عمرو، اور صفوان سے منقول ہے کہ ابو مسلم خولانی کہا کرتے تھے:

پہلے لوگ پتے تھے جن میں کوئی کاٹنا نہیں تھا اور تم لوگ کانٹے ہو جن میں کوئی پتہ نہیں۔ حضرت صفوان نے یہ حدیث صحابہ سے مسند روایت کی انہوں نے ان کی زیارت بھی کی ان میں سے چند یہ ہیں: انس، جابر بن عبد اللہ، عبد اللہ بن جعفر، عبد اللہ بن عمرو، ابو امامہ بن سہل بن حنیف، ثعلبہ بن مالک القرظی اور کبار تابعین سے انہوں نے حدیث سنی ان میں سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، عروہ بن زبیر، سالم بن عبد اللہ بن عمر حمزہ بن عبد اللہ بن عمر، حمید بن عبد الرحمن بن عوف، عطاء بن یسار، سلمان بن یسار، نافع بن جبیر، قاسم بن محمد طاؤس، عکرمہ، نافع ذکوان، ابوالحکم علاؤ اور قریشی انصار اور انکے موالی وغیرہ ہیں اور ان سے ان تابعین نے روایت کیا: محمد بن منکدر، موسیٰ بن عقبہ، محمد بن عجلان، زید بن اسلم۔

۳۶۶۰- ابو بحر محمد بن حسین، محمد بن شاذان جوہری، زکریا بن عدی، مسلم بن خالد زنجی، زیاد بن سعد، محمد بن منکدر، صفوان بن سلیم اور حضرت انس بن مالک کے سلسلہ سند سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری بعثت ہوئی آٹھ ہزار نبیوں کے بعد ان میں سے چار ہزار بنی اسرائیل سے تھے۔

یہ روایت زیاد کے طریق سے غریب ہے، زکریا اس میں متفرد ہیں اور احمد بن حازم نے صفوان اور محمد نے انس سے روایت کیا ہے۔

۳۶۶۱- (سلیمان بن احمد) یحییٰ بن عثمان بن صالح، عمرو بن ربیع بن طارق، یحییٰ بن ایوب، عیسیٰ بن موسیٰ بن ایاس بن بکیر، صفوان اور حضرت انس کے اسنادی حوالہ سے حضور ﷺ کا قول مروی ہے،

تمام عمر خیر سیکھو اور اللہ کی رحمت کے جھونکوں کو تلاش کرو اس لئے کہ اللہ کی رحمت کے جھونکے ہوتے ہیں وہ جس کو چاہتا ہے اسے پہنچتے ہیں اور اللہ سے اپنے پردوں کو مستور رکھنے کی دعا کرو اور یہ کہ وہ تمہیں خوف سے امان دلائے۔

یہ روایت صفوان کے طریق سے غریب ہے عمرو حضرت یحییٰ بن ایوب سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۶۶۲- حسین بن علی وراق، احمد بن محمد بن زیاد بن عجلان، محمد بن احمد بن حسن قطوانی، یحییٰ بن زید بن عبد الملک نوفلی، صفوان حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے ہی کیوں نہ ہو۔
یہ حدیث غریب ہے صفوان کے طریق سے

۳۶۶۳- احمد بن محمد بن یوسف اور مطہر بن سلیمان، عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ، عبد اللہ بن عمر بن ابان، عبد الرحیم بن سلیمان، ایوب افریقی، صفوان، سعید بن المسیب اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

۱۔ طبقات ابن سعد ۱/۱۸۸، ۱۵۲/۲، والبداية والنهاية ۱۵۲/۲، وتفسير ابن كثير ۴/۲۳۳، وکنز العمال ۳۲۲۸۰.

۲۔ صحيح البخاری ۱۲۶/۲، ۲۳/۳، ۲۳/۳، ۸/۸، ۱۴۰، ۱۴۳، ۱۸۱/۹، وصحيح مسلم كتاب الزكاة ۶۸، وفتح الباری ۴۴۸/۱۰، ۱۲/۱۱، ۳۰۰، ۴۱۷.

عنقریب کچھ لوگ تم کو نمازیں پڑھائیں گے اور اگر وہ پوری طرح پڑھالیں تو تمہاری بھی ہوگئی اور ان کی بھی اور اگر وہ غلط پڑھائیں تو اس کا وبال ان پر ہوگا۔

یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے صفوان سے صرف ابو ایوب عبداللہ بن علی افریقی نے روایت کیا۔

۳۶۶۴- عبداللہ بن علی، محمد بن جعفر بن قاسم، محمد بن احمد بن عوام، احمد بن عوام، داؤد بن عطاء، عمر بن ضہبان، صفوان، ابو مسلمہ اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے:

آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز ہر آنکھ رو رہی ہوگی سوائے اس کے جو بند ہوگئی ہو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے اور وہ آنکھ جو راتوں کو جاگی ہو اور وہ آنکھ جس سے مکھی کے سر کے برابر آنسو نکلا ہو اللہ کی خشیت کی وجہ سے۔
یہ حدیث حضرت صفوان کے طریق سے غریب ہے اور ابو مسلمہ سے روایت کرنے میں عمر بن ضہبان متفرد ہیں۔

۳۶۶۵- عبداللہ بن جعفر، ابو مسعود احمد بن فرات صرافہ، معمر، ابن مبارک، اسامہ، صفوان، عروہ بن زبیر اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عورت کا مبارک ہونا یہ ہے کہ اسکی شادی میں آسانی ہو اور اس کے مہر میں آسانی ہو۔

صفوان اور عروہ کے طریق سے یہ حدیث ثابت ہے اور اسامہ اس میں متفرد ہیں اور ان سے ابن لہیعہ اور ابن وہب نے روایت کی ہے۔
۳۶۶۶- محمد بن عمر بن سلم حافظ، حسین بن عبداللہ بن مہران، عبدالسلام بن عبد المجید، ابراہیم بن ابی یحییٰ، صفوان، سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں: میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ وہ ہاتھ اٹھاتے نماز شروع کرتے وقت، رکوع کے وقت اور جب رکوع سے سر اٹھاتے۔

۳۶۶۷- سلیمان بن احمد، جعفر بن سلیمان بن احمد، جعفر بن سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد عمری، عبدالعزیز اولیس، محمد بن سلیمان ہاشمی، احمد بن عمرو بن زار محمد بن عبدالرحیم، یعقوب بن ابراہیم بن سعید، عبدالعزیز بن مطلب، صفوان، عطاء، حمید اور حضرت ابو ہریرہ کے حوالہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جب شراب پیتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جب کسی شرافت دار مسلمان کو لوٹا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا۔

صفوان کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور عبدالعزیز بن مطلب اس میں متفرد ہیں۔

۳۶۶۸- عمر بن محمد بن سری، موسیٰ بن سہل جوئی، محمد بن ربیع، ابن لہیعہ، عبداللہ بن ابی جعفر، صفوان، حمزہ بن عبداللہ بن عمر اپنے والد سے حضور ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں: جو بند ہمیشہ لوگوں سے مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اللہ عز و جل کے سامنے پیش ہوتا ہے تو اس کے چہرے پر گوشت کا ایک لوتھڑا تک نہیں ہوتا۔

یہ حدیث حمزہ کے طریق سے ثابت ہے اور صفوان کے طریق سے غریب ہے اور ان سے عبداللہ بن ابی جعفر، ابراہیم بن ابی یحییٰ اسکی روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۶۶۹- احمد بن محمد بن یوسف، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، حسن بن عیسیٰ، ابن مبارک، زبیر بن سعید، صفوان، عطاء بن یسار، ابو ہریرہ آپ

۱۔ الدر المنثور ۱/۲۴۷، ۲/۲۵۱، ۳/۳۴۳، ۴/۲۳۰، ۵/۴۱۷، وکنز العمال ۶۸/۳۳۳، ۳۲/۲۳۸، ۵۷/۲۳۳۔

۲۔ المستدرک ۲/۱۸۱، وکنز العمال ۵۷/۳۵۵، ۵۷/۳۵۵۔

۳۔ فتح الباری ۵/۱۱۹، ۱۲/۸۱، ۱۱۳/۱۱، ۲۸۸/۱۱۔

۴۔ کشف الخفا ۱/۲۸۵، وجمع الزوائد ۳/۹۶، والترغیب والترہیب ۱/۵۷۲، واتفاف السادة المتقين ۹/۳۰۴۔

ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں:

انسان کوئی بات کرتا ہے جس سے اسکے ہم نشین ہنستے ہیں اور یہ ثریا سے زیادہ دور پڑ جاتا ہے۔
حضرت صفوان کے طریق سے حدیث غریب ہے اور زبیر اس میں متفق ہیں۔

۳۶۷۰- ابو بکر بن خالد محمد بن یونس کدی، عبد اللہ بن ابراہیم بن ابی عمر وغفاری، عبد اللہ بن ابی بکر بن منکدر، صفوان، سلیمان بن یسار، ابو ہریرہ سے آپ ﷺ کا قول منقول ہے:

اللہ تعالیٰ کے سامنے نور کا ایک ستون ہے جب کوئی بندہ کہتا ہے "لا الہ الا اللہ" یہ ستون ہلتا ہے اللہ عزوجل اسے فرماتے ہیں ساکن ہو جاؤ کہتا ہے: کیسے ساکن ہو جاؤں؟ آپ نے ابھی تک اس کے کہنے والے کی مغفرت نہیں فرمائی۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں میں نے اسکی مغفرت کر دی پس وہ ساکن ہو جاتا ہے۔

صفوان کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور ابن منکدر اس میں متفق ہیں اور محمد بن اشرف سے عبد الصمد بن حسان، سفیان ثوری، اور صفوان کی سند سے اسی طرح منقول ہے۔

۳۶۷۱- محمد بن احمد بن ابراہیم، علی بن حسین بن جنید، یثیم بن پیمان، حسین بن محمد بن رزین، محمد بن سلیمان، ابراہیم بن عبد اللہ بن حاتم، اسماعیل بن جعفر عیسیٰ بن موسیٰ بن ایاس، صفوان، نافع بن جبر، بہل اور سعد کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی سترہ کی طرف نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے تاکہ شیطان اس کی نماز قطع نہ کر دے۔
اسی طرح نقل کیا اسماعیل بہل نے حضرت سعد سے اور ابن کی متابعت کی عبید اللہ بن ابی جعفر نے صفوان سے آگے اختلاف ہے ابن عیینہ نے صفوان، نافع اور بہل سے روایت کیا جبکہ یزید بن ہارون شعبہ، واقد بن محمد نے صفوان اور محمد بن بہل ابن حنیف سے روایت کیا۔

۳۶۷۲- سلیمان بن احمد بن یحییٰ بن خالد، روح بن صلاح، سعید بن ابی ایوب، صفوان، طاؤس، معاذ بن جبل حضور ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں: اس کی طلاق نہیں جو مالک نہیں اور اس کا عتاق نہیں جو مالک ہی نہیں۔
حضرت صفوان کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۷۳- قاضی محمد بن احمد ابراہیم، احمد بن محمد بن عاصم، سعید بن کثیر، یحییٰ بن اسحق بن ابراہیم، صفوان، نافع اور عبد اللہ بن عمر سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب غلام اپنے آقا کا بھی خیال رکھے اور اللہ کی عبادت بھی اچھے طریقے سے کرے تو اس کو دو اجر ملیں گے۔

۱- مسند الامام احمد ۲/۴۲۲، ۴۰۲، والجامع الكبير للسيوطي ۵۵۳، ۵۵۴، والزهد لابن المبارك ۳۳۲، واتحاف السادة المتقين ۲/۴۶۸، ۴۹۶، ۵۳۰، وتخريج الاحياء ۳/۱۱۲، والكامل لابن عدي ۳/۸۱، والضعفاء للعقيلي ۲۰۲/۳

۲- الترغيب والترهيب ۲/۴۱۶، ومجمع الزوائد ۱۰/۸۲، وتنزيه الشريعة ۲/۳۱۹

۳- سنن أبي داود ۶۹۵، ومسند الامام احمد ۴/۲، وسنن النسائي ۲/۲۲، والسنن الكبرى للبيهقي ۲/۲۷۲، والمعجم الكبير للطبراني ۲/۱۱۹، ۱۳۶، ۲۵۱، ومشكاة المصابيح ۷۸۲، وصحيح ابن حبان ۴۰۹، والتاريخ الكبير ۷/۲۹

ومجمع الزوائد ۲/۵۹، ونصب الراية ۲/۸۲

۴- المستدرک ۲/۳۱۹، ۴۲۰، والسنن الكبرى للبيهقي ۷/۳۱۹، والمعجم الكبير للطبراني ۱۱/۱۹۳، ومجمع الزوائد ۴/۳۳۳، وتاريخ أصبهان للمصنف ۱/۴۹۵

۵- صحيح البخاري ۳/۱۹۶، ومسند الامام احمد ۲/۲۰، وتاريخ أصبهان للمصنف ۱/۱۱۳، وتاريخ بغداد ۱۲/۳۶۵

یہ حدیث حضرت صفوان کے طریق سے غریب ہے اور اس میں مفرد ہیں۔

۳۶۷۴- محمد بن احمد بن علی بن مخلد، محمد بن موسیٰ کدکی، غانم بن حسین، محمد بن ابراہیم اسلمی، صفوان، سعید بن یسار اور حضرت ابو ہریرہ سے آپ کا فرمان منقول ہے: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے بس چاہیے کہ وہ دیکھ لے کہ کس کو دوست بنانا ہے۔
یہ حدیث سعید اور صفوان کے طریق سے غریب ہے اور محمد بن ابراہیم اسلمی اس میں مفرد ہیں۔

(۲۳۲) عامر بن عبد اللہ

خادمان حدیث نبوی میں عبد اللہ بن زبیر جیسی ڈٹ جانے والی ہستی کے فرزند ارجمند مبلغ، عاقل، حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر بھی ہیں۔

اور کہا گیا ہے ”تصوف نام ہے عمل پر جھک جانے کا سبب اور وجہ پوچھے بغیر“

۳۶۷۵- ابو بکر بن خالد، محمد بن غالب بن حرب، عبد اللہ بن سلمہ قعنبنی، مالک بن انس فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر کے صاحبزادے عامر جنازے کی جگہ کے سامنے کھڑے رہتے اور دعا کرتے ان پر ایک چادر ہوتی تھی اور بعض اوقات وہ گر جاتی جس کا انہیں پتہ ہی نہ چلتا۔

۳۶۷۶- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق سراج، اسماعیل بن ابی حارث، محمد بن یزید، معن، حضرت مالک بن انس کی سند سے منقول ہے کہ بعض اوقات عامر بن عبد اللہ رسول اللہ کی مسجد سے عشاء کی نماز پڑھ کر نکلتے تو انہیں کوئی دعا یاد آ جاتی گھر پہنچنے سے پہلے تو اپنے ہاتھ اسی وقت اٹھا لیتے یہاں تک کہ صبح کی اذان ہو جاتی دوبارہ مسجد کو لوٹ جاتے اور عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھتے۔

۳۶۷۷- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، سفیان بن عیینہ ایک شخص کے توسط سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر کے صاحبزادے عامر نے کہا: والد کی وفات کے بعد ایک سال تک میں نے اللہ سے کسی حاجت کا سوال نہیں کیا سوائے ان کے لئے۔

۳۶۷۸- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، احمد، سفیان بن عیینہ کہتے ہیں۔ حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر نے اللہ عز و جل کو اپنا آپ چھ مرتبہ بیجا۔

۳۶۷۹- عمرو بن احمد بن عثمان، محمد بن احمد بن شیبان رملی، احمد بن شیبان، عمران بن ابی عمران کہتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے،

حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر نے اپنا نفس اللہ کو فروخت کیا سات دیتوں کے بدلے۔

۳۶۸۰- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق سراج، اسماعیل بن ابی حارث، محمد بن یزید الادبی، معن بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضرت عامر بن عبد اللہ بعض اوقات دس ہزار درہم کی ٹھیلی لے کر نکلتے اور اسے تقسیم کرتے چلے جاتے اور عشاء تک ان کے پاس ایک درہم بھی نہ بچتا۔

۱۔ و مسند الامام احمد ۲/۳۰۳، ۳۳۳، والمستدرک ۱/۱۷۱، ومشكاة المصابيح ۵۰۱۹، واتحاف السادة المتقين

۱۹۸/۶، ۳۶۹، الدر المنشرة للسيوطي ۱۴۱.

۲۔ طبقات ابن سعد ۹/۱۵۳، والتاريخ الكبير ۶/۲۹۵۱، والجرح ۶/۱۸۱۰، والجمع ۱/۳۷۷، وسير النبلاء

۲۱۹/۵، والکاشف ۲/۲۵۶۰، وتهذيب التهذيب ۵/۷۴، والتقريب ۱/۳۸۸، وتهذيب الکمال ۳۰۴۹، (۱۴/۵۷)

۳۶۸۱- محمد بن اسحاق، محمد بن احمد بن یزید، ابو غسان، اصمعی کے حوالہ سے ثابت ہے کہ

حضرت عامر بن عبد اللہ کے چپل چوری ہوئے تو انہوں نے جوتے نہیں پہنے یہاں تک کہ وفات ہو گئی۔

حضرت عامر بن عبد اللہ کی مسند روایات عامر بن عبد اللہ نے اپنے والد اور دوسرے صحابہ سے مسند روایت کیا ہے اور تابعین سے روایت کی ان میں سے چند یہ ہیں: عمرو بن سلیم، عوف بن حارث بن طفیل اور ان سے روایت کرنے والوں میں تابعین بھی ہیں جیسے عمرو بن دینار، یحییٰ بن سعید انصاری اور ائمہ اعلام نے بھی ان سے روایت کیا جیسے ابو الاسود، عثمان بن ابی سلیمان، زیاد بن سعید عبد اللہ بن سعید، ابن ابی سئد، ربیع بن عثمان، عثمان بن حکیم، مالک بن انس، محمد بن ابی حمید وغیرہ۔

۳۶۸۲- محمد بن علی بن سہل بن امام، احمد بن ابراہیم بن ملکان، عمرو بن خالد حرانی، ابن لہیعہ، ابو الاسود اور حضرت عامر بن عبد اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ صالے کر خطبہ دیا کرتے۔

۳۶۸۳- مخلد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن قاسم، محمد بن عجلان، عامر بن عبد اللہ اپنے والد عبد اللہ بن زبیر سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنا ایک ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور دوسرا ہاتھ بائیں ران پر اور پھر انگلیوں سے اشارہ کر کے بتایا۔

لیث بن سعد، زیاد بن سعید اور سلیمان بن بلال نے ابن عجلان سے روایت کیا اور عمرو بن دینار، عثمان بن حکیم، حجاج بن ارطاة نے عامر سے اسی طرح روایت کیا۔

۳۶۸۴- سلیمان بن احمد، محمد بن عباس، زبیر بن بکار، عبد اللہ بن مصعب بن ثابت بن عبد اللہ بن زبیر، عامر بن عبد اللہ بن زبیر (کہتے ہیں کہ میں اپنے والد صاحب کے پاس آیا انہوں نے پوچھا: کہاں تھے؟ میں نے کہا: میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جن سے بہتر کوئی نہیں تھا وہ اللہ کا ذکر کرتے ان میں سے ایک کو کچلی طاری ہو جاتی خشیت الہی کی وجہ سے اور پھر وہ بیہوش ہو جاتا تو میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ انہوں نے کہا: اب کے بعد ان کے ساتھ نہ بیٹھنا! جب انہوں نے دیکھا کہ اثر نہیں ہوا ہے تو کہا: میں نے حضور ﷺ کو تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے ابو بکرؓ و عمرؓ کو قرآن تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے ان کو تو ایسی حاجت پیش نہیں آتی تھی۔ کیا تم ان کو ابو بکر و عمر سے زیادہ خشیت والا سمجھتے ہو؟

میں نے غور کیا تو یہی لگا جیسے انہوں نے کہا تھا سو میں نے ان کو چھوڑ دیا۔

۳۶۸۵- محمد بن اسحاق، ابراہیم بن زبیر، حلوانی، یحییٰ بن ابراہیم، عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند، عامر بن عبد اللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم ابو قتادہ انصاری، ان سب حضرات کے حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعت نہ پڑھ لے۔ ابو الاسود نے عامر سے روایت کیا۔

۳۶۸۶- سلیمان بن احمد، مقدم، بن داؤد، نصر بن عبد الجبار، بکر بن مضر، جعفر بن ربیعہ، ابو الاسود، عامر بن عبد اللہ بن زبیر، عمر بن عبد اللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم، ابو قتادہ کے حوالہ سے بھی یہی قول آپ ﷺ کا منقول ہے۔

۳۶۸۷- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد طیالسی، ابو بحر محمد بن حسین بن کوثر، محمد بن سلیمان بن حارث، ابو عاصم نبیل، مالک بن انس، عامر بن عبد اللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم اور ابو قتادہ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جب کوئی تم میں سے مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔

سفیان ثوری نے مالک بن انس اور عامر سے اسی طرح روایت کیا اور عامر سے زیاد بن سعد، علی بن ابی سلیمان، عثمان بن حکیم، ربیعہ بن عثمان وغیرہ نے روایت کیا۔

۳۶۸۸- ابوبکر بن خلد، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن عمرو اقدی، فاروق بن عبد اللکیر خطابی، ابو مسلم کشی، قعنبی، سعید بن مسلم بن نابک، عامر بن عبد اللہ بن زبیر، عمرو بن حارث اور حضرت عائشہ کے حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! چھوٹے سمجھے جانے والے گناہوں سے خصوصاً بچنا اس لئے کہ اللہ کی طرف سے اس کا مطالبہ ہوگا۔ سعید عامر سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

(۲۳۳) سعد بن ابراہیم زہریؒ

جلیل القدر محدثین میں اپنے زمانہ کے فقیہ اور صائم الدھر، عابد، قاری، زاہد سعد بن ابراہیم زہری ہیں۔
۳۶۸۹- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق زہری، عبید اللہ بن سعد ابراہیم زہری، احمد بن ابراہیم بن سعد کہتے ہیں مجھے میرے والد نے بتلایا:

میں ابوسعید کے پاس پڑھتا تھا میرے ساتھ عبد اللہ بن فضل ہاشمی تھے اور یہ ان معدودے چند لوگوں میں سے تھے جن سے علم حاصل کیا جاتا تھا۔

یعقوب کہتے ہیں میرے والد نے مجھے اشعار سنائے ایک شخص کے جس میں اس نے سعد بن ابراہیم کی مدح کی تھی انکا ترجمہ یوں ہے)

(۱) ام حاسب! مجھے ملاحظہ کم کرو اور سعد کے بارے میں ایسا گمان کرو جیسا غائب شخص کے بارے میں کیا جاتا ہے (۲) اور میرے بارے میں بھی ہر اس معاملے میں نیک گمان کرو جس معاملے میں میں ان کے شریک رہا۔ (۳) ان کے والد حضور ﷺ کے خواری اور ساتھی تھے اور سعد گھڑ سوار جماعتوں کے سردار ہیں۔

(۴) اللہ کی راہ میں پہلے پہل رمی کرنے والے، عظیم اجر حاصل کرنے والے صائب الرائے شخص

۳۶۹۰- محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن عبید، ابن مسعر بن کدام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

میں نے سعد بن ابراہیم سے پوچھا: اہل مدینہ میں کون سب سے زیادہ فقیہ ہے انہوں نے فرمایا:

سب سے بڑا فقیہ وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

۳۶۹۱- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، سفیان کہتے ہیں:

سعد بن ابراہیم قاضی تھے پھر معزول کر دیئے گئے وہ زمانہ عزلت میں تقویٰ کے اس مقام پر تھے جس مقام پر وہ زمانہ قضا میں

۱۔ مسند الامام احمد ۷/۴۰۶۔ مسند الدارمی ۲/۳۰۳۔ سنن ابن ماجہ ۴/۲۴۳۔ وصحیح ابن حبان ۲/۲۴۹۷۔ والمصنف

لابن ابی شیبہ ۱۳/۲۲۹۔ والزہد للامام احمد ۱۴۔ وفتح الباری ۱۲/۳۲۹۳۔ ومشکاۃ المصابیح ۶۰۲۰۔ والترغیب

والترہیب ۳/۳۱۲۔

۲۔ طبقات ابن سعد ۹/رق ۱۷۹۔ والتاریخ الکبیر ۳/۱۹۲۸۔ والجمع ۱/۶۰۱۔ وسیر النبلاء ۵/۳۱۸۔ والکاشف

۱/۱۸۳۶۔ وتذکرۃ الحفاظ ۱/۱۳۶۔ وتهذیب الکمال ۲/۲۱۹۹۔ (۲۳۰/۱۰)۔

فائز تھے

۳۶۹۲- ابو حامد بن جبلة ابو عباس سراج، عبید اللہ بن سعد زہری اپنے چچا اور والد سے نقل کرتے ہیں:

میرے والد سعد بن ابراہیم نے چالیس سال تک روزہ رکھا۔

۳۶۹۳- محمد بن احمد بن حسین، عبید اللہ بن احمد بن حنبل، ابو داؤد اور شعبہ سے منقول ہے کہ

”حضرت سعد بن ابراہیم صوم الدہر رکھتے تھے“

۳۶۹۴- احمد بن محمد بن فضل صانع، محمد بن اسحق ثقفی، ابو کریب، ابراہیم بن عیینہ اور سعید بن ابراہیم کہتے ہیں:

میرے والد پیٹ اور پنڈلیوں کو کپڑے سے باندھ دیا کرتے اور قرآن پڑھتے جاتے۔

۳۶۹۵- احمد بن محمد بن فضل، محمد بن اسحق، عبید اللہ بن سعد اپنے چچا اور والد ابراہیم بن سعد سے نقل کرتے ہیں:

میرے والد کا ایک حزب سورہ بقرہ سے ”یا ایہا النبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین والمنافقین“ اے پیغمبر خدا سے

ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ ماننا (احزاب: ۱) تک ہوتا۔

۳۶۹۶- احمد بن محمد بن فضل، محمد بن اسحق، عبید اللہ بن سعد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ:

میرے والد سعد بن ابراہیم اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور اثنیسویں کو جب تک ختم قرآن نہ ہو جاتا افطار نہ

کرتے وہ مغرب اور عشاء کے درمیان آخرت کے متعلق سوچتے اور اکثر جب وہ افطار کرتے تو مجھے مساکین کے پاس بھیج دیتے وہ بھی

ان کے ساتھ کھاتے۔

۳۷۹۷- سعد بن ابراہیم کو قراء انتہا درجہ محبوب تھے..... ابو حامد بن جبلة ابو عباس ثقفی، عبید اللہ بن سعد زہری اپنے چچا اور والد

سے نقل کرتے ہیں:

کچھ قراء سعد بن ابراہیم کی عیادت کرنے کے لئے آئے ان میں ابن ہریرہ اور صالح جو تومۃ کے مولیٰ تھے وہ بھی تھے۔ ابن

ہریرہ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں تو حضرت سعد نے کہا:

کیوں روتے ہو؟ انہوں نے کہا: بخدا میں کل کو ایک کہنے والی کی سن رہا ہوں جو کہے گی: واسعداہ!!! حضرت سعد نے کہا:

اگر کوئی کہے بھی تو میں نے بھی چالیس سال تک خدا کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کی“ پھر

حضرت سعد نے فرمایا:

کیا میرے پروردگار نہیں جانتے کہ تم لوگ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو یعنی قراء حضرات۔

حضرت سعد بن ابراہیم کی مسند روایات..... حضرت سعد نے عبید اللہ بن جعفر بن ابی طالب، انس بن مالک، محمد بن

حاطب، ابی امامہ بن سہل سے مسند روایت کیا انہوں نے حضرت ابن عمر کی زیارت کی اور یہ اپنے والد، ابوسلمہ عبید بن عبد الرحمن بن عوف

سعید بن مسیب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، قاسم بن محمد بن ابی بکر، حفص بن عاصم اور نافع سے روایت کرتے ہیں:

۳۶۹۸- ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، حسن بن موسیٰ اشیب، سلیمان بن داؤد ہاشمی، ابراہیم بن سعد اپنے والد سے یہی نقل کرتے

ہیں

۳۶۹۹- محمد بن احمد بن حسین، عبید اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابراہیم بن سعد اپنے والد سعد سے نقل کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن جعفر

بن ابی طالب سے فرماتے تھے:

میں نے حضور ﷺ کو کھجور کے ساتھ ککڑی کھاتے دیکھا۔

یہ حدیث عبد اللہ بن جعفر سے صحیح اور ثابت ہے۔

۳۷۰۰- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، ابراہیم بن سعد اور حضرت انس بن مالک کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ائمہ قریش کے ہیں جب فیصلہ کریں تو انصاف کریں، جب عہد کریں تو وفا کریں۔ جب رحم طلب کیا جائے تو رحم کریں اور جو اس طرح نہ کرے تو اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ ایسے لوگوں سے نہ نفل قبول ہیں نہ فرض۔“
حدیث مشہور اور ثابت ہے حضرت انس سے۔ سعد سے صرف ابن ابراہیم نے روایت کیا ہے۔

۳۷۰۱- فاروق بن عبد الکبیر، ابو مسلم کشی، سلیمان بن حرب، شعبہ، سعد بن ابراہیم، ابوامامہ بن سہل بن حنیف اور حضرت ابوسعید خدری کے حوالہ سے ثابت ہے کہ:

جب بنو قریظہ کے بارے میں حضرت سعد بن معاذ کے قول فیصل کا فیصلہ ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس پیغام بھیجا وہ قریب ہی میں تھے جب وہ آئے تو دراز گوش پر سوار تھے جب قریب پہنچے تو حضور ﷺ نے فرمایا: اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ! راوی فرماتے ہیں وہ حضور کے قریب ہی بیٹھ گئے۔

حضور نے ان سے فرمایا: یہ لوگ آپ کے فیصلے پر اترتے ہیں انہوں نے فرمایا تو میرا فیصلہ ان کے بارے میں یہ ہے کہ جنگ میں حصہ لینے والوں کو قتل کر دیا جائے اور اولاد کو قیدی بنالیا جائے۔ آپ نے فرمایا:

”آپ نے فیصلہ کیا بادشاہ (یعنی اللہ عزوجل) کے فیصلے کے مطابق۔“

حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے امام بخاری نے سلیمان بن حرب اور شعبہ کے طریق سے تخریج کی ہے۔

۳۷۰۲- ابو بکر محمد بن حسین، محمد بن فرج ازرق، عبید اللہ بن موسیٰ، مسعر، سعد بن ابراہیم اپنے والد اور سعد بن ابی وقاص سے نقل کرتے ہیں:

میں نے حضور ﷺ کے دائیں بائیں دو شخص دیکھے جو سفید کپڑوں میں تھے میں نے نہ اس سے پہلے انکو دیکھا اور نہ اس کے بعد۔
حضرت سعد سے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے مسعر سے ابوامامہ نے روایت کیا اور علی بن مسعر، محمد بن بشر، شعبہ ابن اسحق نے بھی روایت کیا۔

۳۷۰۳- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، زکریا ابن ابی زائدہ، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ اور صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ کے حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ابن آدم کی جان قرض کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ قرض ادا کر دیا جائے۔“

۱- مسند الامام احمد ۱۸۳/۳، ۱۱۲۹، ۳۲۱/۳، ۳۲۵، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۲۱/۳، ۱۴۳/۸، ۱۴۴،
والمستدرک ۷۶/۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۲۳/۱، وفتح الباری ۳۲/۷، ۱۱۹/۱۳، والصغیر ۱۵۲/۱، ومجمع
الزوائد ۱۹۲/۵، ۱۹۳،

۲- صحیح البخاری ۸۱/۳، ۴۴/۵، ۷۲/۶، ۱۳۴، وصحیح مسلم، کتاب الجہاد باب ۲۲، وفتح الباری ۳۲۰/۱،
۵۱/۵، ۱۷۷، ۸۱/۵، ۱۱۱/۷، ۴۹/۱۱،

۳- مسند الامام احمد ۵۰۸/۲

حضرت سعد سے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے صالح بن کیسان نے زکریا کی روایت کی طرح اسے روایت کیا سعد بن ابیہ کے طریق سے، ان دونوں کی ثوری اور ابراہیم نے مخالفت کی یہ دونوں سعد بن عمر بن ابی سلمہ عن ابیہ عن ابی ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۷۰۴- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق ثقفی، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، ابن الہباز، سعد بن ابراہیم، حمید بن عبد الرحمن، عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”یکبرہ گناہوں میں سے اپنے والدین کو برا بھلا کہنا ہے“ صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا آدمی اپنے والدین کو برا بھلا کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں کسی کے باپ کو برا بھلا کہتا ہے تو وہ اس کے باپ کو برا بھلا کہتا ہے کسی کی ماں کو برا کہتا ہے وہ اس کی ماں کو برا بھلا کہتا ہے۔

اس حدیث کی صحت پر اتفاق ہے اسے ثوری، شعبہ، مسعر، حماد بن سلمہ، ابراہیم بن سعد وغیرہ نے روایت کیا۔
۳۷۰۵- ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابو طیب محمد بن حمدان نصیبی، ابو حسین رھاوی، یحییٰ بن آدم، مسعر، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، سعید بن مسیب اور حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ

آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر سے پوچھا: کب وتر پڑھتے ہیں انہوں نے عرض کیا: سونے سے پہلے حضرت عمرؓ سے پوچھا: وتر کب پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: نیند سے اٹھ کر آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر سے فرمایا: تمہاری مثال میرے نزدیک اس شخص کی سی ہے جس نے اپنی نذر شروع کی اور اس سے مقصود نوافل ہے۔

اور دوسرے سے فرمایا: آپ نے عمل کیا تو ی لوگوں کے عمل کی طرح“
مسعر سے یہ حدیث غریب ہے اور سعد سے بھی اور شعبہ نے سعد، ابوسلمہ اور سعید سے مرسل روایت کیا یصعب بن مقدم نے مسعر، سعد، سعید وغیرہ سے مرسل روایت کیا۔

۳۷۰۶- حسن بن محمد بن احمد بن کیسان نحوی، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر مقدمی، سلیمان بن داؤد، شعبہ، سعد بن ابراہیم، عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ابن عباسؓ، عبد الرحمن بن عوفؓ سے نقل کرتے ہیں کہ
حضرت عمرؓ نے منیٰ میں خطبہ دینے کا ارادہ کیا تو عبد الرحمن بن عوفؓ نے فرمایا:
”اچھا ہوتا اگر آپ اس کو مدینہ پہنچنے تک موخر کر دیں انہوں نے کہا: ٹھیک ہے مدینہ پہنچے اور خطبہ دیا اپنے خطبہ میں انہوں نے فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے رحم فرمایا ہم نے بھی آپ کے ساتھ رحم کیا۔

حضرت عبد اللہ سے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے اور حضرت سعد سے یہ حدیث غریب ہے اور شعبہ اس میں متفرد ہیں۔
۳۷۰۷- ابو بکر یحییٰ، حسین بن جعفر ققات، ضرار بن صرد، عبد العزیز بن محمد دار و دی، عبد الواحد بن ابی عون، سعد بن ابراہیم، قاسم بن محمد، اور حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے امر میں سے نہیں تو وہ مردود ہے“
عبد الواحد بن ابی عون نے یہ حدیث بیان کی اور سعد سے چند حضرات نے روایت کیا جیسے عبد اللہ بن جعفر مخزومی، ابراہیم بن سعد وغیرہ۔
۳۷۰۸- سلیمان بن احمد، محمد بن حسن بن غسان، ابو حذیفہ، سفیان ثوری، سعد بن ابراہیم، عبد اللہ بن کعب بن مالک، اور کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کی مثال تسمہ کی طرح ہے جس کو ہوا ایک دفعہ یہاں پھینکتی ہے اور دوسری دفعہ وہاں اسکو

۱۔ صحیح البخاری ۳/۸۔ و صحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۴۶۔ و فتح الباری ۱۰/۴۰۳۔

۲۔ صحیح البخاری ۳/۲۴۱۔ و صحیح مسلم، کتاب الاقضية، ۱۷۔ و فتح الباری ۵/۳۰۱، ۱۳/۲۵۳۔

مکمل پچھاڑتی نہیں، اور کافر کی مثال درختوں کے درمیان اس درخت کی طرح ہے جو جڑ پکڑ لے جس کو کوئی چیز پلٹا نہیں دیتی یہاں تک کہ اس کا جڑ سے اکھڑنا ایک ہی دفعہ ہوتا ہے۔

حضرت سعد سے یہ حدیث غریب ہے انہوں نے عبد اللہ سے روایت کی۔

۳۷۰۹- احمد بن قاسم بن ریان، اسحاق بن حسین حربی، ابو حذیفہ، سفیان ثوری، سعد بن ابراہیم، نافع اور حضرت ابن عمر سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اگر عذاب قبر سے کوئی نجات پاسکتا تو سعد بن معاذ یقیناً نجات پالیتے اور پھر اپنی تین انگلیوں کی طرف اشارہ کیا اور انہیں جمع کیا۔ گویا کہ کمی دکھانا چاہتے ہوں۔ پھر فرمایا: بھینچا گیا پھر چھوڑ دیا گیا۔ ۲

اسی طرح اسے ابو حذیفہ نے ثوری عن سعد سے روایت کیا اور غندر وغیرہ نے شعبہ، سعد، نافع، شان، عائشہ سے اس کے مثل روایت کیا۔

(۲۳۴) محمد بن حنفیہ

اپنے وقت کے امام، خطیب، آسمان علم کے شہاب ثاقب ابو القاسم محمد بن حنفیہ ہیں۔

۳۷۱۰- احمد بن محمد بن عبد الوہاب، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیب، ہوزہ بن خلیفہ عوف اعرابی، میمون، وردان سے منقول ہے کہ میں اس جماعت میں تھا جو محمد بن حنفیہ کے ارد گرد ہو گئی تھی اور حضرت ابن زبیر نے ان کو مکہ میں داخل ہونے سے روک رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بیعت نہ کر لیں، انہوں نے بیعت ہونے سے انکار کر دیا۔ جب ملک شام کا ارادہ کیا تو عبد الملک بن مروان نے کہا کہ پہلے بیعت کریں میرے ہاتھ پر۔ ہم ان کے ساتھ چل پڑے اگر وہ قتال کا فرماتے تو یقیناً ہم کرتے ایک دن انہوں نے ہمیں جمع کیا اور کچھ فنی تقسیم کیا پھر اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا: اپنی سواریوں کے پاس جاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور معروفات کو لازم پکڑو اور مسکرات سے اپنے کو بچاؤ۔ تم اپنے موقف پر مضبوط رہو اور دوسرے لوگوں کو چھوڑ دو اور ہمارے امر پر برقرار رہنا جیسا کہ آسمان و زمین قرار پکڑے ہوئے ہیں اس لئے کہ ہمارا معاملہ چمکتے سورج کی طرح واضح ہے۔

۳۷۱۱- محمد بن احمد بن محمد بن عبد الوہاب، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث بن جوہری موسیٰ بن اسماعیل، ابو عون، ابو حمزہ کے حوالہ سے منقول ہے کہ میں محمد بن علی کے ساتھ تھا، حضرت ابن عباس کی وفات کو چالیس سے زائد دن گزر چکے تھے ہم طائف سے ایلہ کو روانہ ہوئے دراصل عبد الملک نے محمد بن علی بن حنفیہ سے عہد لیا تھا کہ جب تک ایک آدمی پر اتفاق نہ ہو جائے وہ اور ان کے اصحاب ان کے پاس آجائیں جب محمد بن علی شام پہنچے تو محمد بن علی کو پیغام بھیجا کہ میرے اصحاب کو امان دو اس نے دے دی۔ انہوں نے کھڑے ہو کر اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر فرمایا:

۱۔ مسند الامام احمد ۳/۳۵۳، ۵/۱۴۲، سنن الدارمی ۲/۳۱۰، والمعجم الكبير للطبرانی ۹/۹۳، والمصنف لابن أبي شيبة ۱۱/۲۰، ۱۳/۲۵۲، ومجمع الزوائد ۲/۲۹۳، ومشكاة المصابيح ۱/۱۵۴، وشرح السنة ۵/۲۲۷، وفتح الباری ۱۰/۱۰۶۔

۲۔ کثر العمال ۶/۳۲۹۵، واتحاف السادة المتقين ۱۰/۳۲۳۶۔

۳۔ طبقات ابن سعد ۵/۹۱، والتاریخ الكبير ۱/۵۶۱، والجرح ۸/۱۶۶، والجمع ۲/۳۳۵، ووفیات الاعیان ۳/۱۶۹، والکاشف ۳/۵۱۴، والنبیر ۱/۹۳، وتاریخ الاسلام ۳/۲۹۴، وسیر النبلاء ۴/۱۱۰، وتهذيب الكمال ۵۳۸۴، (۲۶/۱۳۷)۔

اللہ ہی تمام امور کا والی اور حاکم ہے جو اللہ چاہتے ہیں وہ ہوتا ہے اور جو وہ نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا ہر وہ چیز جو آنے والی ہے قریب ہے تم لوگوں نے جلد بازی کی اور خدا کی قسم! میں تمہاری پشتوں میں ایسے لوگ دیکھ رہا ہوں جو آل محمد کے ساتھ مقاتلہ کرے۔ مشرکین پر آل محمد کا معاملہ مخفی نہیں رہا تھا۔ آل محمد کا معاملہ متاخر رہا اور بخدا! تم میں اسی طرح لوٹ کر آئے گا جس طرح شروع ہوا تھا۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے تمہارے خون کو بننے سے بچالیا۔ تم میں سے جو شخص مامون و محفوظ ہو کر مامون شہر میں داخل ہونا چاہے وہ ضرور ایسا کر لے۔ تو ان کے کچھ اصحاب ان سے علیحدہ ہو گئے اور یہ نو سو آدمی ان کے ساتھ رہ گئے، انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور حج کا جانور ساتھ لے چلے مکہ کو اور ہم بھی ان کے ساتھ ہی تھے۔ جب ہم نے مکہ میں داخل ہونا چاہا تو حضرت ابن زبیر کے گھڑ سوار ہم سے ملے اور ہمیں مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔

حضرت محمد بن حنفیہ نے ان کو پیغام بھیجا کہ میں جب یہاں سے جا رہا تھا تو میں نے آپ سے قتال کا ارادہ تک نہیں کیا اور اب جب لوٹ آیا ہوں تو میرا اب کوئی ارادہ نہیں، ہمیں چھوڑ دیں کہ ہم حج کریں پھر چلے جائیں گے لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور ہمارے جانوروں کو روک دیا محمد بن علی بھی مدینہ چلے گئے اور ہم بھی یہاں تک کہ ابن زبیر کو شہید کر دیا گیا تو وہ مکہ کو نکل کھڑے ہوئے اور ہم بھی ان کے ساتھ تھے تو وہ گھائی (مکہ) پر اترنے اور حج کیا۔ میں نے جوؤں کو محمد بن علی سے گرتے دیکھا، ہم نے جب مناسک ادا کر لیے تو مدینہ لوٹ آئے۔ اس کے بعد محمد بن علی تین مہینے زندہ رہے پھر وفات ہو گئی، رحمہ اللہ۔

۳۷۱۲ - سلیمان بن احمد، ابو خلیفہ، عبید اللہ بن عائشہ، عبد اللہ بن مبارک، حسین بن محمد عمرتی، منذر ثوری سے ثابت ہے کہ محمد بن حنفیہ نے فرمایا:

وہ دانا نہیں ہے جو معروف طریقے سے معاشرت نہ کر سکے۔ جو شخص کہ کوئی چارہ کار نہ پائے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو کشادگی عطا فرماتے ہیں اور نکلنے کا راستہ بتلاتے ہیں۔

۳۷۱۳ - ابو حباب بن جبہ، ابو عباس ثقفی، محمد بن صباح، جریر اور عمرو بن ثابت سے منقول ہے کہ محمد بن حنفیہ نے فرمایا:

تمہارا کیا خیال ہے ہمارا معاملہ تو اس سورج سے زیادہ واضح ہے جلدی نہ کرو اور نہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالو

۳۷۱۴ - ابو حباب، ابو عباس، علی بن سعید بغدادی، ضمیرہ بن ربیعہ، سعید بن حسین کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن حنفیہ نے کہا:

جو شخص اپنی زبان بند رکھے اپنے ہاتھوں کو روکے رکھے تب بھی بنو امیہ کے گناہ مسلمانوں کی تلواروں سے زیادہ بھگتاتے ہیں۔

۳۷۱۵ - احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق، سراج ثقفی، عمر بن حسین، حماد بن سلمہ، علی بن زید، علی بن حسین سے مروی ہے کہ:

روم کے بادشاہ نے عبد الملک بن مروان کو خط لکھا جس میں اسے دھمکیاں دیں اور ڈرایا دھمکایا اور اس سے حلفا کہا: لے آؤ ایک لاکھ خشکی سے اور ایک لاکھ سمندری راستے سے یا پھر جزیہ ادا کرو اس کے تو ہوش اڑ گئے اس نے حجاج کو خط لکھا کہ ایسا کرو کہ محمد بن حنفیہ کو خط لکھو اسے ڈراؤ، دھمکاؤ، وہ جو جواب دیں اس پر مجھے مطلع کرو۔ حجاج نے ایک خط لکھا جس میں اس نے بہت ڈرایا، دھمکایا اور قتل کی دھمکی دی تو محمد بن حنفیہ نے اسے لکھا۔

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے لئے تین سوساٹھ آنکھیں رکھتا ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ مجھے ایسی نظر سے دیکھتا ہے کہ مجھ کو تجھ سے محفوظ رکھے گا۔ حجاج نے یہ خط عبد الملک بن مروان کے پاس بھیج دیا تو عبد الملک نے بعینہ یہی بات روم کے بادشاہ کو بھیج دی اس نے دیکھ کر کہا:

یہ کلمہ نہ تو تم سے نکلا ہے اور نہ تم ایسا لکھ سکتے ہو۔ یہ خانوادہ نبوت میں سے کسی کا ہے۔

۳۷۱۶ - عبد اللہ، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسین، سعید بن عمرو سکونی حمصی، یحییٰ بن ولید، صفوان بن رستم صوری، سفیان ابن سعید



ثوری، ابو یعلیٰ محمد بن حنفیہ سے نقل کرتے ہیں:

پہلے زمانے میں ایک قوم تھی جو بہت زیادہ بحث و مباحثہ کرتی اور کھوج کرید کرتی تھی یہاں تک کہ وہ سرگشتہ اور گمراہ ہو گئے ان میں جب کسی کو پیچھے سے بلایا جاتا تو وہ سامنے سے جواب دیتا اور جب سامنے سے بلایا جاتا تو پیچھے سے جواب دیتا۔

۳۷۱۷- ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ بن مصعب، عبد الجبار بن علاء، مروان بن معاویہ، ربیع بن منذر، اپنے والد منذر سے نقل کرتے ہیں: محمد بن حنفیہ مجھ سے فرمایا: منذر! میں نے کہا: لیلیک! انہوں نے کہا: ہر وہ چیز جس سے اللہ کی رضا مندگی حاصل نہ کی جاتی ہو وہ ختم ہو جاتی ہے

۳۷۱۸- عبد اللہ، ابو حسین بن ابان، ابو بکر بن عیین، حسین بن عبد الرحمن، ابو عثمان مؤذن محمد بن حنفیہ کا قول نقل کرتے ہیں: جس کا نفس اس کے لئے زیادہ مکرم ہو گا دنیا کی اس کے سامنے کوئی قید نہیں ہوگی۔

۳۷۱۹- عبد اللہ، ابو حسین، ابو بکر بن عیین، محمد بن عبد الحمید حضرت محمد بن حنفیہ کے قول نقل کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے جنت کو تمہارے نفوس کی قیمت قرار دیا ہے ان کو اس کے علاوہ کے بدلے نہ بیچو۔

محمد بن حنفیہ نے صحابہ کی ایک تعداد سے روایت نقل کرتے ہیں اور ان سے روایت کھینچنے والوں میں اکثر ان کے بیٹے ہیں اور ان سے روایت کی ہے عمرو بن دینار، منذر ثوری عبد اللہ بن محمد بن عقیل، محمد بن قیس بن مخرمہ نے۔

۳۷۲۰- محمد بن احمد بن حسین، محمد بن علی بن حمیش، ابو شعیب، عبد اللہ بن جعفر رقی، عبد اللہ بن عمرو، یحییٰ بن سعید انصاری زہری، عبد اللہ اور حسن ابی محمد بن حنفیہ حضرت علی سے نقل کرتے ہیں:

حضور ﷺ نے غزوہ خیبر میں نکاح متعہ حرام کیا تھا۔

یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی صحت پر تمام کا اتفاق ہے یحییٰ بن سعید سے حماد بن زید عبد الوہاب ثقفی نے روایت کیا زہری سے معمر مالک، ابن عیینہ، عبید اللہ بن عمر، عبد العزیز بن ابی سلمہ، اسحاق بن راشد نے مختلف روایتوں سے نقل کیا عنتر زہری سے حسین اور عبد اللہ میں اختلاف کرتے ہوئے بعض نے دونوں سے روایت کی ہے اور بعض نے ایک سے اور بن قاسم نے سفیان ثوری، مالک بن انس اور زہری سے نقل کیا ہے۔ ابو سعد سعید بن مرزبان البقال، عبد اللہ عن ابیہ عن علی سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۳۷۲۱- سلیمان بن احمد، فضیل بن محمد ملطی، ابراہیم بن یاسین عجمی، ابراہیم بن محمد بن حنفیہ اپنے والد اور حضرت علی سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوں گے اللہ تعالیٰ ایک رات میں ان کی اصلاح فرمادیں گے یا فرمایا دونوں میں سے“ حضرت محمد سے یہ حدیث غریب ہے وکیع ابن نمیر، ابو داؤد حنفی، یاسین اور محمد نے اسے روایت کیا۔

۳۷۲۲- احمد بن یحییٰ بن زہیر، ابو کریب، یونس بن کبیر، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد، محمد بن علی بن حنفیہ اپنے والد اور داد علی بن ابی طالب گرم اللہ وجہ سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ماریہ (جو حضور ﷺ کے بیٹے ابراہیم کی والدہ تھیں) کے پاس ان کا ایک چچا زاد بہت آتا اور ان کے پاس ہوتا۔ مجھے حضور ﷺ نے فرمایا: یہ تلوار لو اور اس کے پاس جاؤ اور اگر تم اس کو ماریہ کے پاس پاؤ قتل کر دینا۔

میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کے حکم میں ایسا رہوں جیسے بل کا گرم پھار جس کو کوئی شیء واپس نہ لوٹائے یہاں تک کہ میں وہ کام کر گزروں جس کے لئے آپ نے مجھے بھیجا ہے یا ایسا رہوں جیسے ایک موجود آدمی وہ دیکھ لیتا ہے جو غائب آدمی نہیں دیکھ سکتا (یعنی لازماً قتل ہی کروں یا جیسا دیکھوں دینا فیصلہ کروں) آپ نے فرمایا: بلکہ ایسے رہو جیسے موجود شخص کہ وہ کچھ دیکھتا ہے جو غائب شخص نہیں دیکھ

پاتا۔ پس میں نے تلوار کندھے کے ساتھ لٹکائی تو میں نے اس کو ان کے پاس پایا میں نے تلوار سونتی اور اس کی طرف بڑھا اس نے جان لیا کہ میرا ارادہ کیا ہے؟ تو وہ کھجور کے ایک درخت پر چڑھ گیا پھر وہاں سے اپنے آپ کو گدی کے بل گرایا اور اپنی ایک ٹانگ اوپر کر لی میں نے دیکھا تو وہ ذکر کثا ہوا شخص تھا مردوں والی علامت نہ تو زیادہ تھی اور نہ کم (یعنی خنثی تھا) سو میں نے اپنی تلوار نیام میں ڈالی اور حضور کے پاس آیا اور ان کو اس کی خبر دی آپ نے فرمایا: الحمد للہ! وہ اہل بیت سے ایسی چیزیں پھیر دیتا ہے!

یہ حدیث غریب ہے اس سیاق سے مسند نہیں ہے سوائے محمد بن اسحاق کے حدیث کے۔

۳۷۲۳- محمد بن علی بن حبیش، جعفر بن محمد فریابی، ابو جعفر نقیلی، یونس بن راشد، عون بن محمد بن حنفیہ اپنے والد اور دادا کے سلسلہ سند سے نقل کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم ائمہ سرمہ کو لازم پکڑ لو اس لئے کہ یہ بال اگاتا ہے گندگی دور کرتا ہے اور بینائی کو صاف کرتا ہے۔

۲

ابن حنفیہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف عون اور عون سے صرف یونس نے اسے روایت کیا۔

۳۷۲۴- سلیمان بن احمد، محمد بن محمد بن عقبہ شیبانی، حسین بن علی، محمد بن حنفیہ، حضرت علیؑ کے حوالہ سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ نے مالداروں کے مال میں فقراء کا اتنا حصہ رکھا ہے جو ان کی گنجائش کے مطابق ہے اگر وہ یہ روکیں گے یہاں تک کہ وہ بھوکے رہ جائیں یا ننگے ہو جائیں یا مشقت میں پڑ جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سے سخت حساب لیں گے اور انکو شدید ترین عذاب ہوگا۔

محمد بن حنفیہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے۔

۳۷۲۵- محمد بن احمد بن حسین، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد الاعلیٰ بن حماد، داؤد بن عبد الرحمن عطار، ابو عبد اللہ مسلم رازی، ابو عمرو بجلي، عبد الملک بن سفیان ثقفی، ابو جعفر محمد بن علی، محمد بن حنفیہ اور ان کے والد کی اس طویل سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مؤمن محتاج توبہ کرنے والے بندہ کو پسند فرماتا ہے۔

محمد بن حنفیہ کے طریق سے حدیث غریب ہے اور داؤد عطار اس میں متفرد ہیں۔

۳۷۲۶- حضور ﷺ کی شفاعت کا حق ہونا..... ابو بکر طلحی، جعفر بن محمد بن عمران، محمد بن احمد بن یزید بصری، عمرو بن عاصم حرب بن شریح کہتے ہیں میں نے ابو جعفر محمد بن علی بن حسین سے کہا: آپ پڑھا ہو جاؤں۔ آپ کی کیا رائے اس شفاعت کے متعلق جس کا اہل عراق تذکرہ کرتے ہیں کیا یہ حق ہے؟ انہوں نے پوچھا: کونسی شفاعت میں نے کہا: مجھے میرے چچا ابن محمد بن علی بن حنفیہ نے حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہوئے یہ حدیث بتائی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت کے لئے شفاعت کروں گا یہاں تک کہ اللہ عزوجل مجھے کہیں گے: اے محمد! کیا آپ راضی ہو گئے؟ میں کہوں گا ہاں یا اللہ! میں راضی ہو گیا۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: اے اللہ عراق: تم لوگ کہتے ہو کہ سب سے زیادہ امید دلانے والی آیت کتاب اللہ میں یہ ہے: "یا عبادى الذين اسرفوا على انفسهم"

۱- مجمع الزوائد ۴/۳۲۹. وکنز العمال ۱۳۵۹۳. والاحادیث الصحیحة ۱۹۰۴.

۲- المستدرک ۴/۲۰۷. والممعجم الکبیر للطبرانی ۱/۶۷. ومجمع الزوائد ۵/۹۶. وسنن ابن ماجہ ۳۳۹۵. وسنن الترمذی ۱۷۵۷.

۳- أمانی الشجرى ۲/۱۷۰. وتاریخ بغداد ۵/۳۰۸. والجامع الکبیر ۳۸۸۵. وکنز العمال ۱۵۸۸۳.

۴- کنز العمال ۱۹۱۱۹. ۹۲۳۹. وکشف الخفا ۱۱/۲۹۱.

۵- مجمع الزوائد ۱۰/۳۷۷. والدر المنثور ۶/۳۶۱. والترغیب والترہیب ۳/۳۳۶. واتحاف السادة المتقین ۹/۷۵.

وکنز العمال ۳۹۷۵۸.

لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا (الزمر: ۵۳) اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہونا خدا تو سب گناہ بخش دیتا ہے تو میں نے کہا: ہاں، ہم یہ کہتے ہیں انہوں نے فرمایا: لیکن ہم اہل بیت کہتے ہیں کہ سب سے زیادہ امید دلانے والی آیت یہ ہے ”وَلَسَوْفَ يَعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ“ اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔

(الحجی ۵) اور یہ شفاعت ہی ہے۔

ہم نے اسے صرف حرب بن شریح کے طریق سے نقل کیا اور ان سے صرف عمرو بن عاصم نے روایت کیا۔

۳۷۲۷- ابو بکر بن خلاد، محمد بن احمد بن نصر ترمذی، ابراہیم بن منذر، ہشام بن سلیمان، ابراہیم بن یزید مکی، عمرو بن دینار، حسن بن محمد اپنے والد اور حضرت علی کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

جاؤ لوگوں میں اعلان کرو اللہ کی طرف سے نہ کہ اس کے رسول کی طرف سے کہ اللہ تعالیٰ پیری کے درخت کاٹنے والے پر لعنت فرماتے ہیں۔

حسن محمد بن حنفیہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف عمرو بن عاصم نے نقل کیا اور یہ جوزی سے معروف ہیں۔

۳۷۲۸- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبد الواحد بن عتاب، عنبسہ بن عبد الرحمن، علاق، محمد بن علی بن حنفیہ حضرت علی سے حضور ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں: کرسی بھی موتی ہے اور قلم بھی موتی ہے اور قلم کی طوالت سات سو سال کی ہے اور کرسی کا طول جاننے والے ہی جان سکتے ہیں۔

محمد بن علی کے طریق سے حدیث غریب ہے اور عنبسہ علاق سے اس میں متفرد ہیں اور یہ ابو مسلم سے معروف ہیں۔

۳۷۲۹- حبیب بن حسن، ابو شعیب حرائی، عبد الاعلیٰ، حماد بن سلمہ، عبد اللہ بن محمد بن عقیل، محمد بن حنفیہ، معاویہ بن ابی سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عمری جائز ہے اس کے لئے جس کو دیا ہے۔

اور یہ حدیث ثابت ہے حضور ﷺ سے اس سند کے علاوہ سند سے اور یہ محمد بن حنفیہ کے طریق سے غریب ہے اور اس میں ابن عقیل متفرد ہیں اور ابن عقیل سے احمد بن اسحاق وغیرہ نے نقل کیا۔

(۲۳۵) محمد بن علی باقر

ان خوش قسمت ہستیوں سے جنہوں نے دین اور ابوة کو جمع کیا۔ خاشع اور صابر بیدار دل اور ذاکر، جنہوں نے اپنے آنسو بہائے اور جھگڑوں اور لڑائیوں سے منع کیا نام ان کا ابو جعفر محمد بن علی باقر ہے۔

۳۷۳۰- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ بن محمد، اسحاق بن موسیٰ، عبد السلام بن حرب، حلف بن حوشب، حضرت ابو جعفر محمد بن علی

۱۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۴۰/۶۔

۲۔ مسند الفردوس للدیلمی ۴۹۳۹۔ والدر المنثور ۲۳۸/۱۔

۳۔ صحیح البخاری ۲۱۶/۳۔ وصحیح مسلم، کتاب الہیات، ۳۰، ۳۲۔ وفتح الباری ۲۳۸/۵۔

۴۔ التاریخ الکبیر ۱/۵۶۳۔ وطبقات ابن سعد ۳۲۰/۵۔ والجرح ۸/۱۱۷۔ وتاریخ بغداد ۵۴/۳۔ والجمع ۲۲۶/۲۔

۵۔ سیر النبلاء ۳/۴۰۱۔ والکاشف ۳/۵۱۳۸۔ وتهذیب الکمال ۵۴/۵۳۷۸ (۱۳۶/۲۶)۔

۶۔ وہ مکان یا زمین جس کو زندگی بھر کے لئے مجھے دیا جائے۔

سے نقل کرتے ہیں:

ایمان دل میں راسخ ہوتا ہے اور یقین کو خطرات لاحق رہتے ہیں جب یقین کا گزردل پر ہوتا ہے تو وہ لوہے کے ٹکڑوں کی طرح ہوتا ہے اور جب وہ اس سے نکلتا ہے تو وہ پرانے پتھر کی طرح ہوتا ہے۔

۳۷۳۱- عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسین، ابوربیع، عبداللہ بن وہب، ابراہیم بن خلیط، عمر مولیٰ عفرۃ اور محمد بن علی سے منقول ہے: انہوں نے فرمایا:

جتنا کچھ تکبر انسان کے دل میں داخل ہوتا ہے اتنا ہی اس کی عقل گھٹ جاتی ہے جتنا کہ تکبر داخل ہوا ہے چاہے قلیل ہو یا کثیر۔

۳۷۳۲- قول باری تعالیٰ ”لولا ان رای برہان ربہ“ کی تفسیر..... محمد بن احمد بن حماد بن سفیان، محمد بن عمران ہمدانی، عبدالرحمن بن منصور حارثی، احمد بن عیسیٰ علوی، ابن فذیک، عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی سے منقول ہے کہ

میں اپنے ماموں محمد بن علی کے پاس بیٹھا تھا ان کے پاس تھکی بن سعید اور زبیعہ الرائی بھی بیٹھے تھے کہ دربان آیا اور کہا عراق کے کچھ لوگ آئے ہیں تو ابوالخلس سمعی، جابر جعفی، عبداللہ بن عطاء، حکم بن عیینہ اندزائے اور باتیں کرنے لگے:

محمد علی جابر آئے اور کہا: اہل عراق کے فقہاء اللہ عزوجل کے اس قول کے بارے میں کیا روایت کرتے ہیں ”والنقد ہمت بہ“

وہم بہا لولا ان رای برہان ربہ“ اور عورت نے ان کا قصد کیا اور انہوں نے اس کا قصد کیا اگر وہ اپنے پروردگار کی نشانی نہ

دیکھتے۔ انہوں نے کہا: حضرت یعقوب علیہ السلام نے دیکھا کہ انگوٹھا چبار ہے ہیں آپ نے فرمایا: نہیں مجھے والد نے دادا اور حضرت علی

سے نقل کرتے ہوئے بتلایا کہ انہوں نے ارادہ کیا کہ ازار بند کھولیں تو زلیخا نے ایک بت پر بنوہتیوں اور یا قوت سے لدا ہوا تھا سفید کپڑا

ڈال لیا حضرت یوسف نے پوچھا: کیا کر رہی ہو؟ وہ کہنے لگی! میں اپنے معبود سے حیا کرتی ہوں کہ مجھے اس حالت میں دیکھ لے تو حضرت

یوسف نے فرمایا: تم بت سے حیا محسوس کر رہی ہو جو نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے اور میں حیا چاہ کر وہ اپنے اس پروردگار سے جو ہر اس شخص پر

نگہبان ہے جو وہ کیا کرتا ہے پھر فرمایا: خدا کی قسم! تم مجھ سے اپنی خواہش پوری نہ کر سکو گے بس یہی وہ برہان ہے جو انہوں نے دیکھا۔

۳۷۳۳- عثمان بن محمد عثمانی، حسین بن ابی حسن ابوعلیٰ رودباری، ابوعباس مسروق، بشر بن حارث، ابن داؤد، سفیان ثوری اور منصور،

محمد بن علی بن حسین سے انکا قول نقل کرتے ہیں:

مالداری اور عزت مؤمن کے دل میں گھومتے رہتے ہیں جب اس جگہ پہنچتے ہیں جہاں توکل ہوتا ہے تو اس کو اپنا مستقر بنا لیتے

ہیں۔

۳۷۳۴- محمد بن علی بن حبیش، میمون بن محمد بن سلیمان، محمد بن عباد، عبدالسلام بن حرب، زیاد بن خثیمہ، ابو جعفر سے نقل کرتے

ہیں: مصیبتیں اور عذاب مؤمن اور غیر مؤمن دونوں کو پہنچتے ہیں ذکر کرنے والے کو نہیں پہنچتے:-

۳۷۳۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن سوار، ابوبلال اشعری، محمد بن مروان، ثابت بن محمد بن حسین سے اللہ عزوجل کے قول ”اولئک

یجزون العرفۃ بما صبروا“ (الفرقان: ۷۵) ان صفات کے لوگوں کو ان کے صبر کے بدلے اونچے اونچے محل دئے جائیں گے

کے بارے میں نقل کرتے ہیں دنیا میں فقر اختیار کرنے کی وجہ سے۔

۳۷۳۶- حبیب بن حسن، عبداللہ بن صالح بخاری، احمد بن محمد بن محمد بن سعید صیرفی، محمد بن کثیر کوفی، ابو حمزہ ثمالی، ابو جعفر سے اللہ عزوجل

کے قول ”وجزاہم بما صبروا جنة وحریرا“ اور ان کے صبر کے بدلے ان کو بہشت (کے باغات) اور ریشم کے ملبوسات عطا

کرے گا (الدہر: ۱۲) کے بارے میں نقل کرتے ہیں ”بوجہ ان کے صبر کرنے کے فقر پر اور دنیا کی مصیبتوں پر“

۳۷۳۷- عبد اللہ، ابو حسن احمد بن محمد بن ابان، عبد اللہ بن محمد، سلمہ بن شعیب، عبد اللہ بن عمرو اسطی، ابو رجیع اعرج، شریک اور جابر جعفی کہتے ہیں: مجھ سے محمد بن علی نے کہا: اے جابر! میں غمگین ہوں اور میرا دل پراگندہ ہے میں نے کہا: آپ کیوں غمگین ہیں اور کیوں ہیں پراگندہ دل؟ انہوں نے فرمایا:

جس کا دل صاف اور خاص ہو اور اس میں اللہ کا دین داخل ہو جائے تو وہ اس کو ماسوا سے غافل کر دیتا ہے اے جابر! دنیا کیا ہے؟ اور کیا اس کی وقعت ہے؟ یہ تو بس یا تو سواری ہے جس پر تم سوار ہو یا کپڑے ہیں جو تم نے پہن لئے یا کوئی عورت ہے جس کو تم نے پایا۔ جابر! مؤمن کبھی اس پر خوش نہیں ہوئے کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں اور نہ کبھی وہ بے خوف ہوئے آخرت کے آنے سے اور نہ وہ اللہ کے ذکر سے بہرے ہوئے ان فتنوں کی وجہ سے بے خوف ہوئے آخرت کے آنے سے اور نہ وہ اللہ کے ذکر سے بہرے ہوئے ان فتنوں کی وجہ سے جو انہوں نے اپنے کانوں سے سنے اور نہ وہ اندھے ہوئے اللہ کے نور سے اس زینت کی وجہ سے جو انہوں نے دیکھی۔

بس وہ نیکو کاروں کا ثواب لے گئے۔ بیشک بقویٰ والے دنیا والوں سے زیادہ آسانی میں ہیں بوجھ کے اعتبار سے اور ان سے زیادہ تمہارے معاون ہیں اگر تم ان کو بھول گئے تو وہ تمہیں یاد رکھیں گے اور اگر تم ان کو یاد کرو تو وہ تمہاری اعانت کریں گے۔ انہوں نے اپنی محبتوں کو قطع کر دیا اللہ کی محبت کی بناء پر اور انہوں نے اللہ عزوجل اور اس کی محبت کو دل کی آنکھوں سے دیکھا، اللہ کی حق بات کہنے والے اور اللہ کے امر کو قائم کرنے والے اور اپنے آقا کی اطاعت کی وجہ سے دنیا سے بے زار ہو گئے اور انہوں نے یقین کر لیا کہ یہی ان کے لئے بہتر ہے تو دنیا ایسی ہو گئی جیسے ابھی تم ایک جگہ اترے اور وہاں سے کوچ کر گئے یا اس مال کی طرح جس کو تم نے نیند میں پایا اور پھر تمہاری آنکھ کھلی تو کچھ بھی نہ تھا اور اللہ تعالیٰ سے حفاظت طلب کرو دین اور اس کی حکمت کی“

۳۷۳۸- احمد بن اسحاق، جعفر بن محمد بن شریک، محمد بن سلیمان، ابو یعقوب قوام کہتے ہیں کہ

میں نے ابو جعفر محمد بن علی کو پہلی ازاز پہنے دیکھا وہ ہر دن میں فرض نمازوں کے ساتھ پچاس رکعتیں پڑھا کرتے تھے“

۳۷۳۹- حسن بن عبد اللہ بن سعید، عبد العزیز بن سحلی جلودی، محمد بن زکریا، قیس بن حفص، حسین بن حسن سے منقول ہے کہ محمد بن علی فرماتے: ”کینوں کا سلام بس گندی گفتگو ہے“

۳۷۴۰- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، ابو احوص، منصور، محمد بن علی کا قول نقل کرتے ہیں:

”ہر چیز کے لئے آفت ہوتی ہے اور علم کی آفت اسے بھول جانا ہے“

۳۷۴۱- حبیب بن حسن، ابو بکر محمد بن صیرفی، زہیر بن محمد، موسیٰ بن داؤد، مندل حیان، سعد اسکافی، ابو جعفر محمد بن علی سے منقول ہے کہ: ”ایک عالم جس کے علم سے فائدہ اٹھایا جائے ہزار عابدوں سے افضل ہے“

۳۷۴۲- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، ابو بکر بن عیاش، سعد اسکافی، ابو جعفر بن علی سے نقل کرتے ہیں کہ

بخدا! ایک عالم کی موت اہلینس کو ستر عابدوں کی موت سے زیادہ پسند ہے“

۳۷۴۳- احمد بن محمد، محمد بن عثمان، عباد بن یعقوب، یونس بن ابی یعقوب اپنے بھائی کے واسطے سے ابو جعفر بن علی سے نقل کرتے ہیں:

ہمیں تین اصناف نے بوڑھا کر دیا ایک وہ قسم جو کہ ہمارے ساتھ کھانا کھاتے ہیں لوگوں میں سے دوسری وہ جو شیشے کی طرح ٹوٹ جاتی ہے اور تیسری وہ جو سرخ سونے کی طرح ہے جب بھی آگ میں ڈالو تو اور زیادہ عمدہ ہو جاتا ہے“

۳۷۴۴- احمد بن محمد بن مقسم، درید ریاشی، اسمعیل نقل فرماتے ہیں کہ محمد بن علی نے اپنے بیٹے سے فرمایا:

پیارے بیٹے! سستی اور بے قراری سے بچنا اس لئے کہ یہ دونوں ہر شر کی چابی ہیں اس لئے کہ اگر سستی دکھاؤ گے تو حق ادا نہیں کر سکو گے اور اگر بے قراری دکھاؤ گے تو حق پر ضرب نہیں کر سکو گے۔“

۳۷۴- عبد اللہ بن محمد، احمد بن جبارود، ابوسعید اشج، ابو خالد احمر، حجاج ابو جعفر سے نقل کرتے ہیں:

تین اعمال زیادہ شدید ہیں: اللہ کا ذکر ہر حال میں، اپنے آپ سے انصاف اور بھائی کے ساتھ مال کے معاملے میں وسعت قلبی۔

۳۷۵- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یوسف بن ضحاک، محمد بن یزید، محمد بن عبد اللہ قرشی، محمد بن عبد اللہ زبیری، ابو حمزہ ثمالی، ابو جعفر محمد بن علی فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے وصیت فرمائی

پانچ آدمیوں کے ساتھ نہ رہنا اور نہ ان سے باتیں کرنا اور نہ راستے میں ان کے ساتھ گفتگو کرنا میں نے کہا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں وہ پانچ اشخاص کون ہیں؟ انہوں نے کہا:

”فاسق کے ساتھ نہ اٹھنا نہ بیٹھنا اس لئے کہ وہ تجھے ایک لقمہ یا اس سے بھی کم کے بدلے میں بیچ دے گا میں نے کہا ایک لقمہ سے کم سے کیا مراد ہے فرمایا: وہ لقمہ کی طمع کرے گا پھر اس سے بھی محروم رہے گا میں نے کہا: محترم! دوسرا کون ہے فرمایا: بخیل کے پاس نہ اٹھنا بیٹھنا اس لئے کہ وہ ایسے وقت میں مال روک لے گا تجھ سے جب تجھ کو حاجت ہوگی۔ میں نے کہا: تیسرا کون ہے؟ فرمایا: جھوٹے کے ساتھ میل ملاپ نہ رکھنا اس لئے کہ وہ شراب کی طرح ہے قریب کو دور اور دور کو قریب کر دیتا ہے میں نے کہا: والد بزرگوار! چوتھا کون ہے؟ فرمایا: احمق سے بچنا اس لئے کہ وہ چاہے گا کہ تجھے نفع پہنچائے وہ تمہیں نقصان دے بیٹھے گا میں نے کہا: پانچواں؟ رشتہ داری کا تعلق ختم اور قطع کرنے والوں کے ساتھ میل جول نہ رکھنا اس لئے کہ ایسے شخص کو میں نے کتاب اللہ میں تین مقامات پر ملعون پایا ہے“

۳۷۶- حبیب بن حسن، ابوشعیب حرانی، خالد بن یزید، ابوداؤد کہتے ہیں میں نے محمد بن علی... سنا:

جب تم قاری کو دیکھو کہ وہ مالداروں سے محبت رکھتا ہے تو وہ دنیا دار ہے اور جب تم دیکھو کہ بادشاہ کو لازم پکڑے ہوئے ہے تو وہ چور ہے۔“

۳۷۷- محمد بن احمد جرجانی، عمران بن موسیٰ سختیانی، عثمان بن ابی شیبہ، مالک بن اسماعیل، مسعود بن سعد جعفی، جابر اور حضرت ابو جعفر سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے دلوں میں رعب ڈالتے ہیں جب ہمارا قائم مقام کھڑا ہوگا اور مہدی ظاہر ہوں گے تو ایک شخص تیسرے سے زیادہ جرأت مند اور نیزہ سے زیادہ تیز ہوگا۔“

۳۷۸- محمد بن احمد، عمران بن موسیٰ، عثمان بن ابی شیبہ، مالک بن اسماعیل، مسعود بن سعد، جابر، حضرت ابو جعفر سے نقل کرتے ہیں: وہ ہماری جماعت میں ہے جو اللہ کی اطاعت کرنے۔“

۳۷۹- ابراہیم بن احمد بن حصین، ابو حصین قاضی، عون بن سلام، غنہ بن مخلد عابد، جعفر بن محمد بن علی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں: جھگڑے سے بچو! اس لئے کہ یہ دلوں کو فاسد کر دیتا ہے اور نفاق کو پیدا کر دیتا ہے۔“

۳۸۰- مخلد بن جعفر دمشق، حسین بن ابی احوص، احمد بن یونس ابوشہاب، لیث، حکم، حضرت ابو جعفر کا قول نقل کرتے ہیں: ”الدین یخوضون فی آیات اللہ“ میں جھگڑالو لوگ مراد ہیں۔“

۳۸۱- محمد بن علی بن حبیش، ابراہیم بن شریک اسدی، عقبہ بن مکرم، یونس بن بکیر، ابو عبد اللہ جعفی، عروہ بن عبد اللہ کہتے ہیں: میں نے ابو جعفر محمد بن علی سے تلوار کو مزین کرنے کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا:

”اس میں کوئی حرج نہیں حضرت ابو بکر صدیق نے اپنی تلوار کو مزین کیا تھا میں نے کہا۔ آپ بھی صدیق کہتے ہیں؟ یہ سن کر وہ اچھل پڑے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے فرمایا: ہاں صدیق! جو ان کو صراحتاً لیتے نہ کہے، نہ سچا کرے اللہ اس کا قول دنیا میں اور آخرت میں۔“

۳۷۵۳- محمد بن علی بن حشیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، عمرو بن شمر اور حضرت جابر سے مروی ہے کہ مجھ سے محمد بن علی نے کہا: اے جابر! مجھے خبر ملی ہے کہ عراق میں کچھ لوگ ہیں جو گمان کرتے ہیں کہ وہ ہم سے محبت کرتے ہیں اور وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کو کچھ برا بھلا کہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو اس کام کا حکم دیا ہے ان کو یہ بات پہنچا دو کہ میں اللہ کے روبرو ان سے بری ہوں۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر مجھے زمام کار دے دی جائے تو میں اللہ کا تقرب حاصل کروں ان کے خون سے اور مجھے محمدؐ کی شقاوت نصیب نہ ہو اگر میں ان (ابوبکر و عمرؓ) کے لئے دعائے خیر اور دعائے رحمت نہ کروں۔ یہ اللہ کے دشمن ان دو حضرات سے بے زار ہیں۔“

۳۷۵۴- محمد بن عمر بن سالم، عباس بن احمد بن عقیل، منصور بن ابی مزاحم، شعبہ خیاط مولیٰ جابر جعفی سے منقول ہے کہ جب میں نے ابوجعفر محمد بن علی کو رخصت کیا تو انہوں نے مجھ سے کہا: اہل کوفہ کو یہ بتلا دو کہ میں بری ہوں ان سے جو ابوبکرؓ و عمرؓ پر تبری کرتے ہیں۔“

۳۷۵۵- محمد بن علی بن حشیش، ابراہیم بن شریک، عقبہ بن مکرم، یونس بن بکر اور محمد بن اسحاق سے ابوجعفر محمد بن علی کا قول مروی ہے: جو شخص حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ کی فضیلت کو نہ پہچانے تو وہ سنت نبویؐ سے جاہل شخص ہے۔

۳۷۵۶- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق سراج، ابوہمام، عیسیٰ بن یونس، عبد الملک بن ابی سلیمان کہتے ہیں میں نے ابوجعفر محمد بن علی سے اللہ عزوجل کے اس قول کے بارے میں پوچھا: ”وَلِيَكُمُ اللَّهُ رَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يَقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ“ تمہارے دوست تو خدا اور اس کے پیغمبر اور مومن لوگ ہی ہیں جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور (خدا کے آگے) جھکتے ہیں۔ (المائدہ ۵۵) انہوں نے فرمایا:

اس سے اصحاب محمد مراد ہیں ”لوگوں نے کہا: حضرت علی مراد ہیں؟ فرمایا: حضرت علی ان میں سے ایک ہیں۔“

۳۷۵۷- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن ابان، عبد اللہ بن نمیر، خالد بن دینار سے مروی ہے کہ:

”حضرت ابوجعفر جب ہنستے تو فرماتے: اے اللہ! مجھ سے ناراض نہ ہونا“

۳۷۵۸- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن محمد بن ابی میمون، ابو مالک جعفی، عبد اللہ بن عطاء سے نقل کرتے ہیں:

میں نے علماء میں سے کسی کا علم ابوجعفر سے بڑھ کر نہیں دیکھا میں نے حاکموں کو ان کے سامنے طالب علم بنے بیٹھے دیکھا ہے۔

۳۷۵۹- ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحاق ثقفی، ابو عباس سراج، قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، جعفر بن محمد کہتے ہیں:

میرے والد کی انگلی پر نقش تھا ”الْقُوَّةُ لِلَّهِ جَمِيعًا“ (تمام قوت اللہ کی ہے)

۳۷۶۰- احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد قرشی، احمد بن محمد کہتے ہیں: مجھ سے محمد بن علی نے کہا:

میرا ایک بھائی تھا جو میری نگاہوں میں عظیم تھا اور اس کی عظمت کی وجہ اس کی آنکھوں میں دنیا کی بے وقعتی تھی۔

۳۷۶۱- عبد اللہ اصفہانی، ابو حسن عبدی، ابوبکر بن عبید اموی، محمد بن ادریس، سوید بن سعید، موسیٰ بن عمیر، جعفر بن محمد اپنے والد محمد بن علی سے نقل کرتے ہیں کہ وہ آدھی رات کو کہا کرتے: اے اللہ! آپ نے حکم دیا اور میں نے نہ مانا اور آپ نے منع کیا میں نے نہ مانا، یہ بندہ آپ کے سامنے ہے اور کوئی عذر بھی نہیں۔“

۳۷۶۲- عبد اللہ احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن ابی دنیا، سوار بن عبد اللہ، محمد بن مسعر، محمد بن علی کے صاحبزادے جعفر نقل کرتے ہیں کہ

میرے والد کا ایک خچر کھو گیا انہوں نے کہا:

اگر اللہ تعالیٰ دوبارہ لوٹا دے تو میں اس کی ایسی تعریف کروں گا کہ وہ راضی ہو جائے گا تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اللہ تعالیٰ نے

وہ ملا دیا اس کی زین اور اس کی لگام کے ساتھ اس پر سوار ہوئے اور جب اس پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے سمیٹ لئے تو اپنا سر آسمان کو اٹھایا اور کہا: الحمد للہ! اس پر مزید کچھ نہیں کہا ان سے جب کہا گیا اس بارے میں تو انہوں نے کہا: کیا میں نے کچھ چھوڑ دیا اور کچھ باقی رکھا میں نے تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے کر دی ہیں“

۳۷۶۳- ابو عبد اللہ مہدی بن ابراہیم بن مہدی، محمد زکریا غلابی، عبد اللہ بن محمد بن مبارک محمد بن علی بن حسین سے منقول ہے کہ: جس کو اخلاق اور نرمی دے دی گئی اسے تمام خیر اور راحت دی گئی اور دنیا اور آخرت میں اس کی حالت بہتر ہوگی اور جو اخلاق اور نرمی سے محروم کر دیا گیا تو اس کے لئے شرکار راستہ کھلا ہے اور مصیبت کا بھی ہاں یہ کہ اللہ ہی بچالیں“

۳۷۶۴- عبد اللہ، ابو حسن عبدی، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، سعید بن سلیمان، اسحاق بن کثیر اور عبید اللہ بن ولید کہتے ہیں: مجھ سے ابو جعفر محمد بن علی نے کہا: کیا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی جیب میں ہاتھ ڈالتا ہے اور لے سکتا ہے جتنا اس کو ضرورت ہے؟ ہم نے کہا: نہیں فرمایا:

پھر تم بھائی نہیں ہو جیسے تم گمان کرتے ہو“

۳۷۶۵- عبد اللہ، ابو حسن، ابو بکر بن عبید، عبد الرحمن بن صالح، حکم بن یعلیٰ قاسم بن فضل حضرت ابو جعفر کا قول نقل کرتے ہیں: اپنے بھائی کے دل میں محبت کو پہچان لو گے اس محبت سے جو تمہارے دل میں اس کے لئے ہے“

۳۷۶۶- عبد اللہ بن محمد بن زکریا: سلمہ بن شیب، سہل بن عاصم، عبد اللہ بن عمرو اسطی، ابو ربیع اعرج، شریک جابر کہتے ہیں: مجھ سے محمد بن علی نے فرمایا: جابر دنیا کو ایک پڑاؤ جانو، جہاں تم اترے اور پھر کوچ کر جاؤ گے یا اس مال کی طرح جو تم نے غیند میں پایا اور جب بیدار ہوئے تو کچھ بھی نہ تھا۔ دنیا غفلتوں اور اللہ تعالیٰ پر یقین کرنے والوں کے لئے ایک سایہ کی طرح ہے بس اس دین اور حکمت کی حفاظت کرو جو اللہ نے تمہارے کو عطا کیا ہے۔

۳۷۶۷- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اسماعیل بن موسیٰ حاسب، عبد الملک بن عبد ربہ طائی حصین بن قاسم، ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن علی نے کہا:

چڑیا چھبھار ہی تھیں انہوں نے کہا: ابو حمزہ! جانتے ہو یہ کیا کہہ رہی ہیں؟ میں نے کہا نہیں انہوں نے فرمایا: اپنے رب کی تسبیح بیان کر رہی ہیں اور آج کے دن کی روزی طلب کر رہی ہیں۔

۳۷۶۸- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ عمرو بن دینار محمد بن علی کا قول نقل کرتے ہیں: ہم اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں اپنی پسندیدہ چیزوں میں اور جب ایسی بات واقع ہو جس کو ہم پسند نہیں کرتے تو ہم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے اس چیز میں جس کو وہ پسند کرتا ہے“

۳۷۶۹- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، علی بن محمد بن حسن، علی بن محمد بن ابی خلیب، اسماعیل بن ابان، صباح مزی، ابو حمزہ، ابو جعفر محمد بن علی فرماتے ہیں:

اللہ کے ہاں سب سے محبوب چیز یہ ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور قضاء کو دعا ہی رد کر سکتی ہے اور نیکی میں سب سے جلد ثواب والی نیکی صلہ رحمی ہے اور گناہ جو جلدی عقوبت اور سزا کو کھینچ لائے وہ بغاوت ہے اور انسان میں یہ عیب کافی ہے کہ وہ دوسرے میں ایسا عیب نکالے جو اس میں ہے اور وہ اس سے اندھا ہے اور لوگوں کو اس چیز کا امر کرے جس سے خود منہ نہیں پھیر سکتا اور اپنے ہم نشین کو تکلیف دے لایعنی باتوں سے“

۳۷۷۰- عبد اللہ اصفہانی، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد اموی، ابراہیم بن یعقوب یوسف بن مسلم، خالد بن یزید قسری، ابو حمزہ ثمالی

حضرت ابو جعفر سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمرؓ کے ساتھ ہو گیا مکہ تک کے لئے وہ راستے ہی میں مر گیا حضرت عمرؓ راستے میں رک گئے اسکی نماز جنازہ پڑھی اور اسے دفن کر دیا۔ کوئی دن نہیں گزرتا تھا کہ حضرت عمرؓ نہ کہتے ہوں

وہ پہنچا ایسے امر تک کہ اس سے کم کی امید رکھتا تھا اور اس امید سے پہلے ہی اس کا انتقال ہو گیا۔“

۳۷۷۱- علی بن احمد بن علی مصیسی، احمد بن خلید حامی، ابو نعیم، بسام صیرفی کہتے ہیں میں نے ابو جعفر محمد بن علی سے قرآن کے بارے میں سوال کیا: انہوں نے فرمایا: اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے۔“

۳۷۷۲- ابو القاسم زید بن ابو بلال مقری، ابی حارث کلابی، عباس بن عبد العظیم رویم بن یزید، عبد اللہ بن عباس خراز، یونس بن بکیر، جعفر بن محمد بن علی بن حسین، عبد اللہ بن محمد بن علی بے منقول ہے کہ علی بن حسین سے قرآن کے متعلق پوچھا گیا انہوں نے فرمایا: نہ تو خالق ہے نہ مخلوق وہ تو بس خالق کا کلام ہے۔“

حضرت ابو جعفر محمد بن علی نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے مسند روایت کیا اور ابو جعفر نے ابن عباس اور ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے اور ابو سعید خدری، انس، حسین، حسن سے بھی اور سعید بن مسیب اور عبید اللہ بن ابی رافع سے مسند روایت کی ہے اور ابو جعفر سے تابعین نے روایت کیا ہے جیسے عمرو بن دینار، عطاء بن ابی رباح اور احمد اعلام نے بھی جیسے ابن جریج، لیث نے۔

۳۷۷۳- احمد بن قاسم بن ریان، محمد بن یونس بن موسیٰ قرشی، ابو حذیفہ بن مسعود، سفیان بن سعید ثوری، جعفر بن محمد بن علی اپنے والد اور حضرت جابرؓ سے نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے نفاس والی عورتوں کو حکم دیا احرام باندھنے کا اور یہ کہ وہ اپنے اوپر پانی بہالیں (غسل کر لیں)

فریابی نے ثوری سے روایت کیا اور امراء کے الفاظ سے روایت کی یعنی اسما بنت عمیس کو حکم دیا گیا۔

۳۷۷۴- حضور ﷺ کا خطبہ دینے کا انداز..... محمد بن احمد، حسن بن سفیان، عتبہ بن عبد اللہ، عبد اللہ بن مبارک سفیان، جعفر بن محمد اپنے والد اور حضرت جابرؓ سے نقل کرتے ہیں:

حضور ﷺ خطبہ دیتے تو اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتے پھر فرماتے:

جس کو اللہ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اچھی ترین بات کتاب اللہ کی ہے اور سب سے بہتر راستہ محمد کا ہے اور بدترین امر وہ ہے جو گھڑی جائے اور ہر گھڑی ہوئی بات بدعت ہے اور گمراہی ہے اور گمراہی آگ میں لیجانے والی ہے پھر فرمایا: میں

اور قیامت بھیجے گئے ہیں اس طرح اور جب قیامت کا تذکرہ کیا جاتا تو آپ کے رخسار سرخ ہو جاتے اور آواز بلند ہو جاتی اور غصہ شدید ہو جاتا گویا کہ وہ ایسے لشکر سے ڈرانے والے ہیں جو صبح یا شام کو حملہ کرے۔

پھر فرمایا:

جس شخص نے کوئی مال چھوڑا تو وہ اس کے اہل کو ملے گا اور جو شخص لاوارث مرا یا قرض چھوڑ کر مرا تو وہ مجھ پر ہے اور میں مومنوں کے زیادہ قریب ہوں۔“

محمد بن علی کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے۔ وکیع وغیرہ نے ثوری سے اسے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح مسلم، کتاب الجمعة ۴۵، ۴۶، مسند الامام احمد ۱/۳۵۰، ۳۹۲، ۳۷۱، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۲۲۳، ودلائل النبوة له ۲/۲۲۳، وصحیح ابن خزيمة ۱/۷۸۵.

۳۷۷۵- سلیمان بن احمد، مطرب بن شعیب ازدی، محمد بن عبدالعزیز ربلی، فریابی، سفیان، جعفر بن محمد، حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کیسے خوش عیش رہوں! صور والا صور لئے ہوئے ٹھوڑی اٹھائے ہوئے کان لگائے ہوئے ہے انتظار میں ہے کہ کب حکم ہو اور وہ صور پھونکے صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم کہو! حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

حضرت ابو جعفر سے ثوری کی یہ حدیث غریب ہے اس میں ربلی فریابی سے متفرد ہیں اور مشہور طریق یہ ہے کہ ابو نعیم وغیرہ نے ثوری، اعمش، عطیہ اور ابوسعید خدری سے روایت کی ہے۔

۳۷۷۶- محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، سوید بن سعید، مفضل بن عبد اللہ، جابر، ابو جعفر محمد بن علی، حضرت جابر سے مروی ہے: میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا: ابن آدم کی چیز غفلت میں رہتا ہے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے اللہ وحدہ لا شریک جب اسکی تخلیق کا ارادہ کرتا ہے تو فرشتے سے فرماتے ہیں:

اسکا رزق اسکا اثر اسکی مدت عمر لکھ لو، لکھ دو کہ بد بخت ہوگا یا نیک بخت، پھر یہ فرشتہ اوپر کو چلا جاتا ہے اور اس کی طرف دوسرا فرشتہ مبعوث فرماتے ہیں وہ اس کی حفاظت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جاتا ہے پھر اس کی طرف دو فرشتے مبعوث فرماتے ہیں جو اس کی نیکیاں اور گناہ لکھتے ہیں جب اس کو موت آتی ہے تو یہ دو فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور ملک الموت آ جاتا ہے جو اس کی روح قبض کرتا ہے جب اسکو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے پھر موت کے فرشتے اوپر کو چلے جاتے ہیں پھر قبر کے دو فرشتے آتے ہیں اور اسکا امتحان لیتے ہیں پھر وہ دو بھی اوپر کو چلے جاتے ہیں۔

پھر جب قیامت قائم ہوگی تو نیکیوں کا فرشتہ بھی اترے گا اور گناہوں والا فرشتہ بھی۔ اور دونوں کتاب کھول دیں گے جو اس کی گردن سے بندھی ہوگی پھر دونوں اس کے ساتھ چلیں گے ایک آگے ہوگا اور ایک پیچھے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ”لقد كنت في غفلة من هذا فكشفنا عنك غطاءك فبصرك اليوم حديد“ (ق: ۲۲) (یہ وہ دن ہے) اس سے تو غافل ہو رہا تھا اب ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھا دیا تو آج تیری نگاہ تیز ہوگئی۔

”آج میں اس بات کی دل سے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں“

حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قول ہے ”لتو کین طبقاً عن طبق“ حال ہے ایک کے بعد دوسرا“

پھر آپ نے فرمایا: تمہارے سامنے ایک عظیم معاملہ ہے تو اللہ عظیم سے استعانت طلب کرو“

حضرت جابر اور ابو جعفر کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے جابر بن یزید جعفی اور مفضل اس میں متفرد ہیں۔

۳۷۷۷- محمد بن علی بن عمر بن سلم، محمد بن احمد، یثیم بن احمد بن مؤمل خمسی، عبد اللہ بن ابراہیم غفاری، نصیر بن سعید اسلمی، سوید، ابو جعفر،

حضرت جابر کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

جو شخص عمدہ نسب والا ہو اور وہ اسے عیب دار نہ بنائے متواضع ہو تو قیامت کے دن اللہ عزوجل کے مخلصوں میں سے ہوگا۔

۱- سنن الترمذی ۲۲۳۱، ومسند الامام احمد ۳۲۶/۱، ۳۷۴/۳، ومجمع الزوائد ۱۳۱/۷، ۳۳۱/۱۰، ۳۳۱/۱۰، والمعجم الكبير للطبرانی ۲۲۲/۵، والمعجم الصغير له ۲۴/۱، والكنی للدولابی ۵۰/۲، والمصنف لابن ابی شیبہ ۳۵۲/۱۰، وشرح السنة ۱۰۳/۱۵.

۲- تفسير ابن كثير ۳۸۲/۸، وتفسير القرطبي ۱۳/۱۷، ۲۷۸/۱۹، والحياتك للسيوطي ۷۱، والدر المنثور ۱۰۶/۶.

۳- اللآلی المصنوعة للسيوطي ۵۸/۱، والفوائد المجموعة ۴۷۳، وكنز العمال ۵۷۷.

حضرت شیخ نے فرمایا: میری کتاب میں اسی طرح نصیر بن سعید، سدید سے نقل کرتے ہیں اور اوروں نے اسے سفیان بن سعید اور کی سے نقل کیا ہے۔

۳۷۷۸- محمد بن علی بن حمیش، احمد بن حماد بن سفیان، قتیبہ بن مرزبان، عبد اللہ بن ابراہیم غفاری، سفیان بن سعید اسلمی، بسام صیرفی، محمد بن علی اور حضرت جابر کے طریق سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اچھے حسب نسب کے باوجود تواضع اور مسکنت اختیار کرے وہ قیامت کے دن اللہ عزوجل کے مخلصوں میں سے ہوگا۔

ابو جعفر محمد بن علی کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے غفاری اسلمی سے روایت کرنے میں متفرد ہیں: ۳۷۷۹- محمد بن علی بن عمر بن سلم، محمد بن جعفر بن زکریا رملی، تقسیم بن منصور، یحییٰ بن صالح حائل، محمد بن عبد اللہ کندی، بسام صیرفی، ابو جعفر محمد بن علی اور حضرت جابر بن عبد اللہ کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن اور حضرت حسین کی طرف سے ایک ایک مینڈھا عقیقہ کیا۔

یہ حدیث ابو جعفر کے طریق سے غریب ہے اور بسام کے طریق سے عزیز ہے اور یہ ان میں سے ہیں جو اہل کوفہ سے حدیثیں جمع کیا کرتے تھے۔

۳۷۸۰- محمد بن عمر بن سلم، قاسم بن محمد بن جعفر بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب، ابو عبد اللہ جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی اور حضرت امیر المؤمنین حضرت علیؑ کے حوالہ سے آنحضور ﷺ کا قول منقول ہے آپ نے فرمایا:

جس شخص کو اللہ عزوجل گناہوں کی ذلت سے تقویٰ کی عزتوں کی طرف منتقل کر دے اسے مالدار کر دیتے ہیں بغیر مال کے اور اس کو عزت دیتے ہیں بغیر کنبہ قبیلہ کے اور اسے مانوس کر دیتے ہیں بلا کسی انیس و غمخوار کے اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس سے ڈراتے ہیں اور جو اللہ سے نہ ڈرے اسے اللہ تعالیٰ ہر چیز سے ڈراتے ہیں اور جو شخص تھوڑے رزق پر راضی ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے تھوڑے سے عمل سے راضی ہو جاتے ہیں اور جو شخص گزر بسر کی طلب میں حیاء نہ کرے اس کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے اور اس کا دل آسودہ ہو جاتا ہے اور اس کا عیال خوش ہو جاتا ہے اور جو شخص دنیا سے بے پروائی برتے اللہ تعالیٰ حکمت کو اس کے دل پر ثابت کر دیتے ہیں جس حکمت سے اللہ تعالیٰ اس کی زبان چلاتے ہیں اور اسے دنیا سے سالم نکالتے ہیں ہمیشہ گھر کی طرف“

یہ حدیث غریب ہے اسے مرفوع اور مسند صرف مترطیبہ نے نقل کیا ہے۔

۳۷۸۱- ابو اسحق ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحق معدل، ابو علی احمد بن علی انصاری نیشاپوری، ابو صلیب عبد السلام بن صالح ہروی، علی بن موسیٰ رضا، ابو موسیٰ بن جعفر، جعفر بن محمد، محمد بن علی، علی بن حسین بن علی بن ابی طالب اور وہ حضور ﷺ سے اور حضور حضرت جبرئیل سے اللہ عزوجل کا قول نقل فرماتے ہیں: میں اللہ ہوں میرا سوا کوئی معبود نہیں میری عبادت کرو جو میرے پاس آیا اور وہ ”لا الہ الا اللہ“ کی گواہی دیتا ہوا خلاص کے ساتھ تو وہ میری پناہ میں آگیا اور جو میری پناہ میں آگیا وہ میرے عذاب سے مامون ہو گیا۔

یہ حدیث مشہور ہے اس سے اور طاہرین روایت کرتے ہیں اپنے قابل فخر اباؤ اجداد سے اور ہمارے بعض اسلاف جب یہ اسناد بیان کرتے تو کہتے: اگر یہ سند مجنون پر پڑھی جائے تو اسے افادہ ہو جائے انصاری کہتے ہیں مجھ سے احمد بن رزین نے کہا کہ میں نے رضا سے پوچھا کہ خلاص سے مراد ہے؟ فرمایا: اللہ کی اطاعت۔

۳۷۸۲- یوسف بن ابراہیم بن موسیٰ سہمی جرجانی، علی بن محمد قزوینی، داؤد بن سلیمان قرآزی، علی بن موسیٰ رضا، جعفر بن محمد بن علی، حسین بن علی بن ابی طالب سے آپ ﷺ کا فرمان منقول ہے: علم ایک خزینہ ہے سوال اس کی چابی ہے اللہ تم پر رحم کرے، سوال کیا کرو اس لئے کہ

اس میں چار افراد کو ثواب دیا جاتا ہے: سوال کرنے والا، معلم، سننے والا اور جواب دینے والا۔
یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

شیخ ابو نعیم فرماتے ہیں کہ جعفر اپنے والد کا اتباع کرتے ہیں اگرچہ ان کا طبقہ مؤخر ہے ان لوگوں سے یہ اس لئے کہ اصول کے ساتھ فروع کو بھی ملحق کر دیا جائے۔

(۲۳۶) جعفر بن محمد صادق

محمد ثین میں جعفر صادق کے نام سے مشہور ہیں، ان کا سلسلہ نسب بھی بہت پیارا ہے جعفر صادق جو بیٹے ہیں محمد باقر کے جو بیٹے ہیں علی زین العابدین کے جو بیٹے حسین شہید کے، اپنے وقت کے امام، عبادت کے دلدادہ، خشوع و خضوع اور تنہائی پسند۔ پورا نام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد صادق ہے۔

۳۷۸۳- علی بن محمد بن محمود بن مالک، احمد بن محمد بن سعید، جعفر بن ہشام، محمد بن حفص بن راشد عمرو بن مقدم کہتے ہیں۔

جب میں نے ابو جعفر بن محمد کو دیکھا تو جان کہ یہ نبیوں کی پشت سے ہیں۔

۳۷۸۴- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس، محمد بن عبد الرحمن بن غزوٰان، مالک بن انس، جعفر بن محمد بن علی بن حسین سے منقول ہے کہ جب سفیان ثوری نے کہا: میں نہیں جاؤں گا جب تک آپ کوئی حدیث بیان کر دیں تو ان سے فرمایا: میں تم کو حدیثیں بیان کروں لیکن زیادہ حدیثیں تو اچھی نہیں ہیں اے سفیان! بس جب اللہ تم کو کسی نعمت سے نوازیں اور تم چاہو کہ وہ باقی اور ہمیشہ رہے تو شکر اور حمد زیادہ کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں ”لئن شکرتم لا زیدنکم“ اگر شکر کرو گے تو تمہیں اور زیادہ دوں گا (ابراہیم: ۷) اور جب تم رزق میں تاخیر پاؤ تو استغفار زیادہ کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں ”استغفروا بکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنتا ویجعل لکم انہرا“ اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بڑا انصاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے مینہ برسائے گا۔ اور مال و بیٹوں میں تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں باغ عطا کرے گا۔ (نوح: ۱۲-۱۰)

اے سفیان! جب بادشاہ یا کوئی اور پریشان کرے تو لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ زیادہ پڑھو اس لئے کہ یہ کشادگی کی کنجی ہے اور جنت کے خزانوں میں سے ایک ہے۔ سفیان نے اپنے ہاتھ کا حلقہ بنایا اور کہا: تین باتیں ہیں اور کیا ہی بہترین تین باتیں ہیں حضرت جعفر کہتے ہیں:

بخدا! ان باتوں کو ابو عبد اللہ نے سمجھ لیا اور وہ یقیناً اس سے مستفید ہوں گے۔

۳۷۸۵- ابو احمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن احمد بن مکرم ضعی، علی بن عبد الحمید، موسیٰ بن مسعود، سفیان ثوری کہتے ہیں: ”میں جعفر بن محمد کے پاس گیا انہوں نے اون اور ریشم کا سیاہی مائل جبہ اور ایر جاتی ریشم کی چادر اوڑھ رکھی تھی میں ان کی طرف تعجب سے دیکھنے لگا تو مجھ سے کہا: اے ثوری! اس طرح کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کو تعجب ہو رہا ہے میں نے کہا: اے اللہ کے رسول کی

۱- اربع حاف السادة المتقين ۹۹/۱. وتخریج الاحیاء ۱۰۱/۱. وكشف الخفاء ۸۵/۲. والدر المنثرة ۱۱۵. وکنز العمال ۲۸۲۶۲. والاحادیث الضعیقة ۲۷۸.

۲- التاریخ الكبير ۲/۲۸۳. والجرح ۲/۱۹۸۷. والجمع ۱/۲۷۱. وسیر النبلاء ۶/۲۵۵. وتذکرۃ الحفاظ ۱/۱۶۶. والمیزان ۱/۳۱۳. والکاشف ۱/۱۸۶. وتهذیب الکمال ۹۵۰ (۷۳/۵).

یاد دلدادہ تھے تو آپ کا لباس ہے اور نہ آپ کے ابا کا یہ لباس رہا ہے تو مجھ سے کہا: اے ثوری وہ زمانہ تنگی و ترشی کا تھا اور لوگ اپنی تنگی و ترشی کو دیکھ کر کام کیا کرتے تھے اور یہ زمانہ ایسا ہے کہ ہر چیز اپنے پورے حشر و سامان کے ساتھ دستیاب ہے اسکے بعد اپنی آستین سے کپڑا اٹھایا تو نیچے اون کا بنا ہوا سفید جبہ تھا جس کا دامن بھی بہت چھوٹا تھا اور آستین بھی تنگ تھی مجھ سے کہا:

ثوری! یہ ہم نے اللہ کے لئے پہنا ہوا ہے اور یہ تمہارے لئے جو اللہ کے لئے ہے اسے ہم نے پوشیدہ رکھا ہوا ہے اور جو تمہارے لئے ہے اسے ہم نے ظاہر کر رکھا ہے۔

۳۷۸۶- احمد بن اسحاق، محمد بن عباس، حسین بن عبد الرحمن بن ابی عباد، محمد بن بشر، جعفر بن محمد سے منقول ہے کہ اللہ نے دنیا کی طرف وحی بھیجی کہ:

اس کی خدمت گزار رہنا جو میری خدمت کرے اور اس کو تھکانا جو تمہاری خدمت کرے۔

۳۷۸۷- محمد بن عمر بن مسلم، محمد بن احمد بن ثابت، محمد بن اسحاق بن ابی عمارۃ، حسین بن معاذ، عمران بن ابان، اور جعفر بن محمد سے اللہ عزوجل کے قول ان فی ذالک لآیات للمتوسمین ”بے شک اس (قصے) میں اہل فراست کے لئے نشانی ہے (الحجر: ۷۵) کے بارے میں مروی ہے: متوسمین سے مراد متفرسین ہے۔“

۳۷۸۸- عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد، محمد بن ادریس، محمد بن علی، محمد بن قاسم سے منقول ہے کہ حضرت جعفر بن محمد فرمایا کرتے: ”میں کیسے عذر پیش کروں میں تو پہلے ہی عذر تراش چکا ہوں اور میں کیسے دلیل بیان کروں میں تو جانتا ہوں جو کچھ کہ میں نے کہا ہے۔“

۳۷۸۹- عبد اللہ، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین جر جانی، تکی بن ابی بکر، ہیاج بن بسطام سے مروی ہے کہ:

حضرت جعفر بن محمد کھلاتے یہاں تک کہ ان کے گھر والوں کے لئے کچھ باقی نہ رہتا۔“

۳۷۹۰- ابو حسن احمد بن محمد بن مقسم، ابو الحسن عاقولی، عیسیٰ بن صاحب الدیوان کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت جعفر کے بعض اصحاب نے بتلایا حضرت جعفر سے پوچھا گیا:

اللہ تعالیٰ نے رہا کیوں حرام کیا ہے انہوں نے جواب دیا: ”تا کہ لوگ معروف و مشروع چیز سے نہ رک جائیں۔“

۳۷۹۱- محمد بن عمر بن مسلم، محمد بن قاسم، عباد بن یعقوب، یونس بن ابی یعقوب عبد اللہ بن ابی یعقوب حضرت جعفر بن محمد کا قول نقل کرتے ہیں:

انسان کی بنیاد چند خصلتوں پر ہے اور ان میں سے جس پر اس کی بناء ہے وہ یہ بھی ہے کہ وہ کبھی جھوٹ اور خیانت پر بنا نہیں پڑے گا۔“

۳۷۹۲- عبد اللہ بن محمد، محمد بن عباس، احمد بن بدیل، عمریامی، هشام بن عباد کہتے ہیں میں نے جعفر بن محمد سے یہ سنا کہ

فقہاء و رسولوں کے امانت دار ہیں جب تم فقہاء کو سلاطین کے پاس جاتا دیکھو تو ان کو متہم سمجھو۔

۳۷۹۳- سلیمان بن احمد، احمد بن زید بن جریش، عباس بن فرج ریاشی، اصمعی حضرت جعفر کا قول نقل کرتے ہیں:

نماز ہر متقی کے لئے ذریعہ تقرب ہے حج ہر ضعیف کا جہاد ہے، بدن کی زکاۃ روزہ ہے اور داعی بغیر عمل کے ایسا ہے جیسا تیر مارنے والا بغیر کمان کے اور رزق میں زیادتی کرو صدقہ کر کے اور اموال کو محفوظ کر لو زکوٰۃ سے اور وہ کچھ بھی تنگ دست نہ ہوگا جو میانہ روی اختیار کرے اور تدبیر کرنا آدھا ہے معیشت کا اور محبت نصف عقل ہے اور عیال کا کم ہونا آدھی مالداری ہے اور جس نے اپنے والدین کو غمگین کیا تو بھی اس نے نافرمانی کی اور جس نے معصیت کے وقت اپنا ہاتھ اپنی ران پر مارا تو اس کے اجر میں کمی ہوئی اور احسان اس وقت احسان ہوگا جب ذی حسب اور دین والے کے ساتھ کیا جائے اور اللہ تعالیٰ مصیبت کے بقدر صبر عطا فرماتے ہیں اور

رزق مشقت کے بقدر دیتے ہیں اور جس نے اپنی معیشت کو جانچ پڑتال سے رکھا اسے اللہ تعالیٰ نوازتے ہیں اور جو فضول میں خرچ کرے اللہ اس کو محروم کرتے ہیں۔“

۳۷۹۴- حضرت جعفر کا حضرت موسیٰ کو وصیت فرمانا..... احمد بن محمد بن مقسم، ابوالحسین بن علی بن حسن، ہشتم کہتے ہیں کہ جعفر بن محمد صادق کے اصحاب میں سے کسی نے کہا:

میں حضرت جعفر کے پاس گیا انکے پاس موسیٰ بھی بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ان کو وصیت کر رہے تھے جو کچھ میں ان سے یاد کر سکا وہ یہ ہے۔ اے بیٹے! میری وصیت کو قبول کرو! اور میری بات رکھو اسلئے کہ اگر تم نے ان کو یاد رکھا تو تمہاری زندگی بہتر گزرے گی اور تمہاری موت قابل رشک ہوگی۔

بیٹے! جو شخص اس پر راضی ہو جائے جو اس کے لئے مقرر کر دیا گیا ہے تو وہ غنی ہے جس شخص نے اپنی آنکھیں اس پر لگا دیں جو دوسرے کے پاس ہے تو وہ فقیر ہو کر مرے گا جو شخص اس پر راضی نہ ہوا جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کر دیا ہے تو وہ اللہ کو متمم ٹھہرائے گا قضاء میں اور جو شخص اپنی غلطی کو چھوٹا سمجھے وہ دوسروں کی غلطی کو بڑا سمجھے گا اور جو اپنی غلطی کو بڑا سمجھے گا وہ دوسرے کی غلطی کو چھوٹا سمجھے گا۔ بیٹے! جو شخص دوسرے کا پردہ اٹھائے گا اس کے اپنے گھر کے پردے اٹھیں گے جو شخص بغاوت کے لئے تلوار نکالے گا وہ اسی تلوار سے قتل ہوگا اور جو اپنے بھائی کے لئے گڑھا کھودے گا خود اس میں گرے گا، جو بیوقوفوں کے ساتھ میل جول رکھے وہ حقیر ہو جائیگا اور جو علماء کے ساتھ اٹھے بیٹھے گا وہ ذی وقار ہو جائے گا اور جو گناہوں کے اڈے میں جائے گا وہ متمم ضرور ہوگا۔ بیٹے! لوگوں پر عیب لگانے سے بچو ورنہ تم پر عیب لگے گا اور لا یعنی کاموں میں داخل ہونے سے گریز کرنا ورنہ ذلت اٹھانا پڑے گی۔

بیٹے! حق بات کہو چاہے تمہارے فائدے میں ہو یا نقصان میں، تمہیں اپنے دوستوں سے ہی عیب لگے گا بیٹے! کتاب اللہ کی پیروی کرو اور سلام کو پھیلاؤ اور معروف کا حکم کرو اور برائی سے روکو، قطع رحمی کرنے والے صلہ رحمی کرو، اور جو تم سے بات نہ کرے اس کے ساتھ بات کرنے میں پہل کرو اور مانگنے والے کو دو، چغلی سے بچو اس لئے کہ مردوں کے دلوں میں بغض پیدا کر دیتا ہے۔ لوگوں کے عیوب کے پیچھے پڑنے سے بچو اس لئے کہ لوگوں کے عیوب کے پیچھے پڑنا اپنے آپ کو ہدف بنانا ہے۔ بیٹے! جب بخشش کے طلب گار ہو تو اس کے لئے لازم ہے اس کی اصل جگہ اس لئے کہ بخشش کی بھی جگہ ہوتی ہے اور اس کی کوئی اصل اور جڑ ہوتی ہے اس کی شاخیں ہوتی ہیں ان شاخوں کے پھل ہوتے ہیں اور پھل اس وقت تک اچھا نہیں ہوگا جب تک کہ اسکی جڑ نہ ہو اور جڑ اس وقت مضبوط ہوگی جبکہ عمدہ اور مناسب ہو۔

بیٹے! اگر ملنے جاؤ بھی تو اچھے لوگوں سے ملو اور برے لوگوں سے میل ملاپ نہ رکھو اس لئے کہ وہ مثل چٹان کے ہیں جو کبھی نہیں پھوٹی اور ایسا درخت ہیں جو کبھی ثمر دار نہیں بنتا اور ایسی زمین ہے جس پر گھاس تک نہیں اگتی۔ علی بن موسیٰ کہتے ہیں اتنی وصیت کی تھی کہ وفات ہو گئی۔

۳۷۹۵- محمد عمر بن سلم، احمد بن زیاد، حسن بن بزیغ، حسن بن علی کلبی، عائد بن حبیب حضرت جعفر بن محمد کا قول نقل کرتے ہیں: تقویٰ سے افضل تو شے نہیں ہے اور خاموشی سے زیادہ کوئی چیز اچھی نہیں اور جہالت سے زیادہ بڑا دشمن کوئی نہیں، اور جھوٹ سے بڑی کوئی بیماری نہیں۔“

۳۷۹۶- عبد اللہ، ابوالحسن عبدی، ابو بکر قرشی، فضل بن غسان، مدینہ کے شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت جعفر بن محمد دعا کرتے تھے

یا اللہ! مجھے عزت دیجئے آپ کی اطاعت سے اور مجھے رسوائی کیجئے معصیت سے ابو معاویہ کہتے ہیں یہ بات میں نے سعید بن سلم کو بتائی انہوں نے فرمایا ”یہ اشراف کی دعا ہے“

۳۷۹- ابو احمد محمد بن احمد جرجانی، اسحاق بن ابراہیم نخوی، جعفر بن صالح، عبید بن اسحاق، نصر بن کثیر کہتے ہیں میں اور سفیان ثوری جعفر بن محمد بن محمد کے پاس گئے میں نے کہا: میں بیت اللہ کا قصد کرتا ہوں آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھلا دیں جس کی میں دعا کیا کروں انہوں نے فرمایا:

”جب تم بیت الحرام پہنچو تو اپنا ہاتھ دیوار پر رکھو اور پھر کہو: ”یا سابق الفوت، یا سامع الصوت، ویا کاسی العظام لحما بعد الموت“ پھر جو دعا بھی کرلو“ پھر حضرت سفیان بن عیینہ نے ان سے کچھ کہا جو میں نے سمجھ سکا انہوں نے سفیان سے کہا: سفیان! جب کوئی پسندیدہ امر پیش آئے تو الحمد للہ کہو اور جب کوئی ناپسندیدہ بات پیش آئے تو ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ زیادہ پڑھو اور جب رزق میں تاخیر ہو تو کثرت سے استغفار پڑھو“

۳۷۸- عبید اللہ بن محمد، حسن بن محمد، سعید بن عنبسہ، عمرو بن جمیع کے طریق سے مروی ہے کہ میں اور ابن ابی لیلیٰ اور ابو حنیفہ حضرت جعفر بن محمد کے ہاں داخل ہوئے اور پھر محمد بن حبیش، احمد بن زنجویہ، ہشام بن عمار، محمد بن عبداللہ قرشی، عبداللہ بن شرمہ کے طریق سے بھی مروی ہے کہ میں اور ابو حنیفہ جعفر بن محمد کے ہاں داخل ہوئے۔ ابن ابی لیلیٰ نے کہا: آپ کے ساتھ یہ کون ہے انہوں نے فرمایا: یہ ایسا شخص ہے جسکی گہری نظر اور نفاذ ہے دین کے امر میں۔ ابن ابی لیلیٰ نے کہا شاید یہ وہ ہے جو دین کے امر کو اپنی رائے سے قیاس کرتا ہے انہوں نے فرمایا: ہاں“ حضرت جعفر نے ابو حنیفہ سے فرمایا: آپ کا کیا نام ہے؟ فرمایا: نعمان۔ انہوں نے کہا:

”کیا آپ نے اپنے سر کو ناپا ہے؟ کہا: میں کیسے اپنے سر کو ناپوں۔ انہوں نے کہا: میں نہیں سمجھتا کہ تم کچھ کر سکو۔ اچھا یہ بتاؤ کہ آنکھوں کی نمکینی، کانوں کی کڑواہٹ اور نتھنوں کی حرارت اور ہونٹوں کی مٹھاس کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟ حضرت ابو حنیفہ نے فرمایا:

”نہیں“ انہوں نے فرمایا: میں نہیں سمجھ سکتا کہ تم کچھ کر سکو پھر پوچھا: کیا ایسا کلمہ جانتے ہو جس کا شروع کفر ہے اور آخر ایمان ہے؟ تو حضرت ابن ابی لیلیٰ نے کہا آپ ہی بتا دیں وہ چیزیں جو آپ نے ان سے پوچھی ہیں فرمایا: میرے والد نے مجھے دادا سے حضور ﷺ کا یہ قول سنایا ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے ابن آدم کی آنکھوں میں نمکینی رکھی ہے اسلئے کہ یہ چربی کے ٹکڑے ہیں پکھل نہ جائیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جو ابن آدم پر کیا ہے کانوں میں کڑواہٹ رکھی ہے جو کیڑے مکوڑوں کے لئے رکاوٹ ہے اس لئے کہ کوئی کیڑا اگر داخل ہو جائے کانوں میں تو وہ دماغ کو پہنچ جائیگا لیکن جب کڑواہٹ چکھتا ہے تو نکل بھاگتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے نتھنوں میں حرارت رکھی ہے جس سے آدمی ہوا حاصل کرتا ہے اگر یہ نہ ہو تو دماغ بدبودار ہو جائے اور اللہ تعالیٰ نے ابن آدم پر احسان کیا ہے کہ ہونٹوں میں مٹھاس رکھی ہے جس سے ہر چیز وہ چکھتا ہے اور لوگ اس کی گفتگو کی مٹھاس سے لطف اندوز ہوتے ہیں:

پھر فرمایا: مجھے اس کلمہ کے بارے میں بتائیے جس کا شروع کفر ہے اور آخر ایمان ہے انہوں نے فرمایا: اگر بندہ کہے کہ لا الہ الا اللہ تو یہ کفر ہے اور اگر ساتھ کہہ دے الا اللہ“ تو یہ ایمان ہے پھر حضرت جعفر نے ابو حنیفہ کی طرف رخ کیا اور فرمایا:

اے نعمان! مجھے میرے والد اور دادا سے حضور کا فرمان پہنچا ہے کہ: جس نے سب سے پہلے دین کے معاملے میں رائے سے کام لیا وہ ابلیس تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا:

آدم کو سجدہ کرو اس نے کہا انا خیر منه خلقتنی من نار و خلقتہ من طین پس جو شخص دین کو اپنی رائے سے قیاس کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ابلیس کے ساتھ کھڑا کریں گے اس لئے کہ اس نے ابلیس کی پیروی کی۔

ابن شہرہ کہتے ہیں پھر حضرت جعفر نے فرمایا: کونسا گناہ بڑا ہے قتل یا زنا؟ انہوں نے فرمایا: قتل حضرت جعفر نے کہا: اللہ تعالیٰ نے قتل کے سلسلے میں دو گواہوں کی گواہی کو قبول کیا ہے اور زنا کے بارے میں چار گواہوں کی گواہی کو! پھر پوچھا نماز اہم ہے یا روزہ؟ فرمایا: نماز انہوں نے فرمایا: حائضہ روزہ رکھتی ہے لیکن نماز اسے معاف ہے اللہ بھلا کرے آپ کیسا قیاس کرتے ہیں زیادہ قیاس میں نہ پڑیں اور تقویٰ کو لازم پکڑیں۔

۳۷۹۹- محمد بن عمر بن سلم، حسین بن عاصم، احمد بن عمرو بن مقدم رازی سے منقول ہے کہ ایک مکھی منصور پر بیٹھی اس نے اسے ہٹایا وہ دوبارہ آئی مکھی انہوں نے دوبارہ دفع کیا یہاں تک کہ اسے زچ کر کے رکھ دیا ادھر جعفر بن محمد دربار میں داخل ہوئے منصور نے ان سے کہا ابو عبد اللہ! اللہ نے مکھی کو کس لئے پیدا کیا انہوں نے فرمایا: تاکہ ذلیل کریں اس سے جابر حکمرانوں کو۔

۳۸۰۰- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابی ہار، منصور بن ابی مزاحم، عنبہ بن شعمی کہتے ہیں: میں نے جعفر بن محمد سے سنا: دین کے معاملے میں جھگڑوں سے بچو اس لئے کہ یہ دل کو مشغول اور نفاق کو پیدا کرتا ہے۔

۳۸۰۱- محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابو زرعة، عبد الرحیم بن مطرف، عمرو بن محمد، ابو عبد اللہ، جعفر بن محمد سے نقل کرتے ہیں: جب حضرت یوسف علیہ السلام اس کے ساتھ گھر میں داخل ہوئے تو گھر میں سوتے سے بنا ایک بت تھا تو اس نے کہا: آپ یہیں رہو میں بت کو ڈھانپ دوں اس لئے کہ مجھے اس سے حیا آتی ہے تو حضرت یوسف نے کہا: یہ بت سے حیا محسوس کرتی ہے تو تجھے اللہ سے زیادہ حیا کرنا چاہیے سو اس سے رک گئے اور چھوڑ دیا اس کو۔

۳۸۰۲- عبد اللہ بن محمد، علی بن رستم، ابو مسعود حضرت ابو جعفر کا قول نقل کرتے ہیں جب تم کو اپنے بھائی سے کوئی ایسی بات پہنچے جو تم کو بری لگے تو غمگین نہ ہونا اس لئے کہ اگر ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا تو وہ ایک سزا تھی جو جلدی مل گئی اور اگر ویسا نہ ہوا تو یہ ایک نیکی تھی جو اس نے انجام نہیں دی۔

ایک دفعہ موسیٰ نے کہا: پروردگار! میں آپ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ کوئی میرا تذکرہ نہ کرے مگر اچھے الفاظ کے ساتھ تو حضرت جعفر نے کہا: میں نے کبھی اپنے لئے یہ دعا نہیں کی۔

۳۸۰۳- عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن عبد اللہ، ولید بن شجاع، ابراہیم بن اعین، یحییٰ بن فرات سے منقول ہے کہ حضرت جعفر نے سفیان ثوری سے فرمایا:

نیک کام تین امور سے انجام پاتا ہے جلدی انجام دینے سے، اسکو مختصر کرنے سے اور پھر اس کو مخفی کرنے سے۔ جعفر بن محمد اپنے والد، عطاء بن ابی رباح، عکرمہ، عبید اللہ بن رافع، عبد الرحمن بن قاسم سے روایت کرتے ہیں اور خود ان سے تابعین نقل کرتے ہیں جیسے یحییٰ بن سعید انصاری، ایوب سختیانی، ابان بن تغلب، ابو عمرو بن عطاء یزید بن عبید اللہ بن ہاد اور ان سے ائمہ اعلام نے نقل کیا ہے جیسے مالک بن انس شعبہ بن حجاج، سفیان ثوری، ابن جریج عبد اللہ بن عمر، روح بن القاسم سفیان بن عیینہ، سلمان بن بلال اسماعیل بن جعفر، حاتم بن اسماعیل، عبد الغزیز بن مختار وغیرہ اور ان سے مسلم بن حجاج نے اپنی صحیح میں تخریج کی ہے اور ان کی حدیث سے استدلال کیا ہے۔

۳۸۰۴- عبد اللہ، صہبان بن احمد، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، یحییٰ بن سعید، جعفر بن محمد اپنے والد سے حضرت جابر کی حدیث نقل کرتے ہیں جس میں حضرت اسماء بنت عمیس ذوالحلیفہ میں نفاس سے ہوئی تھیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے ابو بکر کو فرمایا کہ انکو غسل کا حکم دیں اور پھر وہ تہلیل کریں۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے مسلم نے اپنی صحیح میں ابو غسان محمد بن عمرو بن جریر کی سند سے اس کی تخریج کی ہے اور یحییٰ بن سعید انصاری تابعین اہل مدینہ سے ہیں۔

۳۸۰۵- ابو بکر یحییٰ، عبد اللہ بن محمد بن صبیح، محمد بن عمر بن ولید، اسحق بن منصور، سلام بن ابو مطیع، ایوب سختیانی، جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ: جب حضرت عمر کو نیزہ مارا گیا تو آپ نے اہل بدر کے پاس پیغام بھیجا جو کہ منبر اور قبر رسول کے پاس بیٹھے تھے فرمایا: عمر تم سے کہتے ہیں کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ یہ تمہاری نساء سے ہے ہوا تو سب رونے لگے پھر حضرت علی بن طالب کھڑے ہوئے اور کہا: ہم نے تو یہ جانا کہ ہماری عمریں بھی انکو لگ جائیں۔

یہ ایوب کے طریق سے حدیث غریب ہے جعفر اور ایوب بصرہ کے تابعین میں سے ہیں۔

۳۸۰۶- محمد بن ابراہیم و تمیم العزوی الریتی، محمد بن خلف قاضی و کعب بن محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر، ابوالحسین بن موسیٰ علی بن جعفر، ابان بن تغلب جعفر بن محمد اپنے والد و دادا سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ ستر کی عمر والے کو محبوب رکھتے ہیں اور اسی مالک عمر والے سے حیا کرتے ہیں۔

حدیث جعفر غریب ہے ابان سے بھی غریب ہے ابان بن تغلب کوفہ کے تابعین میں سے ہیں۔

۳۸۰۷- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری، جعفر بن محمد حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ کا قلبیہ یہ تھا ”لیک اللہم لیک، لیک لا شریک لک لیک، ان الحمد والنعمة

لک والملك لا شریک لک“

یہ حضرت جعفر اور ثوری کی حدیث صحیح ہے۔

۳۸۰۸- ابو بکر بن خلاد، محمد بن یونس، روح بن عبادہ، شعبہ، جعفر بن محمد، حضرت جابر اسی طرح مخول، ابو جعفر اور حضرت جابر سے منقول ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کے غسل جنابت کا ذکر کیا اور پھر آپ نے فرمایا: ”میں تو اپنے سر پر تین دفعہ پانی بہاتا ہوں۔“

حضرت جعفر کی یہ حدیث اپنے والد سے غریب ہے ہم نے اسے شعبہ اور روح کے طریق سے ذکر کیا ہے۔

۳۸۰۹- فاروق خطابی، ابو مسلم کشی۔ عبد اللہ بن مسلم قعنی مالک بن انس، جعفر بن محمد اور حضرت جابر سے منقول ہے کہ:

میں نے حضور ﷺ سنا جب وہ مسجد سے نکلے اور ارادہ صفا کو جانے کا تھا: ہم وہاں سے ابتداء کریں گے جہاں سے اللہ

عز وجل نے کی: پھر آپ نے صفا سے شروع کیا۔“

حضرت جعفر کی یہ حدیث صحیح اور ثابت شدہ ہے ان سے جم غفیر نے روایت کیا ہے کسی نے مختصر اور کسی نے قدرے طوالت

کے ساتھ۔

۱۔ الجامع الكبير ۵۱۹۳، ۱۸۹۱، وکنز العمال ۴۲۶۳۸، ۴۲۶۳۹، ۴۲۶۶۹، و تاریخ ابن عساکر ۲۲۷/۲، (التہذیب)

۲۔ صحیح البخاری ۱۷۰/۲، ۲۰۹/۷، و صحیح مسلم، کتاب الحج باب ۳، وفتح الباری ۳۶۰/۱،

۳۔ سنن الترمذی ۸۶۲، ۲۹۶۷، و سنن النسائی، کتاب الحج باب ۱۵۷، ۱۶۲، ۱۶۶، و سنن ابن ماجہ ۳۰۷۳، و مسند

الامام احمد ۳۲۰/۳، ۳۸۸، و شرح السنة ۱۳۶/۷، و السنن الكبرى للبيهقي ۸۵/۱، ۳۱۵/۳، ۹۳/۵،

۳۸۱۰- سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، امیہ بن بستان، یزید بن زریج، روح بن قاسم، جعفر بن محمد اپنے والد اور حضرت جابر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ

”آپ ﷺ نے پڑھا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلیٰ“ اور جس مقام پر ابراہیم کھڑے ہوئے تھے اس کو نماز کی جگہ بنالو۔ (البقرة ۱۲۵)

یہ جعفر کی حدیث صحیح اور ثابت شدہ ہے حدیث حج ہے اور ان سے لوگوں نے روایت کیا ہے ہم نے اسے روح عن یزید بن زریج کے طریق سے روایت کیا ہے۔

۳۸۱۱- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، محمد بن ثابت، جعفر بن محمد اپنے والد اور حضرت جابر سے حضور ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں:

”میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہوں والوں کے لئے ہے۔“

راوی کہتے ہیں کہ حضرت جابر نے فرمایا: جو اہل کبار میں سے نہیں انکو شفاعت کی ضرورت نہیں ہوتی۔“

جعفر اور محمد بن ثابت کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اسکو صرف ابوداؤد نے ذکر کیا ہے اور ابوداؤد، عمر بن علی اور متقدمین سے انکے طبقہ کے لوگوں نے ذکر کیا ہے۔

۳۸۱۲- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن علی بن احمد بن مخلد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبادہ بن زیاد، یحییٰ بن علاء، جعفر بن محمد اپنے والد اور حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں ایک اعرابی حضور ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا: اے محمد! مجھ پر اسلام پیش کریں آپ نے فرمایا:

تم ”اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبده ورسوله“ کی گواہی دو اس نے کہا: آپ مجھ سے اجرت لیں گے آپ ﷺ نے فرمایا نہیں البتہ رشتہ داروں سے محبت۔ اس نے کہا: اپنے رشتہ داروں سے یا آپ ﷺ کے رشتہ داروں سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے رشتہ داروں سے۔ اس نے کہا لائیں میں بیعت کرتا ہوں جو آپ سے محبت نہ رکھے اور نہ آپ کے اقرباء سے اس پر اللہ کی لعنت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: آمین“ ۲

یہ حدیث حضرت جعفر بن محمد کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے یحییٰ بن علاء کوئی کے طریق سے لکھا ہے۔

۳۸۱۳- ابوبکر بن خلاد، ابو بحر محمد بن حسن، محمد بن یونس شامی، حماد بن عیسیٰ جہنی، جعفر بن محمد اپنے والد اور حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں کہ

اے دو چھوٹے فرزندوں کے باپ! میں تمہیں اپنے پھولوں جیسے فرزندوں کے ساتھ خیر کی وصیت کرتا ہوں عنقریب ہی تمہارے بازو اٹھ جائیں گے اللہ تم پر خلیفہ ہیں میرے بعد“ ۳ جب حضور ﷺ کی وفات ہوئی تو علیؑ نے فرمایا: یہ ایک بازو ہے جس کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا جب حضرت فاطمہ کا انتقال ہوا تو حضرت علیؑ نے فرمایا یہ دوسرا بازو ہے جس کے بارے میں آپ نے

۱- سنن ابی داؤد ۴۷۳۹، و سنن الترمذی ۲۳۳۶، و مسند الامام احمد ۲۱۳/۳، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۷۸/۸.

۱۰/۱۹۰، و المعجم الکبیر للطبرانی ۲۳۲/۱، و مجمع الزوائد ۳۷۸/۱۰، و مشکاة المصابیح ۵۵۹۸.

و الترغیب والترہیب ۳۴۶/۳، و کشف الخفا ۱۴/۲، و الدرر المنشرة ۱۰۰.

۲- سنن الدارمی ۱۰۷/۱، و المعجم الکبیر للطبرانی ۹۳/۲، و صحیح ابن حبان ۲۱۱۰، و مجمع الزوائد ۲۹۲/۸، و مشکاة

المصابیح ۵۹۲۵، و تاریخ بغداد ۱۹۵/۱.

۳- تاریخ ابن عساکر ۴۲۱/۳، و کنز العمال ۳۳۰۴۳، ۳۷۶۸۸.

فرمایا تھا۔

یہ حدیث جعفر غریب ہے حماد بن عیسیٰ متفرد ہیں ہم نے اسے محمد بن یونس کے طریق سے لکھا ہے۔

۳۸۱۴- عبد اللہ، احمد بن حسین انصاری، ابراہیم بن حبیب بن سلام مکی، ابن ابی فدیہ، جعفر بن محمد اپنے والد اور حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

(محرم) حسین عورت کے چہرے اور سبزے کو دیکھنا بینائی میں اضافہ کرتا ہے۔

حدیث جعفر غریب ہے ابن ابی فدیہ متفرد ہیں مرفوعاً اور متصل ہونے میں۔

۳۸۱۵- عمر بن احمد بن عمر قاضی قصبائی، علی بن سراج مصری، عبید اللہ بن محمد فریابی، عبد اللہ بن میمون فداح، جعفر بن محمد اپنے والد حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔“

یہ حدیث جعفر غریب ہے اسکو صرف فداح نے روایت کیا۔

۳۸۱۶- فاروق خطابی، عباس بن فضل بسطامی، ابوبکر بن خلاد، ابراہیم بن اسحق حربی، عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، سعید بن سلیمان، منصور بن ابی سلیمان اسود، صالح بن حسان، جعفر بن محمد اپنے دادا اور حضرت علی کے سلسلہ سند سے نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا:

”علی! مظلوم کی بددعا سے بچو اس لئے کہ وہ اللہ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ حق والے کو حق سے محروم نہیں کرتا۔“

جعفر بن محمد کی یہ حدیث غریب ہے منصور صالح سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۸۱۷- قاضی ابوبکر محمد بن عمر بن سلم حافظ، محمد بن حسین بن حفص، علی بن ولید بن جابر، علی بن حفص بن عمر، حسن بن حسین، زید بن علی، جعفر بن محمد اپنے والد سے علی بن حسین، حسین بن علی، علی بن ابی طالب کے سلسلہ سند سے منقول ہے: آپ ﷺ نے فرمایا:

مجھ سے جبرئیل علیہ السلام نے کہا: محمد! آپ جس سے چاہتے ہیں محبت کر لیں اس لئے کہ آپ اس سے جدا ہونے والے ہیں اور عمل کر لیں جتنا چاہے اس لئے کہ آپ آگے جا کر اس سے ملنے والے ہیں اور خوش عیش رہئے جتنا چاہے اس لئے کہ آپ مرنے والے ہیں۔ راوی کہتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا:

حضرت جبرائیل نے خطبہ میں اختصار سے سب کچھ جمع کر دیا۔

یہ حدیث جعفر غریب ہے یہ اپنے اسلاف سے متصلاً نقل کرتے ہیں۔

۳۸۱۸- قاضی ابوبکر محمد بن عمر بن سلم، قاسم بن محمد بن جعفر بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے اور حضرت جعفر بن محمد

۱- تنزیہ الشریعة ۲۰۱/۱. وکشف الخفا ۳۸۷/۱. والاحادیث الضعیفة ۲۳۳.

۲- سنن أبی داؤد، کتاب الصیام باب ۴۳. و سنن النسائی ۱۷۶/۳. و سنن ابن ماجہ ۱۶۶۳، ۱۶۶۵. و سنن الترمذی

۷۱۰. و مسند الامام احمد ۳۱۹/۳. و المستدرک ۴۳۳/۱. و السنن الکبریٰ للبیہقی ۲۲۲/۳. و فتح

الباری ۱۸۳/۳.

۳- تاریخ أصبهان للمصنف ۲۸۹/۲.

۴- کثر العمال ۲۲۲۲.

سے علی بن حسین، حسین بن علی سے روایت ہے کہ

”میں نے رسول اللہ کو دیکھا آپ ﷺ صحابہ کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا:

”اے لوگو! ایسا لگتا ہے کہ موت ہمارے علاوہ کسی اور کے لئے لکھی ہے اور گویا کہ حق ہمارے علاوہ دوسرے لوگوں پر واجب ہوا ہے اور گویا کہ میتوں کو رخصت کرنا کچھ ستر ہے دوبارہ لوٹ آنا ہے ہم ان کی میراث کھاتے ہیں ایسا لگتا ہے کہ ہم ان کے بعد ہمیشہ رہنے والے ہیں“ ہم نے ہر نصیحت کو بھلا دیا اور ہم ہر زخم سے مامون ہو گئے خوشخبری ہے اس کے لئے جس کو اپنے عیوب لوگوں کے عیوب سے غافل کر دیں، خوشخبری ہے اس کے لئے جس کی کمائی طیب ہے اور اس کے پوشیدہ امور صحیح ہیں اور علانیہ امور اچھے ہیں اور اس کا طریقہ مستقیم ہے اور خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے کسی منقصد کے بغیر اللہ کے لئے تواضع اختیار کی اور جو کچھ اس نے جمع کیا اس سے اس نے خرچ کیا بغیر کسی گناہ کے اور اہل فقہ اور اہل حکمت کے ساتھ مجالست اختیار کی اور مسکینوں اور پست لوگوں پر اس نے رحم کیا اور خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے اپنے مال میں سے زائد کو خرچ کیا اور زائد قول سے وہ رک گیا اور اس نے سنت کی پیروی کی اور مڑ کر بدعت کی طرف نہیں گیا۔ پھر آپ ﷺ اتر آئے“

حدیث غریب ہے ہم نے اسے قاضی حافظ سے سنا اور حضرت انس سے بھی منقول ہے

۳۸۱۹- محمد بن عمر بن مسلم، محمد بن حسین بن حفص، علی بن حفص عبسی، حسن بن حسین، جعفر بن محمد، علی بن حسین، حسین بن علی بن ابی طالب سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ پر ایمان لانے کے بعد انتہائی عقلمندی لوگوں سے محبت کرنا ہے“

حضرت جعفر کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے۔

۳۸۲۰- حدیث اشہد باللہ و اشہد لہ..... قاضی ابوالحسن بن علی بن محمد بن علی بن محمد قزوینی، محمد بن احمد بن عبد اللہ بن قضاہ، قاسم بن علاء حمدانی، حسن بن محمد بن علی بن رضا، ابو جعفر بن محمد، ابن محمد، محمد بن علی، علی بن حسین، حسین بن علی بن ابی طالب رضوان اللہ علیہم اجمعین تمام رواۃ اشہد باللہ و اشہد لہ کا قول کرتے ہوئے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اشہد باللہ و اشہد لہ“ مجھ سے جبریل علیہ السلام نے کہا: اے محمد! شراب پر دوام اختیار کرنے والا بتوں کی پوجا کرنے والے کی طرح ہے“

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے عمدۃ طیبہ نے اس کو روایت کیا اور یہ حضور کے روایتوں میں سے الگ طریقہ سے بھی مروی ہے

۳۸۲۱- ابو بکر حسن بن محمد بن کوثر، احمد بن یونس، ابراہیم بن حسن علاف بصری، عمر بن حفص مازنی، بشر بن عبد اللہ، جعفر بن محمد اپنے والد اور دادا حضرت حسین بن علی رضوان اللہ علیہم کے سلسلہ سند سے نقل فرماتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ہفتہ کی فضیلت تیل پر ایسی ہے جیسے اسلام کی فضیلت تمام اویان پر اور کاسی کے پتوں میں کوئی پتہ نہیں ہوتا جس پر جنت کے پانی کا قطرہ نہ ہو“

۱۔ کنز العمال ۴۴۱۷۵، والجامع الكبير ۹۵۶۳، ولسان المیزان ۴۱۸/۲، ۱۲۷/۵۔

۲۔ المصنف لابن أبي شيبة ۳۶۱/۸، وتاريخ بغداد ۱۲۵/۱۲، واتحاف السادة المتقين ۲۵۷/۶، وتخریج الاحیاء ۱۹۳/۲، ۱۰۹/۱۰، والدرر المنشرة ۸۸، وکنز العمال ۵۱۷۳، ۵۱۷۴، ۲۲۶۶۲، ۳۳۵۸۱، ومسند الشهاب للديلمي ۲۰۰۔

۳۔ کنز العمال ۱۳۱۶۰، ۱۳۶۹۸، ولسان المیزان ۶۳۶/۱۔

۴۔ تاریخ بغداد ۴۷۲/۷، والاسرار المرفوعة ۳۸۶، وتنزیہ الشریعة ۲۳۶/۲، ۲۷۱، وتذکرۃ الموضوعات ۱۲۸، واللائق المصنوعة للسيوطی ۱۲۰/۲، ۱۳۹، والفوائد المجموعة ۱۶۵، ۱۹۶، والموضوعۃ لابن الجوزی ۶۳/۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث حضرت جعفر کے طریق سے غریب ہے۔

۳۸۲۱- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، ابو بکر احمد بن محمد سعدی، موسیٰ بن ہارون حاقظ، ابراہیم بن منذر حرزانی، ابن ابی بکر، سعید بن سفیان مولیٰ سلمین، جعفر بن محمد، عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قرض دینے والے کے ساتھ ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کا قرضہ ادا کیا جائے جب تک ایسی چیز میں نہ پڑے جسے اللہ ناپسند کرتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر اپنے خازن سے کہا کرتے تھے جاؤ اور قرضہ ادا کرو اسلئے کہ میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں رات کو اوروں اور اللہ میرے ساتھ نہ ہو بعد اس کے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا لیا۔

یہ حدیث حضرت جعفر کے طریق سے غریب ہے اور عبد اللہ بن جعفر سے صرف سعید نے نقل کیا اور ان سے صرف ابن ابی بکر نے نقل کیا ہے۔

۳۸۲۲- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، عمر بن حفص بن غیاث، جعفر بن محمد اور حضرت ابو سعید خدری کے طریق سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے سینگوں والے کالے زمینڈھے کی قربانی کی جو کھاتا بھی کالے میں پیتا بھی کالے میں دیکھتا بھی کالے سے اور چلتا بھی کالے میں (یعنی یہ جگہیں کالی تھیں)۔

حضرت جعفر کی یہ حدیث اپنے والد سے غریب ہے ہم نے اسے صرف حفص کے طریق سے لکھا ہے۔

۳۸۲۳- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، سلیمان بن احمد، معاذ بن شعیب، قعنبی جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین وادعی، یحییٰ بن عبد الحمید، سلیمان بن بلال، جعفر بن محمد، عطاء بن ابی رباح سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ سے سنا: ”حضور ﷺ جب ہوا چلتی یا بادل ہوتے تو انکے چہرے سے جان لیا جاتا آپ آگے جاتے پیچھے کو جاتے جب بارش ہو جاتی تو ہوا جاتے اور وہ کیفیت ختم ہو جاتی۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: میں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: میں ڈرتا ہوں کہ میری موت پر عذاب مسلط نہ ہو جائے“۔

یہ حدیث صحیح اور ثابت شدہ ہے عطاء اور حضرت عائشہ کے طریق سے امام بخاری نے ابن جریج عطاء، اور مسلم نے قعنبی سلیمان بن بلال کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے۔

۳۸۲۴- نجدہ کا ابن عباس سے پانچ چیزوں کے بارے میں دریافت کرنا:..... سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز قعنبی، یحییٰ بن بلال جعفر بن محمد، یزید بن ہرمز سے منقول ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس کو خط لکھا وہ ان سے پانچ باتیں پوچھ رہا تھا کہ: کیا ابن عباس نے فرمایا: اگر یہ کتمان علم نہ ہوتا تو میں اسکو جواب نہ دیتا۔ نجدہ نے ان کو لکھا تھا: اما بعد! آپ مجھے بتلائیے کہ کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو لے کر جنگ کو جاتے؟ اور کیا ان کا حصہ بھی مقرر کرتے؟ کیا آپ بچوں کو بھی قتل کرتے؟ اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور خمس کس کو ملے گا؟ حضرت ابن عباس نے لکھا:

حضور ﷺ غزوہ میں عورتوں کو بھی لے جاتے وہ زخیبوں کی مرہم پٹی کرتیں حضور ان کو مال غنیمت میں سے کچھ دیتے لیکن مقرر کیا کہ انہیں قتل نہ کیا جائے اور رسول اللہ ﷺ نے بچوں کو قتل نہیں کیا اور تم نے پوچھا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو بخدا! آدمی تو بوڑھا

۱۔ سنن الدارمی ۲/۲۳۲۔ والمستدرک ۲/۲۳۲۔ وکنز العمال ۱۵۳۳۰۔ والجامع الكبير ۵۰۶۲۔ والترغيب والترهيب

۶۰۳۔ والتاريخ الكبير ۳/۴۷۶۔ وتاريخ ابن عساكر ۳/۳۳۶۔ وفتح الباری ۵/۵۴۔

۶۱۶۔ والسنن الكبرى للبيهقي ۳/۳۶۱۔

ہو جانا ہے تب بھی وہ اپنے لئے لینے کے معاملے میں کمزور ہوتا ہے اور دینے میں ضعیف ہوتا ہے بس جب وہ بہتر چیز لے لے جو لوگ لیتے تو تیشی ختم ہوگئی اور تم نے لکھا ہے خمس کے بارے میں تو وہ ہمارے لئے ہے اور ہماری قوم سے کچھ لوگوں نے روک دیا ہے“
یہ حدیث صحیح ہے مسلم نے شعبی سے اس کو نقل کیا ہے اور حاتم بن اسماعیل نے حضرت جعفر سے اور ان سے روایت کرنے والوں میں محمد زہری کے علاوہ یزید بن ہرمز، قیس بن سعد و سعید المقری اور مختار بن صفین ہیں اور ابوالفتح نے ابو جعفر محمد بن علی اور یزید سے اس کو نقل کیا ہے۔

۳۸۲۶- محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب سختیانی، اسحاق قروی، عبد اللہ بن جعفر مخزومی، جعفر بن محمد، عبد اللہ بن ابی رافع، مسور بن مخزمہ سے منقول ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے جو چیز مجھے تنگ کرتی ہے اسے بھی تنگ کرتی ہے اور جو مجھے خوش کرتی ہے وہ اسے بھی خوش کرتی ہے۔

یہ حدیث علی بن حسین اور ابن ابی ملیکہ کے طریق سے متفق علیہ ہے انہوں نے مسور بن مخزمہ سے نقل کیا اور ان سے زہری نے نقل کی اور ابن ابی ملیکہ سے لیث بن سعد نے۔

۳۸۲۷- قاضی محمد بن عمر بن مسلم، محمد بن احمد بن اسماعیل عسکری، احمد بن جبار و عسکری، ابو عامر اسماعیل بن محمد انصاری، ابراہیم بن محمد اسلمی، جعفر بن محمد، عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد اور حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ
آپ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے حضرت قاسم کی حضرت عائشہ سے اور یہ حدیث جعفر کے طریق سے غریب ہے۔
۳۸۲۸- سلیمان بن احمد، احمد بن رشدین، ہانی بن متوکل، معاویہ بن ابی صالح، جعفر بن محمد عکرمہ، ابن عباس سے منقول ہے کہ
آپ ﷺ نے فرمایا:

جس شخص نے کہا ”جزی اللہ محمد ابساھواھلہ“ اس نے ستر لکھنے والوں کو ایک ہزار دن تک تھکائے رکھا۔
یہ حدیث غریب ہے عکرمہ، جعفر، اور معاویہ کے طریق سے اور ہانی بن متوکل اسکندرائی اسمیں مفرد ہیں۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، ۹۴، و سنن الترمذی ۳۸۶۹، والمستدرک ۱۵۳/۳، والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۲۶/۱۲

۲۔ الترغیب والترہیب ۵۰۴/۲، ومجمع الزوائد ۱۶۳/۱۰، وتاریخ أصبھان ۲۳۰/۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۰۶/۱۱، وتاریخ بغداد ۳۸۸/۸

(۲۳۷) علی بن عبد اللہ بن عباسؓ

۳۸۲۹- احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابی ابار، مؤمل، سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عبد الباقی، ابو عمیر نجاشی، ضمیرہ بن ربیعہ، علی بن ابی جملہ، اوزاعی سے منقول ہے کہ علی بن عباس ہر دن ایک ہزار سجدے کیا کرتے۔ مراد ان کی پانچ سو رکعتیں ہیں۔

۳۸۳۰- محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابو زرہ، صفوان بن نافع، ولید بن مسلم، جہد بن محمد بن کریم سے بھی منقول ہے کہ دن میں ایک ہزار سجدے کیا کرتے یعنی پانچ سو رکعتیں پڑھتے۔

۳۸۳۱- احمد بن محمد فضل، محمد بن اسحق ثقفی، محمد بن زکریا، محمد بن عبد الرحمن تیمی، ہشام بن سلیمان مخزومی کے سلسلہ سند سے ثابت ہے کہ علی بن عبد اللہ بن عباس جب مسجد حرام تشریف لاتے حج یا عمرہ کے لئے قریش مسجد حرام میں اپنی مجالس کو معطل کر دیتے اور اپنے حلقوں کی جگہ کو چھوڑ دیتے اور حضرت علی بن عبد اللہ بن عباس کی مجلس کو لازم پکڑ لیتے ان کی عظمت و جلال اور فضیلت کی وجہ سے اگر وہ بیٹھتے تو یہ بھی بیٹھ جاتے اگر وہ کھڑے ہوتے تو یہ بھی کھڑے ہوتے اگر وہ چلتے تو یہ چلنے لگ جاتے اور کوئی بھی قریشی مسجد حرام میں ذکر کی مجلس نہ جماتا جب تک حضرت علی بن عبد اللہ مسجد حرام سے تشریف نہ لے جاتے۔

۳۸۳۲- ابو احمد بن جبہ، ابو عباس سراج، عبید اللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر، جعفر بن سلیمان سے مروی ہے۔ حضرت علی بن عباس کی کنیت ابو الحسن تھی ایک مرتبہ جب وہ عبد الملک کے پاس آئے تو اس نے کہا اپنے نام اور کنیت کو تبدیل کر لیں اس لئے کہ یہ کنیت اور نام میں برداشت نہیں کر سکتا انہوں نے فرمایا: نام تو نہیں تبدیل کروں گا ہاں میری کنیت ابو محمد ہے آج سے۔

عامر نے یہ حدیث عبد اللہ بن عباس سے نقل کی تابعین میں سے زہری، سعد، منصور معتمر وغیرہ نے نقل کی ہے۔ ۳۸۳۳- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، ہشام بن عروہ، زہری عن ابن عبد اللہ ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ:

آپ ﷺ نے گوشت یادتی۔ کھایا پھر نماز پڑھی اور پانی کو ہاتھ تک نہ لگایا۔ ہشام کہتے کہ یہ حدیث محمد بن علی، ابن عباس، وہب بن کیسان، محمد بن عمرو، عطاء اور ابن عباس بھی مروی ہے۔

انہوں نے اکثر احادیث اپنے والد عبد اللہ بن عباس سے نقل کی ہیں تابعین میں سے زہری، سعد بن ابراہیم منصور بن معتمر وغیرہ نے ان سے روایت کی ان کی اولاد نے بھی ان سے حدیث نقل کی ہے۔

۳۸۳۴- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو نعیم، یونس بن ابی اسحق، منہال بن عمرو، علی بن عبد اللہ بن عباس اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ:

مجھے حضرت عباس نے حکم دیا فرماتے ہیں: میں رات کو آپ ﷺ کے پاس گیا اور مسجد چلا گیا آپ ﷺ نے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی یہاں تک کہ مسجد میں کوئی باقی نہ رہا پھر میرے پاس آپ کا گزر ہوا پوچھا: کون ہو؟ میں نے کہا: عبد اللہ آپ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے حضرت عباس نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کے ہاں رات گزاروں آپ نے فرمایا: چلو پھر جب آپ لوٹے اور گھر داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا عبد اللہ کے لئے بھی بستر بچھا دو میرے لئے ٹاٹ کا ایک تکیہ لایا گیا اور مجھے عباس کہہ چکے

۱۔ طبقات ابن سعد ۵/۳۱۲۔ والتاریخ الكبير ۶/۲۲۰۷۔ والجرح ۶/۱۰۵۶۔ والجمع ۱/۳۵۹۔ وسیر النبلاء ۲۵۲/۵۔ والکاشف ۲/۳۹۹۳۔ وتهذیب الکمال ۷/۳۵۹۷۔

تھے کہ سونا نہیں حضور کی نماز دیکھنا آپ ﷺ آئے اور سو گئے یہاں تک کہ میں آپ کی نیند کی حالت میں تیز آواز سننے لگا پھر آپ بستر پر بیٹھ گئے اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا ”سبحان الملک القدوس“ تین مرتبہ کہا پھر سورۃ آل عمران کی یہ آیت پڑھی یہاں تک اس سورۃ کو ختم کر دیا ”ان فی خلق السموات والارض“ (بقرہ: ۱۶۳) پھر آپ کھڑے ہوئے اور مسواک فرمائی پھر اپنے جائے نماز کی طرف گئے اور دو رکعتیں پڑھیں جو نہ زیادہ لمبی تھیں اور نہ زیادہ چھوٹی پھر آپ اپنے بستر کو آئے اور سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کی آواز سنی پھر بستر پر بیٹھ گئے اور اسی طرح کیا جس طرح پہلے کر چکے تھے (پہلی دفعہ میں، پھر آپ فے مسواک کی اور اپنے جائے نماز کو گئے اور دو رکعتیں پڑھیں جو نہ زیادہ لمبی تھیں اور نہ زیادہ چھوٹی پھر اپنے بستر کو آئے اور سو گئے یہاں تک کہ میں آپ کی آواز سننے لگا پھر آپ بیٹھے اور اسی طرح کیا جس طرح پہلے کیا پھر آپ نے نماز پڑھی پھر آپ نے وتر ادا کئے جب آپ نے نماز ادا کر لی تو میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

اللهم اجعل فی بصری نوراً، واجعل فی سمعی نوراً، واجعل فی لسانی نوراً، واجعل فی افعی نوراً، واجعل عن یمینی نوراً، واجعل عن یساری نوراً، واجعل من امامی نوراً، واجعل من خلفی نوراً، واجعل من فوقی نوراً واجعل من تحتی نوراً، واجعل لی یوم القیامۃ نوراً واعظم لی نوراً“

یہ حدیث ابن عباس سے صحیح اور کئی طریقے سے مروی ہے یونس سے ابو احمد زبیری نے اسی طرح نقل کی اور داؤد بن عیسیٰ نخعی، منصور بن معتمر اور علی نے اس کو روایت کیا اور اسے حبیب بن ابی ثابت محمد بن علی اپنے والد اور داؤد سے نقل کرتے ہیں اسے احوص بن حکیم، علی بن عبد اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں اور ان تمام روایات میں ابو کریب حضرت ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کریب سے مخرمہ بن سلمان، عمرو بن دینار، شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر، سلمہ بن کہیل، بکیر طائی نے روایت کیا امام مسلم رحمہ اللہ حبیب بن ابی ثابت اور محمد بن علی کے طریق میں متفرد ہیں۔

۳۸۳۵- محمد بن جعفر بن یثیم، جعفر صلیح، محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، حبیب بن حسن، عمرو بن حفص دوسی، عاصم بن علی، قیس بن ربیع، داؤد بن علی بن عبد اللہ بن عباس اپنے والد اور داؤد سے نقل کرتے ہیں کہ:

مجھے حضرت عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا میں ان کے پاس شام کو آیا وہ میری خالہ میمونہ کے گھر میں تھے فرماتے ہیں آپ ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے جب فجر سے پہلے دو رکعت پڑھ لیں تو یہ دعا فرمائی:

”اللهم انی اسألك رحمة من عندک تہدی بہا دینی“ وت حفظ بہا غائی، وترفع بہا شاہدی، وترزق بہا عملی، وتبيض بہا وجہی، وتلہمنی بہا رشدی، وتعصمنی بہا من کل سوء، اللهم اعطنی ایمانا صادقا، ویقینا لیس بعدہ کفر، ورحمة انال بہا شرف کرامتک فی الدنیا والاخرۃ، اللهم انی اسألك الفوز عند القضاء، ومنازل الشہداء، وعیش السعداء، والنصر علی الاعداء، اللهم انی انزل بک حاجتی وان قصر رأی، وضعف عملی، وافتقرت الی رحمتک، فاسألك یا قاضی الامور ویا شافی الصدور، کما تجیر بین البحور ان تجیرنی من عذاب السعیر، ومن دعوة الثمور، وفتنة القبور.

اللهم وما عنہ رائی وضعف عتہ عملی، ولم تلہ مسالتي. ولم تبلغہ امتیتی من خیر وعدتہ احداً من عبادک، او خیر انت معطیه احداً من خلقک، فانی ارغب الیک فیہ، واسألك یارب العالمین.

اللهم اجعلنا ہادین مہدین غیر ضالین ولا مضلین حرباً لاعدائک سلماً لاؤلیائک، نحب بحبک معینک، ولعادیک بعداوتک من خالفک من خلقک.

اللهم هذا الدعاء وعلیک الاجابة، واللهم وهذا الجهد وعلیک التکلان، ولا حول ولا قوة الا بالله، اللهم ذلجبل الشدید، والامر الرشید، اسالک الامن يوم الوعيد، والجنة يوم الخلود، مع المقربين الشهود، سجع السجود، الموفین بالعهود انک رحیم ودود، تفعل ماترید، سبحان الذی لیس العز وتکرم به، سبحان الذی تعطف بالمجد وقال به سبحان الذی لا ینبغی التسمیح الا له، سبحان ذی العز والبهاء، سبحان ذی القدرة، یکریم، سبحان الذی احصى کل شیء بعلمه.

اللهم اجعل لی نوراً فی قلبی، ونوراً فی قیری، ونوراً فی سمعی، ونوراً فی بصری، ونوراً فی شعری، ونوراً فی بشری، ونوراً فی لحمی، ونوراً فی دمی، ونوراً فی عظامی، ونوراً بین یدی، ونوراً من خلفی، ونوراً من یمینی، ونوراً عن شمالی، ونوراً من تحتی ونوراً من فوقی، اللهم زدنی نوراً، واعطنی نوراً. واجعل لی نوراً“ اس حدیث کو اس سیاق اور دعا کے ساتھ صرف انکے بیٹے داؤد نے نقل کیا ہے اور ان سے محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی متفرد

۳۸۳- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، ہشام بن یوسف عبداللہ بن سلیمان، محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس نے والد اور دادا ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ:

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو اس لئے کہ وہ تم کو اپنی نعمتوں میں سے کھلاتا ہے اور مجھ سے محبت کرو اللہ کا مجھ سے محبت کرنے کی وجہ سے اور میرے اہل بیت سے محبت کرو میری ان سے محبت کی بناء پر۔

ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث غریب ہے حضور سے ماثور نہیں ہے سوائے علی بن عبداللہ بن عباس کے طریق سے اور ان سے ہشام بن یوسف، عبداللہ سے متفرد ہیں اور ہشام بن یوسف قاضی صنعاء تھے ان سے بھی علی بن بحر نے یحییٰ بن معین کی طرح کی حدیث نقل کی ہے۔

۳۸۴- حبیب بن حسن، حسن بن محمد بن محمد بن سلمان شقوی، ہشام بن عمر، ولید بن مسلم، حکم بن مصعب، محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس نے والد اور دادا کے سلسلہ سند سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو استغفار کو لازم پکڑے اللہ تعالیٰ اس کا ہر غم دور کر دیں گے اور اس کا راستہ نکالیں گے اور اس کو رزق ملے گا جہاں سے وہ گمان بھی نہ کرتا ہوگا۔“ یہ حدیث غریب ہے محمد بن علی کے طریق سے اور اس میں حکم بن مصعب متفرد ہیں۔

۳۸۵- عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب، ابو بکر احمد بن محمد بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ہاشم، عبداللہ بن نمیر، عتبہ بن یقظان، داؤد بن علی اپنے والد اور دادا ابن عباس سے نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کو ناپسند، توبہ کرنے والا، اور بھول جانے والا پیدا کیا گیا ہے جب محبت کی جاتی ہے تو نصیحت قبول کر لیتا ہے“ ج

وسنن الترمذی ۳۸۷۹، والمستدرک ۱۴۹/۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۴۲/۱۰، ۳۹/۳، والتاریخ الکبیر ۱۸۳/۱، وتاریخ بغداد ۱۶۰/۳، والعلل المتناہیة ۲۶۶/۱، السنن الکبریٰ للبیہقی ۳۵۱/۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۴۲/۲۰، وسنن أبی داؤد ۱۵۱۸، وسنن ابن ماجہ ۳۸۱، والترغیب والترہیب ۴۶۸/۲، وشرح السنة ۷۹/۵، ومشکاة المصابیح ۲۳۳۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۴۲/۱۰، ۳۰۳/۱۱، والکامل لابن عدی ۹۵۸/۳، واتحاف السادة المتقین ۵۹۵/۸، کشف الخفا ۳۳۷/۱.

یہ حدیث داؤد بن علی کے الفاظ سے غریب ہے ان سے صرف ابن نمیر اور عتبہ نے نقل کیا۔

۳۸۳۹- ابو عمرو بن حمدان، حسین بن سفیان، نصر بن علی جہضمی، وہب بن جریر، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی بکر، علی بن عبد اللہ بن عباس، اور ابن عباس سے منقول ہے کہ

آپ ﷺ فتح والے دن داخل ہوئے کعبہ میں تین سو ساٹھ بت تھے ابلیس نے ان کے قدموں کو پیتل سے گاڑ دیا تھا آپ ﷺ آئے آپ کے پاس ایک شاخ تھی آپ ان سب سے ہر بت کی طرف اشارہ کرتے تو وہ اونڈھے منہ آگرتا اس دوران آپ فرما رہے تھے: (وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا) اور کہہ دو حق آگیا اور باطل نابود ہو گیا بے شک باطل نابود ہونے والا ہے۔ (اسراء: ۸۱)

یہاں تک کہ آپ نے وہ شاخ تمام پر پھیر دی ہے

یہ حدیث علی بن عبد اللہ کے طریق سے غریب ہے اور محمد بن اسحاق، اس میں متفرد ہیں۔

۳۸۴۰- سلیمان بن احمد، بکر بن سہل، عمرو، ابن ہاشم بیرونی، اوزاعی، اسماعیل بن عبد اللہ مخزومی، علی بن عبد اللہ بن عباس اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

آپ ﷺ پر پیش کیا گیا اس کو جو آپ کے بعد آپ کی امت کے لئے کھول دیا جائے گا ایک ایک کر کے تو آپ اس سے بہت خوش ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "وَلَسَوْفَ يَعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ" اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ (الضحیٰ: ۵) یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک ہزار محلات عطا فرمائے ہر محل میں بے شمار بیویاں اور حشم و خدم ہوں گے۔

یہ حدیث علی بن عبد اللہ بن عباس کے طریق سے غریب ہے ان سے صرف اسماعیل نے روایت کیا اور ان سے سفیان ثوری، اوزاعی، اسماعیل نے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۳۸۴۱- (سلیمان بن احمد، احمد بن داؤد کی، حفص بن عمر مزنی، جعفر بن سلیمان، ابی سلیمان) بن علی بن عبد اللہ بن عباس (علی بن عبید اللہ بن عباس) سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے کہ

جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی رکاب پکڑی نہ اس کو اس سے کوئی امید تھی اور نہ کوئی ڈر تو اس کی شہرت کر دی جاتی ہے۔
یہ علی کی احادیث میں سے ہے اور علی اس میں متفرد ہیں اور ان سے سلیمان اور سلیمان سے ان کے بیٹے جعفر متفرد ہیں۔

(۲۳۸) محمد بن کعب قرظی

محمد بن کعب قرظی جماعت میں شامل ایک مبارک ترین ہستی قرظی، ابو حمزہ محمد بن کعب کی ہے دنیا سے اکثر نفرت دلاتے رہتے اور برائیوں کے نقصانات اور ان کے عواقب پر اکثر گفتگو کرتے۔

۳۸۴۲- عبد اللہ بن محمد بن علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، یونس بن عبدہ اور محمد بن کعب قرظی سے منقول ہے کہ

۱- صحیح البخاری ۱۷۸/۳، ۱۰۸/۶، ۱۰۸/۶، ۸۷، ۸۷، ۱۲۱/۵، ۱۶۸/۸، ۲۰۰/۴.

۲- انظر الحديث في: المعجم الكبير للطبراني ۳۳۷/۱۰، مجمع الزوائد ۱۶/۸، ولكن للدولابي ۹۹/۲.

۳- طبقات ابن سعد ۹/ق ۱۶۱، والتاريخ الكبير ۱/ت ۶۷۹، والجرح ۸/۳۰۴، والاستيعاب ۳/۱۳۷، والجمع

۳۳۸/۲، وسير النبلاء ۵/۶۵، الكاشف ۳/ت ۵۲۱، وتهذيب الكمال ۵۵۷۳، (۲۶/۳۳۰).

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس میں تین خصلتیں پیدا فرمادیتے ہیں دین میں تفقہ، دنیا سے بے رغبتی و بیزاری، اور اپنے عیوب پر نظر۔

۳۸۲۱- عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن عبید، حسن بن علی، عبایہ بن کلیب، محمد بن نصر حارثی سے منقول ہے کہ حضرت محمد بن کعب قرظی فرمایا کرتے تھے:

دنیا فناء کا گھر ہے اور منزل ہے اس سے نیک بخت لوگوں نے اعراض کیا اور بد بختوں کے ہاتھوں سے یہ نکل بھاگی بس بد بخت لوگ وہ ہیں جو اس کی رغبت رکھتے ہیں اور نیک بخت وہ ہیں جو اس سے زہد اختیار کرتے ہیں یہ تکلیف میں ڈالنے والی ہے اس کو جو اس کی بات مانے اور ہلاک کرنے والی ہے اس کو جو اس کی پیروی کرے اور خیانت کرنے والی ہے اس سے جو اس کے سامنے جھک جائے اس کا علم جہل ہے اس کی مالداری فقر ہے اس کی زیادتی نقصان ہے اور اس کے ایام گردش میں ہیں۔

۳۸۲۲- ابو محمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسین مروزی، ابن المبارک، داؤد بن قیس کہتے ہیں میں نے ابن کعب سے سنا: زمین ایک شخص کے لئے روتی ہے اور ایک شخص کے خلاف روتی ہے روتی تو اس کے لئے ہے جو اس کی پشت پر اللہ کی طاعت کے اعمال انجام دیتا ہے اور روتی اس کے خلاف ہے جو اس کی پشت پر اللہ کی معصیت کے کام کرتا تھا اور اس نے اسے مشقت میں ڈال رکھا تھا پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی:

”فما بکت علیہم السماء والارض وما کانوا منظرین“ پھر نہ تو ان پر آسمان وزمین کو رونا آیا اور نہ ان کو مہلت ہی دی (الدخان: ۲۹)

۳۸۲۳- احمد بن جعفر بن مالک، یحییٰ بن محمد عزیزی، محمد بن خدش، محمد بن یزید واسطی، محمد بن سلم طاکھی، عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے محمد بن کعب سے پوچھا اس آیت کے بارے میں ”فمن يعمل مثقال ذرۃ خیرا یروہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یروہ“ تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا (الزلزلہ: ۸۷) انہوں نے فرمایا:

کافر جو بھی نیکی کا ایک ذرہ بھی کرے گا تو اس کا ثواب وہ اپنے آپ یا اپنے اہل اپنے مال میں دیکھ لے گا یہاں تک کہ وہ جب اس دنیا سے جائے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی اور جو مؤمن بھی ایک ذرہ بھی گناہ کا انجام دے گا وہ اس کی عقوبت اپنے آپ یا اپنے اہل میں یا اپنے مال میں ضرور پائے گا یہاں تک کہ جب وہ اس دنیا سے جائے گا تو ایک گناہ بھی اس کے ذمہ نہیں ہوگا۔

۳۸۲۴- عبد اللہ ابوالحسن بن ابان، ابوبکر اموی، ابو عبد الرحمن زبیر بن عباد، ابوبکر بصری سے منقول ہے کہ حضرت ابن کعب کی والدہ نے اپنے بیٹے سے کہا:

بیٹے! اگر میں تمہیں بچنے اور پھر اب جوانی میں تجھے نہ جانتی کہ تو اچھا انسان ہے تو میں تو یہ سمجھی کہ تو نے کوئی گناہ ایجاد کر لیا ہے جس لئے کہ تم دن رات کیا کرتے ہو انہوں نے فرمایا:

ای جان! میں اس بات سے بے خوف نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر مطلع ہوں اس حال میں کہ میں گناہوں میں ہوں پھر وہ مجھ سے ناراض ہو جائے اور کہے: جاؤ! تمہاری مغفرت نہیں کرتا۔ مجھ پر قرآن کریم کے عجائب سے ایسے ایسے امور منکشف کرتا ہے کہ رات رات گزر جاتی ہے اور میں اس سے فارغ تک نہیں ہو پاتا۔

۳۸۲۵- محمد بن علی، محمد بن حسن بن زیاد، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ غسانی، اپنے والد اور دادا سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز نے حضرت محمد بن کعب کو خط لکھا کہ اپنا غلام سالم مجھے فروخت کر دیں وہ بڑا عبادت گزار تھا انہوں نے فرمایا: میں تو اسے بد بخت چکا ہوں

انہوں نے کہلا بھیجا کہ اچھا اسے صرف میرے پاس بھیج دیں حضرت سالم ان کے پاس آئے تو حضرت عمر نے کہا: آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں کس مصیبت میں گرفتار ہو چکا ہوں اور مجھے اندیشہ اس بات کا ہے کہ میری نجات نہ ہوگی تو حضرت سالم نے ان سے کہا: اگر بات اسکو ہی ہے جیسے آپ کہہ رہے ہیں ایک تو یہی نجات ہے آپ کے لئے ورنہ معاملہ وہی ہے جو آپ اندیشہ کر رہے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا: سالم! ہمیں کوئی نصیحت کیجئے حضرت سالم نے کہا:

حضرت آدم نے ایک غلطی کی تو جنت سے نکال دیئے گئے اور تم غلطیوں پر غلطیاں کرتے ہو اور یہ امید کرتے ہو کہ جنت ملے جاؤ گے بس اتنا کہہ کر خاموش ہو گئے۔

۳۸۴۸- محمد بن محمد بن عبد اللہ بن زید، احمد بن اسحاق قاضی، محمد بن قاسم، اصمعی، ابو مقدم ہشام بن زیاد سے منقول ہے کہ حضرت محمد بن کعب سے پوچھا گیا:

رسوائی کی جگہ کون سی ہے آپ نے فرمایا: کہ آدمی اس کو برا سمجھنے لگے جس کو وہ اچھا سمجھتا تھا اور اس کو اچھا سمجھنے لگے جس کو وہ برا سمجھتا تھا۔

۳۸۴۹- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک عبید اللہ بن وہب حضرت ابن کعب کا قول نقل فرماتے ہیں:

میں پوری رات یہاں تک کہ صبح ہو جائے سورۃ زلزال اور سورۃ قارعہ پڑھوں اور اس سے زائد کچھ نہیں انکو پڑھتا ہوں اور ان میں غور کرتا ہوں یہ مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ میں پورا قرآن پڑھ لوں۔

۳۸۵۰- محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن فضل بن موسیٰ، محمد بن بکار، ابو معشر، محمد بن کعب قرظی سے منقول ہے کہ:

اگر ذکر کو چھوڑ بیٹھنے کی رخصت کسی کو ملتی تو حضرت زکریا کو ضرور دے دی جاتی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اِنَّكَ الْاَتٰىكَمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ الْاَرَمٰنُ اَوَاذٌ كُرْرٌ بَکْ كَثِیْرًا“ نشانی یہ کہ تم لوگوں سے تین دن اشارے کے سوا بات نہ کر سکو گے تو اپنے پروردگار کی کثرت سے یاد کرنا۔ (ال عمران: ۴۱)

اور کسی کو چھوٹ دی جاتی تو ان کو دی جاتی جو اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”یا ایہا الذین امنوا اذ القیۃ فلیتنبوا واذ کبروا اللہ کثیرًا“ مومنو جب تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو۔ (ال انفال: ۳۵)

۳۸۵۱- ابو بکر محمد بن عبد الرحمن بن فضل، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب ابو معشر، محمد بن کعب قرظی سے اللہ کے قول ”اصبروا وصابروا وابطوا“ کے بارے میں منقول ہے:

صبر کرو اللہ کے دین پر اور صبر شعار رہو اس وعدے کے لئے جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا ہے اور میرے دشمن کے مقابلہ میں حفاظت کا فریضہ سرانجام دو اور اللہ سے ڈرو آپس کے معاملات میں ”لعلکم تفلحون“ اس وقت جب تم مجھ سے آملو گے۔

۳۸۵۲- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ قطبہ ابن علاء، ابو معشر، محمد بن کعب سے اللہ عزوجل کے قول کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”لو ان رأی برہان ربہ“ کہ اللہ نے قرآن میں جو حلال کیا ہے اسے اس نے حلال لیا اس سے جو حرام کیا ہے اس نے حرام لیا۔

۳۸۵۳- حبیب، حسن، ابو مسلم کشی، ابو عاصم نبیل، محمد بن رفاعہ، محمد بن کعب قرظی سے ”اذ یغشی السدرۃ ما یغشی“ جبکہ اس بیری نے چھار ہاتھ جو چھار ہاتھ (انجم: ۱۶) کی تفسیر منقول ہے کہ:

”وہ سونے کی تلیاں تھیں جو بیری کو ڈھانپنے ہوئی تھیں“

۳۸۵۴- ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، علی بن رستم، یثیم بن خالد، یحییٰ بن صالح، ابو معشر، محمد بن کعب سے ”منہا قائم و حصید“ ان میں سے بعض تو باقی ہیں اور بعض تہس نہس ہو گیا۔ (ہود: ۱۰۰) کے بارے میں بے قائم سے مراد وہ نبات ہے جو کھڑی رہے اور حصید سے مراد وہ ہے جو کاٹ دی گئی ہو۔

۳۸۵۵- ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، ابو کریب، وکیع، ابو مودود کہتے ہیں میں نے کعب قرظی سے سنا:

حضرت یوسف نے اپنا سر چھت کی طرف بلند کیا تو گھر کی دیوار پر لکھا تھا: لا تقربوا الزنا اِنَّه کان ناحشۃ و ساء سبیلاً اور زنا کے بھی پاس نہ جانا کہ وہ بے حیائی اور برائی کی راہ ہے۔ (اسراء: ۳۲)

۳۸۵۶- ابو بکر آجری، عبد اللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، سعید بن سلیمان، ابو معشر، اور محمد بن کعب سے ”ان عذابہا کان غراماً“ بے شک اس کا عذاب بڑی تکلیف کی چیز ہے۔ (الفرقان: ۶۵) کے بارے میں مروی ہے کہ یہ سزا ہے اس کی کچھ دنیا میں عیش میں رہے۔

۳۸۵۷- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن سویہ، حسین بن علی بن اسود، عمرو عبقری، موسیٰ بن عبیدہ، محمد بن کعب سے ”ان عذابہا کان غراماً“ کے بارے میں منقول ہے کہ: اللہ نے ان سے اپنی نعمتوں کی قیمت مانگی وہ ادا نہ کر سکے تو اللہ نے ان کو اپنی نعمتوں کے قیمت کے قرض کے طور پر جہنم میں داخل کر دیا۔

۳۸۵۸- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق ثقفی، قتیبہ بن سعید، عبد الرحمن بن ابی احوالی کہتے ہیں میں نے محمد بن کعب سے اس آیت کے متعلق پوچھا: ”وما الیتیم من رب الیربوفی اموال الناس فلا یربوا عند اللہ“ اور جو تم سودیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں افزائش ہو تو خدا کے نزدیک اس میں افزائش نہیں ہوتی۔ (الروم: ۳۹) انہوں نے فرمایا:

وہ شخص جو اپنا مال اس لئے دیتا ہے کہ اسکو اسکا بدلہ ملے اور زیادہ ملے تو یہ اللہ کے ہاں پڑھوتری نہیں پاتا اور وہ مال جو اللہ کی رضا کے لئے دیا جائے اور اس سے بدلہ مقصود نہ ہو تو ایسے مال کو اللہ دگنا کرتے ہیں۔

۳۸۵۹- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس، محمد بن ثنی، ابو بکر حنفی، عمر بن حانی مدنی، کہتے ہیں میں نے محمد بن کعب سے اللہ عزوجل کے قول ”ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق“ مجھے اچھی طرح (مدینے میں) داخل کجیو اور (مکہ سے) اچھی طرح نکالو (الاسراء: ۸۰) کے متعلق استفسار کیا تو انہوں نے فرمایا:

بندہ کہتا ہے: میرے خفیہ اور اعلانیہ امور کو اچھا کر دیجئے۔

۳۸۶۰- ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ مروزی، عاصم بن علی، ابو معشر، محمد بن کعب، اللہ تعالیٰ کے اس قول ”والقی السمیع وھو شہید“ یاد دل سے متوجہ ہو کر سنتا ہے (ق: ۳۷) کے بارے میں فرماتے ہیں:

”وہ قرآن پاک سنتا ہے اور اس کا دل اس کے ساتھ ہوتا ہے کہیں دوسری جگہ نہیں ہوتا۔

۳۸۶۱- ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، ابوالیوب، نعمان، موسیٰ بن عبیدہ اور محمد بن کعب سے منقول ہے ”فاسعوا الی ذکر اللہ“ تو اللہ کی یاد کے لئے جلدی کرو۔ (الجمعة: ۹۷) سچی سے مراد یہ ہے کہ کوئی کام ہاتھ سے نہ کر رہا ہو۔

۳۸۶۲- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، عبد الرحمن بن ابی احوالی اور محمد بن کعب سے منقول ہے:

کبیرہ گناہ تین ہیں: تو اللہ کے عذاب سے مایوس ہو جائے اور اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جائے اور تو اللہ کی رحمت و مہربانی سے ناامید ہو جائے پھر حضرت قرظی نے یہ آیات تلاوت فرمائیں ”افامنوا مکر اللہ و لایا من مکر اللہ الا القوم الخاسرون“ کیا یہ لوگ خدا کے داؤں کا ڈر نہیں رکھتے (سن لو) خدا کے داؤں سے وہی لوگ نڈر ہوتے ہیں جو خسارہ پانے والے ہیں۔ (الاعراف: ۹۹) ”ومن یقنط من رحمۃ ربہ الا الضالون“ خدا کی رحمت سے مایوس ہونا گمراہوں کا کام ہے (الحجر: ۵۶) اور حضرت یعقوب علیہ

السلام نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: ”لَا تَبْأُ سُوا مِنْ رُوحِ اللَّهِ، إِنَّهُ لَا يَأُ مِنْ رُوحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمَ الْكَافِرُونَ“ اور خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو کہ خدا کی رحمت سے بے ایمان لوگ ناامید ہوا کرتے ہیں۔ (یوسف: ۸۷)

۳۸۶۳- محمد بن علی، احمد بن جعفر بن موسیٰ، ابو ہشام رفاعی، تکی بن یمان اسماعیل بن رافع اور حضرت ابن کعب قرظی سے منقول ہے: صاحب قرآن کے یا قوتوں میں سے ایک یا قوت سے مشرق و مغرب روشن ہو جائیگی۔

۳۸۶۴- عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ہشام بعلبکی، محمد بن شعیب اور عمر موسیٰ عفرہ سے منقول ہے کہ میں نے محمد بن کعب قرظی کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

جھوٹ بولتے ہیں خدا کی قسم زمین والوں کا کوئی ستارہ آسمان پر نہیں بلکہ یہ لوگ کائنات کی پیروی کرتے اور ستاروں کو علت بناتے ہیں پھر یہ آیت پڑھی ”هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَا تُنْزِلُ الشَّيَاطِينُ نَزَلَ عَلَىٰ كَلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ“ میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں۔ ہر جھوٹے گناہگار پر اترتے ہیں۔ (الشعراء: ۲۲۱-۲۳۲)

۳۸۶۵- ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن سلیمان ہروزی، یونس بن عبد الاعلیٰ، ابن وہب، قاسم بن عبد اللہ، موسیٰ بن عقبہ حضرت قرظی سے نقل کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی ابتداء تخلیق ہی کفر پر کی تھی اس نے ملائکہ کی طرح عمل کیا بس اللہ نے اس کو ابتداء تخلیق کی طرف لوٹا دیا اور جادو گروں کی تخلیق ہی نیک بختی پر تھی انہوں نے جادو گروں کے جیسے اعمال کئے پھر اللہ نے ان کو اس ابتداء تخلیق کی طرف لوٹا دیا یعنی نیک بختی کی طرف یہاں تک کہ انکی وفات بھی نیک بختی اور سعادت کی حالت میں ہوئی۔

۳۸۶۶- ابو نعلیٰ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبد الرحمن مقری، حیوۃ، ابو صحر، محمد بن کعب قرظی سے نقل کرتے ہیں:

”جب مومن کی جان نکالی جاتی ہے تو فرشتے موت کے اس کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ کے ولی! السلام علیکم، اللہ بھی تم کو سلام کہتے ہیں پھر اس کو یہ آیت سناتا ہے ”الَّذِينَ تَتَوَفَّيهِمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ“ جب فرشتے ان کی جانیں نکالنے لگتے ہیں اور یہ (کفر و شرک سے) پاک ہوتے ہیں تو سلام علیکم کہتے ہیں (النمل: ۳۲)

محمد بن کعب نے صحابہ سے روایت کیا جیسے زید بن ارقم، عبد اللہ بن عباس، مغیرہ بن شعبہ، ابو ہریرہ، انس بن مالک اور تابعین نے بھی ان سے روایت کی ہے جیسے حکم بن عیینہ، محمد بن منکدر۔

۳۸۶۷- ابو عمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، عبد اللہ بن معاذ، شعبہ، حکم بن عیینہ اور محمد بن کعب قرظی حضرت زید بن ارقم سے نقل کرتے ہیں کہ

میں نے عبد اللہ بن ابی کو یہ کہتے سنا: ”لَا تَنْفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنْفَضُوا“ (المنافقون) میں حضور ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی۔ عبد اللہ بن ابی بھی آیا اور اس نے حلف اٹھایا کہ میں نے یہ نہیں کہا ہے میرے پاس صحابہ آئے اور مجھے ملامت کی میں گھر آیا اور سو گیا گویا کہ غمگین تھے فرماتے ہیں: حضور نے میرے پاس پیغام بھیجا میں خود گیا تو آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے تم کو سچا کر دیا ہے اور تمہارے عذر کو اور پھر یہ دو آیتیں تلاوت فرمائیں ”هَمُّ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تَنْفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنْفَضُوا“ یہی ہیں جو کہتے ہیں جو لوگ رسول خدا کے پاس (رہتے) ہیں ان پر (کچھ) خرچ نہ کرو (المنافقون ۷)

یہ حدیث معاذ صحیح اور متفق علیہ ہے اور دونوں اماموں نے اسے عبید اللہ بن معاذ سے روایت کیا ہے زید بن ارقم سے ایک جماعت نے روایت کی خلیفہ بن حصین، ابو حمزہ انصاری، ابوالحق سمیع، ابوسعید ازدی وغیرہ حضرات

۳۸۶۸- عبد اللہ بن شعیب بن مہران، عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد عیسیٰ، ابوالمقدام، علی بن احمد مصیصی، یثیم بن خالد، عبد الکبیر بن معافی، موسیٰ بن خلف، ابومقدام، ابوبکر بن خلاد حارث بن ابی اسامہ، شریح بن یونس، عبدالعزیز بن عبدالصمد، ہشام بن زیاد، ابوالقاسم سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید قاسم بن سلام عباد بن عباد، ہشام بن زیاد ابی المقدام کے طویل سلسلہ سند سے محمد بن کعب قرظی اور ابن عباس کے حوالہ سے حضور ﷺ کا قول منقول ہے:

جو چاہے کہ سب سے طاقتور ہو جائے وہ اللہ پر توکل کرے اور جو شخص چاہے کہ سب سے زیادہ اکرام والا ہو وہ اللہ سے ڈرے اور جو چاہے کہ سب سے زیادہ مالدار ہو جائے وہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے اس کو زیادہ قابل بھروسہ سمجھے اس سے جو اس کے اپنے ہاتھ میں ہے سنو میں تم کو تمہارے بدترین لوگوں پر متنبہ نہ کروں؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جو لوگوں سے بغض رکھے اور لوگ اس سے بغض رکھیں، کیا میں تم کو اس سے زیادہ برائے بتلاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا:

جو شخص لغزش سے درگزر نہ کرے اور معذرت کو قبول نہ کرے اور گناہ کو بخشا نہیں پھر آپ نے فرمایا: میں تمہیں اس سے برا بتلاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: جس سے خیر کی امید نہ ہو اور اس کے شر سے مامون نہ ہو جائے۔

عیسیٰ ابن مریم بنی اسرائیل کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے بنی اسرائیل! حکمت کو جاہلوں کے سامنے بیان نہ کرو تم اس پر ظلم کرو گے اور اہل لوگوں کے سامنے بیان کرنے سے نہ رو اس پر ظلم کرو گے اور طالب پر ظلم نہ کرو اور ظالم سے بدلہ نہ لو تمہارا فضل تمہارے پروردگار کے ہاں باطل چلا جائیگا اے بنی اسرائیل! امور تین طرح کے ہوتے ہیں: ایک وہ جس کا اچھا ہونا واضح ہو چکا ہو تو اس کی توجہ کی کرو اور ایک وہ جس کا برا ہونا واضح ہو چکا ہو اس سے بچو اور ایک وہ جس میں معاملہ مختلف ہو گیا ہو اس کو اللہ کی طرف لوٹاؤ۔

عیسیٰ کے الفاظ ہیں محمد بن کعب سے عیسیٰ بن میمون نے اسی طرح روایت کیا اور حدیث اس سیاق کے ساتھ محمد بن کعب اور ابن عباس کے واسطے سے حضور سے اسی طرح مروی ہے۔

۳۸۶۹- ابو عمرو محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن شیبان بن فروخ، عیسیٰ بن میمون اور محمد بن کعب حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں بدترین بخل، خواہش نفسانی جس کی پیروی کی جائے اور ہر شخص کا اپنی رائے کو پسند کرنا۔
۳۸۷۰- احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہدی، سعید بن سلیمان، عیسیٰ بن میمون، محمد بن کعب اور حضرت ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ منبر پر چڑھے اور فرمایا: موسیٰ بن عمران نے جب بنی اسرائیل کو دیکھا کہ وہ رورہے ہیں تو کہا: اے بنی اسرائیل!

انظر الحديث في: الكنى للدولابي ۱/۱۵۱. ومجمع الزوائد ۱/۹۰، ۹۱. ومشكاة المصابيح ۲/۵۱. وأمالى الشجرى ۲/۲۱۸. واتحاف السادة المتقين ۸/۱۶۳، ۱۹۲، ۳۷۷، ۹/۱۷۸، ۶۷۸، وتخریج الاحیاء ۳/۲۳۵. وكشف الخفا ۱/۳۸۶. والاحادیث الصحيحة ۲/۱۸۰. وکنز العمال ۳۵۹۳، ۳۶۰۸، ۳۸۶۶.

تم کتنا علم حاصل کرتے ہو اور عمل نہیں کرتے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی علم حاصل کرتے ہو اور عمل نہیں کرتے۔
(یہ حدیث محمد بن کعب کے طریق سے غریب ہے، ہم نے اسے سعید اور عیسیٰ کے طریق سے نقل کیا ہے۔)

۳۸۷۱- سلیمان بن احمد، ابو زرعة دمشقی، آدم بن ابی ایاس، عیسیٰ بن میمون، محمد بن کعب اور حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: دو بھڑیے بکریوں کے ریوڑ میں گھس کر اتنا فساد نہیں مچاتے جتنا ابن آدم کا عزت اور مال کی محبت اس کے دین کو تباہ و برباد کرتے ہیں۔

یہ حدیث ابن عباس سے محمد بن کعب کے طریق سے غریب ہے

۳۸۷۲- ابو بکر محمد بن فتح حنبلی، علی بن حسن بن سلمان، یعقوب بن ماہان، سعید بن محمد، صالح بن حسان، محمد بن کعب حضرت ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ

آپ ﷺ نے فرمایا: ہر دین کا خلق ہوتا ہے اور اسلام کا اخلاق حیا ہے۔

یہ حدیث محمد بن کعب کے طریق سے غریب ہے سعید صالح سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۸۷۳- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، فاروق خطابی، ابوقاسم کشی، ابوالمنہال، شعبہ، محمد بن جبار، محمد بن کعب اور حضرت ابو ہریرہؓ سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے۔

رحمہم رحمٰن کا ہی ایک حصہ ہے کہتا ہے: پروردگار! مجھ پر ظلم کیا گیا، پروردگار! میرے ساتھ بری طرح پیش آیا گیا اللہ تعالیٰ اسے جواب دیتے ہیں کیا تو اس پر راضی نہیں کہ میں ملاؤں اس کو جو تجھے ملائے اور قطع کروں اسے جو تجھ کو قطع کرے؟

محمد بن عبد الجبار مدنی ہیں اور انصار میں فقیہ تھے ان سے شعبہ متفرد ہیں۔

۳۸۷۴- علی بن احمد بن علی مصیصی، ایوب بن سلیمان مصیصی، علی بن زیاد مقرئ، عبدالعزیز بن ابی حازم، موسیٰ بن عبیدہ، قرظی اور حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا ایمان نہیں جو امانت دار نہیں اور اس کا دین نہیں جس کی عقل نہیں۔
یہ حدیث قرظی کے طریق سے غریب ہے اور موسیٰ بن عبیدہ اس میں متفرد ہیں۔

۱۔ اتحاف السادة المتقين ۳/۵۷۳، وتنزية الشريعة ۱/۲۴۵.

۲۔ سنن الترمذی ۲۳۷۶، ومسند الامام احمد ۳/۳۵۶، ۴۵۷، ۴۶۰، وسنن الدارمی ۲/۵۰۲، ۳۰۴، والمستدرک ۳/۲۲۰، والمعجم الكبير للطبرانی ۱۹/۹۶، والصغير ۲/۶۱، واتحاف السادة المتقين ۸/۱۴۴، ۱۴۵، ۲۳۸، ۹۲/۹، والترغيب والترهيب ۲/۵۳۰، ۵۳۸/۳، ۱۷۷/۴.

۳۔ سنن ابن ماجه ۱/۳۱۸، ۳۱۸۲، والمعجم الصغير للطبرانی ۱/۱۲، ومسند الشهاب للديلمي ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ومشكاة المصابيح ۵۰۹۰، ۵۰۹۱، والترغيب والترهيب ۳/۳۳۹، والعلل المتناهية ۲/۲۲۱، وأمالی الشجرى ۲/۱۹۶، وكنز العمال ۵۷۵.

۴۔ سنن الترمذی ۱۹۴۲، والسنن الكبرى ۷/۲۶، والمستدرک ۲/۳۰۴، ۱۵۸/۴، ۱۵۹، والأدب المفرد ۵۳، ۵۵، وصحيح ابن حبان ۲۰۳۵، وأمالی الشجرى ۲/۱۲۶، والدر المنثور ۶/۶۵، واتحاف السادة المتقين ۶/۳۱۲.

۵۔ المعجم الكبير للطبرانی ۸/۲۳۰، ۲۸۰/۱۰، ومسند الامام احمد ۳/۱۳۵، ۱۵۴، ۲۱۰، ۲۵۱، والمصنف لابن أبي شيبة ۱/۱۱، ومجمع الزوائد ۱/۹۶، ۲۹۲، ۸۳/۳، ومشكاة المصابيح ۳۵، والترغيب والترهيب ۳/۳۰۰، وأمالی الشجرى ۲/۱۵۳، وصحيح ابن خزيمة ۲۳۳۵، وصحيح ابن حبان ۷/۴.

۳۸۷۵- سلیمان بن احمد، جیر بن عرفہ، ہانی بن متوکل، ابوربیعہ سلیمان بن ربیعہ، موسیٰ بن عبیدہ، محمد بن کعب قرظی حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں: جس نے دنیا میں صدقہ اچھی طرح کیا وہ پل صراط سے گزر جائیگا اور جس نے ضعیف محتاج کی حاجت پوری کی اللہ تعالیٰ اس کے تر کے میں اسکو بدلہ دیں گے۔

محمد بن کعب سے یہ حدیث غریب ہے سلیمان اور موسیٰ اس میں متفرد ہیں۔

۳۸۷۶- ابواحمد محمد بن احمد قاضی، ابراہیم بن زہیر، یحییٰ بن ابراہیم، ہاشم بن ہاشم، عمر بن ابراہیم محمد بن کعب، مغیرہ بن شعبہ سے آپ ﷺ کا قول منقول ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اس کے اور جنت میں داخل ہے جب مرے گا تو سیدھا جنت میں داخل ہوگا۔

یہ مغیرہ کے طریق سے غریب ہے ہاشم بن ہاشم عمر سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

(۲۳۹) زید بن اسلم

علیم و بردبار، سلیم الطبع، عدل کے قائل، جہالت سے کوسوں دور اور نوافل میں مشغول حضرت ابواسامہ زید بن اسلم کا شمار بھی خدام حدیث نبوی میں ہوتا ہے۔

۳۸۷۷- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعید، ہشام بن سعد، زید بن اسلم سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے جہالت کو چھوڑا اور زائد کو بھی بجالایا اور عدل کے ساتھ عمل کیا۔

۳۸۷۸- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شیب، ہبل بن عاصم اور حضرت زید بن اسلم کے صاحبزادے زید ہی سے منقول ہے کہ حضرت زید بن اسلم نے فرمایا:

جو اللہ کا اکرام اس کی اطاعت کر کے کرتا ہے اللہ اس کا اکرام جنت سے کرتا ہے اور جو اللہ کا اکرام ترک گناہ سے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا اکرام اس سے کرتا ہے کہ اسکو جہنم سے بچا لیتا ہے۔

اللہ سے مدد مانگو اللہ اپنے سوا ہر ایک سے مستغنی کر دیگا اور تجھ سے زیادہ کوئی اللہ کو لیکر تجھ سے زیادہ مالدار نہ ہو جائے اور کوئی تجھ سے زیادہ اس کا محتاج نہ ہو جائے۔

۳۸۷۹- عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحق، حسین مروزی، ابن مبارک، عبد الرحمن بن زید بن اسلم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں وہ ریاء کے بارے میں بتا رہے تھے:

جو تیرے اپنے نفس سے ہو اور تیرا نفس اس سے خوش ہو تو وہ تیرے نفس کے لئے ہے اس سے رک جا اور جو تیری طرف سے ہو اور تیرے نفس کو اس سے کراہت ہو تو یہ شیطان کی طرف ہے اس سے پناہ مانگو اللہ کی راہ۔

اد تفسیر القرطبی ۵۱/۵

۳۸۷۹- المعجم الکبیر للطبرانی ۱۳۴/۸، مجمع الزوائد ۱۳۸/۲، وعمل اليوم واللیلۃ لابن السنی ۱۲۰، ۱۲۱، والکنی للذہبی ۱۹۱/۱، ۱۲۰.

۳۸۷۹- طبقات ابن سعد ۲۱۶/۹، والتاریخ الکبیر ۱۲۸/۳، والجرح ۲۵۱/۳، والجمع ۱۳۳/۱، واصل الغابۃ ۳۲۰/۴، وسیر النبلاء ۳۱۶/۵، والکاشف ۳۳۶/۱، وتہذیب الکمال ۲۰۸۸ (۲/۱۰).

۳۸۷۹- کنز العمال ۳۳۲۸۸.

۳۸۸۰- عبد اللہ، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوربیع، ابن وہب، ہشام بن سعد، زید بن زید اسلمی سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ عزوجل سے پوچھا فرمایا: پروردگار! مجھے اپنے اہل کے بارے میں بتائیں جو تیرے اہل میں اور تو ان کو پناہ دے گا اس دن جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا سوائے تیرے سائے کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وہ پاک دلوں والے، انکے ہاتھ نخی، محبت کریں میرے حلال کی وجہ سے آپس میں وہ لوگ ہیں کہ جب میرا تذکرہ ہوتا ہے تو مجھے یاد کرنے لگ جاتے ہیں اور جب ان کا تذکرہ ہوتا ہے تو ان کی وجہ سے میرا بھی تذکرہ ہو جاتا ہے اور جو میرے ذکر کو ایسے آتے ہیں جیسے پرندہ اپنے گھونسلے کی طرف جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کئے جانے پر غصہ ہو گئے ہیں ایسے جیسے چیتا جب چھپے وہ میری محبت کی وجہ سے عاشق زار ہوتے ہیں جیسے بچہ لوگوں کی محبت سے۔

۳۸۸۱- محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعة، یزید بن بشر حضرمی، ابن وہب، عبد الرحمن بن زید بن اسلم نقل کرتے ہیں کہ میرے والد کہا کرتے تھے:

بیٹے! تم اپنے آپ کو کیسے اچھا سمجھتے ہو؟ اور تم نہیں چاہتے کہ اپنے سے بہتر کو دیکھو مگر یہ کہ اللہ کے بندوں میں ایسا کوئی دیکھ لیتے ہو اے بیٹے! یہ نہ سمجھو کہ تم ایسے آدمی سے بہتر ہو جو لا الہ الا اللہ کہتا ہو یہاں تک کہ تم جنت میں چلے جاؤ اور وہ جہنم میں جب تم جنت میں داخل ہو جاؤ اور وہ جہنم میں تب ظاہر ہو گا تم اس سے بہتر تھے۔

۳۸۸۲- محمد بن علی، ابو عباس بن قتیبہ، محمد بن ابان، ابن وہب، مالک بن انس، زید بن اسلم سے منقول ہے کہ جو اللہ سے ڈرے اور تقویٰ اختیار کرے لوگ اس سے محبت کرتے ہیں اگرچہ اس کو پسندیدہ خیال کرتے ہو۔

۳۸۸۳- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر اور زید بن اسلم سے منقول ہے کہ پچھلے وقتوں میں ایک عبادت گزار تھا جو عبادت میں بہت زور لگاتا اور اس نے اپنے اوپر سختی کر رکھی تھی لوگوں کو بھی اللہ کی رحمت سے مایوس کرتا جب اس کا انتقال ہوا تو اللہ سے پوچھا پروردگار میرے لئے کیا ہے اللہ عزوجل نے فرمایا: آگ کہنے لگا تو میری عبادت و مشقت کیا ہوئی؟ اللہ عزوجل نے فرمایا: تو لوگوں کو میری رحمت سے ناامید کیا کرتا تھا آج کے دن تجھے اپنی رحمت سے میں مایوس کرتا ہوں۔

۳۸۸۴- عمر بن احمد بن عثمان، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز محمد بن بکار، ابو مسعر، اور زید بن اسلم سے منقول ہے کہ نبیوں میں سے ایک نبی نے اپنی قوم کو حکم دیا کہ وہ اللہ عزوجل کو قرضہ دیں ان میں سے ایک نے کہا: یا اللہ میرے پاس میرے گدھے کے چادر کے علاوہ کچھ نہیں اگر آپ کا بھی گدھا ہے تو آپ میرے چارے سے اپنے گدھے کو کھلائیں یہ شخص نماز میں یہ دعا کیا کرتا تو ان بنی نے اس کو منع کیا تو اللہ عزوجل نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ کیوں منع کیا اسکو؟ وہ دن میں اتنی اتنی بار مجھے ہنسایا کرتا۔ حضرت شیخ فرماتے ہیں: حضور ﷺ سے دوسرے حضرات نے مسنداً نقل کیا ہے اس عبارت کو ”چھوڑ دو اسے میں بندوں کو انکی عقلوں کے مطابق نوازتا ہوں۔“

۳۸۸۵- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، ہشام بن سعد اور حضرت زید بن اسلم سے منقول ہے کہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جو خیر کی کنجی اور شر کے لئے تالے ہیں اور اللہ کے بندے ایسے ہیں جو خیر کے لئے تالے اور شر کی کنجی ہیں۔

۳۸۸۶- ابراہیم بن عبد اللہ محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید اور یعقوب بن عبد الرحمن قاری کہتے ہیں میں نے حضرت زید بن اسلم سے ”المستغفرین بالاسحار“ کی تفسیر پوچھی تو فرمایا:

جو لوگ صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں۔“

۳۸۸۷- محمد بن علی، احمد بن علی بن شعیب، سعید بن عبد الجبار، مالک بن انس اور حضرت زید بن اسلم سے اللہ تعالیٰ کے قول ”سواء علینا اجزنا صبرنا مالنا من محیص“ کے بارے میں مروی ہے انہوں نے سو سال جزع کیا ہوگا اور سو سال صبر اس کے بعد یہ کہیں گے۔

۳۸۸۸- ابو محمد بن حیان، احمد بن سہل اشجانی، داؤد بن رشید، بقیہ، مبشر بن عبید، زید بن اسلم سے ”وقالوا جلودہم لم شہدتم“ اور وہ اپنے چٹروں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف کیوں شہادت دی (فصلت: ۲۱) کے بارے میں نقل ہے وہ اپنی شرمگاہوں سے کہیں گے کیوں تم نے ہمارے خلاف گواہی دی؟

۳۸۸۹- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد ابن عجلان زید بن اسلم سے نقل کرتے ہیں: حضرت لقمان سے پوچھا گیا: آپ کا کونسا عمل آپ کو زیادہ پسند ہے فرمایا: لا یعنی کاترک۔

۳۸۹۰- محمد بن علی، موسیٰ بن حسن بن موسیٰ، حارث بن مسکین، ابوالقاسم، مالک اور حضرت زید بن اسلم سے منقول ہے کہ ایک شخص قبرستان میں رہنے لگا کسی نے کچھ کہا تو کہنے لگا یہ سچے دوست ہیں اور ان سے میں عبرت لیتا ہوں۔
حضرت زید بن اسلم نے صحابہ سے روایت کیا اور عبد اللہ بن عمر بن خطاب سے سنا اور مالک بن انس سے بھی اور ان سے روایت کرنے والوں میں تابعین اور ائمہ کبار ہیں جیسے زہری، ایوب سختیانی، عبید اللہ بن عمر، محمد بن عجلان روح بن قاسم، محمد بن اسحق ثوری مالک بن انس، ابن عیینہ، سلیمان بن بلال وغیرہ حضرات۔

۳۸۹۱- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، خارجہ بن مصعب، زید بن اسلم اور حضرت ابن عمر سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

جو شخص بغیر امام کے مرا تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جس شخص نے اپنا ہاتھ اطاعت سے چھڑا لیا قیامت کے دن وہ آئے گا اور اس کے لئے کوئی حجت نہیں ہوگی۔“

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے مسلم بن حجاج نے اپنی صحیح میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے عمرو بن علی، ابن مہدی، ہشام بن سعد، زید کے طریق سے اور زید سے تابعین اور ائمہ نے نقل کیا جیسے زہری، سعید بن حلال، ابن عجلان، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار، داؤد بن قیس، حفص بن میسرۃ، یحییٰ بن علاء

۳۸۹۲- ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، ثعنبی، مالک بن انس، زید بن اسلم عبد اللہ بن عمر بن خطاب سے نقل کرتے ہیں: مشرق کی طرف سے دو شخص آئے اور خطبہ دیا لوگوں کو ان کے خطبہ نے تعجب میں ڈالا آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔“

یہ حدیث ثابت ہے۔ امام بخاری نے صحیح میں عبد اللہ بن یوسف عن مالک بن انس عن زید کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے اور زید سے

۱. مسند الامام احمد ۹۶/۳. والمعجم الكبير للطبرانی ۳۸۸/۱۹. وکنز العمال ۴۶۲، ۴۸۶۳.

۲. سنن ابی داؤد ۵۰۰۷. ومسند الامام احمد ۴۶۹/۱. ۳۰۳، ۳۰۹، ۳۱۳، ۳۲۷، ۳۳۲، ۴۳۵، ۴۶۲/۲، ۵۹.

۳. ۹۴، ۹۳، ۳۰۳، ۴۷۰/۳، ۲۶۳/۳. والمستدرک ۶۱۳/۳. والسنن المبری للبیہقی ۲۸۰/۳. وموطا مالک ۹۸۶.

۴. شرح السنة ۳۶۳/۱۲. ومشكاة المصابيح ۴۷۸۳. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۲۰۹. وفتح الباری ۲۳۷/۱۰، ۵۳۰.

۵. مجمع الزوائد ۱۱۶/۸، ۱۱۷، ۱۲۳.

ائمہ میں سے روح بن قاسم، سفیان ثوری، عبدالعزیز در۱ وردی، اسماعیل بن جعفر، ظہیر بن محمد، عبدالرحمن بن زید بن اسلم، عبداللہ بن عمر العمری نے روایت کی ہے۔

۳۸۹۳- ابو بکر خلاۃ، محمد بن غالب، قعنبی، مالک بن انس، نافع، عبداللہ بن دینار، زید بن اسلم، ابن عمر سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے جو اپنے کپڑے کو کھینچتا پھرے تکبر سے۔

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے مسلم نے اپنی تصحیح میں اسے ذکر کیا ہے یحییٰ مالک بن انس کے طریق سے اور ائمہ اور مشاہیر نے زید بن اسلم، روح بن قاسم، معتمر، در۱ وردی، اسماعیل بن جعفر، ہشام بن سعد، داؤد بن قیس، زہیر بن محمد، حفص بن میسرہ وغیرہ۔

۳۸۹۴- حمید، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم اور حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جنت میں وہ داخل ہوگا جو جنت کی امید رکھتا ہو اور جہنم سے بچے گا جو اس سے خوف رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں رحم کرنے والے پر رحم کرتا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے مرفوع متصل ہے حفص اسمیں متفرد ہیں ابن عجلان نے زید سے مرسل نقل کیا ہے۔

۳۸۹۵- سعید بن محمد بن ابراہیم ناقد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن طارق واشی، عبدالرحمن بن زید بن اسلم اپنے والد اور حضرت ابن عمر کے سلسلہ سند سے نقل کرتے ہیں کہ

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی کچھ مخلوق ایسی ہے کہ اللہ نے ان کو لوگوں کی حاجات کے لئے پیدا کیا ہے لوگ ان کی پناہ لیتے ہیں اپنی حوائج کے سلسلے میں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ عزوجل کے عذاب سے مامون ہوں گے۔

ابن عمر کے طریق سے حضرت زید کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف ان کے بیٹے عبدالرحمن نے روایت کیا ہم نے اسے احمد بن طارق سے ذکر کیا ہے۔

۳۸۹۶- سلیمان بن احمد، مقدم بن داؤد، عبدالملک بن سلمہ اموی، سلیمان بن بلال زید بن اسلم اور حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے پاس دو اشخاص اپنا جھگڑا لے کر آئے آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو بشر ہوں بس اور میں وہی فیصلہ کروں گا جو تم سے سنوں گا اور ہو سکتا ہے کہ تم میں سے ایک دلیل کو زیادہ اچھے طریقے سے بیان کرے دوسرے سے بس جس شخص کو میں اپنے دوسرے بھائی کا حق دے دوں تو میں اسکو آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے عروہ بن زبیر، زہب بنت سلمہ کے طریق سے اور زید بن اسلم کے طریق سے بھی غریب ہے اور سلیمان بن بلال اسمیں متفرد ہیں۔

۳۸۹۷- ابو بکر محمد بن احمد، محمد بن عبید ازدی، حسین بن میمون، ہذیل بن حبیب، مقاتل بن سلیمان، زید بن اسلم حضرت عبداللہ بن عمر بن خطابؓ سے نقل کرتے ہیں کہ:

جب وہ آیات اتریں جن میں اللہ تعالیٰ نے آگ کو واجب کیا ہے جو اس کے اعمال کرے یعنی "لا تأکلوا أموالکم"

۱۔ صحیح البخاری ۱۸۲/۷۔ صحیح مسلم، کتاب اللباس باب ۹، وفتح الباری ۲۵۲/۱۰، ۲۵۳/۱۳۔

۲۔ المصنف لابن ابی شیبہ ۲۳۲/۱۳۔ والدر المنثور ۳۱۱/۶۔ وکنز العمال ۵۸۶۶۔

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۵۸/۱۲۔ ومجمع الزوائد ۱۹۲/۸۔ والترغیب والترہیب ۳۹۰/۳۔

۴۔ صحیح البخاری ۱۷۲/۳۔ ۸۹/۹۔ ۹۰۔ صحیح مسلم، کتاب الافضیۃ ۵۔

بینکم“ ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ (النساء: ۲۹) ومن یقتل مؤمناً متعمداً“ اور جو شخص مسلمان کو قصداً مار ڈالے (النساء: ۹۳)
 ”ان الذین یا کلون اموال النبیامی ظلماً“ جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں (النساء: ۱۰) اور اسی طرح کی آیتیں تو ہم اس کی گواہی دیا کرتے تھے کہ جس نے اس میں سے کچھ بھی کیا تو آگ اس کے لئے واجب ہوگئی یہاں تک کہ آیت ”ان الله لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء“ خدا اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے معاف کر دے (النساء: ۴۸) اتری تو ہم حلفاً شہادت دینے سے رک گئے تو ہم اس کی گواہی نہیں دیتے تھے کہ اس کے لئے آگ واجب ہوگئی اور ہم ان پر تخفیف کیا کرتے بوجہ اسکے کہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے واجب کیا تو حضرت مقاتل نے فرمایا: حضرت علی بن ابی طالب فرماتے تھے: فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ کی رحمت سے با یوس نہ کرے اور اللہ عزوجل کی نافرمانی کے لئے بھی انکو کھلا چھوڑ نہ دے“

یہ حدیث مقاتل اور زید کے طریق سے غریب ہے اور نعمان بن عبد اللہ نے حماد بن قراظ عن مقاتل کی سند سے اس طرح روایت کی ہے
 ۳۸۹۸- سلیمان بن احمد، مقدم بن داؤد، حبیب کاتب مالک، ہشام بن سعد، زید بن انس اور حضرت انس بن مالک سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے: ”تین قسم کے لوگ جمع نہیں ہوئے دعا کے لئے مگر یہ کہ اللہ پر حق ہے کہ وہ ان کے ہاتھ نہ لوٹائے“
 زید سے یہ حدیث غریب ہے اسے صرف حبیب نے ہشام سے روایت کیا ہے۔

۳۸۹۹- حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، ابو معشر، یعقوب بن زید بن طحان، زید بن اسلم اور حضرت انس کے سلسلہ سند سے ثابت ہے کہ

ہم حضور ﷺ کے پاس تھے تو لوگوں نے ایک شخص کا تذکرہ کیا اور دشمن پر غالب آنے کا اور غزوہ میں جان مارنے کا آپ ﷺ نے فرمایا: میں اسے نہیں جانتا؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! کیوں نہیں اس کی یہ صفت ہے آپ نے فرمایا میں اسے نہیں جانتا؟ وہ برابر اس کے بارے میں بیان کرتے رہے آپ فرماتے میں اسے نہیں جانتا؟ یہاں تک کہ وہ شخص آگیا تو صحابہ نے کہا: یہی ہے وہ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: میں اسے نہیں جانتا؟ یہ پہلا قرن ہے جو میں اپنی امت میں دیکھ رہا ہوں اس شخص میں شیطان کی طرف سے مرض ہے وہ آیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے اس سے کہا:

میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ جب ہمارے پاس آئے تو تم نے نہ سوچا کہ مجلس میں کوئی ایسا موجود نہیں جو تم سے بہتر ہو؟ اس نے کہا: واقعی یہ بات ہے پھر وہ شخص مسجد میں داخل ہو گیا آپ ﷺ نے ابو بکر سے فرمایا جاؤ اسے قتل کر دو۔ حضرت ابو بکر گئے تو اسے نماز پڑھتے پایا تو اپنے جی میں کہا: نماز پڑھنے والے کا حق ہوتا ہے میں پہلے حضور سے مشورہ کر لوں؟ تو حضور ﷺ کے پاس آئے آپ نے پوچھا: کیا اس شخص کو قتل کر دیا؟ حضرت ابو بکر نے عرض کیا: نہیں میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا اور نماز پڑھنے والے کا حق ہوتا ہے اور انکی عزت و حرمت ہوتی ہے اگر اس وقت چاہتا تھا قتل کر سکتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: تم نہیں ہو قتل کرنے والے؟ آپ نے فرمایا: عمر! تم جاؤ اسے قتل کر دو حضرت عمر مسجد میں داخل ہوئے تو اسے سجدہ میں پایا اسکا کافی انتظار کیا تا کہ سر اٹھائے تو قتل کریں تو اس نے سر نہ اٹھایا حضرت عمرؓ نے جی میں کہا:

سجدہ کرنے والے کا حق ہوتا ہے اگر میں حضور سے مشورہ کر لوں تو اچھا ہے کہ مشورہ ہو جائے گا ایسے شخص سے جو مجھ سے بہتر میں تو آپ کے پاس آئے۔ آپ نے استفسار فرمایا: قتل کر دیا؟ انہوں نے عرض کیا نہیں میں نے اسے سجدہ میں پایا اور سجدہ کرنے والے کا حق ہوتا ہے اور اس کی عزت یا رسول اللہ! اگر آپ چاہیں تو میں اسے قتل کر دوں؟ آپ نے فرمایا تم نہیں ہو کہ جو کو قتل کرنے والے! تم جاؤ تم اسے قتل

کر دو گے اگر تم نے اسے پایا حضرت علیؓ داخل ہوئے تو اسے نہ پایا تو آپؐ کے پاس واپس آئے اور آپؐ کو خبر دی آپؐ نے فرمایا: اگر آج قتل ہو جاتا تو میری امت کے دو شخصوں میں اختلاف واقع نہ ہوتا یہاں تک کہ دجال کا خروج ہو پھر آپؐ نے امتوں کے بارے میں گفتگو کی، فرمایا:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت اکہتر فرقوں میں بٹ گئی ہے
حضرت انسؓ سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے یعقوب سے ابو معشر کی یہ حدیث لکھی ہے اور حضرت انسؓ سے چند لوگوں نے روایت کیا۔

۳۹۰۰- عبد اللہ بن محمد، ابو حفص قفلائی، عبد اللہ بن شیبہ، یحییٰ بن محمد جاری، عبد الرحمن بن زید بن اسلم اپنے والد اور حضرت انسؓ کے سلسلہ سند سے نقل کرتے ہیں کہ: آپؐ نے فرمایا: جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔
حضرت زید کی یہ حدیث غریب ہے اس میں تکلی جاری مفرد ہیں۔

۳۹۰۱- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم قطان مقری، سعید بن ابی مریم، ابو غسان محمد بن مطرف، زید بن اسلم اپنے والد اور حضرت عمر بن خطابؓ کے سلسلہ سند سے نقل کرتے ہیں:

آپؐ کے سامنے قیدیوں کو پیش کیا گیا قیدیوں میں ایک عورت تلاش کرتی پھر رہی تھی اس نے قیدیوں میں اپنے چھوٹے بچہ کو پایا تو اسے فوراً لیا اپنے ساتھ چمٹایا اور اسے دودھ دینے لگی آپؐ نے فرمایا:

کیا تم سوچ سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟ ہم نے کہا نہیں خدا کی قسم نہیں جب تک کہ یہ قدرت رکھے نہ پھینکے گی آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس عورت کا بچہ پر رحم کرنے سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے امام بخاری نے اسے سعید بن ابی مریم سے ذکر کیا ہے اور مسلم نے حلوانی سے اسے ذکر کیا ہے۔
۳۹۰۲- احمد بن عبد الرحمن بن عوف، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، اور حضرت عمر بن خطابؓ سے منقول ہے۔

ایک شخص تھا جسے ہمارے لقب سے بلایا جاتا وہ حضورؐ کے پاس گھی کا ڈبہ لاتا اور کبھی شہد کا ڈبہ جب مالک آتا اور اس سے طلب کرتا تو وہ اسکو حضورؐ کے پاس لے آتا اور کہتا: اس کے سامان کی قیمت ادا کر دیجئے تو آپؐ فرماتے اور حکم دیتے تو اس کو قیمت دے دی جاتی ایک دفعہ اسے اس حال میں لایا گیا کہ اس نے شراب پی رکھی تھی۔ ایک شخص نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت فرمائیے کیا کیا چیزیں لے آتا تھا حضورؐ کے پاس آپؐ نے فرمایا اسے چھوڑ دو یہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے محبت کرتا ہے

حدیث صحیح اور ثابت ہے امام بخاری نے اپنی صحیح میں یحییٰ بن کثیر، لیث، خالد بن زید سعید بن ابی ہلال زید بن اسلم کے طریق سے اسے ذکر کیا ہے۔

۳۹۰۳- محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبد الرحمن سقطی، یزید بن ہارون، محمد بن مطرف زید بن اسلم، عطاء بن یسار اور حضرت ابو ہریرہ کے سلسلہ سند سے آپؐ کا قول مروی ہے

جو صبح کو مسجد جائے یا شام کو اللہ تعالیٰ اس کے لئے مہمان نوازی کرتے ہیں جنت سے جب بھی صبح جائے یا شام کو۔

۱- مجمع الزوائد ۲/۴۵۸، والدر المنثور ۲/۲۹۸، والشریعة للآجری ۲۶.

۲- صحیح البخاری ۲/۲۷، وصحیح مسلم کتاب النکاح ۵، وفتح الباری ۹/۱۰۴، صفحہ ۲۲۸.

۳- صحیح البخاری ۹/۱۸، وصحیح مسلم، کتاب التوبة ۲۲، وفتح الباری ۱۰/۲۲۶.

۴- صحیح البخاری ۱/۶۸، وصحیح مسلم کتاب المساجد ۲۸۵.

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے امام بخاری نے علی بن عبداللہ سے اسے نقل کیا ہے اور مسلم نے اسے ابوبکر، ابوخیثمہ اور یزید بن ہارون سے اسے ذکر کیا ہے۔

۳۹۰۴- ابو عبداللہ محمد بن عیسیٰ ادیب، عمر بن مرداس، محمد بن بکیر، قاسم بن عبداللہ عمری، یزید بن اسلم، عطاء بن یسار اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بکسر سے بری کر دیتا ہے اون کا پہننا، مسلمان فقراء کے ساتھ بیٹھنا، دراز گوش پر سوار ہونا اور بکری کا دودھ دوہنا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے مرفوعاً قاسم سے زید سے نقل کیا ہے اور وکیع نے خارجہ بن مصعب، زید بن اسلم سے مرسل ذکر کیا ہے۔

(۲۴۰) سلمہ بن دینارؒ

محدثین کی جماعت میں شامل ایک مبارک ہستی سلمہ بن دینار کی ہے حکمت کی باتیں اور تصوف کے نکات ان کے منہ سے ایسے جھڑتے جیسے پھول جھڑ رہے ہوں جسکی خوشبو چار سو پھیل جاتی اور بلا تعریف یہ خوشبو ہر ایک کو متاثر کرتی۔ کنیت ان کی ابو حازم ہے۔ ۳۹۰۵- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ احمد بن ضیل، ابو موسیٰ انصاری، سفیان بن عیینہ، عبدالرحمن بن زید بن اسلم سے منقول ہے کہ: میں نے حکمت کو ابو حازم کے منہ سے زیادہ قریب کسی کے نہیں دیکھا۔

۳۹۰۶- احمد بن محمد سان، محمد بن اسحق، حاتم بن لیث، سعید بن منصور، یعقوب بن عبدالرحمن اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ: میں نے عون بن عبداللہ سے سنا: میں نے دنیا سے اتنا تیز بھاگتے کس کو نہیں دیکھا جتنا اس اپا جج کو یعنی ابو حازم کو۔ ۳۹۰۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمن حضرت ابو حازم سے منقول ہے کہ: دنیا کا قلیل آخرت کے کثیر سے مشغول کر دیتا ہے اس لئے کہ اپنے آپ کو دوسرے کے غم میں مشغول کر دیتا ہے یہاں تک کہ صاحب غم سے زیادہ غمگین ہوتا ہے۔

۳۹۰۸- عبداللہ بن ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن بشیر، عبدالرحمن بن جریر، اور ابو حازم سے منقول ہے کہ: پوشیدہ گناہوں کی تصحیح سے بڑے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جب بندہ گناہوں کو چھوڑنے کا عزم کرتا ہے تو اس پر فتوحات ہونے لگتی ہیں۔

۳۹۰۹- محمد بن احمد بن محمد بن کثیر بعض اہل حجاز سے حضرت ابو حازم کا قول نقل کرتے ہیں۔

ہر وہ نعمت جو اللہ عزوجل کے تقرب کا ذریعہ نہ ہو وہ مصیبت ہے۔

۳۹۱۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن رستہ، ابو معمر قطعی، سفیان حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

مومن کو چاہیے کہ وہ اپنی زبان کی ٹھوکر سے زیادہ بچے نسبت پاؤں کی ٹھوکر کے۔

۳۹۱۱- عبداللہ بن محمد، اسحق بن احمد، ابو حاتم، ولید بن زبیر حضرمی، بقیہ، عبدالرحمن بن معن حضرت ابو حازم کا قول نقل کرتے ہیں:

۱۔ الترغیب والترہیب ۱۱۰/۳۔ واللائلی المصنوعة ۱۲۲/۲۔ وتنزیہ الشریعة ۲۵۴/۲۔

۲۔ طبقات ابن سعد ۹/رق۔ ۲۲۰۔ والتاریخ الکبیر ۲/ت ۲۰۱۶۔ والجرح ۳/ت ۷۰۱۔ والجمع ۱/۱۹۱۔ وسیر النبلاء

۹۶/۲۔ وتاریخ الاسلام ۵/۲۵۷۔ والکاشف ۱/ت ۲، ۳۹۹، وتہذیب التہذیب ۳/۱۳۴۔ وتہذیب الکمال ۲۳۵۰۔

(۲۷۲م)

بیٹے! ایسے شخص کی نہ ماننا جو تنہائی میں اللہ سے ڈرتا نہ ہو، عیب سے بچتا نہ ہو اور بڑھاپے میں بھی اصلاح نہ کر سکے۔
۳۹۱۲- ابو محمد بن حیان، احمد بن روح، ابراہیم بن جنید، یعقوب بن عیسیٰ زہری، اسماعیل بن داؤد کہتے ہیں میں نے ابو حازم سے سنا کہ:
اگر آسمان سے کوئی پکارے کہ زمین والے دخول نارہے مامون ہو چکے تب بھی ان کو اس جگہ حاضر ہونے اور اس دن کے پیش آنے سے ڈرنا چاہیے۔

۳۹۱۳- اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابی حواری، مروان بن محمد حضرت ابو حازم سے ان کا قول نقل کرتے ہیں وہ اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے تھے اے اپناج! قیامت کے دن پکارا جائے گا کہ اے فلاں فلاں گناہ والو! تو ان کے ساتھ کھڑا ہو جائیگا پھر پکارا جائے گا اے فلاں گناہ والو تو ان کے ساتھ بھی کھڑا ہو جائے گا پس اے لو لے لنگڑے! کیا تو چاہتا ہے کہ ہر گناہ والوں کے ساتھ کھڑا ہوتا رہے۔

۳۹۱۴- ابو حاتم محمد بن احمد بن غطریفی، ابوبکر بن خزیمہ، ابن عبدالحکم، ابن وہب، حفص بن عمر، سعید بن عبد الرحمن حضرت ابو حازم کا قول نقل کرتے ہیں:

جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو ابن آدم کے ساتھ اسکا ضمیر اور اس کی خواہشات بھی بیدار ہوتی ہیں پھر دونوں اس کے سینے میں لڑتے رہتے ہیں پس کسی دن اسکا ضمیر اسکی خواہشات پر غالب آجاتا ہے اور کسی دن اس کی خواہشات اسکے ضمیر پر غالب آجاتی ہیں اور یہ اسکے جرم کا دن ہوتا ہے پھر فرمایا: تم اللہ کے ایسے بندوں کو بھی پاؤ گے جن کے ضمیر نے انکی خواہشات کو فتح کر لیا ہے جیسا کہ دو لڑنے والوں میں ایک دوسرے پر غالب آجاتا ہے۔

۳۹۱۵- محمد بن علی، محمد بن محمد بن زید، عبد الرحمن بن یونس، سفیان بن عیینہ، حضرت ابو حازم کا قول نقل کرتے ہیں:
اپنی خواہشات سے لڑنا دشمن سے برسر پیکار ہونے سے زیادہ مشکل ہے۔

۳۹۱۶- عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد اموی، محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم، محمد بن ہانی اپنے بعض احباب سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابو حازم سے کہا:

آپ بہت متشدد ہیں انہوں نے فرمایا:

میں کیسے متشدد نہ ہوں میرے پیچھے چودہ دشمن لگے ہوئے ہیں چار تو یہ ہیں شیطان جو مجھے فتنوں میں ڈالتا ہے مومن جو مجھ سے حسد کرتا ہے، کافر جو مجھے قتل کرنا چاہتا ہے، منافق جو مجھ سے بغض رکھتا ہے اور دس یہ ہیں بھوک پیاس، سردی، گرمی، بے لباسی، بڑھاپا، مرض، فقر، موت، آگ اور میں انکا سامنا نہیں کر سکوں گا سوائے اس کے کہ مکمل اسلحہ ساتھ ہو اور میں تقویٰ سے زیادہ بہتر ترین اسلحہ نہیں پاتا۔

۳۹۱۷- ابوبکر محمد بن حسین آجری، عبد اللہ بن محمد بن عطشی، ابراہیم بن جنید، یحییٰ بن ایوب، سعید بن عبد الرحمن جمعی کہتے ہیں میں نے ابو حازم سے سنا:

جب شیطان اس کی عصمت پر قادر ہو جاتا ہے تو اسے نہیں معلوم ہوتا کہ وہ کیا کر رہا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اس کے چہرے کا گوشت گر پڑتا ہے شیطان اس (نماز) سے زیادہ ناپسند کسی چیز کو نہیں کرتا۔

۳۹۱۸- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سفیان ابو حازم سے نقل کرتے ہیں کہ

ابو حازم سے پوچھا گیا کہ آپ کا مال کیا ہے؟ فرمایا: اللہ پر بھروسہ اور مایوسی اس سے جو لوگوں کے پاس ہے۔

۳۹۱۹- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن، حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں کہ:

”تم ایک شخص کو گناہ کرتا ہوا پاؤ گے اگر اس سے کہا جائے کہ تم موت کو پسند کرتے ہو وہ کہے گا نہیں اور کیسے میرے پاس سب کچھ ہے اس سے کہا جائے کہ کیا تم گناہ چھوڑنا نہیں چاہو گے؟ تو وہ کہے گا: میں اسے چھوڑنے کا ارادہ تک نہیں کر سکتا اور میں نہیں چاہتا کہ مر جاؤں اسلئے کہ اسے چھوڑنا پڑے گا“

۳۹۲۰- عبداللہ، ابوالحسن ابن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن یحییٰ بن ابی خاتم، ابوداؤد صغیر ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

ہم لوگ چاہتے ہیں کہ توبہ سے پہلے مرجائیں اور توبہ اس وقت تک نہیں کریں گے جب تک موت نہ آ پہنچے اور جان لو تمہارے مرنے سے بازار بند نہیں ہو جائیں گے تمہاری شان تو بہت صغیر ہے اپنے نفس کو پہچانو

۳۹۲۱- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابراہیم بن اسحق، ضمرہ بن ربیعہ، بلال بن کعب نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو حازم کا گزر ہوا ابو جعفر مدنی پر وہ غمگین اور پریشان بیٹھے تھے ان سے کہا میں تمہیں کیوں غمگین اور پریشان دیکھ رہا ہوں اور میں تمہیں بتاؤں کہ تم غمگین کیوں ہو؟ اس نے کہا ہاں مجھے خبر دیجئے حضرت ابو حازم نے فرمایا:

اپنے بعد اپنی اولاد کو سوچ کر؟ انہوں نے کہا: ہاں فرمایا: غمگین نہ ہو اس لئے کہ اگر وہ اللہ کے دوست ہوئے تو ان پر ضیاع کا اندیشہ کرو ہی نہ اور اگر وہ اللہ کے دشمن ثابت ہوئے تو اس کی پروا نہ کرو کہ وہ تمہارے بعد کیا کریں گے“

۳۹۲۲- ابو حامد بن جلد، محمد بن اسحق سراج، محمد بن یحییٰ ازدی، حسین بن محمد، عبداللہ بن عبد الملک فہری کہتے ہیں میں نے حضرت ابو حازم سے سنا جب کہ وہ سلیمان بن عبد الملک بن ہشام کو نصیحت کر رہے تھے کہ:

میں نے ایسا یقین نہیں دیکھا کہ جس میں کوئی شک نہ ہو اور یہ یقین مشابہ ہے ایسے شک کہ جس میں یقین کی کوئی آمیزش تک نہیں یعنی وہ جس میں ہم خود پڑے ہوتے ہیں“

۳۹۲۳- ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شیب، سہل بن عاصم، یحییٰ بن محمد اور حضرت شعبہ بن عبد الرحمن حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

”دنیا کا قلیل آخرت کے کثیر سے غافل کر دیتا ہے اور اس کا کثیر آخرت کا قلیل تک مجھے بھلا دے گا اور اگر دنیا طلب کرنی بھی ہے تو اتنی کرو جو تمہارے لئے کافی ہو اور بقدر کفایت تجھے مستغنی نہ کرے تو یہاں کوئی ایسی چیز نہیں جو تجھے مستغنی کر سکے۔“

۳۹۲۴- عبداللہ بن محمد، اسحق بن احمد، احمد بن عبد الرحمن بن سعد دشکی حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

ہم بادشاہوں کی طرح زندگی گزارتے ہیں اور ہمارا دین فرشتوں کا سادین ہے“

۳۹۲۵- محمد بن احمد بن عمر، ابوبکر بن عبداللہ، حسن بن عبد العزیز جردی، حارث بن مسکین، ابو وہب، عبد الرحمن بن زید سے منقول ہے کہ حضرت ابن مسکد نے حضرت ابو حازم سے کہا:

ابو حازم! اکثر لوگ جو مجھ سے ملتے ہیں وہ میرے لئے دعائے خیر کرتے ہیں میں ان کو جانتا تک نہیں اور نہ کبھی ان کے ساتھ کوئی بھی بھلائی کرنے کی نوبت آتی ہے حضرت ابو حازم نے فرمایا:

”یہ گمان نہ کرنا کہ یہ آپ کے عمل کی بدولت ہے بلکہ دیکھو جس کی طرف سے ایسا ہوا اس کا شکر ادا کرو اور ابن زید نے پھر یہ آیت پڑھی ”ان الذین امنوا و عملوا الصالحات سیجعل لہم الرحمن ودا“

۳۹۲۶- عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد اموی، ابوبکر بن ابی نصر، سعید بن عامر اپنے بعض احباب سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابو حازم فرماتے تھے اللہ کی نعمت ہے کہ اس نے دنیا کو مجھ سے پھیر دیا اور یہ اللہ کی نعمتوں میں عظیم نعمت ہے اس لئے کہ نعمت جن قوم کو دینگی تو وہ نیست و نابود ہو گئے۔

۳۹۲۷- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن زیاد، ابراہیم بن جنید، عمرو بن ہاشم دمشقی، سہل بن ہاشم، ابراہیم بن ادہم، ابو حازم مدنی سے منقول ہے:

”مؤمن کی جو خصلت ہونی چاہیے وہ یہ کہ لوگوں میں سب سے زیادہ اپنے نفس سے ڈرتا ہو اور لوگوں میں سب سے زیادہ مسلمان کے لئے خیر خواہ ہو“

۳۹۲۸- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابن عیینہ حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں کہ دنیا ان کے سامنے آشکارا ہوئی تو وہ اس پر ٹوٹ پڑے۔

۳۹۲۹- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق ابن زیاد بن ایوب، یعقوب، یحییٰ بن عبد الملک بن عتبہ، زمعہ بن صالح سے منقول ہے کہ زہری نے سلیمان بن ہشام سے کہا: آپ ابو حازم سے نہیں پوچھتے؟ انہوں نے علماء کے بارے میں کیا کچھ فرمایا ہے؟ سلیمان بن ہشام نے کہا:

میں تو علماء کے بارے میں اچھے کلمات ہی کہتا ہوں۔ میں نے ایسے علماء کو پایا ہے جو اپنے علم کی وجہ سے دنیا والوں سے مستغنی تھے جبکہ دنیا والے اپنی مال و راع کے باوجود علماء کے علم کے محتاج تھے، جب انہوں نے یہ دیکھا تو اپنے علم کی پونجی لے کر دنیا والوں کے پاس آگئے لیکن ان اہل دنیا نے ان کو پھر بھی کچھ نہ دیا۔ یہ اور اس طرح کے لوگ حقیقاً علماء نہیں بلکہ بس روایتیں بیان کرنے والے ہیں زہری نے کہا:

”میرے پڑوسی ہیں اور مجھے علم تک نہیں کہ آپ کے پاس یہ کچھ ہے تو سلیمان بن ہشام نے کہا: سچ کہا اگر میں مالدار ہوتا تو آپ کو علم ہوتا سلیمان نے ان سے پوچھا: اس سے نکلنے کا راستہ کیا ہے؟ فرمایا:

کہ تم کرتے جاؤ جس کا تمہیں امر کیا گیا ہے اور رک جاؤ اس سے جس سے تم کو منع کیا گیا ہے انہوں نے کہا: سبحان اللہ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ فرمایا: وہ شخص جو جنت کی طلب رکھے اور جہنم سے بھاگے اور یہی تو ہے جو آپ طلب کرتے ہیں اور جس سے آپ بھاگتے ہیں۔

۳۹۳۰- سلیمان بن عبد الملک کا ابو حازم سے مختلف امور دریافت کرنا..... ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحق، محمد بن اسحق نقلی،

یونس محمد بن احمد بن مدنی، ابو حارث عثمان بن ابراہیم بن غسان، عبد اللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سلیمان بن عبد الملک حج کرنے گیا تو مدینہ بھی گیا اس نے کہا: کسی ایسے شخص کو بلاؤ جو صحابہ کی زیارت کر چکا ہو لوگوں نے کہا: ہاں ابو حازم ہے کہا اسے میرے پاس بھیج دو آئے تو کہا: ابو حازم یہ کیا ظلم ہے انہوں نے فرمایا:

امیر المؤمنین! کیا ظلم اور بے وفائی آپ نے مجھ میں دیکھی؟ اس نے کہا: سب معززین شہر آئے لیکن آپ نہیں آئے۔ فرمایا: بخدا اس سے پہلے آپ مجھے نہ جانتے تھے اور نہ میں نے کبھی آپ کو دیکھا تو بے وفائی کیسی؟ تو سلیمان نے حضرت زہری کی طرف دیکھ کر کہا: بزرگوار نے ٹھیک کہا میں غلطی پر تھا پھر اس نے کہا: ابو حازم کیا بات ہے کہ موت ہمیں ناپسند ہے؟

انہوں نے فرمایا: تم نے دنیا کو آباد کر رکھا ہے اور آخرت کو ویران اسلئے آبادی سے ویرانے کو جانے میں وحشت ہو رہی ہے اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا پھر کہا: ابو حازم! کاش کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ کل کو ہمارے لئے ہمارے پروردگار کے ہاں کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اپنے اعمال کو کتاب اللہ سے پرکھو اس نے کہا: میں کتاب اللہ میں اس کو کہاں پاؤں گا؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”ان الابرار لفسی نعیم وان الفجار لفی جحیم“ بے شک نیکو کار بہشتوں میں ہوں گے اور بد کردار دوزخ میں پھر سلیمان

نے پوچھا: اللہ کی رحمت کہاں ہے؟ فرمایا: نیک کام کرنے والوں کے قریب ہے پھر اس نے کہا: کاش کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ اللہ کے ہاں کل کو کس طرح پیشی ہوگی فرمایا: نیکو کار تو اس غائب شخص کی طرح ہوگا جو کہ گھر آجائے اور بدکار ایسے ہوگا جیسے بھاگے ہوئے غلام کو دوبارہ آقا کو لوٹا دیا جائے سلیمان یہ سن کر رونے لگا اتنا کہ اس کی آواز بلند ہوگئی اور وارڈھی تر ہوگئی پھر پوچھا: ابو حازم! ہماری اصلاح کیسے ہو؟ فرمایا: ڈینگیں مارنا چھوڑ دو مروت کو لازم پکڑو تقسیم میں برابری کرو اور فیصلے میں عدل سے کام لو پوچھنے لگا: اس کا طریقہ کیا ہو فرمایا: حق سے کام لو اور اہل حق کو حق دو پھر اس نے پوچھا: مخلوق میں کون افضل ترین ہے فرمایا: مروت اور عقل والے کہا: سب سے بہتر بات کیا ہے؟ فرمایا: سچی بات ہر ایک کے سامنے جس سے کوئی امید یا اندیشہ ہو تو بھی پھر پوچھا: سب سے جلد قبول ہونے والی دعا؟ فرمایا: نیکو کاروں کی نیکو کاروں کے لئے سلیمان نے کہا: سب سے افضل صدقہ کیا ہے؟ فرمایا: پریشان اور فقیر کے ہاتھ پر کچھ رکھنا اور اس پر نہ احسان چٹایا جائے اور نہ تکلف سلیمان نے پوچھا: ابو حازم! سب سے زیادہ ہوشیار کون ہے؟ فرمایا: وہ شخص جس نے اللہ کی اطاعت کو معلوم کیا پھر اس پر عمل کیا اور پھر لوگوں کو اس کی طرف رہنمائی کی اس نے پوچھا: اچھا تو سب سے احمق کون؟ فرمایا وہ شخص جو اپنے بھائی کی خواہش میں لگا رہا حالانکہ وہ ظالم ہے سو اس نے اپنی آخرت اس کی دنیا کے بدلے دی۔ پھر اس نے کہا: ابو حازم! کیا یہ ہو سکتا ہے کہ آپ ہمارے ساتھ رہیں آپ ہم سے اور ہم آپ سے استفادہ کریں؟ انہوں نے فرمایا: ہرگز نہیں اس نے پوچھا کیوں؟ فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ تمہاری طرف تھوڑا سا بھی جھک جاؤ تو اللہ تعالیٰ مجھے لمبی زندگی اور دینی موت کا مزا چکھائیں اور پھر اس سے بچانے والا مجھے کوئی نہ ہو اس نے کہا: ابو حازم! کسی چیز کی حاجت ہو انہوں نے فرمایا: ہاں ہے وہ یہ کہ مجھے جہنم سے بچاؤ اور جنت میں داخل کرو اور اس نے کہا: یہ تو میرے اختیار میں نہیں فرمایا: میری اس کے علاوہ کوئی حاجت ہی نہیں اس نے کہا: ابو حازم! میرے لئے اللہ سے دعا فرمادیں آپ نے فرمایا: ہاں کیوں نہیں اے اللہ! اگر سلیمان تیرے دوستوں میں سے ہے تو اس کے لئے دنیا اور آخرت کی خیر کے کام آسان فرما دیجئے اور اگر یہ تیرے دشمنوں میں سے ہے تو اس کو اس کی پیشانی سے پکڑ کر اپنی مرضیات پر چلائیے سلیمان نے کہا: کافی ہے حضرت ابو حازم نے فرمایا جو کچھ میں نے کہا وہ کافی اور کثیر ہے اگر آپ اس کے اہل ہوئے اگر آپ اس کے اہل نہیں تو آپ کو کیا ضرورت تھی کہ ایسی کمان سے تیر پھینکیں جس کی تانت ہی نہ ہو۔

سلیمان نے کہا: ابو حازم! ہماری موجودہ حالت کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں حضرت ابو حازم نے فرمایا: امیر المؤمنین آپ مجھے معاف فرمائیں اس نے کہا: کوئی نصیحت ہی ہم کو کر دیں انہوں نے فرمایا:

تمہارے آباؤ اجداد نے لوگوں سے امارت کو غصب کیا ہے اور اسے چھینا ہے تلوار کی زور پر نہ کوئی مشورۃ اور نہ لوگوں کو جمع کیا گیا اور انہوں نے بہت خون خرابہ کیا اور پھر اس دار فانی سے کوچ کر چکے ہیں کاش کہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ ان سے کیا سوال جواب ہوا ہے اس کے درباریوں میں سے کسی نے کہا: برا کیا تم نے ابو حازم نے فرمایا: جھوٹ بولتے ہو اللہ تعالیٰ نے علماء سے عہد لیا ہے ”لتبیننہ للناس ولا تکتھمونہ“ کہ اسے صاف صاف بیان کرتے رہنا اور اس کو نہ چھپانا (آل عمران: ۱۸۷) اس نے کہا ابو حازم مجھے کوئی وصیت کر دیں آپ نے فرمایا: ہاں کیوں نہیں میں آپ کو مختصر وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تنزیہ اور عظمت کے خلاف ہے کہ وہ تجھ کو ایسی جگہ دیکھے جس جگہ سے تجھ کو منع کیا ہے اور ایسی جگہ نہ پائے جہاں موجود ہونے کا اس نے حکم دیا پھر حضرت ابو حازم کھڑے ہوئے اور جانے لگے تو سلیمان نے کہا: ابو حازم! یہ سودینار ہیں اور آپ چاہیں تو اور دیدیں انہوں نے وہ تھیلی دور پھینک دی اور فرمایا: جو چیزیں تیرے لئے پسند نہیں کرتا ہوں اس اپنے لئے کیسے پسند کر سکتا ہوں؟ میں آپ کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اس بات سے کہ آپ کا مجھ سے یہ کہنا ایک مزاق ہو اور میرا آپ کو لوٹانا بخشش ہو حقیقت یہ ہے کہ جب موسیٰ بن عمران علیہ السلام مدین کے کنویں پر پہنچے تو کہا ”رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر“ پروردگار میں اس کا محتاج ہوں کہ تو مجھ پر اپنی نعمت نازل فرمائے

(القصص: ۲۴) تو انہوں نے رب العزت سے مانگا اور لوگوں سے سوال نہیں کیا، دلوں کیوں نے جان لیا اس بات کو جس کو دوسرے چرواہے نہ جان سکے وہ دونوں اپنے باپ کے پاس آئیں یعنی حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس اور ان کو خبر دی حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا:

”میرے خیال میں وہ بھوکے ہوں گے پھر ان میں سے ایک سے کہا: جاؤ! اسے بلاؤ جب وہ ان کے پاس آئی تو ان سے ہچکچاہٹ محسوس ہوئی اور اپنے چہرہ کو ڈھانپ لیا پھر کہا: ان ابی بد عوک لیجزیک اجر ما سبقت لنا“ تم کو میرے والد بلا تے ہیں کہ تم نے جو ہمارے لئے پانی پلایا تھا اس کی تم کو اجرت دیں تو حضرت موسیٰ کو یہ بات ناگوار گزری اور ارادہ کیا کہ اسکے ساتھ نہ جائیں لیکن اور چارہ کار بھی نہ پایا، اس لئے کہ وہ اجنبی اور خوف کی جگہ میں تھے تو اس کے ساتھ چل پڑے وہ بڑے سرین والی تھیں تو ہوا چلتی تو کپڑے ادھر ادھر ہوتے تو موسیٰ علیہ السلام اپنی آنکھیں بند کر لیتے اور اعراض کرتے آخر فرمایا: اے اللہ کی بندی! میرے پیچھے چلو یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کے ہاں داخل ہوئے تو رات کا کھانا تیار تھا انہوں نے فرمایا: کھائیے! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں حضرت شعیب نے فرمایا: کیا بھوکے نہیں ہیں! انہوں نے کہا: کیوں نہیں لیکن میں ایسے خاندان سے ہوں کہ جو آخرت کے تھوڑے سے تھوڑے عمل کو بھی زمین بھر سونے کے عوض نہیں بیچا کرتے اور مجھے اندیشہ ہے کہ یہ اجر ہو اس کا کہ میں نے ان دونوں کو پانی بھر کر دیا تھا حضرت شعیب نے فرمایا: نہیں نو جوان.. ہمارے آباؤ اجداد کی عادت یہی رہی ہے کہ مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں اسکے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیٹھے اور کھانا کھایا

پس یہ سودینا را اگر عوض ہیں انکا جن کو میں نے بیان کیا ہے تو مردار اور خنزیر کا گوشت اضطرار کی حالت میں اس سے زیادہ حلال چیز ہے اور اگر یہ مسلمانوں کے بیت المال سے ہو تو میری طرح اور بھی لوگ ہیں آپ ان میں تقسیم کر دیں مجھے اسکی کوئی ضرورت نہیں۔ بنی اسرائیل ہمیشہ رشد و فلاح پر گامزن رہے اس لئے کہ انکے بادشاہ اور امراء کے پاس آتے علم میں رغبت کی وجہ سے جب وہ سرنگوں ہوئے اور اللہ کے ہاں انکا مرتبہ گھٹ گیا اور انہوں نے شیطان اور بتوں کی پوجا کی ان کے علماء انکے امراء کے پاس آتے اور انکی دنیا میں انکے ساتھ شریک ہوتے لہذا وہ انکی تباہی و بربادی میں بھی ان کے شریک رہے۔

ابن شہاب بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے پوچھا: ابو حازم کیا آپکا اشارہ میری طرف ہے کہ آپ مجھ پر اعتراض کر رہے ہیں! انہوں نے فرمایا میں نے آپ کا ارادہ تک نہیں کیا لیکن حقیقت وہی ہے جو آپ سن رہے ہیں سلیمان نے ابن شہاب سے پوچھا کیا تم انہیں جانتے ہو اس نے کہا ہاں، یہ میرا پڑوسی ہے لیکن میں نے اس سے تیس سالوں میں ایک دفعہ بھی بات نہیں کی تو حضرت ابو حازم نے فرمایا: تم اللہ کو بھول گئے تو مجھے بھی بھول گئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے تو مجھ سے بھی محبت ابن شہاب نے کہا: اے ابو حازم! تم نے مجھے برا بھلا کیا کہا! اسکا جواب دینا میری ذمہ داری ہے کہ میں اللہ سے محبت کرتا ہوں اور تم نے مجھے برا بھلا کیا کہا! اسکا جواب دینا میری ذمہ داری ہے۔

جب ابو حازم تشریف لے گئے تو ایک درباری نے کہا: امیر المؤمنین! کیا آپ چاہیں گے کہ تمام لوگ ابو حازم کی طرح ہو جائیں اس نے کہا: نہیں۔“

۳۹۳۱- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن عبد الرحمن، زمعہ بن صالح سے منقول ہے کہ بنو امیہ میں سے کسی نے ابو حازم کو خط لکھا اور ان کو قسم دی کہ آپ اپنی حوائج بتلائیں انہوں نے جواب میں لکھا:

”اما بعد! آپ کا خط آیا جس میں آپ نے حاجات بتلانے کا کہا ہے میں نے تو دنیا سے بہت ہی کم قبول کیا ہے اور جو میرے پاس موجود نہ ہو اس سے میں نے صبر کر لیا ہے۔“

۳۹۳۲- عبد اللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، سفیان بن دیکج، ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن سعید، احمد بن عبیدہ اور سفیان بن عیینہ سے

ثابت ہے کہ

امیر المؤمنین سلیمان نے امیر حازم سے خط میں کہا اپنی حاجت بتلائیے انہوں نے کہا: میں نے اپنی حاجت اس ذات کو پیش کر دی ہے جو حاجات پوری کرتا ہے بس اس نے جو دے دیا اس پر قناعت کر لی اور جو اس نے عطا نہیں کیا اس پر میں نے صبر کر لیا ہے“

۳۹۳۳- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو عمر، سفیان سے منقول ہے کہ حضرت ابو حازم نے فرمایا: میں نے دنیا کو دو چیزیں پایا کہ کوئی بھی چیز میری ہوگی یا دوسرے کی اگر دوسرے کی ہو تو میں زمین آسمان کے حیلوں سے نہیں لے سکتا اور جس طرح میرا رزق دوسرے کو نہیں مل سکتا اسی طرح دوسرے کا رزق بھی مجھے نہیں مل سکتا

۳۹۳۴- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہاشم بن قاسم، داؤد بن ابی داؤد مدنی، حضرت ابو حازم کا قول نقل کرتے ہیں: میں نے روزی روزگار میں غور کیا تو میں نے دو چیزیں دیکھیں وہ چیز جو میرے حصے میں ہے اور اس کی مدت مقرر ہے میرے تک پہنچنے کے لئے تو اس میں تو میں ہرگز جلدی نہیں مچاؤں گا اور ایک چیز وہ ہے جو میری ہے ہی نہیں جو مجھے پہلے بھی نہیں مل سکتی تھی اور بعد میں بھی نہیں ملے گی جو میری ہے وہ کسی اور کے پاس نہیں جائے گی اور جو دوسرے کی ہے وہ مجھ تک نہیں آسکتی تو کیوں میں اپنی عمر عزیز اس میں لگا دوں!

۳۹۳۵- عبد اللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ کہتے ہیں میں نے ابو حازم سے سنا: اگر جو چیز تجھے کفایت کرنے تو ایسی زندگی اچھی ہے جس میں کفایت ہو اور اگر کوئی ایسی چیز نہیں جو تیرے کو کفایت کرے تو پھر دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جو تیرا پیٹ بھر دے۔

۳۹۳۶- ابو حاد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، سفیان ابو حازم سے نقل کرتے ہیں: دنیا اور آخرت کا بوجھ بھاری ہو چکا لوگوں نے کہا: دین کی حد تو ٹھیک ہے کہ بوجھ اور مشقت ہے لیکن دنیا کا بوجھ کیسے ہے؟ فرمایا:

اس لئے کہ جب بھی تم کسی چیز کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہو تو تم سے پہلے کوئی سبقت کر چکا ہوتا ہے“

۳۹۳۷- ابو محمد احمد جرجانی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، ابن عبد الحکم نے ابن وہب، حفص بن عمر، زید بن اسلم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں میں ابو حازم کے ساتھ ایک دعوت میں شریک تھا۔ عبد الرحمن بن خالد نے ابو حازم کو پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے ہاں بھی تشریف لائیں تاکہ آپ سے سوال و جواب کریں اور آپ سے ایک مجلس ہو جائے تو حضرت ابو حازم نے فرمایا:

معاذ اللہ! میں نے اہل علم کو دین دنیا داروں کے ہاں لے جاتے نہیں دیکھا تو میں بھی اس کا آغاز کرنے والا نہیں بننا چاہتا اگر آپ کو کوئی حاجت ہے تو ہمیں بتلائیں تو عبد الرحمن ان کے ہاں گیا اور ان سے سوال جواب کیا اور آخر میں کہا: ہمارے اوپر اس سے آپ کی کرامت و شرافت بڑھ گئی“

۳۹۳۸- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن ابو حازم فرماتے ہیں: اس چیز کی فکر کرو جسے آپ چاہتے ہیں کہ آخرت میں ہمارے ساتھ ہو (یعنی کام آئے) اور اسے آج کر لو۔ اور اس چیز کی فکر کرو جسے آخرت میں اپنے ساتھ ناپسند کرتے ہو اور اسے آج چھوڑ دو۔

۳۹۳۹- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمہ، ثواب بن رافع حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں: جو زندگی گزر چکی وہ ایک خواب تھا اور جو باقی ہے وہ آرزوئیں اور تمنائیں ہیں۔

۳۹۴۰- ابو محمد بن حیان، بہلول بن اسحق، سعید بن منصور، یعقوب بن عبد الرحمن سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو حازم نے ایک دفعہ فرمایا: ہر وہ عمل جس کی وجہ سے تم موت سے ڈرنے لگو اسے چھوڑو پھر تمہیں موت کوئی نقصان نہیں دے گی۔

۳۹۴۱- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن عیاش، محمد بن مطرف، حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں کہ: ”جو شخص اللہ کے ساتھ معاملہ درست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور بندوں کے درمیان معاملہ درست رکھتا ہے اور ایک کو دوست بنالینا تمام انسانوں کو دوست بنانے سے آسان ہے اگر تم اللہ سے دوستی لگاؤ گے تو تمام لوگوں کا رخ تمہاری طرف ہو جائے گا اور اگر اس سے بگاڑ بیٹھو گے تو تمام لوگ تم سے بگاڑنے کی ٹھان لیں گے۔“

۳۹۴۲- عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمود، عبید اللہ بن محمد بن یزید جیش، اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ لوگ ابو حازم کے پاس آئے اور شکایت کی کہ زیٹ بڑھ گئے ہیں انہوں نے فرمایا: تمہیں اس کے غم کی کیا ضرورت؟ جو ذات ہمیں ستائی کے زمانے کھلاتی ہے وہی ہمیں مہنگائی میں بھی کھلائے گی۔

۳۹۴۳- محمد بن احمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، حارث بن محمد، ابو حسن مدائنی سے منقول ہے کہ حضرت ابو حازم نے فرمایا: جو دنیا کی حقیقت جان لے وہ اس میں خوش نہیں رہ سکتا اور نہ کسی مصیبت پر وہ پریشان و مضطرب ہوگا۔“

۳۹۴۴- عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن زکریا سلمہ، بن شیبہ، بہل بن عاصم، داؤد بن مہران، شہاب بن حراش، محمد بن مطرف اور حضرت ابو حازم سے منقول ہے کہ

دنیا میں جو بھی چیز خوش کرنے والی ہے ضرور بالضرور اس کے ساتھ ایسی چیز جڑی ہوئی ہے جو غم زدہ کر دینے والی ہے۔

۳۹۴۵- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو عمر، سفیان بن عیینہ سے منقول ہے کہ حضرت ابو حازم نے ایک دفعہ فرمایا: ”میں تم سے اس بات پر بھی خوش ہوں کہ تم اپنے دین کی حفاظت اتنی کر لو جتنی تم اپنے جو توں کی حفاظت کرتے ہو۔“

۳۹۴۶- عبد اللہ، ابراہیم بن سویہ، سفیان بن وکیع، سفیان بن عیینہ سے منقول ہے کہ حضرت ابو حازم نے فرمایا: ”تمہارا نیکیوں کو چھپانا تم کو زیادہ شاق گزرتا ہے گناہوں کو چھپانے سے۔“

۳۹۴۷- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن عثمان حربی، یحییٰ بن ولید رشید بن سعد، یحییٰ بن سلیم سے منقول ہے کہ حضرت ابو حازم فرمایا کرتے: ابن آدم! موت کے بعد تمہیں معلوم ہوگا۔“

۳۹۴۸- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ، سے منقول ہے ”بادشاہ تو بازار ہیں جو چیز خرچ کر دیں گے وہی ان کے پاس لائی جائیگی۔“

۳۹۴۹- محمد بن احمد، محمد بن عبد اللہ بن زستہ، ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض حضرت ابو حازم کا قول نقل کرتے ہیں: ”حاکم تو بازاروں میں سے ایک بازار ہے اگر حق آئے گا تو اسے خرچ کرے گا اگر باطل چیز آئیگی تو اسے خرچ کرے گا ایک دفعہ فرمایا: اگر باطل کو خرچ کرے گا تو باطل ہی اسکے پاس آئے گا اگر حق کو خرچ کرے گا تو حق اس کے پاس آئے گا۔“

۳۹۵۰- عبد اللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ، سے منقول ہے کہ ایک دفعہ ابو حازم! امیر مدینہ کے پاس گئے اس نے کہا کچھ ارشاد فرمائیں انہوں نے کہا: اپنے دروازے پر رکنے والوں کو دیکھو اس لئے کہ اگر اہل خیر کو قریب کرو گے تو اہل شر خود دور ہو جائیں گے تم سے اور اگر اہل شر کو قریب کرو گے تو اہل خیر تم سے دور ہو جائیں گے۔“

۳۹۵۱- احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس ثقفی، ابراہیم بن سعید، حجاج، سفیان ثوری ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

لوگ باتوں کے شیر ہیں اور عمل کچھ نہیں کرتے

۳۹۵۲- احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، ابراہیم بن خالد، محمد بن یحییٰ مازنی، حضرت ابو حازم کا قول نقل کرتے ہیں:

لوگ عمل کے بجائے معلومات کے پیچھے پڑ گئے اور کام کرنے کے بجائے باتوں میں لگ گئے۔

۳۹۵۳- احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو حازم نے فرمایا:

میں نصیحت کرتا ہوں اور میں اپنے آپ کو خطاب کر رہا ہوتا ہوں۔

۳۹۵۴- عبد اللہ، ابراہیم بن محمد، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

مجھے دعا سے زیادہ اس کے قبول ہونے کی فکر کھائے رہتی ہے۔

۳۹۵۵- عبد اللہ، ابو حسن بن ابان ابو بکر بن عبید، عصمہ، ابن فضال، یحییٰ، داؤد بن مغیرہ حضرت ابو حازم کا قول نقل کرتے ہیں:

”پوشیدہ راز کو ظاہر کرنا آسان ہے کسی بات کو راز رکھنے سے اور کرنے سے زیادہ کہنا آسان ہے۔“

۳۹۵۶- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، سعید بن منصور، یعقوب بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ حضرت ابو حازم نے ایک دفعہ فرمایا:

دو چیزیں ایسی ہیں کہ اگر جان لو تو دنیا اور آخرت کی بھلائوں کو سمیٹ لو گے ہیں بھی بہت مختصر۔ کسی نے پوچھا وہ دو کونسی ہیں

فرمایا: برداشت کرو اس کو جسے تم ناپسند کرتے ہو اگر اللہ اسے محبوب رکھتے ہوں اور جس کو تم محبوب رکھتے ہو اس سے محبت کرو اگر اللہ تعالیٰ

اس سے محبت رکھتے ہیں۔

۳۹۵۷- محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابو زرعہ، زید بن بشر، ابن وہب، ابن زید عبد الرحمن بن زید بن اسلم حضرت ابو حازم سے نقل کرتے

ہیں: ”لوگوں نے حلال کو بہت زیادہ چھوڑ رکھا ہے اس میں مشقت زیادہ ہونے کی وجہ سے تو ایسے لوگوں کے بارے میں تم کیا گمان

رکھتے ہو جو حلال کو چھوڑ بیٹھے ہیں تاکہ حرام کو کمیشن؟

۳۹۵۸- محمد بن احمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، یونس بن یحییٰ اموی، محمد بن مطرف سے منقول ہے ابو حازم کی موت کا

وقت آیا تو ہم ان کے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے ہم نے پوچھا: کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ فرمایا: سب ٹھیک ہے امید لگائے ہوئے ہوں

حسن ظن بھی ہے فرمایا:

خوش قسمت وہ ہے جو صبح شام گزارتا ہے اس حالت میں کہ اپنی آخرت کو آباد کرتا ہے اور اسے آگے بھیج دیتا ہے موت سے پہلے

یہاں تک کہ جب وہ بھی پہنچتا ہے تو یہ آخرت کے لئے بالکل تیار ہوتا ہے اور آخرت اس کے لئے اور جو شخص دنیا کو گزارتا ہے اس طرح کہ

اس کو دوسرے کے لئے آباد کرتا ہے جب وہ آخرت کو لوٹتا ہے تو اس کے دامن میں کچھ نہیں ہوتا اور وہ محروم رہتا ہے۔

۳۹۵۹- عبد اللہ، ابراہیم بن محمد بن حسین، احمد بن سعید، ابن وہب، حفص بن عمر سعید بن عبد الرحمن کہتے ہیں میں نے ابو حازم کو دنیا کی

مذمت کرتے ہوئے سنا:

دنیا کا کچھ حصہ جو ہمیں پہنچا اگر ہم اس کے شر سے نجات پالیں جو حصہ ہمیں نہ ملا ہو وہ ہمیں کوئی نقصان نہیں دے گا اس کے

باوجود ہم اس کے کیچڑ میں پھنس گئے ہیں تو جو شخص باقی کو بھی طلب کرے گا وہ اس کا حق ترین ہے۔

۳۹۶۰- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری، محمد بن اسحاق، جعفر موصلی حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

آخرت کا ساز و سامان بہت سستا ہے تو جتنا چاہو سمیٹ لو اس لئے کہ جس دن اس کے خرچ کا دن آئے گا تو کچھ بھی نہیں دستیاب

ہو گا نہ تھوڑا نہ زیادہ

۳۹۶۱- عبد اللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، سفیان بن وکیع، سفیان بن عیینہ، سے منقول ہے حضرت ابو حازم فرماتے ہیں:

ایک آدمی گناہ کرتا ہے اس نے کوئی نیکی نہیں کی ہوتی یہ اس کے لئے بہتر اور سودمند رہتا ہے اور کوئی نیکیوں پر نیکی کرتا ہے اس نے کوئی گناہ نہیں کیا ہوتا لیکن آخر کار اس کا انجام صحیح نہیں ہوتا۔

۳۹۶۲- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد، احمد بن سعید ابن وہب، جعفر بن عمر، سعید بن عبدالرحمن، ابو حازم سے نقل کرتے ہیں کہ: بعض اوقات بندہ نیکی کرتا ہے تو یہ اس کے لئے مضر ہوتا ہے اور بعض اوقات کوئی گناہ کرتا ہے تو یہ اس کے لئے سودمند ہوتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب بندہ کوئی نیکی کرتا ہے تو خوشی سے اتراتا ہے اور تکبر کرتا ہے اور اس نیکی کی وجہ سے وہ اپنے کو دوسروں پر فوقیت دینے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے اس کی نیکی کو اور بعض دفعہ سارے اعمال کو ضائع کر دیتا ہے اور جب بندہ گناہ کرتا ہے تو بعض اوقات اس گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں خوف پیدا فرما دیتے ہیں اور یہ خوف پھر اس میں موجود رہتا ہے۔

۳۹۶۳- ابوبکر محمد بن حسین آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، احمد بن ابراہیم بن کثیر، یثیم بن جمیل، سفیان بن عیینہ سے منقول ہے کہ حضرت ابو حازم نے فرمایا:

مجھے اپنے اللہ سے کوئی چیز مانگتے ہوئے حیا آتی ہے ایسا نہ ہو کہ میں اس مزدور کی طرح ہوں جو فوراً اپنی اجرت مانگتا ہے میں تو اللہ کی تعظیم کی وجہ سے اس کی عبادت کرتا ہوں۔

۳۹۶۴- محمد بن احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم از دی، محمد بن حانی، نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابو حازم سے پوچھا: آنکھوں کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اگر خیر کی بات دیکھو تو اس کو ظاہر کرو اور اس کا اعلان کرو اور اگر عیب دیکھو تو چھپاؤ اس نے پوچھا: کانوں کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اگر خیر ہو تو محفوظ کر لو اگر شر ہو تو اس کو سنا ان سنا کر دو اس نے پوچھا: ہاتھوں کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: ان سے کوئی ایسی چیز نہ چھینو جو تمہاری نہ ہو اور ایسے حق سے منع نہ کرو ان دونوں کو جو واجب ہیں تم پر۔ اس نے پوچھا پیٹ کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اس کا ٹھلا حصہ کھانے سے اور اوپری حصہ علم سے بھرا ہوا ہو اس نے پوچھا: شرمگاہ کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اس کا شکر وہی ہے جو اللہ نے فرمایا ہے

والذین ہم لفرو جہم حفظون الاعلیٰ از واجہم او ماملکت ایمانہم الی قولہ "اولئک ہم العادون" اس نے پوچھا: پاؤں کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اگر تم ایسی میت دیکھو جس پر تم کو رشک ہو تو ان دونوں سے اس کے عمل کے موافق اعمال کرو اور اگر ایسی میت دیکھو جس سے تم کو عبرت ہو تو ان دونوں کو روک لو اس کے جیسے اعمال سے اور اللہ کا شکر ادا کرو پس جو زبان سے شکر کرتا ہے اور باقی اعضاء سے شکر نہیں کرتا اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کے پاس چادر ہے لیکن وہ صرف اس کا کنارہ اوڑھتا ہے پس یہ اسکو سردی، گرمی، بارش اور بر فباری سے نہیں بچاتی۔

۳۹۶۵- ابو حامد بن جلد، محمد بن احمد بن اتحق، حسن بن صباح براز، یزید بن حباب، مبارک بن فضالہ، عبید اللہ بن عمر، حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

تم اس وقت عالم نہیں جب تک تین خصلتیں تم میں نہ ہوں اپنے سے بڑے کی نافرمانی نہ کرو، اپنے سے چھوٹے کی تحقیر نہ کرو اور اپنے علم سے دنیا نہ کھاؤ۔

۳۹۶۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب اور ابو حازم کے صاحبزادے اپنے والد سے نقل کرتے ہیں: علماء پہلے زمانے کے تھے جب کسی عالم سے ملاقات ہوتی اور وہ اس سے علم میں آگے ہوتے تو وہ ان کی خوش قسمتی کا دن ہوتا اور اگر اپنے برابر کے سے ملاقات ہوتی تو اس سے مذاکرہ کرتے اور اگر اپنے سے کم علم سے ملاقات ہوتی تو اس کا استہزاء نہ اڑاتے اور یہ زمانہ انہیں تو لوگ ہلاکت میں پڑے ہوئے ہیں۔

۳۹۶۷- عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شیب، ہبل بن عاصم، فرج بن سعید صوفی، یوسف بن اسباط نقل کرتے ہیں کہ ایک بتلانے

والے نے بتلایا کہ

کسی امیر نے ابو حازم کو بلاوا بھیجا آپ تشریف لائے تو وہاں افریقی اور زہری بھی بیٹھے ہوئے تھے اس نے کہا: آپ کچھ فرمائیے! حضرت ابو حازم نے فرمایا: سب سے بہترین امیر ہیں وہ جو علماء سے محبت رکھتے ہیں اور بدترین علماء ہیں وہ جو امراء سے محبت رکھتے ہیں اور پہلے زمانے میں امراء جب بلاوا بھیجتے تو وہ نہ آتے اگر کوئی چیز دیتے تو قبول نہ کرتے، اگر وہ کوئی بات پوچھتے تو ان کو کوئی رخصت نہ دیتے اور امراء علماء کے گھروں پر حاضری دیتے اور ان سے مسائل دریافت کرتے اسی میں امراء اور علماء کی خیر خواہی تھی بس جب یہ دیکھا لوگوں نے تو انھوں نے کہا کہ ہمیں بھی علم حاصل کرنا چاہیے تاکہ ہم کو یہ بھی شان حاصل ہو اور انہوں نے علم حاصل کیا تو خود چل کر امراء کے پاس آئے اور ان کے ساتھ مجلس جماتے اور انہیں رخصتوں پر چلاتے اگر وہ کچھ دیتے تو قبول کر لیتے تو امراء علماء پر جری ہو گئے اور علماء امراء پر۔

۳۹۶۸- عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ، ہل، شخی بن محمد مدنی، عبد الرحمن بن یزید بن اسلم کہتے ہیں کہ میں نے ایک دن ابو حازم سے کہا: ایک چیز مجھے پریشان کئے رکھتی ہے انہوں نے پوچھا کیا؟ میں نے کہا: دنیا سے میری محبت: انہوں نے مجھ سے فرمایا: بھتیجے! یہ ایسی چیز ہے کہ میں اپنے نفس کو اس چیز پر عتاب نہیں کرتا جو اللہ نے میرے لئے محبوب کر دی ہے اسلئے کہ اللہ نے اس دنیا کی محبت ہمارے دل میں ڈالی ہے عتاب تو اس کے بجائے اس پر ہونا چاہیے کہ اس کی محبت ایسی چیز کے لینے کی دعوت نہ دے جو اللہ کو ناپسند ہو اور یہ کہ ہم ایسی چیز سے نہ رکیں کہ جس کو اللہ نے محبوب کر رکھا ہے اگر ہم نے اتنا بھی کر لیا تو اس کی محبت ہمیں نقصان نہیں دے گی۔

۳۹۶۹- عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ، سلمہ، ہل، محمد بن ابی معشر، ابو معشر، حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

جب تم کسی سے اللہ کے لئے محبت کرو تو دنیا کے سلسلے میں اس سے میل جول کم رکھو۔

۳۹۷۰- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد، سلمہ بن شیب، ہل بن عاصم، عبد اللہ بن ضریس حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

جب تم دیکھو کہ تمہارا پروردگار تم پر نعمتوں کی بارش برسا رہا ہے اور تم اس کی نافرمانیوں میں لگے ہوئے ہو تو اس سے بدلتے رہا کرو۔

۳۹۷۱- عبد اللہ، ابو جسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، حسین بن عبد الرحمن نقل کرتے ہیں کہ

ابو حازم سے پوچھا گیا کہ قرابت کیا ہے؟ فرمایا محبت ان سے کہا گیا لذت کسے کہتے ہیں؟ فرمایا: اتفاق کو، ان سے پوچھا گیا راحت کسے کہتے ہیں؟ فرمایا سنجیدگی کو۔

۳۹۷۲- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، احمد بن سعید، ابن وہب، عبد اللہ بن عباس، عمرو بن عبد اللہ قیس حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں کہ عالم اور جاہل کی مثال مستری اور مزدور کی ہے تم مستری کو بلندی پر بیٹھا دیکھو گے اور ساز و سامان اس کے ساتھ ہی ہوتا ہے اور مزدور اپنے کندھے پر اینٹیں اور ریت اٹھائے لکڑی کے تختے پر چڑھتا ہے جس کے نیچے خالی فضاء ہوتی ہے اگر تھوڑا سا پھسلے تو مر جائے پھر ڈرتے ڈرتے اوپر کو چڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ مزدور مستری کے پاس پہنچ جاتا ہے تو مستری اس سے زیادہ کچھ نہیں کرتا کہ اپنے اوزار اور اپنے اندازے سے ان کو نصب کر دیتا ہے جب فارغ ہو چکے ہیں تو مستری کو اجرت پھر بھی دو گنی ملتی ہے مزدور نے بس اسی طرح ہے عالم اپنے علم کی وجہ سے ڈبل ثواب حاصل کرتا ہے۔

۳۹۷۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابراہیم بن اسحق طالقانی، کہتے ہیں میں نے ایک شیخ کو حارث بن عمر کی مسجد میں کہتے ہوئے سنا:

میں نے ابو حازم سے سنا جو شخص اللہ کی نسبت لوگوں سے زیادہ ڈرے اسکو جو کچھ پہنچے گا وہ اس سے زیادہ نہیں ہے جو اس شخص

کو پہنچے گا جو صرف اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے۔“

۳۹۷۴- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ولید بن شجاع، ضمرۃ، ثعلبہ بن رافع، حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں: ابلیس کیا ہے؟ اگر بخدا اس کی نافرمانی کی جائے تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اگر اس کی اطاعت کی جائے تو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا۔“

۳۹۷۵- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، سعدان بن زید، اہل بن ابی حلیم، سفیان کہتے ہیں کہ حضرت ابو حازم نے فرمایا: تمہیں تمہارا مسلمان دشمن نفرت کرے یہ بہتر ہے کہ فاجر و فاسق دوست تجھ سے محبت رکھے۔“

۳۹۷۶- ابو زرعة محمد بن ابراہیم استراباذی، ابو نعیم بن عدی، ابو یعلیٰ اصمعی، ابن ابی حازم نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو حازم سے پوچھا گیا۔

لذت کیا ہے؟ فرمایا: اتفاق۔

۳۹۷۷- محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، حسین بن فرج، زکریا بن منصور قرظی کہتے ہیں میں نے ابو حازم سے سنا: ”تو حامل قرآن کو چپاس آدمیوں میں بھی دیکھے گا تو پہچان لے گا قرآن نے اسے تھکا ڈالا ہے اور میں نے جن قراء کو پایا وہ واقعی قراء تھے آج تو قراء نہیں رہے یہ تو خراء ہیں (یعنی گرے پڑے لوگ)“

۳۹۷۸- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، حاتم بن لیث، ابن حمید، جریر سے منقول ہے کہ حضرت ابو حازم جب بازار جاتے اور پھل کی لذت ہوتی تو اپنے آپ سے کہتے تھے جنت میں ملیں گے۔“

۳۹۸۰- ابو حازم کا زہریؒ کو نصیحت کرنا۔ ابو حسین احمد بن محمد بن مقسم، ابو بکر بن محمد بن احمد بن ہارون وراق اصہبانی احمد بن عبد اللہ صاحب ابی ضمرۃ، ہارون بن حمید دیکھی، فضل بن عیینہ، عبد الحمید بن سلیمان، فریال بن عباد نقل کرتے ہیں کہ ابو حازم نے حضرت زہریؒ کو لکھا: ابو بکر اللہ آپ کی اور ہماری فتنوں سے حفاظت فرمائے اور آگ سے حفاظت فرمائے اب تم عمر کے اس حصے میں ہو کہ جو تم کو دیکھے گا تم پر رحم کرے گا بڑھاپے کو پہنچ چکے ہو اور اللہ کی نعمتوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے، اس نے تمہارے بدن کو صحیح و سالم رکھا اور تمہیں لمبی عمر دی، تو نے اللہ کی ان دلیلوں کو جانا جو تم نے قرآن میں دیکھیں اور اللہ نے تمہیں دین میں فقاہت دی اور پیارے نبی کی سنتوں کی فہم دی پس اللہ تعالیٰ نے تم پر انتہائی حد تک اپنی نعمتیں اور دلیلیں ظاہر کر دی ہیں وہ اس میں تمہارے شکر کو آزمائے گا اور اپنے فضل کو زیادہ کرے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”لئن شکرتکم لازیدنکم ولنن کفرتم ان عذابی لشدید“

دیکھ لو تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم اللہ کے روبرو پیش ہو گئے تو وہ تم سے اپنی نعمتوں اور دلیلوں کے بارے میں پوچھے گا کہ کیسے برتا اس کی نعمتوں اور دلیلوں کو اور غفلت میں پڑے رہنے سے ہرگز نہ سمجھنا کہ اللہ تم سے راضی ہے اور تمہاری توقیر کو قبول کرے گا ہرگز ایسا نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں علماء سے ”لثینہ للناس ولا تکتُمونہ فنبذوہ وراء ظہورہم“

تم کہتے ہو کہیں بڑے ماہر اور کثرتِ حجتی میں آگے آگے ہو تم نے لوگوں کو اپنی باتوں سے مغلوب کیا ان سے تم نے جھگڑا کیا اور تم غالب رہے اپنی فہم اور عقل و رائے پر اعتماد کی وجہ سے بتائیں کہ اللہ کے اس قول سے کیسے جھٹکارا پائے گئے؟

ہانتہم ہولاً لاجاء لثم عنہا فی الحیوۃ الدنیا فمن یجادل اللہ عنہم یوم القیامۃ اور کان کھول کر سن لو کہ سب سے بڑا گناہ اور جرم یہ ہے کہ تم ظالم کے لئے مددگار بنو اس کے لئے راستے آسان کرو اپنی قرب سے یا قبول کر کے اگر وہ بلاوا بھیجے، میں نہیں چاہتا کہ کل کو تم اپنے گناہ کیساتھ اسکا جرم بھی لا کر آ رہے ہو یا کل تجھ سے چشم پوشی کی وجہ پوچھی جائے کہ ظالم کے ظلم سے چشم پوشی کیوں کی کہ جو کچھ تم نے بنو راہ اس کا ہے ہی نہیں جس نے تم کو دلا دیا اور یہ کہ کیوں قریب ہوئے ایسے لوگوں کے جو دوسروں کا حق نہیں لوٹاتے اور نہ کوئی گناہ چھوڑتے ہے اور تو نے شریک کار ہو کر دھوکہ دینے والے کو پسند کیا اور مجھے انہوں نے چکی کی کیل بنا دیا ہے انکے گناہوں کی چکی تیرے ارد گرد گھومتی ہے اور پل بنا دیا ہے جس سے گزر کر اپنے گناہوں کو جاتے ہیں اور بیٹھ ہی بنا رکھا ہے جسے پھلانگ کر اپنی راہ گم کر دے کو جاتے ہیں انہوں نے تجھے اپنے گمراہیوں اور راستے کے لئے راہبر اور داعی بنا لیا ہے۔ تیرے ذریعہ وہ علماء کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں اور تیرے ذریعہ وہ جاہلوں کو ان علماء کے پیچھے لگاتے ہیں۔ تم اب تک انکے خاص وزراء تک نہیں بنے اور نہ انکے قریب ترین ہمنشین، بس تم نے تو ان کی دنیا کو سنوارا ہے اور عوام و خواص کو ان کے گرد جمع کیا ہے سوائے انہوں نے تمہارے پیچھے کے بہانے تمہارا کیا کچھ بگاڑ دیا ہے اور تجھ سے کتنا زیادہ چھین کر کتنا قلیل دیا ہے۔

اپنی فکر کرو اسلئے کہ تمہارے سوا کون تمہاری فکر کرے گا اور ایسے نفس کا محاسبہ کرو اور دیکھو کہ کیا شکر کرتے ہو اس رات کا جس نے تم کو چھوٹی بڑی نعمتوں سے نوازا ہے اور دیکھو تجھے اس نے کتنا تہہ دیدین کی وجہ سے کہ تیرے جیسے کم ہیں لوگوں میں اور تم اس کا کتنا لحاظ رکھتے ہو جس نے تم کو چھپانے والا لباس دیا ہے اور دیکھو کہ تم اس کے کتنے قریب ہو اور کتنے دور۔

تمہیں کیا ہو گیا کہ خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے؟ اور اپنے گناہ کی معافی نہیں مانگتے خدا کی قسم مجھے تو جب بھی موقع ملا میں اس کے دین کا سب سے زیادہ احیاء کرنے والا اور باطل کا تعاقب کرنے والا ہوں گا

تمہیں تو شکر کرنا چاہیے اس ذات کا جس نے تمہیں اپنی کتاب کا حامل بنالیا اور تمہیں علم سے نوازا اور نہ ان لوگوں میں ہوئے جن کے بارے میں ارشاد باری ہے فسخلف من بعدہم خلف ورثوا الكتاب یاخذون عرض هذا الاذنی پھر ان کے بعد ناخلف ان کے قائم مقام ہوئے جو کتاب کے وارث بنے یہ (بے تامل) اس دنیائے دنی کا مال و متاع لے لیتے ہیں۔ (الاعراف: ۱۶۹)

کیا تم ایسی جگہ نہیں ہو جہاں کوچ کا نقارہ بجا دیا گیا ہے؟

آدی اپنے ہم عمروں کے بعد نہیں رہتا۔

خوشخبری ہے اس کے لئے جو دنیا میں خوف کی حالت میں رہا اور بد نصیب ہے وہ جو برا اور اپنے پیچھے گناہ چھوڑ گیا تمہیں اس بات کا حکم نہیں دیا گیا کہ تم وارثوں کی فکر کرو اپنے آپ کو چھوڑ کر کوئی بھی ایسا نہیں جو تیری پیٹھ پر سوار ہو لذت ختم ہو گئی صرف تھکاوٹ باقی ہے بد بخت ہے وہ کہ جس کی کمائی سے دوسرے لوگ خوش بخت ہیں اب ڈرنا! اس لئے کہ تم ارتکاب کر چکے ہو اور نکلنے کی فکر کرو اس لئے کہ تم پھنس چکے ہو یہ امور اس کے ساتھ کر رہے ہو جو جاہل نہیں ہے اور جو تمہارے اعمال کو محفوظ کر رہا ہے وہ غافل نہیں ہے۔ تیاری کرو اس لئے کہ سفر درپیش ہے اور اپنے دین کی فکر کرو اس لئے کہ بہت پروردہ ہو چکا ہے اور یہ نہ سمجھنا کہ ڈانٹ ڈپٹ یا تحقیر و تذلیل کر رہا ہوں بلکہ بھولا ہوا سبق یاد کر رہا ہوں اور یہ کہ تمہیں بتلا دی جائے وہ بات جو تمہارے علم کی وجہ سے تم پر مخفی ہو گئی اور میں نے اللہ کا یہ قول یاد کیا ”وذكر فان الذکر تنفع المؤمنین“ اور نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے (الذاریات: ۵۵)

تم نے زبردستی کو بھلا رکھا ہے اپنے ساتھ والوں کے لئے جو گزر چکے اور تم رہ گئے ہو ان کے بعد جیسے دو سینگوں میں ایک رہ جائے پس غور کرو کیا وہ بھی اس میں مبتلا کے گئے جس میں تم کو مبتلا کیا گیا یا وہ بھی گزر رہے ایسے حالات سے جس سے تم گزر رہے ہو اور کیا

تم سمجھتے ہو کہ تمہیں کوئی ایسی نعمت ملی ہے جس سے وہ محروم رہ گئے؟ یا نہ کہ تم نے ایسی چیز کا علم حاصل کر لیا جس سے وہ بے خبر رہے بلکہ تو ہی ناواقف رہا بوجہ اس کے جس میں تو بتلا رہا لوگوں کے دلوں میں تمہاری وقعت اور ان کا تم سے انہیست اس درجہ ہو گئی کہ وہ تمہاری رائے کو وقعت دینے لگے اور تمہارے امر

کے پیچھے چلنے لگے اگر تم حلال کہتے تو وہ حلال سمجھتے اور تم نے حرام کہا تو انہوں نے حرام سمجھا اور خود ان کو اس کی صلاحیت نہیں تھی لیکن ان کا سارا رجوع تمہاری طرف تھا اور یہ سارا رجوع کی وجہ تھی ان کا عمل کو خیر باد کہنا، اور تم پر اور ان پر جہالت کا غلبہ اور حکومت اور حاکمیت کی محبت، کیا تم

غور نہیں کرتے کہ جہالت اور غفلت میں پڑے ہو؟ اور لوگ کس فتنے اور مصیبت میں مبتلا ہیں تم نے اپنے رویے سے ان کو فکر معاش سے آزاد کر دیا ہے وہ فتنہ میں مبتلا ہوئے ہیں اس وجہ سے کہ انہوں نے تجھ پر علم کے آثار ملاحظہ کئے ہیں وہ بھی اس کے مشتاق ہوئے کہ وہ بھی علم حاصل کریں جس طرح اور جتنا تو نے علم حاصل کیا پس تیری وجہ سے وہ ایسے سمندر میں غوطہ لگا بیٹھے جس کی گہرائی کا ادراک نہ کر سکے اور اس مصیبت میں گرفتار ہوئے جس کو دفع کرنے پر قادر نہیں ہیں اللہ ہمارا تمہارا اور سب کا حامی و ناصر ہے۔

جان لو کہ مرتبہ کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ مرتبہ ہے جو اپنے اولیاء کے ذریعہ اپنے دوستوں کو عنایت فرماتا ہے وہ جو غیر مشہور اور مخفی لوگ ہوتے ہیں انکی تو صیف رسول اللہ ﷺ کی زبانی یوں آئی ہے کہ:

اللہ تعالیٰ ایسے مخفی لوگوں، متقی، اور پاک لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو غائب ہوں تو کوئی نہ پوچھے، اگر حاضر ہوں تو پہچانے نہ جائیں انکے دل ہدایت کے چراغ ہوتے ہیں جو نکل آتے ہیں ہر سیاہ اور اندھیرے فتنے سے۔

یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ہم المفلحون“ اور دوسرا مرتبہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کے ذریعہ اپنے دوستوں کو عنایت فرماتا ہے اور وہ ناراضگی کا باعث ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں ان دوستوں کے لئے ڈال دیتا ہے لوگ ان کی تعظیم کرتے ہیں حکمرانوں کا انکو تعظیم کرنے کی وجہ سے اور لوگ بھی اس میں رغبت کرتے ہیں جو ان کے پاس ہوتی ہے حکمرانوں کی ان میں رغبت کی وجہ سے ”اولئک حزب الشیطن الا ان حزب الشیطن ہم الخاسرون“

مجھے خوف ہے اس کا کہ تو بھی اس طرح کہ تیرا دین مستور، تیرے رزق میں تنگی ہو، غفوان شباب، کمال قوت اور تمام شہوت میں تو مصیبتیں اور فتنے اس کے قریب نہ پھنکیں جب زیادہ عمر کو پہنچے، ہڈیاں چننے لگیں قوی ضعیف ہو جائیں اور شہوت و لذت اپنے اختتام کو پہنچ جائے تو کیا اس کو زیر کر لیتی ہے اسکو اپنے پیچھے دوڑتی ہے اور اسے بتلائے فتنے رکھتی ہے اور اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن کر رہتی ہے اور اپنی منفعت باور کراتی ہے۔

سبحان اللہ!!! کیا عظیم دھوکہ ہے کتنا بڑا خسارہ ہے اور جب دنیا نے تجھے بتلائے فتن کیا تو کیوں حضرت عمرؓ کا قول یاد نہ کیا جو انہوں نے حضرت سعدؓ کو لکھا تھا انہی خوف کی وجہ سے جس میں تو پڑا ہوا ہے انہوں نے لکھا تھا:

اما بعد! دنیا کی رنگینی سے اعراض کرو یہاں تک کہ تمہاری ملاقات ہو جائے ان گزرے ہوئے لوگوں سے جو اپنے ناموں کے ساتھ ہوند خاک ہوئے، ان کے پیٹ ان کی پٹھوں سے مل گئے اللہ اور ان کے درمیان اب کوئی حجاب نہیں ہے دنیا نے ان کو فتنے میں نہ

۱۔ سنن ابن ماجہ ۳۹۸۹، والمستدرک ۴/۱، ۳۲۸/۳، والمعجم الصغیر للطبرانی ۳۵/۲، والترغیب والترہیب ۶۸/۱۔
والاولیاء لابن ابی الدنیا ۶، والدر المنثور ۴۵۷/۳، واتحاف السادة المتقین ۲۳۶/۸، ۲۶۳، وتخریج الاحیاء ۲۷۱/۳۔
ولاریخ ابن عساکر ۲۲۵/۲

ڈالا اور نہ وہ دنیا کے فتنوں میں پڑے انہوں نے رغبت ظاہر کی تو انہیں طلب کر لیا گیا پس کچھ ہی عرصے میں وہ اللہ سے مل گئے۔
پس دنیا تجھ جیسی عمر، تجھ جیسے ذی علم، ذی رائے اور عقل والے کو متاثر کر سکتی ہے؟ انا للہ وانا الیہ راجعون، کس پر اعتماد کیا جائے؟ کس کو کہا جائے؟

اللہ ہی سے اپنی مصیبت کا بدلہ چاہتے ہیں اور اپنے غم کا شکوہ کرتے ہیں اور اللہ کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں بچائے رکھا اس سے کہ جس میں تم کو مبتلا کیا والسلام علیک ورحمہ اللہ وبرکاتہ

ابو حازم کی مسند روایات ابو حازم نے سہل بن سعد ساعدی، ابن عمر، انس بن مالک سے مسنداً نقل کیا ہے اور یہ بھی کہا کہ انہوں نے ابو ہریرہ کی زیارت کی اور سعید بن مسیب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد، محمد بن کعب قرظی، اعرج، ابوصالح سامان نعمان بن عیاش، عبید اللہ بن مقسم، سعید مقبری، طلحہ بن عبید اللہ بن کریم بن عجب بن عبد اللہ وغیرہ سے سنا ہے اور ان سے تابعین نے نقل کیا ہے ان میں عبید اللہ بن عمر عمری، عمارۃ بن غزیہ، محمد بن عجلان، سعید بن ابی ہلال ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں ائمہ اور امام ہیں جسے مالک، ثوری، حمادان، بن عیینہ، معمر، سلیمان بن بلال، مسعودی، زائدہ، خارجہ بن مصعب وغیرہ۔

۳۹۷۹- محمد بن احمد بن جرجانی، قاسم بن زکریا مطرز، محمد بن عبد اللہ بن زریع، عبد الاعلیٰ، عبید اللہ بن عمر، ابو حازم، سہل بن سعد، احمد بن جعفر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، یونس بن محمد، حماد بن زید، عبید اللہ بن عمر، ابو حازم، سہل بن سعد کہتے ہیں کہ حضرت حماد نے فرمایا کہ میں ابو حازم سے ملا انہوں نے مجھے حدیث سنائی کہ حضور ﷺ بنو عمرو بن عوف کے پاس تشریف لائے تاکہ ان سے صلح صفائی کرائیں۔ آپ ﷺ نے حضرت بلال سے فرمایا

اگر نماز کا وقت ہو جائے اور میں نہ آؤں تو ابو بکر کو کہنا کہ وہ نماز پڑھا دیں جب نماز کا وقت ہوا اور اقامت کہہ دی گئی تو ابو بکر کو کہا تو وہ آگے ہو گئے جب آگے بڑھ چکے تو حضور بھی تشریف لے آئے تو لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کیں حضرت ابو بکر جب نماز پڑھ کر لیتے تو ادھر ادھر نہ جہیزے تھے لیکن جب انہیں دیکھا کہ وہ خاموش نہیں ہو رہے تو توجہ کی تو آپ پر نظر پڑی آپ نے ہاتھ کے اشارہ سے ان کو نماز جاری رکھنے کا حکم فرمایا تو حضرت ابو بکر اپنے پاؤں لوٹے اور نماز پڑھائی نماز کے بعد آپ نے حضرت ابو بکر سے فرمایا:

ابو بکر! کس چیز نے روکے رکھا نماز جاری رکھنے سے جبکہ میں اشارہ کر رہا تھا فرمایا قافہ کے بیٹے کی مجال نہیں کہ وہ رسول اللہ کی امامت کرائے پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

”جب نماز میں کچھ امر پیش آجائے تو مرد تسبیح پڑھیں اور عورتیں تالیاں پیٹیں“ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے ابو حازم کی احادیث سے مسلم نے ابن بزیع عبد الاعلیٰ سے اسے ذکر کیا ہے اور مسلم اور بخاری مالک، یعقوب قاری، اور ابو حازم سے نقل کرنے میں متفق ہیں امام بخاری ثوری کی روایت میں ابو حازم حماد بن زید، محمد بن جعفر ابن کثیر سے منفرد ہیں اور ابو حازم سے روایت کرنے میں معمر، ابو غسان بن مطرف، عبد العزیز بن بلعشون، محمد بن عجلان، ہشام بن سعد، عبد الرحمن بن اسحق، سفیان بن عیینہ، حمادان وغیرہ حضرات ہیں۔

۳۹۸۱- ابو بکر احمد بن سندی، محمد بن عباس مؤذب، شریح بن نعمان، اسماعیل بن عیاش، عمارہ بن غزوایہ انصاری، ابو حازم، سہل بن سعد، حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

تبلیغ پڑھنے والوں کے دائیں بائیں جو بھی چیز ہے وہ تلبیہ پڑھتی ہے پھر ہوں، مٹی کے ڈھیلے یا درخت یہاں تک زمین یہاں سے بھی

ختم ہو جاتی ہے اور وہاں سے بھی اور اوپر کے درجات والے نیچے والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان پر تارے دیکھتے ہو۔
یہ حدیث غریب ہے ابو حازم سے عمارۃ بن غزیہ متفرد ہیں اور یہ اہل مدینہ کے تابعین میں سے ہیں اور عمارۃ سے معاویہ بن صالح اور عبید بن حمید روایت کرتے ہیں:

۳۹۸۲- ابو بکر بن خلد، حارث بن ابی اسامہ، خالد بن قاسم، سعید بن عبد الرحمن ابو حازم، ہبل بن سعد حضرت نبی کریم ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں: روزہ داروں کے لئے جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہا جاتا ہے جب آخری شخص ان کا داخل ہو جائے گا تو وہ بند کر دیا جائیگا اور جو اس سے داخل ہوگا وہ پیئے گا اور جو پی لے گا کبھی یہاں نہیں ہوگا۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے بخاری اور مسلم اس میں سلیمان بن بلال عن ابو حازم میں متفق ہیں اور ابو حازم سے روایت کرتے ہیں: سفیان ثوری، حماد بن زید، ہشام بن سعید، عبد الرحمن بن اسحق وغیرہ۔

۳۹۸۳- جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین محمد بن حسین، یحییٰ بن عبد الحمید، سلیمان بن بلال، ابو حازم، ہبل بن سعد سے نقل کرتے ہیں: جب حضور ﷺ کے سامنے نحوست کا تذکرہ آتا تو فرماتے: ”اگر یہ کسی شے میں ہوتی تو گھوڑے، عورت، اور گھر میں ہوتی۔“
یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے مالک ابو حازم سے نقل کرتے ہیں، مسلم اس میں ابو حازم عن ہشام بن سعید کی سند سے متفرد ہیں ابو حازم سے امام بخاری و مسلم کے علاوہ حضرات محمد بن جعفر، عبد الحمید بن سلیمان، عمرو بن محمد بن صہبان کے طریق سے نقل کرتے ہیں: ۳۹۸۴- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، عدی بن فضل، ابو حازم حضرت ہبل بن سعد سے نقل کرتے ہیں:

حضور ﷺ کے پیچھے عام طور پر گرہ والے نماز پڑھتے تھے میں نے کہا: گرہ والے کون؟ فرمایا ان میں سے کسی کے پاس ایک سے زائد کپڑا نہ ہوتا وہ اس کی گرہ لگا دیتے تھے گردن سے۔

یہ حدیث صحیح ہے بخاری نے ابو حازم، ثوری اور ہبل بن سعد کے طریق سے اسکو ذکر کیا ہے اور عبد الرحمن بن اسحق مدنی ابو حازم سے یہی نقل کرتے ہیں۔

۳۹۸۵- ابواحمد بن محمد بن احمد جرجانی، حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر مقدی، عمر بن علی، ابو حازم حضرت ہبل بن سعد سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے آپ نے فرمایا:

جو شخص اپنے دو جبروں کے درمیان اور دونوں ٹانگوں کے درمیان کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

یہ حدیث صحیح ہے بخاری نے مقدی اور عمر سے اسکو روایت کیا ہے اور اس حدیث کو احمد بن حنبل نے عفان اور عمر سے روایت کیا ہے۔

۳۹۸۶- ابوبکر محیی، حسین بن جعفر قتات، منجاب بن حارث، علی بن مسعر قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن احمد بن ولید، متوکل بن ابی سورۃ، خالد بن زید، سفیان ثوری، ابو حازم، اور ہبل بن سعد نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضور ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ کوئی ایسا عمل بتلائیں کہ اللہ مجھ سے محبت کرنے لگیں اور لوگ بھی آپ نے فرمایا: دنیا سے زہد اختیار کرو اللہ محبت کرنے لگیں گے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے زہد اختیار کر تو لوگ محبت کرنے لگیں گے۔

۱۔ سنن ابن ماجہ ۲۹۴۱، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۴۳/۵، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۰/۶، وصحیح ابن خزیمة ۲۶۳۴، والترغیب والترہیب ۱۸۸/۲، والدر المنثور ۲۱۹/۱، وصحیح البخاری ۳۲/۳، وصحیح مسلم، کتاب الصیام ۱۶۶، وفتح الباری ۱۱۱/۳، وصحیح مسلم، کتاب السلام ۱۲۰، وصحیح البخاری ۱۱/۱۳، وفتح الباری ۱۳۷/۹، ص: ۲۸۹، سنن ابن ماجہ ۴۱۰۲، والمستدرک ۳۱۳/۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۳۷/۶، ومشکاۃ المصابیح ۵۱۸۷، والاحادیث الصحیحة ۶۶۳، ۹۴۴، وکشف الخفا ۱۲۷/۱، والترغیب والترہیب ۱۵۶/۳، وتخریج الاحیاء ۳۱۳/۳، والعلل المتناہیة ۳۲۳/۲، والدر المنثور ۳۶، واثاف السادة المتقون ۳۰۹/۸، ۳۲۶/۹، ۳۳۳، وتاریخ اصہبان للمصنف ۲۳۵/۲.

یہ حدیث غریب ہے اسے مرفوعاً صرف سفیان ثوری نے نقل کیا ہے اور سفیان سے ابن قتادہ اور محمد بن کثیر نے نقل کیا ہے۔
۳۹۸۷- علی بن ہارون، موسیٰ بن ہارون، قتیبہ بن سعد، علی بن عبد الحمید بن سلیمان ابو حازم حضرت سہل بن سعد سے آپ ﷺ کا قول منقول ہے:

اگر دنیا اللہ کے نزدیک چھڑ کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ ہرگز اس سے کافر کو ایک گھونٹ تک نہ پلاتے۔
ابو حازم سے عبد الحمید بن سلیمان کی یہ حدیث غریب ہے

۳۹۸۸- ابو عبد اللہ محمد بن عیسیٰ ادیب، محمد بن ابراہیم بن زیاد، محمد بن حمید، زافر بن سلیمان، محمد بن عیینہ، ابو حازم اور حضرت سہل بن سعد ہی کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد! جی میں جتنا چاہیں اس لئے کہ آپ وفات پانے والے ہیں اور کر لیں محبت جس کو چاہیں اس لئے کہ آپ اس سے جدا ہونے والے ہیں اور کر لیں عمل جتنا چاہیں اس لئے کہ اس کا بدلہ آپ کو دیا جانے والا ہے پھر کہا: اے محمد! مؤمن کا شرف اس کا رات کو قیام کرنا ہے اور اس کی عزت لوگوں سے مستغنی ہونا ہے۔

محمد بن عیینہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے زافر بن سلیمان اور محمد بن حمید اس میں مفرد ہیں۔
۳۹۸۹- محمد بن احمد بن ابراہیم، جعفر بن محمد بن بشار، یحییٰ بن محمد بن سکین، اسحاق بن اوریس، عبد الرحمن بن زید، ابو حازم اور حضرت سہل بن سعد کے اسنادی حوالہ سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے:

جو پسند کرے کہ اپنے بیٹے کو کنگن پہنائے وہ اسے سونے کے کنگن پہنائے، لیکن چاندی سے تو جو چاہے کر دے۔
ابو حازم سے یہ حدیث غریب ہے عبد الرحمن بن زید بن اسلم اس میں مفرد ہیں۔

۳۹۹۰- محمد بن مظفر، احمد بن حسن بن جعد، یعقوب بن کاسب، عبد العزیز بن ابی حازم، سہل بن سعد سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے:
”جو میری اس مسجد میں داخل ہوا اور وہ کوئی حرف سیکھتا ہے یا سکھاتا ہے تو وہ ایسا ہے جیسا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا اور جو اس کے علاوہ کے لئے داخل ہوا تو وہ بمنزلہ اس شخص کے ہے جو کوئی چیز دیکھتا ہے اسے اچھی لگتی ہے اور ہوتی وہ دوسرے کی ہے۔“
یہ حدیث ابو حازم کے طریق سے غریب ہے اور عبد العزیز اس میں مفرد ہیں۔

۳۹۹۱- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن مخلد، ابراہیم بن یثیم بلدی، مروان بن محمد بخاری، ابو داؤد نخعی، ابو حازم، سہل بن سعد سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کی غیبت کی پھر اس کے لئے استغفار کیا تو یہ اس کا کفارہ ہو جائے گا۔“
حضرت سہل سے ابو حازم اس میں غریب ہیں ابو داؤد سلیمان بن عمر نخعی اس میں مفرد ہیں۔

۱۔ الاحادیث الصحیحة ۲۸۶، ۹۴۳۔ و مجمع الزوائد ۱۰/۲۸۸۔ و سنن ابن ماجہ ۱۰/۴۱۱۔ و تاریخ بغداد ۴۰/۹۲۔
و المطالب العالیہ ۳۱۷۲۔ و الدر المنثور ۶/۱۷۷۔ و تفسیر القرطبی ۶/۴۱۵۔ ۱۶/۸۸۔
۲۔ المستدرک ۳/۳۲۳۔ و کشف الخفاء ۲/۷۷۔
۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۶/۱۸۵۔ و مجمع الزوائد ۵/۱۲۷۔ و مسند الامام احمد ۲/۳۳۴۔ ۳۷۸۔ و الترغیب والترہیب ۵۵۷/۱۔ و کنز العمال ۲۵/۱۷۳۔
۴۔ مسند الامام احمد ۲/۳۵۰۔ و المستدرک ۱/۹۱۔ و المعجم الکبیر للطبرانی ۶/۲۱۵۔ و مجمع الزوائد ۱/۱۲۳۔ و کنز العمال ۲۸۸۵۲۔ و صحیح ابن حبان ۸۱۔
۵۔ کشف الخفاء ۲/۱۶۳۔ و اتحاف السادة المتقین ۷/۵۵۸، ۵۵۹۔ و اللآلی المصنوعة ۲/۱۶۳۔ و الموضوعات لابن الجوزی ۳/۱۱۹۔ و کشف الخفاء ۲/۱۶۳۔

۳۹۹۲- ابو عمرو بن حمدان حسن بن سفیان، حسن بن علی واسطی، یثیم، ابو یحییٰ، اور ابو حازم کے صاحبزادے عبد الجبار اپنے والد سے اور حضرت سہل بن سعد سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اے اللہ! صحابہ کئی مغفرت فرما اور اس کی جس نے دیکھا اور جس نے دیکھا حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں میں نے کہا: جس نے دیکھا اور جس نے دیکھا کہ کیا معنی ہیں آپ نے فرمایا: جس نے صحابہ کو دیکھا اور جس نے ان کو دیکھا جنہوں نے صحابہ کو دیکھا۔ حضرت سہل بن ابو حازم کی یہ حدیث غریب ہے اور عبد الجبار اس میں متفرد ہیں

۳۹۹۳- ابو احمد جرجانی، علی بن اسحاق بغدادی، صالح بن سابق، سلیمان بن عمرو، ابو حازم اور سہل بن سعد کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تین شخص ہیں جن کی طرف سے اللہ تعالیٰ ادا کریں گے (ایک) وہ جسے مسلمانوں کے ملک پر کسی دشمن کے حملہ آور ہونے کا اندیشہ ہو اور اس کے پاس کچھ قوت نہیں تھی تو اس نے قرض لیا اور اس سے اسلحہ خریدا اور اس کے ذریعہ اللہ کے راستے میں تقویت حاصل کی پھر مر گیا اس دین کو ادا کرنے سے پہلے اور نہ ہی وہ ادا کرنے پر قادر ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا فرمائیں گے اور (دوسرا) وہ شخص جس کے سامنے دوسرا مسلمان بھائی مرا اور اس نے اتنا کچھ نہ پایا جس سے اس کا کفن دفن کر سکے تو اس نے قرض لیا اور اس سے کفن خریدا پھر یہ مر گیا اور اس کو ادا کرنے پر قادر نہ ہوا تو اس کی طرف سے بھی اللہ تعالیٰ ادا کریں گے اور (تیسرا) وہ شخص جسے اپنے اوپر زنا کا اندیشہ ہو اور اس پر مجر دیت شدید ہو گئی تو اس نے قرض لیا اور شادی کی اور اس کو ادا کرنے پر قادر نہ ہوا اور مر گیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے بھی ادا کر دیں گے

ابو حازم اور سہل سے اس حدیث میں غرابت ہے

۳۹۹۴- سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق، ابراہیم بن معمر، حاتم بن عباد، یحییٰ بن قیس کندی، ابو حازم، سہل بن سعد نقل کرتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے اور منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے اور ہر ایک اپنی نیت پر عمل کرتا ہے جب مؤمن کوئی عمل کرتا ہے تو اس کے دل میں اس کا نور پیدا ہوتا ہے

سہل اور ابو حازم سے یہ حدیث غریب ہے معمر اور احمد بن یونس ان میں متفرد ہیں۔

۳۹۹۵- مخلد بن جعفر، محمد بن حمید، ابراہیم بن شریک، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، محمد بن ثور صنعانی، ابو حازم اور سہل بن سعد کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کریم ہیں کرم کو پسند فرماتے ہیں اور بلند اخلاق کو اور افعال ردیہ کو ناپسند کرتا ہے

حضرت سہل اور ابو حازم سے یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف ذکر یا نے روایت کیا ہے۔

۳۹۹۶- محمد بن جعفر بن یثیم، جعفر بن محمد صائغ، ابراہیم بن منذر حزامی، زکریا بن منظور، ابو حازم، سہل بن سعد آنحضرت ﷺ کا قول نقل

۱- المعجم الکبیر للطبرانی ۲/۲۰۵، والکنی للذولابی ۲/۱۶۷، ومجمع الزوائد ۱۰/۲۰۱، والجامع الکبیر ۵۴/۹۹۵، وکنز العمال ۳۲۳۸۹

۲- المعجم الکبیر للطبرانی ۶/۲۲۸، وتاریخ بغداد ۹/۲۳۷، واتحاف السادة المتقین ۱۰/۱۵۱، وتخریج لاحیا، ۳/۳۵۵، والفوائد المجموعة ۵۰/۲۵، والاسرار المرفوعة ۵/۳۷، وكشف الخفا ۲/۳۳۸، والدرر المنتثرة ۶/۱۶۶

۳- السنن الکبری للبیہقی ۱۰/۱۹۱، والمستدرک ۱/۳۸، والمعجم الکبیر للطبرانی ۶/۲۲۳، والمصنف لعبد الرزاق ۵۰/۲۰۱، وشرح السنة ۱۳/۸۳، والتاریخ الکبیر ۳/۳۳۷، والاحادیث الصحیحة ۸/۱۳۷، والجامع الکبیر ۶/۳۹۴

کرتے ہیں:

جو شخص ایک جان کو آزاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ آزاد فرماتے ہیں اس کے ہر عضو کے بدلے میں اس کا عضو جہنم سے ہے۔
۳۹۹۷- حبیب بن حسن، خلف بن عمرو و عکبری، سعید بن منصور، عبد الحمید بن سلیمان، ابو حازم اور حضرت ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں:

حضور نے کبھی سیر ہو کر نہیں کھائے خشک ٹکڑے تک اور تم ہو کہ دنیا اڑائے جا رہے ہوں۔

اسی طرح عبد الحمید نے ابو حازم سے نقل کیا ہے اور ابو حازم سے دوسرے روایت کرنے والے اس میں انکے مخالف ہیں اور ابو حازم کا سماع ابو ہریرہ سے نہیں ہے صرف دیکھا ہے۔

۳۹۹۸- احمد بن یعقوب بن مہر جان، ابو شعیبہ خراجانی، یحییٰ بن عبد اللہ باہلی، ایوب بن نہیک، ابو حازم حضرت ابن عمر سے نقل کرتے

میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

مجھ پر آج ایک ایسا فرشتہ نازل ہوا ہے جو مجھ سے پہلے کسی نبی پر نہیں نازل ہوا اور نہ میرے بعد کسی پر اترے گا وہ اسرائیل علیہ السلام ہیں انہوں نے کہا: اے محمد! السلام علیکم! میں آپ کے پروردگار کی طرف سے پیغمبر ہوں! انہوں نے مجھے امر فرمایا ہے کہ آپ کو خبر دوں کہ آپ اگر چاہیں تو نبی اور غلام بندہ بنیں اور اگر چاہیں تو نبی اور بادشاہ بنیں، تو میں نے جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ تواضع اختیار کریں تو آپ نے اس وقت فرمایا نبی اور بندہ۔ پھر آپ نے فرمایا:

اگر میں کہتا نبی اور بادشاہ پھر چاہتا تو پہاڑ سونا بن کر میرے ساتھ چلتے۔“

ابن عمر سے ابو حازم کی یہ حدیث غریب ہے ایوب بن نہیک اس میں متفرد ہیں ابو حازم اس میں مختلف ہیں۔

۳۹۹۹- ابو بحر محمد بن حسن، محمد بن یونس بن موسیٰ، محمد بن خالد بن عثمہ، سلیمان بن احمد، عمرو بن ابوطاہر، سعید بن ابی مریم، موسیٰ بن یعقوب، ابو حازم، قاسم بن محمد اور حضرت عائشہؓ کے سلسلہ سے ثابت ہے کہ:

آپ نے کبھی ایک دن میں دو وقت شکم سیر ہو کر نہیں تناول فرمایا یہاں تک کہ وفات ہو گئی۔

عروہ سے ابو حازم کی یہ حدیث غریب ہے۔

۴۰۰۰- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن مکرم، علی بن جعد، محمد بن مطرف، ابو حازم، عروہ بن حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ:
”دو دو مہینے گزر جاتے اور رسول اللہ ﷺ کے گھر میں آگ نہ جلتی میں نے کہا: خالہ! پھر کس چیز سے گزارا کرتے تھے فرمانے لگی: اسودین یعنی کھجور اور پانی سے“

ابو غسان محمد بن مطرف ابو حازم سے اور عروہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں اور اس میں بخاری اور مسلم متفق ہیں اور وہی صحیح ہیں
ابن ابی حازم یزید بن ہارون عروہ سے نقل کرتے ہیں۔

۴۰۰۱- ابو احمد بن جرجانی، حسن بن سفیان، محمد بن صباح، عبد العزیز بن ابی حازم، ابو حازم، یزید بن رومان، عروہ، اور حضرت عائشہؓ سے
یہی مروی ہے۔

۴۰۰۲- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن صباح، عبد العزیز بن ابی حازم ابو سلمہ، عائشہؓ سے منقول ہے کہ:

وعدہ کیا حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک وقت آنے کا اور پھر نہیں آئے اس وقت میں جبریل علیہ السلام نے دیکھا تو چار پانی

المعجم الكبير للطبرانی ۶۸/۱. طبقات ابن سعد ۳۴۱/۸. والکامل لابن عذی ۱۰۶۹/۳. وتلخیص الحیبر ۲۱۱/۴.

المعجم الكبير للطبرانی ۳۳۸/۲. ومجمع الزوائد ۱۹/۹.

کے نیچے کتے کا پلا تھا آپ نے فرمایا:

”مجھے اس کتے نے منع کر رکھا جو آپ کے گھر میں تھا، ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا اور تصویر ہو“

یہ حدیث صحیح ہے مسلم نے اسکو ذکر کیا ہے سدید بن سعید، عبدالعزیز بن ابی حازم، اسحق بن راہویہ، مخزومی، وہیب کے طریق سے ۴۰۰۳۔ عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید بن یعقوب کندی، عثمان بن سعید بن کثیر، ابو غسان، ابو حازم، ابوسلمہ حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے امر فرمایا کہ سات یا نو دینار صدقہ کر دوں لیکن آپ کے مرض نے مجھے ان سے غافل کر دیا جب افاقہ ہوا تو استفسار فرمایا:

کیا کر لیا؟ میں نے کہا: آپ کی حالت نے مجھے ان سے غافل کر دیا آپ نے فرمایا: انہیں صدقہ کر دو محمد یہ نہیں چاہتا کہ اللہ سے ملاقات ہو اور یہ اس کے پاس ہوں“

ابوسلمہ سے ابو حازم کی یہ حدیث غریب ہے

۴۰۰۴۔ ابراہیم بن عبداللہ بن اسحق، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمن، ابو حازم، سعید مقبری، اور حضرت ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: ”جس کو اللہ تعالیٰ ساٹھ سال کی عمر دیں تو عمر کے متعلق اسکا عذر ختم کر دیا“ ۴۰۰۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مقبری کی یہ حدیث صحیح اور ثابت شدہ ہے امام بخاری نے اپنی صحیح میں محمد بن معین غفاری اور مقبری کے طریق سے اسکو ذکر کیا گیا ہے۔

۴۰۰۵۔ ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمن، ابو حازم، ابوصالح سمان اور حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”تجھ پر اطاعت لازم ہے خوشحالی میں بھی اور ناگواری میں بھی، تنگی میں بھی آسانی میں بھی اور اسکا اثر تجھ پر ہونا چاہیے“ ۴۰۰۶۔ محمد بن احمد بن جعفر مقبری، موسیٰ بن ہارون حافظ، محمد بن صباح عبدالعزیز بن ابی حازم، ابوصالح اور حضرت ابو ہریرہؓ ہی کے

سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو محبوب رکھتے ہیں تو حضرت جبریل علیہ السلام سے فرماتے ہیں:

”میں اپنے فلاں سے بندے سے محبت کرتا ہوں تو حضرت جبرائیل بلند آواز سے عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کو بتلاتے ہیں تو عرش والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں تو عرش کے نیچے آسمان والے فرشتے جب یہ سنتے ہیں تو ساتویں آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر آسمان در آسمان یہاں تک کہ یہ آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتی ہے پھر زمین پر اترتی ہے تو زمین والے بھی اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں اور بغض و ناپسندیدگی کا یہی حال ہے“ ۴۰۰۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے ابوصالح کی یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے امام بخاری نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار، ابوصالح کے طریق

۱۔ فتح الباری ۱۰/۳۹۲، وصحیح مسلم ۱۶۶۳۔

۲۔ مسند الامام احمد ۲/۴۱۷، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۳۷۰، والمستدرک ۲/۴۲۸، والترغیب والترہیب

۳۔ ۲۵۳/۲، والاحادیث الصحیحة ۳/۸۰۔

۴۔ سنن النسائی ۷/۱۴۰، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۸/۱۵۵، وتخریج الاحیاء ۲/۱۳۹۔

۵۔ صحیح البخاری ۹/۱۷۳، وصحیح مسلم، کتاب البر والصلة ۷/۱۵۷۔

اسے اس کو ذکر کیا ہے، مسلم نے سہل بن ابی صالح کے طریق سے ابو حازم کی یہ حدیث نقل کی ہے اور ان سے صرف ان کے بیٹے عبدالعزیز نے نقل کیا ہے۔

۴۰۰۷۔ ابو عبد اللہ بن محمد، ابواسامیل ترمذی، قعنی، ہشام بن سعید ابن حازم، ابو حازم، زید بن اسلم اور ام درداء سے منقول ہے کہ: ایک دفعہ وہ عبد الملک بن مروان کے ہاں رات کو ٹھہری ہوئی تھیں اس نے اپنے ایک خادم کو بلایا اس نے تاخیر کی تو اس نے اس کو لعنت دی تو حضرت ام درداء نے فرمایا میں نے ابو درداء سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ گواہی دینے والے ہوں گے اور نہ شفاعت کرنے والوں میں سے ہے ابو حازم کی یہ حدیث مشہور ہے ہم نے اسے صرف ہشام بن سعید کے طریق سے ذکر کیا ہے۔

(۲۴۱) ربیعہ بن ابی عبد الرحمن

حدیث میں انتہائی عابد و زاہد اور صاحب معارف ربیعہ بن ابی عبد الرحمن ابو عثمان تھے۔

۴۰۰۸۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان سے منقول ہے کہ:

ایک دن ربیعہ بن عبد الرحمن بیٹھے ہوئے تھے اس دوران اپنا سر ڈھانپ لیا اور لیٹ گئے اور زار و قطار رونے لگے پوچھا گیا: کیوں روتے ہیں؟ فرمایا: ریاء ظاہر اور شہوت خفیہ ہونے کی وجہ سے، لوگ تو علماء کے سامنے ایسے ہوتے ہیں جیسے بچے ماؤں کی گود میں علماء جو امر کریں ان کو مان لیتے ہیں اور جس سے روک دیں اس سے رک جاتے ہیں۔

۴۰۰۹۔ عبد اللہ، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید ابن وہب، بکر بن مضر، عمارہ بن غزیہ سے منقول ہے کہ:

ایک شخص نے ربیعہ سے سوال کیا کہ اے ابو عثمان! زہد کی چوٹی کیا ہے فرمایا: چیزوں کو اپنی جائز جگہوں سے حاصل کرنا اور ان کو ان کے جائز حق میں لگانا۔

۴۰۱۰۔ سلیمان بن احمد، احمد بن نافع طحان، حارث بن مسکین، ابن وہب کہتے ہیں میں نے مالک بن انس کو حضرت ربیعہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے سنا: ایک دفعہ ربیعہ امیر المؤمنین ابو العباس کے پاس تشریف لائے اس نے آپ کے لئے انعام و اکرام کا اعلان کیا انہوں نے انکار کر دیا پھر اس نے پانچ ہزار درہم دینے کا حکم دیا تا کہ اس سے باندی خریدیں انہوں نے اس وقت بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

۴۰۱۱۔ ابو عبد اللہ محمد بن سہل، احمد بن ابراہیم معافری، یونس بن عبد الاعلیٰ ابن وہب، سلیمان بن بلال، ربیعہ بن عبد الرحمن سے منقول ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا: ابو بکر و عمرؓ کے بارے میں کچھ بتلائیے فرمایا: مجھے نہیں سوجھ رہا کہ کیسے ان کے بارے میں کچھ بیان کروں یہ وہی دو ہیں جو اپنے ساتھ والوں سے سبقت کر گئے اور اپنے بعد والوں کو تعجب میں ڈال گئے

۴۰۱۲۔ ابو احمد جرجانی، موسیٰ بن سہل خربلی، یونس بن عبد الاعلیٰ، انس بن عیاض سے منقول ہے کہ

۱۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة باب ۲۴، سنن ابی داؤد ۴۹۰۷، والمستدرک ۴۸/۱، والترغیب والترہیب

۳۶۹/۳، والدر المنثور ۱۴۶/۱، وتخریج الاحیاء ۱۲۰/۳،

۲۔ طبقات ابن سعد ۹/۱، والتاریخ الکبیر ۳/۲، والجرح ۲/۱۳۱، وقاریخ بغداد ۸/۲۲۰، والجمع

۱۳۵/۱، وتاریخ الاسلام ۲۴۵/۵، وسیر النبلاء ۶/۸۹، والکاشف ۱/۳۰۷، والمیزان ۲/۲۷۵۳، وتهذیب الکمال

۱۸۸۱ (۱۲۳/۹)۔

ایک دفعہ ربیعہ بن عبد الرحمن کچھ لوگوں کے پاس گئے وہ تقدیر کے بارے میں بحث و مباحثہ میں مصروف تھے انہوں نے فرمایا: اگر تم سچے ہو اور اللہ کی پناہ سے کہ تم سچے ہو اگر خیر و شر تمہارے ہاتھ میں ہو تو جو کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے، اس سے بڑھ کر ہنگامہ جو تمہارے پروردگار کے قبضہ میں ہے۔

۴۰۱۳- ابو احمد محمد بن احمد، موسیٰ بن سہل، یونس بن عبد الاعلیٰ، (انس بن عیاض) کہتے ہیں کہ غیلان حضرت ربیعہ کے پاس آئے اور کہا کہ: آپ ہی ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ معاصی پر رضا مند ہیں؟ انہوں نے فرمایا غیلان! برا ہو تیرا کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ اللہ کی نافرمانی اسکے عاجز ہونے کی وجہ سے کی جاتی ہے؟

۴۰۱۴- محمد بن مخلد، ابو جعفر بن کمونہ، یونس بن عبد الاعلیٰ، عبد الرحمن بن سعید بن قیس فرماتے ہیں حضرت ربیعہ نے کہا: "ایک قدم آگے بڑھا علم کے ایک ہاتھ سے بہتر ہے"

۴۰۱۵- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یونس، احمد بن ابی حواری، ابو مسہر، مالک سے منقول ہے کہ حضرت ربیعہ نے مجھ سے کہا جب وہ عراق جانے کا ارادہ کر رہے تھے کہ ابو عبد اللہ! مجھے اپنی دیکھی بھالی ہوئی احادیث میں سے سو احادیث لکھ دو میں نے کہا کیا آپ عراق جا کر بیان کریں گے انہوں نے فرمایا:

اگر آپ کو یہ خبر پہنچے کہ میں عراق میں احادیث بیان کرنے لگا ہوں تو جان لینا کہ میں مجنون ہوں۔

۴۰۱۶- محمد بن رحمن، احمد بن محمد بن سلفہ، ابراہیم بن ابی داؤد، ابو مسہر، مالک حضرت ربیعہ سے نقل کرتے ہیں: مجھے ابن خلدہ زرقی نے کہا کہ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ انہوں نے آپ کو اپنے امور سپرد کر دیئے ہیں لہذا جب آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے تو اپنے لئے بھی اس سے نکلنے کا راستہ تلاش کرو اور پوچھنے والے کے لئے بھی۔

۴۰۱۷- محمد بن سہل، احمد بن محمد بن حارث، ابراہیم بن داؤد، یحییٰ بن بکیر لیث بن سعد کہتے ہیں کہ میں حضرت ربیعہ بن عبد الرحمن کے ہاں تھا اور میں نے نارنگی رنگ کا جبہ پہن رکھا تھا میں نے ان سے کہا:

ابو عثمان! اگر آپ اپنی زبان کی اصلاح کر لیں فرمایا: ابو الحارث اگر میں فلاں فلاں غلطی کر جاؤں یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں آپ کی طرح کے جے پہنوں۔

۴۰۱۸- محمد بن سہل، محمد بن موسیٰ بن نعمان، زید بن عبد الرحمن بن ابی عمر، ضمام، ثعلبہ بن کثیر نقل کرتے ہیں کہ: حضرت ربیعہ بن ابی عبد الرحمن کا گزر ہوا مالک بن انس کے پاس سے تو ان سے فرمایا:

اے مالک میں جو آپ سے کہہ رہا ہوں وہ بہت عمدہ بات ہے مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ امامت میں ایسے ائمہ ہوں گے جو خود گمراہ ہوں گے اور وہ دوسروں کو گمراہ کریں گے اللہ سے پناہ مانگو کہ تم ان میں سے ہو۔

۴۰۱۹- ابو حامد بن جہلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن حسان ازرق، ابن مہدی سے منقول ہے کہ حضرت ربیعہ نے فرمایا: ایک ہزار ایک ہزار سے نقل کریں یہ بہتر ہے کہ فرد واحد فرد واحد سے نقل کرتے۔

۴۰۲۰- محمد بن عبد الرحمن بن مخلد، احمد بن ابراہیم، یونس بن عبد الاعلیٰ، اشہب، مالک اور ربیعہ کہتے ہیں میں نے سعید بن جبیر سے سنا کہ: "وہ شخص جو اچھی بات کہے اور عمل کرے وہ زیادہ بہتر نہیں ہے اس سے جو اچھی بات کو سنے اور سنتے ہی قبول کر لے۔"

۴۰۲۱- ابو حامد بن جہلہ، محمد بن یحییٰ، احمد بن ابی حواری، ولید بن مسلم، مروان بن محمد، ابن خلدہ، سے منقول ہے کہ حضرت مالک بن انس نے حضرت ربیعہ سے فرمایا: ربیعہ! لوگ آپ کے ارد گرد ہوتے ہیں تو آپ کو فکر یہ ہونی چاہیے کہ جب آپ کے پاس کوئی سائل آئے تو آپ کوئی راستہ نکالیں اپنے لئے بھی اور اس کے لئے بھی۔

۴۰۲۲- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ہارون، عبید اللہ بن عمر قواریری، عبد اللہ بن رجا، یحییٰ بن یونس بن زید سے منقول ہے کہ:
میں نے ربیعہ بن عبد الرحمن سے پوچھا: صبر کا نتیجہ کیا ہے؟ فرمایا: جس دن کوئی مصیبت پہنچے اس دن تمہاری وہی حالت ہو جو اس سے پہلے والے دن تھی۔

۴۰۲۳- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، انس بن عیاض، ربیعہ بن عبد الرحمن سے نقل کرتے ہیں:
میں نے مدینہ میں مخصوص طبیعت کے بوڑھوں کو دیکھا جو گھروں سے رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے تھے ان کے ہاتھوں میں مخصوص قسم کی لاٹھیاں تھیں اور ان کے ہاتھوں پر مہندی کے اثرات تھے جو انہوں نے روپ میں تھے لیکن جب دین کا پتہ کیا جائے تو ان کا دین ثریا سے بھی دور ہے۔

ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے درج ذیل صحابہ سے مسند روایات کی ہے: انس بن مالک، اسے حدیث کی سماعت بھی کی، سائب بن یزید اور سعید بن مسیب، سلیمان بن یسار، سعید بن یسار، ابی الحباب، عطاء بن یسار، قاسم بن محمد بن ابی بکر، سالم بن عبد اللہ بن عمر، حنظلہ بن قیس الزرقی، عبد اللہ بن دینار، عبد الملک بن سعید بن سوید، یزید مولیٰ منبعت، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ حدیث بیان کی اور تابعین میں سے درج ذیل حضرات نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت کی: یحییٰ بن سعید انصاری، عبد ربیعہ بن سعید اور ائمہ اعلام میں سے: نافع بن ابی نعیم مالک بن انس ثوری، مسعر، اوزاعی، قاسم بن معن، فلیح بن سلیمان، سلیمان بن بلال وغیرہ نے حضرت ربیعہ سے روایت کی ہے۔
۴۰۲۴- جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین وادعی، یحییٰ بن عبد الحمید، سلیمان بن بلال، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک کو حضور پر نور نبی کریم ﷺ کی توصیف کرتے ہوئے سنا:

درمیانے قد کے تھے نہ بہت زیادہ لمبے اور نہ بہت ہی چھوٹے، پھوٹا ہوا رنگ مبارک تھا نہ تو گندمی تھا اور نہ بالکل چٹ سفید، سیدھے بالوں والے تھے نہ تو بالکل سیدھے، اور نہ بہت زیادہ گھونگھریالے، چالیس سال کی عمر میں بعثت ہوئی دس سال مکہ میں رہے اور دس سال مدینہ میں اور ساٹھ سال کی عمر میں وفات ہوئی آپ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں بیس سے زیادہ سفید بال نہیں تھے۔
یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے ربیعہ سے اسے روایت کیا ہے یحییٰ بن سعید انصاری، عمرو بن یحییٰ مازنی، عمارہ بن غزیہ، سعید بن ابی ہلال، اسامہ بن زید وغیرہ نے اور نافع بن نعیم، محمد بن اسحق، عبد اللہ بن عمرو، فلیح، ابو یونس، عبد العزیز بن ماجشون، داؤد دی، مالک، اوزاعی، مسعر، ابو بکر بن عیاش، قرہ بن جیمز، منصور بن ابی ابو مسعود وغیرہ نے۔

۴۰۲۵- سلیمان بن احمد، مقدم بن داؤد، حبیب کا تب مالک، ہشام بن سعید، ربیعہ بن عبد الرحمن اور حضرت انس بن مالک کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ سخی اور کریم ہیں اور وہ اس بات سے حیا فرماتے ہیں کہ مسلمان بندہ جب دعا کرے تو اس کے ہاتھ خالی ہونے اور ان میں کوئی شے نہ ہو جب بندہ دعا کرتا ہے اور پھر انگلی سے اشارہ کرتا ہے تو پروردگار فرماتے ہیں:
میرے بندے نے خلوص سے نام لیا اور جب وہ ہاتھ اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
”مجھے حیا آتی ہے اپنے بندے سے کہ میں اسے رو کر دوں۔“

ربیعہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے حبیب اور ہشام کے طریق سے لکھا ہے۔

۴۰۲۶- محمد بن مظفر، احمد بن یحییٰ بن زکریا، عبد الرحمن، اور حضرت انس بن مالک سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دعا کی توفیق اسلئے دیتے ہیں کہ اسکی دعا قبول کرتے ہیں۔

۴۰۲۷- محمد بن عبد الرحمن، احمد بن ابراہیم بن عبد اللہ، نصر بن مروان، ابو حازم عبد الغفار بن حسن، محمد بن منصور، ابو الفرج، ربیعہ بن عبد الرحمن، انس بن مالک سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

تین قسم کے لوگ ہیں جو قیامت کے دن اللہ عز و جل سے ہمکلام ہوں گے ایک وہ جو دو شخصوں میں جھگڑے کے لئے دخل نہ ہوا، دوسرا وہ جس نے اپنے آپ سے بھی زنا کے متعلق بات نہیں کی اور تیسرا وہ شخص جس نے کبھی اپنی کمائی کو سود کے ساتھ خلط نہیں کیا۔
حدیث ربیعہ غریب ہے، ہم نے اسے ابو حازم اور ابو الفرج کے طریق سے ذکر کیا ہے۔

۴۰۲۸- مرض الوفات میں حضور کا خطبہ..... قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عباس بن احمد بن ابی شحمہ، ولید بن شجاع، عمر بن حفص بن عمرو بن ثابت انصاری، عبد الرحمن بن ابی الرجال ربیعہ بن ابی عبد الرحمن اور حضرت انس بن مالک سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ اپنے مرض وفات میں باہر تشریف لائے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر آپ نے فرمایا: آپ نے لوگوں کو آواز دی جس نے جمع ہونا تھا وہ جمع ہو گئے تو فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب اپنے نبی کی زبان پر نازل فرمائی تو اس نے اس کے حلال کو حلال کہا اور حرام کو حرام، پس جو نبی کی زبانی اس کی کتاب میں حلال ہے وہ قیامت تک کے لئے حلال ہے اور جو نبی کی زبانی اس کی کتاب میں حرام ہے وہ قیامت تک حرام ہے۔

انے لوگو! مجھے کچھ بھی برا بھلا نہ کہنا اور خوب اچھی طرح سن لو کہ ہر نبی کا ترکہ اور جائیداد ہوتا ہے اور میرا ترکہ اور جائیداد انصار ہیں تم میری وجہ سے انکا خیال رکھنا۔

یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن حفص ابو الرجال سے اس میں مفرد ہیں۔

۴۰۲۹- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، ابن مخلد، محمد بن یونس کدی، محمد بن سلیمان قرشی، مالک بن انس، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، سعید بن المسیب، ابن عمر اپنے والد حضرت عمر سے آپ ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں:

میرے گھر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

ربیعہ کی یہ حدیث غریب ہے محمد بن سلیمان اس میں مفرد ہیں مالک سے۔

۴۰۳۰- محمد بن علی بن مسلم عقیلی، محمد بن بکر ہذانی، مسدو، حماد بن زید، مطر وراق، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، سلیمان بن یسار اور حضرت ابو رافع سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ نے حضرت میمونہ سے نکاح فرمایا آپ غیر احرام میں تھے اور آپ نے بناؤ فرمائی آپ غیر احرام میں تھے اور میں آپ کے اور انکے درمیان قاصد تھا۔ ربیعہ کی یہ حدیث مشہور ہے مطر وراق اس سے مفرد ہیں اور نصر بن مرزوق عبد الرحمن خراسانی سے نقل کرتے ہیں اور نسائی اسے قتیبہ، حماد، مطر، یحییٰ بن سعید، ربیعہ بن سلیمان سے نقل کرتے ہیں۔

۴۰۳۱- ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد الرحمن، یحییٰ بن منصور، عبد اللہ بن جعفر برکی، معن، مالک بن انس، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، ابو حباب سعید بن یسار اور حضرت ابو ہریرہ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ:

۱. کنز العمال ۳۱۴۴

۲. تاریخ اصہبان للمصنف ۲۹۳/۲

۳. صحیح البخاری ۴۲/۲، ۲۹۳/۳، ۱۵۱/۸، ۱۲۹/۹، وصحیح مسلم، کتاب الحج باب ۹۲، وفتح الباری ۹۹/۳

۱۰۰، ۳۶۵/۱۱، ۳۰۹/۱۴

آپ ﷺ نے فرمایا: مؤمن بندے کو برابر اس کے مال اور اس کی بقیہ روح میں تکلیف پہنچتی رہتی ہے یہاں تک کہ جب اللہ سے ملاقات کرتا ہے تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے ابو ہریرہؓ سے اور موطا مالک میں ہے لیکن ربیعہ کا نام ذکر نہیں کیا ہے اور معن ان کے نام لینے میں متفرد ہیں۔
۴۰۳۲- قاضی ابواحمد، محمد بن موسیٰ حلوانی، نصر بن علی، عیسیٰ بن یونس خالد بن ایاس، ربیعہ، قاسم بن محمد حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

اس نکاح کا اعلان کرو اور وف بجاؤ۔

یہ حدیث مشہور ہے قاسم حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں اور خالد ربیعہ سے متفرد ہیں۔

۴۰۳۳- جعفر بن محمد حمسی، ابو حصین بن یحییٰ حمانی، سلیمان بن بلال، ربیعہ، عبد الملک بن سعید، ابی حمید ساعدی سے منقول ہے کہ:
آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی طلب میں عہدگی سے کام لو؛ اس لئے کہ ہر ایک کے لئے آسان کر دیا گیا ہے وہ جس کے لئے اسے عہد کیا گیا۔

ربیعہ کے طریق سے یہ حدیث مشہور ہے اسے عمارہ غزیہ اور راوردی نے بھی ان سے نقل کیا ہے۔

۴۰۳۴- الواح موسیٰ علیہ السلام..... محمد بن عبد الرحمن بن مخلد، احمد بن ہلال تسری، محمد بن احمد بن ابی عوام یحییٰ بن سابق مدنی، خثعمہ بن عبد الرحمن جعفی، ربیعہ بن عبد الرحمن، ابو جعفر محمد بن علی بن حسین، جابر بن عبد اللہ سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو پہلے پہل کی جو الواح عطا فرمائیں انھیں اس میں سے پہلی میں دس ابواب لکھے گئے تھے اس میں تھا: اے موسیٰ! میرے ساتھ کسی کو شریک نہ اسلئے کہ میری طرف سے یہ قول مہربلب کر دیا گیا ہے کہ مشرکین کے چہروں کو آگ سے جھلسا دیا جائیگا ضرور بالضرور، اور میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو تمہیں ہلاکت سے بچاؤں گا اور تمہاری عمر زیادہ کروں گا اور حیات طیبہ سے نوازوں گا اور اس سے بہتر کی طرف تجھے پلٹاؤں گا اور نہ کسی شیخ کو قتل کرنا جس کو حرام کر دیا گیا ہے سوائے حق کے ساتھ ورنہ زمین اپنی کشادگی کے باوجود تجھ پر تنگ ہو جائے گی اور آسمان اپنی وسعتوں کے باوجود تجھ پر تنگ ہو جائیگی

اور تم میری ناراضگی لیکر آگ میں جاؤ گے اور میرے نام سے جھوٹی قسم نہ کھانا اور نہ گناہ گار ہو کر اس لئے کہ میں اسے پاک نہیں کرتا اور نہ تزکیہ کرتا ہوں اس کا جو میری تزییہ نہیں کرتا اور نہ میرے ناموں کی تعظیم کرتا ہے اور جو کچھ میں نے لوگوں کو دیا ہے اپنے فضل سے اس پر تو حسد نہ کر ان سے اور نہ میری نعمت ان پر مکدر کر اس لئے کہ حاسد شخص میری نعمت کا دشمن ہے میری قضا کو رد کرنے والا ہے اور میری تقسیم سے ناراض ہے اور جو اس طرح ہوا نہ میں اس کا ہوا ورنہ وہ میرا اور گواہی نہ دینا ایسی بات کی جس کو تمہارے کانوں نے ابھی طرح سنا نہ ہو اور تمہاری عقل نے محفوظ نہ کیا ہو اور تمہارا دل اس پر پختہ نہ ہو اس لئے کہ میں گواہی دینے والوں کی گواہی پر کھڑا ہوں گا قیامت کے دن پھر میں ان سے تیز سوالات کروں گا۔

اور زنا نہ کرنا اور نہ چوری کرنا اور نہ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا ورنہ تجھ سے اپنا چہرہ چھپالوں گا اور تجھ پر آسمان کے

الموطا مالک ۲۳۶، والدر المنثور ۱/۱۵۸، تجرید التمهید ۷۸۷.

السنن الکبریٰ ۲۸۸/۷، والمستدرک ۱۸۳/۲، وصحیح ابن حبان ۱۲۸۵، ومجمع الزوائد ۲۸۹/۳، ومشکاۃ المصابیح ۳۱۵۲، وكشف الخفا ۱/۱۶۲، وتاریخ أصبهان للمصنف ۱/۱۷۳.

السنن ابن ماجہ ۲۱۴۲، والمستدرک ۳/۲، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۲۶۳/۵، واتحاف السادة المتقین ۱۵۹/۸، والترغیب والترہیب ۵۳۳/۲.

دروازے بند ہو جائیں گے اور لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے کرتے ہو اور میرے غیر کے لئے ذبح نہ کرنا اس لئے کہ میں وہی قربانی قبول کرتا ہوں جس پر میرا نام لیا گیا ہو اور صرف میری رضا کے لئے ہو اور تو اور تیرے گھروالے سب ہفتہ کے دن اپنے آپ کو میرے لئے فارغ کر دو اور اپنے برتنوں کو فارغ کر دو پھر آپ ﷺ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ہفتہ کا دن عید کا بنایا اور ہمارے لئے جمعہ کے دن کا انتخاب کیا اور اسے ہمارے لئے عید کا دن بنایا۔ جعفر اور زبیر سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے اسی سند سے لکھا ہے۔

(۲۴۲) عبید بن عمیرؓ

حضرت ابو عاصم عبید بن عمیر تابعی ہیں اور مکہ کے رہنے والے ہیں عابد، واعظ تھے اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتے اور ذکر بھی بلند آواز سے فرماتے

۴۰۳۵- محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابن عیینہ، داؤد بن سبور حضرت مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ:

ہم اپنے فقیہ پر فخر کرتے تھے اور اپنے قاری پر فخر کیا کرتے تھے فقیہ تو حضرت ابن عباسؓ اور قاری عبید بن عمرؓ تھے

۴۰۳۶- احمد بن محمد بن فضل نیشاپوری، محمد بن اسحاق سراج، یوسف بن موسیٰ، ابو معاویہ، اعثم، مجاہد اور حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے تو عبید بن عمیر وعظ فرما رہے تھے تو اپنے خادم سے کہا کہ مجھے اس کے پاس لے چلو وہ ان کے پاس لے گیا جب ان کے سر پر پہنچے تو فرمایا: ابو عاصم! اللہ بھی یاد دلائیں اور اللہ نے جن کا تذکرہ کیا ہے انہیں بھی ”واذکر فی الكتاب ابراہیم انہ کان صدیقاً نبیاً“ اور کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو بے شک وہ نہایت سچے پیغمبر تھے۔ (مریم: ۴۱) اور اسی طرح حضرت موسیٰ و حضرت اسماعیل علیہما السلام۔

۴۰۳۷- ابو حامد بن جبہ، محمد بن اسحاق ثقفی، یوسف بن موسیٰ، جریر، اعثم، ابوسفیان سے منقول ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کی ملاقات ہوئی حضرت عبید بن عمیرؓ سے تو پوچھا: ابو عاصم! کیا بات ہے کیوں پیلے ہو رہے ہیں۔

۴۰۳۸- عبد اللہ بن محمد بن عمر، محمد بن یحییٰ بن سلیمان، عاصم بن علی، سلیمان بن کثیر حضرت عبید بن عمیرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ

اگر تم کو گراں گزرے کہ تم رات کو جاگو اور مشقت ہو کر مال خرچ کرو اور دشمن سے تم اپنے آپ کو عاجز پاؤ تو سبحان اللہ و بحمدہ کا التزام کرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ دونوں اللہ کو سونے اور چاندی کے پہاڑوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

۴۰۳۹- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، اخلف بن ہشام، خالد حصینؓ مجاہد، عبید بن عمرؓ سے منقول ہے کہ:

جب سردیاں آئیں تو قرآن والوں سے کہا جاتا تھا

راتیں لمبی ہو گئیں تمہاری نمازوں کے لئے اور دن چھوٹے ہو گئے تمہارے روزوں کے لئے اگر رات کو گراں گزرے کہ تم نماز پڑھو اور مال کو خرچ کرتے سے بخل کرنے لگو اور دشمن کے مقابلے میں اپنے آپ کو بزدل پاؤ تو اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔

۴۰۴۰- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن محمد احمد بن حنبل، داؤد بن عمرو، عمیر، ابو حصینؓ مجاہد، عبید بن عمرؓ سے منقول ہے کہ:

جب سردیاں آئیں تو کہا جاتا اے قرآن والو! رات تمہاری لمبی ہو گئی نماز کے لئے اور دن چھوٹا ہو گیا تمہارے روزوں کے

لئے اور جان لو کہ اگر تم کورات تھکائے اور تمہیں دشمنوں سے خوف محسوس ہو اور مال خرچ کرنے میں بخل روکتا ہو تو اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔

۴۰۴۱- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ہارون بن ابی ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ میرے والد عبید بن غیر نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کوئی چیز نہیں بھولے وہ کچھ بھولے نہیں بھولے، جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ وہی ہے جو اللہ نے فرمایا: اور جو اللہ کے رسول نے فرمایا وہ اللہ کے رسول ہی نے فرمایا ہے تو جو اللہ نے چھوڑ دیا اور اس کے بارے میں کچھ نہیں فرمایا اور اسی طرح جو اللہ کے رسول نے چھوڑ دیا اور کچھ نہیں فرمایا تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور عفو ہے تم بھی اسے چھوڑ دو اور زیادہ کھوج کرید نہ کرو۔

۴۰۴۲- ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبیل، ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر بن جریج، عطاء، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

بیشک اللہ نے حلال بھی فرما دیا ہے اور حرام بھی پس جو اس نے حلال کر دیا ہے اس کو حلال سمجھو اور جو اس نے حرام کر دیا ہے اسے حرام سمجھو اور ان کے درمیان کچھ ایسی اشیاء کو چھوڑ دیا ہے جو اس نے نہ حلال فرمائی ہیں اور نہ حرام تو یہ اللہ کی طرف سے عفو ہے اسے اللہ نے معاف کر دیا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”یا ایہا الذین امنوا لاتسألوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤلکم“ مؤمنو! ایسی چیزوں کے بارے میں مت سوال کرو کہ اگر (ان کی حقیقتیں) تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں (المائدہ: ۱۰۱)

۴۰۴۳- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، عبد الرحمن، اسرائیل بن زیاد بن فیاض فرماتے ہیں کہ میں نے عبید بن عمیر سے سنا:

”اللہ سے حیا کو مقدم رکھ لو لوگوں سے حیا پر“

۴۰۴۴- عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبیل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن عیینہ، عمرو بن دینار اور عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

”اس شخص نے اپنا ایمان سچا کر دکھایا جس نے مشقت کی حالت میں اچھی طرح وضو کیا اور اس شخص نے اپنا ایمان سچا کر دکھایا جس کو خوبصورت عورت کے ساتھ تنہائی میسر آئی اور اس نے اسے اللہ کی رضا کے لئے چھوڑ دیا“

۴۰۴۵- عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبد اللہ بن محمد عیسیٰ، ابی سہل، عبد اللہ بن محمد عیسیٰ، ابو معاویہ، اعمش، ابی راشد سے منقول ہے کہ عبید بن عمیر سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مطلب پوچھا گیا: ”انہ کان للوا بین غفورا“ تو فرمایا: ”اواب وہ شخص ہے جو تنہائی میں اپنے گناہوں کو یاد کرے اور پھر اس کی اللہ سے معافی چاہے۔“

۴۰۴۶- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، اسماعیل بن عبد الملک سے منقول ہے کہ

جب سورج غروب ہوتا اور حضرت عبید بن عمیر مسجد میں داخل ہوتے اور اذان کی آواز سنتے تو یہ دعا مانگتے ”اللهم انی اسالک عند حضور اقبال لیلک وادبار نہارک، وقیام دعائک، وحضور صلاتک، ان تغفر لی وترحمنی وان تعجیرنی من النار“ اور جب صبح ہوتی تو یہی دعا پڑھتے نماز فجر پڑھنے سے پہلے۔

۴۰۴۷- عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبیل، ابو بکر بن ابی شیبہ، فضیل، عاصم، ایک آدمی کے توسط سے حضرت عبید بن عمیر سے نقل کرتے ہیں:

ایک آدمی کے تین دوست تھے ایک سے بڑھ کر ایک خاص تھا ایک دفعہ اس پر مصیبت آن پڑی وہ سب سے خاص دوست کے پاس گیا اور کہا فلاں! مجھ پر یہ مصیبت آن پڑی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ میری مدد کریں تو اس نے صاف کہہ دیا: میں کچھ نہیں کر سکتا تو وہ دوسرے عزیز ترین دوست کے پاس گیا اور کہا مجھ پر فلاں فلاں مصیبت آن پڑی ہے آپ میری مدد کریں اس نے کہا میں آپ کے ساتھ جاؤں گا اور جہاں آپ نے جانا ہے وہاں تک آپ کو پہنچا دوں گا پھر میں لوٹ آؤں گا وہ تیسرے دوست کے پاس گیا اور کہا مجھ

پر مصیبت آگیا پڑی ہے آپ میری مدد کریں اس نے کہا آپ جہاں جائیں گے میں وہاں جانے کے لئے تیار ہوں اور جہاں آپ مجھے لے جانا چاہیں میں آپ کے ساتھ ہوں پھر فرمایا: پہلا اس شخص کا مال ہے جو گھر میں ہی رہ گیا اور وہ کچھ بھی ساتھ نہیں لے گیا اور دوسرا اس کے گھر اور خاندان والے ہیں جو اس کے ساتھ قبر تک گئے اور دفن کر لوٹ آئے اور تیسرا اس کا عمل ہے جو اس کے ساتھ ہوگا جہاں وہ جائے گا اور اس کے ساتھ داخل ہوگا جہاں وہ داخل ہوگا

۴۰۴۸۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، وکیع، اعمش، سلیمان، سفیان اور عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

اللہ تعالیٰ جس کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسکو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں اور سیدھا راستہ اسکو الہام کرتے ہیں وکیع نے، اعمش، ابو داؤد، عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۴۰۴۹۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معاویہ، اعمش مجاہد حضرت عبید بن عمیر سے نقل کرتے ہیں:

تمہارے مجتہد تو گزرے ہوئے لوگوں کے ساتھ کھیل کرتے ہیں۔

۴۰۵۰۔ ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جریر، منصور، مجاہد حضرت عبید بن عمیر سے نقل کرتے ہیں کہ:

دنیا اللہ کے نزدیک حقیر چیز ہے اسے بھی عطا فرماتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں اور اسے بھی جس سے محبت نہیں کرتے

لیکن ایمان صرف اسی کو عطا فرماتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں۔

۴۰۵۱۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، محمد بن ہشام ابو عبداللہ، معمر، سلیمان عبداللہ بن بشر، اعمش، مجاہد اور حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

اللہ تعالیٰ دنیا اس کو عطا فرماتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں اور اسکو بھی جس سے محبت نہیں کرتے اور ایمان صرف اسی کو

دیتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی کو محبوب رکھتے ہیں تو اسے ایمان سے نوازتے ہیں۔

یہ حدیث بھی حضور ﷺ سے عبداللہ بن مسعود کے واسطے سے مرفوعاً ثابت ہے

۴۰۵۲۔ عبداللہ بن محمد بن احمد، جعفر بن محمد فریابی، عثمان بن ابی شیبہ، جریر منصور، مجاہد اور حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

حشر کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں ننگے جسم اور بغیر ختنے کے اٹھایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں اپنے خلیل کو عریان نہیں

دیکھنا چاہتا۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سفید کپڑے پہنائے جائیں گے۔ وہ سب سے پہلے شخص ہونگے جن کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔

۴۰۵۳۔ عبداللہ بن محمد، جعفر بن محمد، ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

ایک کیم کیم اور لمبے آدمی کو لایا جائے گا اور اسے میزان میں رکھا جائے گا لیکن وہ اللہ کے نزدیک مچھر کے ایک پر کے برابر بھی

نہیں ہوگا پھر یہ آیت تلاوت فرمائی "فلانقیم لهم يوم القيمة وزناً" اور ہم قیامت کے دن ان کے لئے کچھ وزن بھی قائم نہ کریں

گئے (الکہف: ۱۰۵)

عمرو بن دینار نے عبید بن عمیر سے اسی طرح نقل کیا ہے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے مغیرہ نے عبدالرحمن ابوالزناد، اعرج اور

ابو ہریرہ کے طریق سے:

۴۰۵۴۔ عبداللہ بن محمد، جعفر فریابی، ابو کریب، عبداللہ بن مبارک، لیث بن سعد، ابوزبیر حضرت عبید بن عمیر سے "عتل" کے بارے میں

منقول ہے کہ: وہ زبردست اور قوی جو بہت زیادہ کھانے والا اور بہت پینے والا ہو، اس کو میزان میں رکھا جائیگا تو وہ ایک جو کے دانے کے

برابر بھی نہیں ہوگا ایک فرشتہ الگ ہی دفعہ میں ان میں سے ستر ہزار کو جہنم میں پھینکے گا۔

۴۰۵۵۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، نہر بن اسد، سلیمان بن مغیرہ اور حضرت ثابت سے منقول ہے کہ حضرت عبید بن عمیر اپنے وعظ میں پل صراط کے بارے میں فرما رہے تھے:

وہ ایک پل ہے جو بچھا ہوا ہے اس کے اوپر پھسلن اور لڑھکنے کی جگہ ہے کوئی گزرے گا اور نجات پائے گا اور کوئی تیز دوڑے گا تو گر پڑے گا ملائکہ علیہم السلام اس کے اوپر کھڑے ہوں گے کہہ رہے ہوں گے ”اللہم سلم سلم“

۴۰۵۶۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، وکیع، سفیان، حبیب بن ابی ثابت اور حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

اللہ تعالیٰ بندے کی حاجتوں میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اس کی طرف احتیاج کرتا رہتا ہے۔

۴۰۵۷۔ حبیب بن حسن، عبد اللہ بن ایوب فریانی، عبد الرحمن بن صالح، حسین جعفی، مالک بن مغول، عبد اللہ بن عبید بن عمیر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

قبر کو ایک زبان دی جاتی ہے تو وہ کہتی ہے اے آدم کی اولاد! تو کیسے مجھے بھول گیا کیا تجھے پتہ نہیں تھا کہ میں نوپنے والوں کا گھر ہوں کیڑوں کا گھر ہوں، تنہائی کا گھر ہوں، وحشت کا گھر ہوں۔

۴۰۵۸۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد الملک بن عمیر، اسود بن قفل سے منقول ہے کہ:

حضرت عبید بن عمیر نے فرمایا: اگر میں مایوس ہو جاتا کہ اپنے خاندان کے گزرے ہوئے لوگوں سے ملاقات نہیں ہو سکے گی تو میں غمگین ہوتا

۴۰۵۹۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی ہبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، مجاہد اور حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

قیامت کے دن اللہ کے ہاں تمہیں لکھا جائے گا تمہارے ناموں کے ساتھ تمہاری نشانیوں کے ساتھ، تمہارے خلیوں اور تمہاری مجلسوں کے ساتھ۔

۴۰۶۰۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی ہبل، ابو بکر بن شیبہ، وکیع، سفیان، عبد العزیز بن رفیع، قیس بن سعد حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

”قبروں والے میت سے ایسے ملتے ہیں جیسے کسی سوار سے ملا جاتا ہے اس سے حال احوال پوچھتے ہیں جب اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں کیسا تھا کیا ہوا؟ وہ کہتا ہے کیا تمہارے پاس نہیں پہنچا؟ وہ کہتے نہیں ”انا للہ وانا الیہ راجعون“

۴۰۶۱۔ ابو محمد عبد اللہ بن محمد، جعفر فریابی، قتیبہ بن سعید، سفیان بن عمرو، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

”قبروں والے خبروں کا تبادلہ کرتے ہیں جب ان کے پاس کوئی میت آتی ہے تو وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں کیسا ہے وہ کہتا ہے ٹھیک ہے پھر اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں کا کیا ہوا وہ کہتا ہے کیا تمہارے پاس نہیں آیا وہ کہتے ہیں ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ دوسرے راستہ کو چل پڑا۔

۴۰۶۲۔ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق ثقفی، قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش، حکیم بن حزام، مجاہد اور حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

فقراء مہاجرین آئیں گے انکی تلواریں اور نیزوں سے خون ٹپک رہا ہوگا ان سے کہا جائے گا، انتظار کرو تمہارا حساب ہوگا وہ کہیں گے: کیا ہم دنیا سے کچھ لائے ہیں کہ تم ہمارا حساب کرتے ہو؟ تو دیکھا جائے گا تو ان کے پاس سوائے ان تھیلوں کے کچھ نہیں ہوگا جن کے ساتھ انہوں نے ہجرت کی تھی جس میں ان کا زور اور سامان تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔

میں ان سے کیا ہوا وعدہ ضرور وفا کروں گا ان کو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل کر دو تو وہ لوگوں سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔

۴۰۶۳۔ عبد اللہ، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبد الجبار بن علاء سفیان، عمرو بن دینار، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ: قیامت کے دن مؤمن کے اعمال نامے میں ایک سحان اللہ کا ہونا یہ کہیں بہتر ہے اس سے کہ سونے کے پہاڑ اس کے ساتھ ساتھ چلیں۔

۴۰۶۴۔ محمد بن احمد بن ابراہیم، عبد الرحمن بن حسن، اسحاق بن وہب، محاضر، شعبہ بن حجاج، ثابت بنانی، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ: فرشتے مسلسل اس بندہ کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اس کے چہرے پر سجدوں کا نشان باقی رہے۔

۴۰۶۵۔ عبد اللہ، عبد اللہ بن محمد بن عمران، محمد بن ابی عمیر، سفیان، اعمش، ابی راشد، عبید بن عمیر، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبیل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش مجاہد، عبید بن عمیر سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں مروی ہے ”کل یوم ہوفی شان“ وہ ہر روز کام میں مشغول رہتا ہے (الرحمن: ۲۹) کہ اس کی شان یہ ہے کہ وہ مسافر کے ساتھ ہوتا ہے مریض کو شفاء دیتا ہے اور مصیبت میں مبتلا کو چھٹکارا دیتا ہے۔

۴۰۶۶۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، عبد الجبار بن علاء سفیان، عمرو بن دینار، اور عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ: ”ایمان تو ہوا ہے“

۴۰۶۷۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سعید یثکری، ابو حسن عکلی، ابن لہعہ، عبید اللہ بن ہبیرہ، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ: ایمان تمناؤں کا نام نہیں ہے بلکہ ایمان لانے اور اعمال کرنے کا نام ہے۔

۴۰۶۸۔ ابو محمد بن حیان، عبد الرحمن بن محمد بن سلم، ہناد بن سری، محمد بن فضیل، حصین مجاہد، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ: ”عیسیٰ علیہ السلام اون پہنتے تھے درختوں سے کھاتے تھے اور جہاں رات پڑتی وہاں نزار دیتے، نہ تو ان کا کوئی بیٹا تھا کہ مرنا نہ گھریا تھا کہ خراب ہوتا اور نہ وہ کل کے لئے کچھ رکھ چھوڑ دیتے۔“

۴۰۶۹۔ حسین بن محمد بن علی، یحییٰ بن محمد بن صاعد، محمد بن زبور، فضیل بن عیاض، منصور، مجاہد، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ: ”عیسیٰ علیہ السلام اون پہنتے اور درخت سے کھاتے اور جہاں رات آ پڑتی وہیں رہ لیتے اور صبح کا کھانا رات کے لئے اور رات کا کھانا صبح کے لئے نہ رکھتے اور فرماتے: ہر دن کا رزق اس کے ساتھ مقرر ہے۔“

۴۰۷۰۔ محمد بن احمد بن حسن، اسحاق حرابی، عباد بن موسیٰ، ازرق، محمد بن سلم طاکھی عمرو بن دینار، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ: دنیا کی ایک مدت ہے اور آخرت تو رہنے والی چیز ہے۔

۴۰۷۱۔ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، عبد العزیز بن رفیع اور عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ: حضرت آدم علیہ السلام نے فریاد کی: پروردگار! جس میں مبتلا کیا گیا وہ میں نے اپنی طرف سے کی یا ایسی چیز تھی جو میری تخلیق سے پہلے میرے لئے مقرر کر دی گئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

نہیں بلکہ وہ تمہاری تخلیق سے پہلے تمہارے لئے مقرر کر دی گئی تھی اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا: ”فقلی آدم، من ربہ کلمات“ پھر آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھے (البقرة: ۳۷)۔

۴۰۷۲۔ عبد اللہ بن محمد بن احمد، جعفر بن محمد بن حسن، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، مجاہد، عبید بن عمیر سے ان کا قول منقول ہے کہ: تم لوگوں کو قیامت کے دن ایک زمین پر جمع کیا جائے گا تو نگاہیں پھٹی رہ جائیں گی اور بلانے والے کی پکار تم کو سنائی دے گی اور جہنم کے بھڑکنے کی آواز ایسی ہوگی کہ نہ مقرب فرشتہ کوئی رہے گا اور نہ کوئی بنی سب کے سب گھٹنوں کے پڑیں گے ہر ایک کہے گا: رب نفسی نفسی، جہنم پر پل صراط کو بچھا جائے گا جو تلوار کی طرح تیز اور پھلنے، لڑھکنے کی جگہ ہے اس کے دونوں جانب فرشتے کھڑے ہوں

گئے ان کے پاس سعد ان کے کانٹوں کی طرح آکڑے ہوں گے۔ لوگ کوئی بجلی کی مانند گزریں گے کوئی ہوا کی مانند اور کوئی تیز رفتار گھوڑوں کی طرح، ملائکہ بھی کہہ رہے ہوں گے رب سلم رب سلم کوئی تو اس طرح پار ہوگا کہ زخمی ہوگا اور کوئی اس طرح پار ہوگا کہ سالم ہوگا اور کوئی بیڑی پہنا کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

۴۰۷۳۔ عبد اللہ بن محمد، جعفر فریابی، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، مجاہد، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

جہنم میں سے کم عذاب والا شخص وہ ہوگا جو جوتے پہنے ہوئے ہوگا آگ کے اور وہ آگ کے دونوں پاؤں کی رگوں سے نکل رہی ہوگی اور اس کے ہونٹ اور داڑھیں آگ کا شعلہ ہوں گی اور دماغ اس کا کھول رہا ہوگا اور جنت میں سب سے ادنیٰ وہ ہوگا جس کا گھر ایک ہی موتی سے بنا ہوگا اس کے دروازے اور کمرے سب ایک موتی سے بنے ہوں گے۔

۴۰۷۴۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، صالح بن عبد اللہ ترمذی، عمر بن ہارون، سفیان بن عامر، عبد الکریم بن امیہ، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

اللہ تعالیٰ ایسے قاری کو ناپسند فرماتے ہیں جو بہت زیادہ رکھا رکھاؤ اور زیادہ سوار ہونے والا اور بہت زیادہ داخل ہونے والا اور بہت زیادہ نکلنے والا ہو۔

۴۰۷۵۔ عبد اللہ ابو محمد بن حیان، ابراہیم محمد بن حسن، عبد الجبار بن علاء، حسین بن محمد، احمد بن محمد بن بکیر، احمد بن روح، سفیان، حمید بن عیسیٰ اعرج، مجاہد، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

حضرت داؤد علیہ السلام مامون نہیں ہوں گے قیامت کے دن کہیں گے: پروردگار! میرا گناہ، میرا گناہ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے قریب ہو جائیں دفعہ فرمائیں گے تو ایسی جگہ پہنچ جائیں گے کہ سوائے اللہ کے کوئی نہ جانتا ہوگا پھر گویا کہ وہ اپنے آپ کو مامون خیال کریں گے اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا ”وان له عندنا لقی وحسن مآب“ اور بے شک ان کے لئے ہمارے ہاں قرب اور عمدہ مقام ہے۔ (ص: ۲۵)

۴۰۷۶۔ حسین بن محمد، ابراہیم بن عبد اللہ عسکری، محمد بن عبد الاعلیٰ، عبد الرزاق، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ:

”حضرت داؤد علیہ السلام خوف و خشیت کی وجہ سے چیل کی طرح روتے۔“

۴۰۷۷۔ ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، ہناد بن سری، ابو معاویہ، لیث حسن بن مسلم، عبید بن عمر سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بادشاہ کے جتنا قریب ہوتا ہے اتنا ہی وہ اللہ سے دور ہوتا ہے اور اس کے اتباع اسکے شیاطین سے زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کا مال جتنا بڑھتا ہے اتنا ہی حساب شدید تر ہو جاتا ہے۔

۴۰۷۸۔ محمد بن احمد بن محمد، احمد بن موسیٰ بن اسحق، موسیٰ بن سفیان، عبد اللہ بن جهم عمرو بن ابی قیس، عاصم، ابوراشد، عبید بن عمر سے منقول ہے کہ:

حضرت ابراہیم علیہ السلام لوگوں کی مہمان نوازی کیا کرتے ایک دن وہ نکلے کسی انسان کو تلاش کر رہے تھے تو کسی کو نہ پایا جب گھر واپس لوٹے تو اپنے گھر میں ایک شخص کو پایا اس سے کہا: اللہ کے بندے! میرے گھر میں میری اجازت کے بغیر کیسے داخل ہوئے؟ اس نے کہا: میں اسکے مالک کی اجازت سے داخل ہوا ہوں انہوں نے کہا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں موت کا فرشتہ ہوں اللہ نے اپنے بندوں میں سے ایک بندے کی طرف مجھ کو بھیجا ہے کہ اسے خوشخبری دوں کہ اللہ نے اسے اپنا خلیل بنا لیا ہے انہوں نے کہا وہ کون ہے؟ مجھ! اگر تم مجھے بتاؤ اس کے بارے میں اور وہ دروازے کے کسی شہر میں رہتا ہو تب بھی اس کے پاس حاضر ہوں گا اور اس کا خادم ہو جاؤں

گاہاں تک کہ موت ہمارے درمیان تفریق ڈال دے اس نے کہا: وہ بندے آپ ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: میں؟ اس نے کہا: ہاں آپ انہوں نے پوچھا: اللہ نے مجھے اپنا خلیل کیوں بنایا: اس نے کہا اس لئے کہ آپ لوگوں کو دیتے ہیں اور ان سے مانگتے نہیں۔

۴۰۷۹۔ محمد بن جعفر بن یثیم، ابراہیم بن اسحق حربی، عفان مہدی بن میمون، غیلان، عبید بن عمیر کے بارے میں منقول ہے کہ جب وہ کسی کے ساتھ بھائی چارہ اختیار کرتے تو اس کے ہاتھ سے پکڑتے اور کعبہ کا استقبال کرتے اور فرماتے:

”اے اللہ! ہمیں گواہ بنا دیجئے اس پر جس کو محمد ﷺ لے کر آئے اور محمد ﷺ کو گواہ بنائیے ہمارے ایمان پر اور ہمارے لئے اچھائی اور حسنی کا فیصلہ آپ کی طرف سے ہو چکا اس طرح کہ ہم آرزوؤں کو لبانہ کرتے ہوں دلوں کو سخت نہ کرتے ہوں اور نہ ایسی بات کہنے والے ہوں جو حق نہ ہو اور نہ ہم مانگتے والے ہوں ایسی چیز جس کا ہمیں علم نہ ہو۔“

عبید بن عمیر نے جن صحابہ سے روایت کیا ان میں ابی بن کعب، ابوذر، ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور عمرو بن قتادہ، حضرت عائشہ وغیرہ شامل ہیں رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

ان سے بھی چند تابعین نے مسند نقل کیا ان میں مجاہد، عطاء، ابو الزبیر، وہب بن کیسان، ابو حازم، ابوسفیان وغیرہ حضرات شامل ہیں۔

۴۰۸۰۔ بادل کا مساکین پر خرچ کرنے والے کے کھیت کا سیراب کرنا..... عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد طیالسی، عبد العزیز بن ابی سلمہ، وہب بن کیسان، عبید بن عمر، ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

ایک شخص ایک بے آب و گیاہ جگہ میں تھا اس نے بادل میں سے کڑک کی آواز سنی اس میں ایک بات سنی کہ میں فلاں کے باغ کو سیراب کروں گا، اس کا نام لے کر۔ پھر وہ بادل آیا اور غلہ بونے کے لئے رکھے ہوئے برتن پر برس پھر وہ وادی کے دو کناروں کو آیا اور اس کے کنارے کو گیا اور سارا پانی برسا دیا آدمی بادل کے ساتھ ساتھ چلا یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس پہنچ گیا جو اپنے باغ میں کھڑا سیراب کر رہا تھا اس نے پوچھا:

اللہ کے بندے! تیرا کیا نام ہے اس نے کہا آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟ میں فلاں ہوں۔ اس نے کہا کہ میں نے اس پانی والے بادل کو سنا کہ میں فلاں کے باغ کو سیراب کروں گا تمہارا نام لیکر، تم کیا کرتے ہو اس میں جب تم سب کاٹ چکے ہو اس نے کہا: جب تم نے یہ کہہ دیا تو میں بتاتا ہوں کہ میں اس کے تین حصہ کر دیتا ہوں ایک ٹکٹ میرے اور میرے گھر والوں کے لئے ایک ٹکٹ میں دوبارہ لوٹا دیتا ہوں اسی میں اور ایک ٹکٹ مساکین، مانگنے والے اور مسافروں میں خرچ کرتا ہوں۔

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے مسلم نے اسے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے احمد بن عبدہ ابو داؤد، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خثیمہ، یزید بن ہارون، عبد العزیز کے طریق سے۔

۴۰۸۱۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، محمد بن احمد، ابو خلیفہ، علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید، ابو بکر طحی، عبید بن غنم، ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ابن جریر، عطاء، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ

حضرت عائشہؓ نے فرمایا: حضور ﷺ فوجی دوستوں سے زیادہ کسی کا اتنا اہتمام نہیں کرتے تھے

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے بخاری نے بنان بن عمرو یحییٰ بن سعید کے طریق سے ذکر کیا ہے اور مسلم نے ابو خثیمہ، یحییٰ، یحییٰ، ابو بکر حفص کے طریق سے ذکر کیا ہے۔

معاویہ بن قرہ پر یہ حدیث مختلف ہے عبید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں اور عبد اللہ بن عروہ اس میں متفرد ہیں۔
 ۴۰۸۶- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابو کامل، عبید اللہ بن عمر، عبد الواحد بن زیاد، اعمش، ابوسفیان، عبید بن عمیر، عائشہ سے منقول ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے کہا کہ ابن جدعان جاہلیت کے زمانے میں مہمان نوازی کیا کرتا اور مصیبت زدہ کو چھڑواتا، پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا، اور صلہ رحمی کرتا تو کیا اسے نفع دے گا آپ نے فرمایا: نہیں اسلئے کہ اس نے ایک دن بھی نہ کہا کہ اے اللہ! جزاء کے دن میری غلطیوں کو معاف فرما۔“

حضرت عبید کی حضرت عائشہ سے یہ حدیث غریب ہے اور عروہ کہتے حضرت عائشہ سے یہ حدیث صحیح و ثابت ہے اور متفق علیہ ہے۔

۴۰۸۷- ابلیس کا پروردگار سے اپنی اور بنی آدم کی کتاب اور پیغمبروں کے بارے میں سوال..... سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عثمان بن صالح، یحییٰ بن بکیر، یحییٰ بن صالح ایلی، اسماعیل بن امیہ، عبید بن عمیر اور حضرت ابن عباس کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: ابلیس نے پروردگار سے کہا، پروردگار، آدم کو اتارا گیا ہے اور مجھے علم ہوا ہے کہ عنقریب اس کی کتاب بھی ہوگی اور پیغمبر بھی تو ان کی کتاب کیا ہوگی اور انکے پیغمبر؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انکو پیغام پہنچانے والے فرشتے ہوں گے اور نبی ان میں سے ہوں گے اور ان کی کتب توراة، زبور، انجیل اور فرقان ہوں گی اس نے کہا: تو میری کتاب کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تمہاری کتاب دشنام طرازی ہوگی تمہارا قرآن شعر ہوگا تمہارے پیغمبر کاہن ہوں گے اور تمہارا کھانا وہ ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور تمہارے پینے کی چیز ہرنشہ آور چیز ہوگی اور تمہاری بات جھوٹ ہوگی تمہارا گھر حرام ہوگا اور تمہارے شکار کرنے کی چیز عورتیں ہوں گی اور تمہارے مبذون ہانسیاں ہوں گی اور تمہاری مسجدیں، بازار ہوں گی“۔

عبید بن عمیر اور اسماعیل بن امیہ سے یہ حدیث غریب ہے یحییٰ بن صالح ایلی اس میں متفرد ہیں۔
 ۴۰۸۸- سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، محمد بن عبد اللہ بن بزیع، ابو بکر اوئی، مرزوق ابو بکر، عمرو بن دینار، عبید بن عمیر، عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے پسندیدہ نماز اللہ کے ہاں داؤد علیہ السلام کی نماز ہے رات کا ایک حصہ نماز پڑھتے اور باقی میں سوتے اور اس کے دو ٹکٹ نماز پڑھتے اور ایک ٹکٹ سوتے“۔

یہ حدیث عبید بن عمیر کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے مرزوق، عمرو بن دینار کے طریق سے لکھا ہے۔

(۲۴۳) مجاہد بن جبر رحمہ اللہ

اور اس دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دینے والوں میں سے ایک شخصیت، ابوالحجاج مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کی بھی ہے۔ آپ قرآن کریم کی تفسیر اور تاویل کے ماہر، فقہی مسائل میں مہارت رکھنے والے اور ایک دلنشین واعظ تھے۔

۱- المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰۳/۱۱، مجمع الزوائد ۱۱۳/۱، الدر المنثور ۶۳/۱، کنز العمال ۴۴۰۵۶، واتحاف السادة المتقين ۲۸۰/۷۔

۲- صحیح مسلم، کتاب الصیام ۱۸۹، صحیح البخاری ۶۳/۲، ۱۹۶/۳۔

۳- طبقات ابن سعد ۴۶۶/۵، والتاریخ الکبیر ۷/۱۸۰۵، والجرح ۸/۱۴۶۹، والجمع ۵۱۰/۲، وسیر النبلاء

۴۳۹/۴، والکاشف ۳/۵۳۸۳، وتهذیب التهذیب ۵۲/۱۰، والتقريب ۲۲۹/۲، وتهذیب الکمال ۵۷۸۳ (۲۲۸/۲۷)۔

۴۰۸۹- مؤلف حلیہ علامہ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ احمد بن جعفر بن حمدان اور عبد اللہ بن احمد بن حنبل کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ بن نمیر رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

میں نے جب بھی مجاہد بن جبر کو دیکھا تو خیال کیا: یہ شخص پیاسا ہے اور اپنا گدھا (سواری) گم ہونے کی وجہ سے پریشان ہے۔
۴۰۹۰- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوالریج، مسلم ابو عبد اللہ اور لیث کے سلسلہ سند سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے: جس شخص نے اپنے آپ کو باعزت رکھا تو اس نے اپنے دین کو ذلیل کیا اور جس شخص نے اپنے آپ کو ذلیل کیا تو اس نے اپنے دین کو عزت دی۔

۴۰۹۱- ابوالاحمد محمد بن احمد، عبد اللہ بن شبرویہ، اسحق بن راہویہ، محمد بن سلمہ حرانی اور عبد الرحمن بن محمد محاربلی، محمد بن اسحق اور ابان بن صالح کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

میں نے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے سامنے تین مرتبہ پورے قرآن کریم کی اس طرح تلاوت کی، کہ میں ہر آیت پر ٹھہر کر ان سے اس آیت کے بارے میں دریافت کرتا کہ یہ آیت کس واقعے کے بارے میں نازل ہوئی اور کس طرح نازل ہوئی؟

۴۰۹۲- محمد بن محمد بن یزید، محمد بن اسحق ثقفی، محمد بن ادریس حطلی، محمد بن عبد اللہ انصاری اور فضل بن میمون ابواللیث کے اسنادی واسطے سے مجاہد بن جبر کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

میں نے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے سامنے تین مرتبہ پورے قرآن کریم کی تلاوت کی۔

۴۰۹۳- محمد بن اسحق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، شعبہ اور حکم کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد کا بیان ہے:

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے ایک مرتبہ مجھ سے ارشاد فرمایا اے ابو قاری! حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں کتنے عرصے تک رہے تھے؟ میں نے جواب دیا، نو سو پچاس برس، یہ سن کر حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے ارشاد فرمایا: لوگ اپنے جسموں، اپنی عمروں اور اپنی تلواروں میں نقصان ہی بڑھا رہے ہیں۔

۴۰۹۴- عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبیل، ابوبکر بن شبیبہ، ابن علیہ، اور لیث کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

علماء ختم ہو گئے ہیں اور صرف سیکھنے والے باقی ہیں اور تم میں سے اجتہاد کا دعویٰ کرنے والا آدمی بھی تم سے پہلے نذرے ہوئے لوگوں میں سے کھیل کھود کرنے والے آدمی کی مانند ہے۔

۴۰۹۵- عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبیل، ابوبکر بن محمد بن محمد بن ابی شبیبہ، عبد اللہ بن ادریس اور لیث کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد نے فرمایا:

”اگر مسلمان اپنے بھائی کو کچھ بھی نہ کہے، تو بھی اس کا اپنے بھائی سے حیا کرنا اسے گناہوں سے روک دے گا۔“

۴۰۹۶- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، حسین بن علی، اور لیث بن ابی سلیم کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے، مجاہد بن جبر رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

فقیر وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔

۴۰۹۷- ابوبکر عبد اللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، قاسم بن مالک اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد نے ارشاد فرمایا:

جب بندہ اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف متوجہ کر دیتے ہیں۔

۴۰۹۸- مجاہد سے مروی تفسیری روایات..... ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، جریر اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

وَتَبْتَئِلْ اِلَيْهِ تَبْتِيلاً (المزمل: ۸)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: آپ اللہ تعالیٰ کے لئے خوب اخلاص اختیار کیجئے۔

۴۰۹۹- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، سعید بن منصور، فضیل بن عیاض اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد بن جبر نے باری تعالیٰ کے ارشاد

”وَتِيَابِكُ فَطَهِّرْ“ (المدثر: نمبر ۴)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ”اور اپنے عمل کی اصلاح کیجئے۔“

۴۱۰۰- عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی ہیل، عبد اللہ بن محمد عیسیٰ، جریر اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد

”وَابْتَئِلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ“ (النساء: ۳۲) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: دنیاوی ساز و سامان مت طلب کرو بلکہ توشہ آخرت طلب کرو۔

۴۱۰۱- محمد بن بدر، حماد بن مدرک، عمرو بن مرزوق، زائدہ اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد:

”وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ“ (الزمر: ۳۳) کا یہ معنی بیان فرمایا، وہ لوگ جو قرآن کریم لیکر آئیں اور یہ کہیں یہ وہ کتاب

ہے جو ہمیں دی گئی اور جو کچھ اس میں ہے ہم نے اس کی پیروی کی۔

۴۱۰۲- ابو محمد بن حیان، علی بن اسحق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، مسر اور منصور کے اسنادی واسطے سے منقول ہے مجاہد بن جبر

رحمہ اللہ ارشاد باری،

”وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ“ (الزمر آیت نمبر ۳۳)

کا یہ معنی بیان فرمایا کرتے تھے: وہ لوگ جو قرآن کریم لیکر آئیں اور انہوں نے اسکا اتباع کیا ہو، یا جو کچھ اس میں ہے اسکا

اتباع کیا ہو (راوی کو شک ہے)

۴۱۰۳- ابو محمد بن حیان، علی بن اسحق، حسین بن حسن، ابن المبارک، عبد اللہ بن میسرہ، ابراہیم بن ابی جرة، انکے والد یزید کے اسنادی

حوالے سے مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے

قرآن کریم حامل قرآن سے کہتا ہے: جب تک میری اتباع کرو گے میں تمہارے ساتھ رہوں گا اور جب میری اتباع نہیں

کرو گے تو میں تمہاری اتباع کروں گا۔

۴۱۰۴- احمد بن جعفر بن احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، روح، شبل اور ابن ابی نجیح کے اسنادی حوالے

سے منقول ہے کہ:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد

”وَلَا تَسْ نَصِيْكَ مِنَ الدُّنْيَا“ (القصص: ۷۷)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: دنیا سے آخرت کے لئے زادلو، یعنی دنیا میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔

۳۱۰۵- احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، انکے والد امام احمد بن حنبل، روح، شبل اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اسنادی واسطے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد،

”لَتَسْأَلَنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ“ (الحکاش: ۸)

کے بارے میں ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر دنیاوی لذت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

۳۱۰۶- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ، جریر اور منصور کے اسنادی حوالے سے

نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے قول

”وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ“ (الرحمن: ۴۶)

کے بارے میں ارشاد فرمایا: ڈرنے والے شخص سے مراد ایسا شخص ہے جو گناہوں کے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرے۔

۳۱۰۷- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ہارون، مجاہد بن موسیٰ، عبد الحمید حمانی، اعمش، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ

بن جندل، فضیل بن عیاض، اور منصور کے حوالے سے منقول ہے کہ:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد مبارک۔

”سَبِّحْهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ“ (الشح: ۲۹)

کی تفسیر کرتے ہوئے: کہا اس کا مطلب نماز میں خشوع اختیار کرنا ہے۔

۳۱۰۸- عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحق، حسین مروزی، عبد اللہ بن مبارک، ابو جعفر اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ باری تعالیٰ کے ارشاد

”وَقَوْمًا لِّلّٰهِ قَانِتِيْنَ“ (البقرہ: ۲۳۸)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: قنوت کے معنی رکوع کرنا، نماز میں خشوع اختیار کرنا، نگاہ کو پست کرنا اور اللہ کے خوف سے تواضع اور

استی اختیار کرنا ہے اور آپ نے مزید بیان فرمایا علماء میں سے جب کوئی نماز پڑھنا شروع کرتا، تو وہ اپنی نظر کے بھٹکنے اور ادھر ادھر متوجہ

ہونے سے ڈرتا، اور جب تک وہ نماز میں ہوتا تو جان بوجھ کر نہ کنکریوں کو ادھر ادھر کرتا، نہ کسی چیز سے کھیلتا اور نہ ہی دل میں دنیاوی

کاموں سے کسی کے بارے میں سوچتا۔

۳۱۰۹- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو عمر، ابن اور یس، عقبہ بن اسحق اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد نے ارشاد فرمایا:

جب آپ اہل عرب کو دیکھیں گے تو بظاہر انہیں سخت دل پائیں گے اور جب انہیں کریدیں گے، تو انہیں دیندار پائیں گے اور جب یہ

لوگ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ یہ بے روح جسم ہیں۔

۳۱۱۰- یوسف بن یعقوب نجیری، حسن بن شعیب، موسیٰ بن مسعود، شبل اور ابن ابی نجیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

”فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلَاةَ“ (مريم: ۵۹)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اسکا مصداق وہ لوگ ہوں گے جو قیامت کے قریب امت محمدیہ ﷺ کے اس دنیا سے اٹھانے جانے کے بعد آئیں گے، اور آپ نے ”وَاتَّبِعُوا الشَّهَوَاتِ (مریم: ۵۹)

کا مطلب بیان فرمایا ”قیامت کے قریب آنے والے یہ لوگ گلیوں میں کھلم کھلا لوگوں کے سامنے زنا کا ارتکاب کریں گے“
۳۱۱۱- عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحق، حسین بن حسن، وکیع اور اعمش، کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے۔

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کا بیان ہے، انسان کا دل بمنزلہ ہتھیلی کے ہے، اور جب آدمی کوئی گناہ کرتا ہے تو اس ہتھیلی سے ایک انگلی سکر جاتی ہے، یہاں تک کہ اس کی تمام انگلیاں ایک ایک کر کے سکر جاتی ہیں، پھر اس پر مہر لگادی جاتی ہے اور علماء اسے ہی ران یعنی زنگ سمجھتے ہیں اور باری تعالیٰ کے ارشاد۔

کَلَابِلِ رَانَ عَلٰی قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (المطففين، آیت ۱۴) ترجمہ ”ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ نے انکے ان اعمال کی وجہ سے جنہیں وہ کیا کرتے تھے، انکے دلوں پر زنگ لگادیا ہے۔“

۳۱۱۲- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، جریر، انکے والد، ابراہیم بن محمد بن حسن، یوسف بن موسیٰ، قبیصہ، سفیان ثوری اور منصور کے سلسلہ سند سے منقول ہے۔

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد ”بَلٰی مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيئَتُهٗ“ (البقرہ: ۸۱) کی تفسیر کرتے ہوئے بیان کیا ہے، گناہ دلوں کا احاطہ کر لیتے ہیں، اور جب بھی آدمی کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے، تو ان کی مقدار میں اضافہ ہوتا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ آدمی کے دل کو ڈھانپ دیتے ہیں اور یہی ران (زنگ) ہے۔“

۳۱۱۳- عبد اللہ بن محمد بن احمد، جعفر بن غریابی، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد۔

”يُنْبِئُ الْاِنْسَانَ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاٰخَرُ“ (القيامة: ۱۳)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا انسان کے پہلے اور آخری عمل کے بارے میں قیامت کے دن اسے بتلادیا جائے گا۔“

۳۱۱۴- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، جریر اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

”فَاِذَا فَرَعْتَ فَاَنْصَبْ وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ“ (الم نشر: ۶)

کا معنی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ”جب آپ دنیاوی کاموں سے فارغ ہو جائیں تو نماز میں مشغول ہو جائیں اور اپنی نیت کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کرتے ہوئے اسی کی طرف رغبت کا اظہار کریں“

۳۱۱۵- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، جریر اور منصور کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

”يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمَطْمَئِنَّةُ اِرْجِعِيْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً“ (الفجر: ۲۷-۲۸)

کا معنی یوں بیان فرمایا ہے وہ نفس جسے یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ اس کا رب ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی اطاعت میں مضطرب اور بے چین ہو۔“

۳۱۱۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک اور لیث کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ مجاہد نے بیان فرمایا:

جس میت کا بھی انتقال ہوتا ہے تو اس کی مجلس والوں کو اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اگر وہ ذاکرین میں سے ہو تو ذاکرین کو پیش کیا جاتا ہے اور اگر لھو لعب کرنے والوں میں سے ہو تو انہیں پیش کیا جاتا ہے۔

۳۱۱۷- عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک سفیان اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

آدمی کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں سے اس وقت نہیں ہو سکتا، جب تک کہ وہ کھڑے ہونے کی حالت میں، بیٹھنے کی حالت میں اور لیٹنے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے۔

۳۱۱۸- ابو حابد بن محمد بن حسین، حسن بن یحییٰ بن عیاش، حسن بن محمد بن الصباح، یحییٰ بن سلیم اور اسماعیل بن کثیر کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

انسان کے ہم نشین فرشتے بھی ہوتے ہیں اور جب آدمی اپنے مسلمان بھائی کا اچھے الفاظ میں تذکرہ کرتا ہے، تو وہ کہتے ہیں، تمہیں بھی اس جیسا عطا ہو۔ اور جب آدمی اپنے کسی مسلمان بھائی کا تذکرہ برائی سے کرتا ہے تو فرشتے اسے کہتے ہیں: اے آدم کے وہ بیٹے جسکے عیبوں پر پردہ ڈالا ہوا ہے، اپنے آپ پر رحم کرو اور اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرو کہ اس نے تمہارے گناہوں پر پردہ ڈالا ہوا ہے۔

۳۱۱۹- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، ہاشم بن قاسم، محمد بن طلحہ اور زبید کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ: مجاہد کا بیان ہے:

شیطان کہتا ہے کہ اگر بنی آدم مجھے ناکام و نامراد کر دے تب بھی وہ تین باتوں میں مجھ پر غلبہ نہیں پاسکتا، دوسرے کا مال جائز طرز پر لینا، مال کو ناحق ضائع کرنا اور حق دار کو نہ دینا۔

۳۱۲۰- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، ہاشم بن قاسم، محمد بن طلحہ اور زبید کے سلسلہ سند سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ ارشاد منقول ہے:

ابلیس نے جب بھی حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرتے ہوئے پایا تو اس نے سینہ کو پی کی اور چلاکت کی دعا کی اور پھر کہا، اسکو سجدے کا حکم دیا گیا اور اس حکم کو بجالایا، تو جنت کا حقدار قرار پایا۔ اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا مگر میں نے اس حکم کی بجا آوری نہیں کی تو جہنم کا مستحق قرار پایا۔

۳۱۲۱- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، انکے والد امام احمد بن حنبل، عمرو بن سلیمان، مسلم ابو عبد اللہ اور لیث کے حوالے سے مجاہد کا قول نقل کیا گیا ہے:

جو شخص حلال کاموں سے حیا نہیں کرتا ہے تو انکا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے اور وہ اپنے آپ کو آرام پہنچاتا ہے۔

۱۲۲۲- عبد اللہ بن محمد، محمد بن حنبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن ادم قطبہ بن عبد العزیز اور اعمش کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ جب بھی کوئی دن گزر جاتا تو مجاہد بن جبر رحمہ اللہ یوں کہا کرتے تھے، تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے دنیا سے نکالا اور اب میں اس کی طرف کبھی لوٹ کر نہیں آؤں گا۔

۳۱۲۳- محمد بن اسحق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، حبیب بن حسن قاضی یوسف، عمرو بن مرزوق، شعبہ اور حکم کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

”فَظَنُّ اَنْ لَّنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ“ (الانبیاء: ۸۷)

کا معنی یوں بیان فرمایا حضرت یونس علیہ السلام کا خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس لغزش پر سزا نہیں دیں گے۔

۴۱۲۴- حبیب بن حسن، یوسف قاضی، عمرو بن مرزوق، شعبۂ، اور حکم کے سلسلہ سند سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ: میں زخرف کے معنی اچھی طرح نہیں جانتا تھا، یہاں تک کہ میں نے عبید اللہ کی قرأت میں ”بیتا من ذہب“ بیتا من زخرف کی جگہ سنا تو مجھے معلوم ہوا، کہ آیت میں زخرف کے معنی سونا ہے۔

۴۱۲۵- محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، حبیب بن حسن، قاضی یوسف، عمرو بن مرزوق، شعبۂ اور حکم کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔

مجاہد نے بیان کیا ہے کہ رعد جس کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے ایک فرشتہ ہے جو بادلوں کو اپنی آواز سے ہنکاتا ہے۔

۴۱۲۶- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، خالد بن عطیہ اور لیث کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

اللہ تعالیٰ آدمی کی نیکی کے باعث اسکی اولاد اور اس کی اولاد کی اولاد کو نیکو کار بناتے ہیں۔

مجاہد نے مزید فرمایا: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرمایا کرتے تھے:

مومن کے لئے خوشخبری ہے پھر مومن کے لئے خوشخبری ہے، اللہ تعالیٰ اسے کس طرح ایسے آدمی کا خلیفہ بناتے ہیں جو نیکی

چھوڑ کر اس دنیا سے گیا ہے۔

۴۱۲۷- مؤلف حلیہ علامہ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ اپنے والد کے حوالے سے ابراہیم بن محمد، یوسف قطان، جریر، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ

بن احمد بن حنبل، محرز بن عون، عبد اللہ بن ضندل، فضیل بن عیاض، عبید المکتب کے سلسلہ سند سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابَ (البقرہ: ۱۶۶)

کا معنی بیان فرمایا: وہ تعلقات جو دنیا میں لوگوں کے مابین تھے وہ منقطع ہو جائیں گے۔

۴۱۲۸- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، لوین، سفیان بن عیینہ، سفیان ثوری اور ابن کثیر کے اسنادی واسطے سے مجاہد بن جبر رحمہ

اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

”لَا يَرْفَعُونَ فِي مَوْمنِ إِلَّا وَلَا ذِمَّة“ (التوبہ: ۱۰)

میں ”الاکا“ کا معنی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس سے مراد اللہ تبارک و تعالیٰ کا عہد ہے۔

۴۱۲۹- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن قطبہ، محمد بن ولید، فہام، عتبہ اور لیث کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔

”بَقِيَّةُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ“ (ہود: ۸۶)

کا معنی ہے ”اللہ تعالیٰ کی اطاعت تمہارے لئے بہتر ہے۔“

۴۱۳۰- ابو حاتم محمد بن حبلہ، محمد بن اسحاق، ابن منصور، ابو عاصم، عثمان بن قرہ اور حمید اعرج کے اسنادی حوالے سے مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کا

ارشاد منقول ہے:

میں ایک مرتبہ سفر میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا۔

دوران سفر جب میں سواری پر سوار ہونے کا ارادہ کرتا، تو آپ میرے پاس تشریف لا کر میری رکاب کو تھام لیتے اور جب میں

سوار ہو جاتا تو میرے کپڑوں وغیرہ کو درست کرتے، ایک مرتبہ آپ میرے پاس اس غرض سے تشریف لائے تو میں نے سے ناگوار سمجھا اور یہ ناگواری میرے چہرے پر بھی ظاہر ہو گئی یہ دیکھ کر آپ نے ارشاد فرمایا اے مجاہد! تم بد اخلاق آدمی ہو۔

۴۱۳۱- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، یعقوب بن ابراہیم، عبد الرحمن بن بھدی، سفیان اور ابراہیم بن مہاجر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ بعض اوقات حضرت عبد اللہ بن عمرؓ میری سواری لکڑی پر کاب تھام لیتے تھے اور بعض وقت حضرت عبد اللہ بن عباسؓ مزاق اور لگی کی خاطر اپنی انگلیاں میری بغل میں داخل کر دیتے تھے۔

۴۱۳۲- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، عباس الدوری، یحییٰ بن ابی کثیر، شعبہ اور عبید اللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے: میں ایک سفر میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا اور میں انکی خدمت کرنا چاہتا تھا، لیکن آپ میری خدمت کیا کرتے تھے۔

۴۱۳۳- عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحق، حسن مروزی، عبد اللہ بن مبارک مالک بن مغول اور ابو حصین کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ ایک ویران مکان کے پاس سے گزرا، تو آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا، اے مجاہد! اس کھنڈر کو مخاطب کر کے پکارو، اے کھنڈر! تمہارے مالکوں کے ساتھ کیا ہوا، وہ کہاں چلے گئے، مجاہد کا بیان ہے کہ میں نے پکارا، تو حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے جواب دیا۔ وہ لوگ فنا ہو گئے اور انکے اعمال باقی رہ گئے۔

۴۱۳۴- حبیب بن حسن، یوسف قاضی، عمرو بن مرزوق، شعبہ اور حکم کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے: آپ نے باری تعالیٰ کے فرمان۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ " (نفلان - ۶)

میں لہو الحدیث کی تفسیر غناء یعنی گانے سے کی ہے۔

۴۱۳۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاو بن یحییٰ، سفیان اور منصور کے حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے حقیقی صبر (جس صبر پر ثواب کا وعدہ ہے وہ صبر ہے) جو کسی صدمے کی ابتداء میں ہو۔

۴۱۳۶- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید اور خلف بن خلیفہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ہلال بن حباب کا بیان ہے، میں نے مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کی مکہ تک ہمرکابی کی، دوران سفر جب بھی قبروں کے پاس سے آپکا گزر ہوتا، تو آپ یہ دعا پڑھتے اے گھروں والو! تم میں سے جو مؤمن اور مسلمان ہیں اس پر سلامتی ہو، تم میں سے جو لوگ آگے بڑھ گئے ہیں اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اور انشاء اللہ ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے ہی والے ہیں۔

۴۱۳۷- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، عبد الرزاق، سفیان ثوری اور ایک مجہول شخص کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

ملک الموت کے لئے زمین کو ایک پلیٹ کی مانند بنا دیا گیا ہے۔

وہ اس میں سے جہاں سے چاہتے ہیں جسے چاہتے ہیں لے لیتے ہیں۔ اور انکے کچھ مددگار مقرر کر دیتے ہیں۔ جو روحوں کو قبض کرتے ہیں اور پھر ملک الموت ان روحوں کو ان سے لیکر اپنے قبضے میں کر لیتے ہیں۔

۴۱۳۸- عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، ابراہیم بن نافع اور ابو نعیم کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ

قول نقل کیا گیا ہے کہ

جب حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا میں اتارا گیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یہ ویرانی اور برد باری کا بیٹا اور ختم ہونے کا

لڑکا ہے۔

۳۱۳۹- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، جریر اور منصور کے اسنادی واسطے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔

”وَلْيَعْنَهُمُ اللَّاعِنُونَ“ (البقرة: ۱۵۹)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کافروں پر زمین کے چوپائے اور سانپ، بچھول عنت کرتے ہیں اور کہتے ہیں، ہم ان کے

گناہوں کی وجہ سے پانی کے قطرات سے محروم ہو جاتے ہیں۔

۳۱۴۰- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، جریر اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے

”ان الانسان لربه لکنود“ (العاذیات-۶)

میں کنود کی تفسیر کفور (ناشکرے) سے کی ہے۔

۳۱۴۱- محمد بن علی بن حمیش، عبد اللہ بن صالح بخاری، حسن بن بزاز، علی بن عبد اللہ، سفیان اور مسعر کے اسنادی حوالے سے اور ابو احمد

محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ بن عباس غدوی، اسماعیل بن سعید کسائی، سفیان، اور ابو یوسف کے اسنادی حوالے سے مجاہد بن جہیر رحمہ اللہ کا یہ قول

منقول ہے کہ:

”اس علم یعنی علم دین کو آرام پسند اور متکبر آدمی نہیں حاصل کر سکتا ہے۔“

۳۱۴۲- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس بن ایوب، یعقوب بن ابراہیم ابوالاسباط، عبد الرحمن بن ابی حماد المقری الاسدی، قیس اور

منصور کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

آپ نے باری تعالیٰ کے فرمان

”عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشَّمَالِ قَعِيدٌ“ (ق: ۱۷)

میں قعید کے بارے میں ارشاد فرمایا ”یہ گناہوں کو لکھنے والے فرشتے کا نام ہے۔“

۳۱۴۳- عبد اللہ بن محمد، حفص بن ابی عمر الضری، عبید اللہ بن معاذ، انکے والد معاذ، ورقاء اور ابو یوسف کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے فرمان

”مَا يَسْتَأْذِنُ الْقَوْلُ لَدَيَّ“ (ق: ۲۹)

کی تفسیریوں بیان کی ہے، ”مجھے جو کچھ فیصلہ کرنا تھا وہ میں نے کر لیا“

۳۱۴۴- عبد اللہ بن محمد، ابو یحییٰ الرازی، سہل بن عثمان، حفص اور لیث کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

آپ نے ارشاد باری تعالیٰ

”وَشَهِدْ شَاهِدًا مِّنْ اَهْلِهَا“ (یوسف: ۲۶)

میں شاہد کے بارے میں فرمایا: وہ کوئی انسان یا جن نہیں تھا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق تھی

۳۱۴۵- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسر اور منصور کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

”يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شَوْاظٌ مِّن نَّارٍ“ (الرحمن: ۳۵)

میں ”شواظ من نار“ کا معنی بیان کیا ہے ”آگ کا ایسا شعلہ جو آگ سے جدا ہو گیا“

۴۱۴۶- یوسف بن یعقوب نجیری، حسن بن شنی، ابو حذیفہ موسیٰ بن مسعود، شبل بن عباد اور نجیح کے اسنادی حوالے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

”آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک“

”زُحُرِفَ الْقَوْلُ غُرُورًا“ (الانعام: ۱۱۲)

کا معنی بیان فرمایا ہے ”وہ لوگوں کے لئے باطل کو اپنی زبانوں سے مزین کرتے ہیں“

۴۱۴۷- قیامت کے دن مالدار، بیمار اور غلام کی پروردگار کے ہاں پیشی..... احمد بن اسحاق، علی بن عباس، علی بن منذر، محمد بن فضیل اور لیث کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد کا بیان ہے:

قیامت کے دن تین آدمیوں مالدار، بیمار اور غلام کو باری تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا، پھر باری تعالیٰ مالدار سے پوچھیں گے: تمہیں میری عبادت سے کس چیز نے روکا، تو وہ جواباً عرض کرے گا: یا اللہ! آپ نے مجھے کثرت سے مال و دولت عطا کی، جسکی وجہ سے میں سرکش ہو گیا۔ یہ سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام کو آپ کی بادشاہت سمیت لایا جائے گا اور اس مالدار سے کہا جائے گا: تم زیادہ مشغول تھے یا یہ؟ وہ کہے گا یہ زیادہ مشغول تھے۔ یہ سن کر ارشاد ہوگا، اے تو اس کی مشغولیت نے میری عبادت سے نہیں روکا، پھر مریض کو لایا جائے گا اور باری تعالیٰ اس سے پوچھیں گے، تمہیں میری عبادت سے کس چیز نے روکا، وہ کہے گا، یا اللہ! آپ نے مجھے میرے جسم ہی میں مشغول رکھا اور میں بیماری کے باعث آپ کی عبادت نہیں کر سکا، یہ سن کر حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری کی حالت میں لایا جائے گا اور باری تعالیٰ اس سے فرمائیں گے، تم زیادہ تکلیف میں تھے یا یہ، وہ شخص کہے گا یہ زیادہ تکلیف میں تھے یہ سن کر ارشاد باری ہوگا، اے تو اس کی تکلیف نے میری عبادت سے نہیں روکا پھر غلام کو لایا جائے گا اور باری تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تمہیں میری عبادت سے کس چیز نے روکا؟ وہ عرض کرے گا، یا اللہ! آپ نے میرے مالک بنادیئے تھے اور میں ان کی خدمت میں مشغول رہتا تھا یہ سن کر حضرت یوسف علیہ السلام کو غلامی کی حالت میں لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا تمہاری غلامی زیادہ سخت تھی یا انکی، وہ کہے گا ان کی یہ سن کر باری تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے انہیں تو غلامی نے میری عبادت کے لئے نہیں روکا۔

۴۱۴۸- مجاہد کا ہاروت و ماروت کو دیکھنا..... احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، محمد بن حمید، عبد اللہ بن عبد القدوس اور اعمش کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ جب بھی کسی عجیب چیز کے بارے میں سنتے تو اسکے دیکھنے کے لئے جاتے تھے، چنانچہ آپ حضر موت شہر میں موجود ایک عجیب و غریب کنویں برصوت کو دیکھنے گئے تھے اور آپ بابل شہر بھی گئے تھے، اور اس زمانے میں بابل شہر کا والی مجاہد کا دوست تھا، آپ نے اس سے کہا مجھے ہاروت و ماروت دو فرشتوں کے نام ہیں (کو دکھلاؤ، اس نے جادو گروں میں سے ایک شخص کو بلایا، اور اسے کہا انہیں لے جا کر ہاروت و ماروت کو دکھلاؤ، وہ جادو گر جو یہودی تھا اس نے کہا، میں تمہیں اس شرط کے ساتھ انہیں دکھاؤں گا کہ تم ان کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرو گے، مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ وہ یہودی مجھے لیکر ایک قلعے میں گیا اور اس نے اس قلعے کا ایک پتھر اٹھا اور مجھ سے کہنے لگا، میرا پاؤں پکڑو، پھر وہ مجھے لیکر چلا یہاں تک کہ انکے پاس پہنچ گیا، تو میں نے دیکھا کہ وہ دونوں بڑے بڑے پہاڑوں کی طرح اٹے لٹکے ہوئے ہیں۔ انہیں دیکھ کر بے ساختہ میرے منہ سے نکلا، پاک ہے وہ ذات جو انہیں پیدا کرنے والی ہے۔

میرے منہ سے ان الفاظ کے نکلتے ہی انہوں نے حرکت شروع کر دی اور مجھے ایسا محسوس ہوا کہ دنیا کے پہاڑ گر کر ریزہ ریزہ ہو رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر مجھ پر اور اس یہودی جاؤ گر پر سبے ہوشی طاری ہو گئی، پھر یہودی کو مجھ سے پہلے ہوش آیا تو وہ مجھے ہوش میں لانے کی کوشش کرتے ہوئے کہنے لگا: اٹھ جاؤ، تم اپنے آپ کو بھی ہلاکت کے گڑھے میں ڈالنے والے تھے اور مجھے بھی۔

۳۱۴۹- محمد بن جعفر، محمد بن جریر بن یزید، علی بن سہل، مؤمل بن اسماعیل، ابو حازم اور کثیر اور ابو الفضل کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد مبارک کا یسمات کو نو ایدر حکم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدہ (النساء: ۷۸) کے تحت ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ پہلی امتوں میں ایک عورت تھی اس کو جب وضع حمل کا وقت شروع ہوا اور تھوڑی دیر کے بعد اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا

تو اس نے اپنے نوکر کو آگ لینے کے لئے بھیجا، وہ دروازے سے نکل ہی رہا تھا کہ اچانک اس نے ایک آدمی دیکھا اور اس نے پوچھا، یہ عورت کیا جنی ہے؟ ملازم نے جواب دیا ایک لڑکی ہے۔ تو اس آدمی نے کہا آپ یاد رکھئے! یہ لڑکی سو مردوں سے زنا کرے گی، اس سے اس کا ملازم شادی کرے گا اور اس کی موت ایک مکڑی سے واقع ہوگی اس کے بعد اس ملازم نے اور چھری لے کر اس لڑکی کا پیٹ چاک کر دیا اور سو چا مر گئی ہے تو سزا کے ڈر سے بھاگ گیا، مگر پیچھے لڑکی کی ماں نے ٹانگے لگا کر اس لڑکی کا پیٹ جوڑ دیا، یہاں تک کہ وہ لڑکی جواں ہو گئی اور وہ خوبصورت اتنی تھی کہ اس شہر میں وہ بے مثال تھی اور اس کے ملازم نے بھاگ کر سمندر کی راہ لی اور کافی عرصے تک ساحل سمندر پر مال و دولت کما تا رہا۔ پھر وہ شادی کرنے کے لئے شہر آ گیا۔ شہر میں اس کی ملاقات ایک بڑھیا سے ہوئی، تو اس نے اس سے تذکرہ کیا کہ میں ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں، جس سے زیادہ خوبصورت اس شہر میں کوئی نہ ہو، اس عورت نے کہا فلاں لڑکی سے زیادہ خوبصورت لڑکی اس شہر میں کوئی نہیں ہے آپ اسی سے شادی کر لیں، آخر کار اس آدمی نے کوشش کر کے اس لڑکی سے شادی کر لی، شادی کے بعد اس لڑکی نے اس مرد سے آہستہ آہستہ اسکے متعلق دریافت کرنا شروع کیا تو ایک دن اس نے پورا واقعہ سنا دیا کہ میں اسی شہر کا رہنے والا تھا لیکن ایک لڑکی کا پیٹ چاک کر کے بھاگ گیا تھا پھر اس نے پورا واقعہ سنا دیا۔ یہ سکر وہ لڑکی بولی وہ لڑکی میں ہی ہوں، یہ کہہ کر اس نے اپنا پیٹ دکھایا جس پر نشان موجود تھا، یہ دیکھ کر اس مرد نے کہا اگر تو وہی عورت ہے تو تجھے تیرے متعلق دو باتیں بتلاتا ہوں۔ ایک یہ کہ تو ۱۰۰ مردوں سے زنا کر گئی۔

اس پر اس عورت نے کہا، مجھ سے ایسا ہوا ہے لیکن تعداد یاد نہیں۔ مرد نے کہا تعداد ۱۰۰ ہی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایک مکڑی سے مرے گی۔

پھر اس مرد نے اس کے لئے ایک عالی شان محل تیار کروایا۔ جس میں مکڑی کے جالے کا نام و نشان تک نہ تھا۔ ایک دن وہ دونوں اپنے محل میں لیٹے ہوئے تھے کہ دیوار پر ایک مکڑی نظر آئی۔ عورت نے کہا کیا مکڑی یہی ہے جس سے تو مجھے ڈراتا ہے۔ مرد نے کہا ہاں! اس پر وہ فوراً اٹھی اور کہا کہ اس کو تو میں فوراً مار دوں گی، یہ کہہ کر اس کو نیچے گرایا اور پاؤں سے مسل کر ہلاک کر دیا۔ مکڑی تو ہلاک ہو گئی لیکن اس کے زہر کی چھینٹ اسکے پاؤں اور ناخنوں پر پڑ گئیں جس کے نتیجے میں اس کی موت واقع ہو گئی۔

۳۱۵۰- ابو بکر بن خالد، محمد بن یونس، عبد اللہ بن داؤد حرابی اور اعلمش کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے: ایک دفعہ حضرت نوح علیہ السلام کا گزر ایک شیر کے پاس سے ہوا آپ نے اسے اپنے پاؤں سے مارا، اس نے جواباً آپ کو ایک بچہ مارا جس کے نتیجے میں آپ کے جسم مبارک پر خراش پڑ گئی اور آپ نے ساری رات جاگ کر گزاری اور اللہ تعالیٰ سے شکایت کی، اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی کہ میں ظلم کو پسند نہیں کرتا ہوں۔

۳۱۵۱- محمد بن محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، سفیان، اور ابوشیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ: روح حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر پیدا کی گئی۔

۳۱۵۲- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، سفیان اور ابوشیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ: آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد مبارک:

”وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ“ (الذاریات: ۱۹)

کے بارے میں ارشاد فرمایا: اس سے مراد زکوٰۃ کے علاوہ دوسرے مالی حقوق ہیں۔

۳۱۵۳- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ اور خلاد کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

قطن بن خلیفہ نے مجاہد رحمہ اللہ سے باری تعالیٰ کے اس ارشاد پاک ”وَمَنْ وَرَّثَهُمْ بَرَزَخُ السَّيِّئِ يَوْمَ يُبْعَثُونَ“ (المؤمنون: ۱۰۰) میں ”برزخ“ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے کہا ”اس سے مراد موت اور دوبارہ زندہ کئے جانے کا درمیانی وقت ہے“ اور باری تعالیٰ کے ارشاد ”بَيْنَهُمَا بَرَزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ“ (الرحمن: ۲۰)

میں برزخ کا معنی بیان فرمایا۔ دونوں سمندروں کے درمیان اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی تہ دکھائی دینے والی آڑ پیدا کی ہے جس کے نتیجے میں نہ تو نمکین پانی میٹھے پانی میں داخل ہوتا ہے اور نہ ہی میٹھا پانی نمکین پانی میں۔

۳۱۵۴- مؤلف حلیۃ علامۃ ابو نعیم رحمہ اللہ اپنے والد سے ابراہیم بن محمد بن حسن، یوسف قطان، سفیان بن عیینہ، ابن ابوشیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد مبارک

فَمَا اصْبِرْهُمْ عَلَى النَّارِ“ (البقرہ: ۱۷۵)

کا معنی بیان فرمایا وہ اہل جہنم کے اعمال کیا ہی مداومت کے ساتھ کر رہے ہیں۔

۳۱۵۵- مؤلف اپنے والد سے ابراہیم بن محمد بن حسن، حسن بن صباح، ابن عیینہ، اور حمید کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ:

اہل جہنم کے لئے بستر لگائے جائیں گے جن پر وہ آرام کریں گے اور جب وہ ان پر آئیں گے تو سیاہ خجروں جیسے بچھوائیں گے، اسی طرح مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کی گئی ہے اور جریر بن عقیل نے حضور کے حوالے سے یزید بن قرہ سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

۳۱۵۶- محمد بن علی بن حبیش، یثیم بن خلف، ولید بن شجاع، ابن وہب اور مالک بن انس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے

حضرت یحییٰ علیہ السلام کا کھانا گھاس ہوتا تھا اور آپ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اس قدر روتے تھے کہ اگر آپ کی آنکھ پر کوئی شیشہ کا گلاس رکھا ہوتا تو وہ جل جاتا۔

۳۱۵۷- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن عبد الجبار، علی بن عیسیٰ، عبد اللہ بن ادریس اور لیث کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول منقول ہے:

آپ نے باری تعالیٰ کے فرمان ”وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا“ (الرعد: ۱۵) کے بارے میں ارشاد فرمایا: طوعاً کا مصداق مؤمنین ہیں کہ وہ اپنی مرضی اور خوشی سے باری تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں اور کرها کا مصداق کفار ہیں کہ وہ زبردستی

باری تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں۔

۴۱۵۸- عبد اللہ بن محمد، جعفر بن محمد بن فارس، ابوبکر بن ابی النضر، انکے والد ابوالنضر، ابواسامعیل المنوب اور حصین کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ ”وَهُوَ شَدِيدُ الْمَعَالِ“ (الرعد: ۱۳) میں محال کا معنی عداوت سے کیا ہے۔

۴۱۵۹- عبد اللہ بن محمد، جعفر بن محمد نہاوندی، جنادہ، محمد بن طلحہ اور انکے والد طلحہ کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک ”بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةً“ (الرعد: ۳۱) میں قارعۃ کا معنی بیان فرمایا ہے دیت“

۴۱۶۰- ابو محمد بن حیان، عبدالرحمن بن داؤد، تکی ابن محمد بن حبیش، محمد بن موسیٰ مقدسی، جریر اور منصور کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے قول

”وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ“ (النحل: ۸)

میں ”مَا لَا تَعْلَمُونَ“ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اس سے مراد وہ کثیرا ہے جو کثری کے اندر ہوتا ہے۔

۴۱۶۱- ابو محمد بن حیان، ولید بن ابان، ابراہیم بن عبد السلام عنبری، محمد بن خلیل بصری، جریر اور منصور کے حوالے سے منقول ہے:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے فرمان مبارک ”وَهَٰذَا الْعَظِيمُ مِنِّي“ (مریم: ۴) کا معنی بیان فرمایا ہے کہ ”اس آیت میں حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنی ڈاڑھوں کے نکل جانے کی شکایت کی ہے“

۴۱۶۲- ابو محمد بن حیان، اسماعیل بن عبد اللہ، محمد بن تکی بن فیاض، ابوبکر حنفی، اور عبد الوہاب بن مجاہد کے اسنادی حوالے سے انکے والد مجاہد رحمہ اللہ سے نقل کیا گیا ہے کہ:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک ”تَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي اِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا“ (مریم: ۴۷) میں حفیاً کا معنی بیان فرمایا ہے: مہربان۔

۴۱۶۳- عبد اللہ بن محمد، محمد بن یوسف بن ولید، ابوبشر تکی بن محمد بصری، خالد بن عبد الرحمن اور عمر بن ذر کے اسنادی سلسلے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

جب آدمی کسی بھی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کے پاس ملک الموت کا پیامبر آتا ہے اور جب وہ اپنی زندگی کی آخری بیماری یعنی مرض الموت میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کے پاس ملک الموت خود آتا ہے اور اسے کہتا ہے: تمہارے پاس یکے بعد دیگرے پیامبر آتے رہے لیکن تم نے انکی کوئی پرواہ نہیں کی، اب تمہارے پاس ایک ایسا پیامبر آیا ہے جو اس دنیا سے تمہارے نشان کو ہی مٹا دے گا۔

۴۱۶۴- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، یوسف صفار، ابوبکر بن عیاش اور ابوتحی القنات کے حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

قیامت کے دن ایک آدمی کو جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائیگا تو وہ یہ سن کر کہے گا میرا یہ گمان نہیں تھا، یہ سن کر باری تعالیٰ فرمائیں گے: تمہارا کیا گمان تھا؟ تو وہ جواب دے گا میرا گمان تھا کہ آپ مجھے بخش دیں گے، یہ سن کر باری تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے اسکو چھوڑ دو۔

۴۱۶۵- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، یوسف صفار، ابوبکر بن عیاش اور ابوتحی القنات کے سلسلہ سند سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

قیامت کے دن ایک آدمی کے بارے میں حکم دیا جائے گا کہ اسے جہنم میں ڈالا جائے، لیکن جب اسے جہنم میں ڈالنے کے لئے لایا جائے گا تو جہنم سکڑنا شروع کر دیگی، یہ حال دیکھ کر جہنم سے پوچھا جائے گا تجھے کیا ہو گیا؟ تجھے کیا ہو گیا؟ جہنم جواب دیگی یہ شخص

دنیا میں مجھ سے پناہ مانگا کرتا تھا، یہ سکر باری تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے، اسے چھوڑ دو۔

۳۱۶۶- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن حاتم، بشر بن حارث، یحییٰ بن یمان اور عثمان ابوالاسود کے حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

اگر کوئی شخص احد پہاڑ جتنا مال بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے کام میں خرچ کر لے، تب بھی وہ اسراف کرنے والوں میں سے نہیں ہوگا۔

۳۱۶۷- سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، انکے والد عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن عبید اور طلحہ بن عمرو کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

جب بھی کوئی دن اس دنیا سے ختم ہوتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے دنیا سے اور دنیا والوں سے راحت بخشی، پھر اس دن کو لپیٹ کر اس پر مہر لگا دی جاتی ہے اور یہ قیامت کے دن تک برقرار رہتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی قیامت کے دن اس مہر کو توڑتے ہیں۔

معانی نے اس روایت کو طلحہ بن عمرو اور قیس بن سعد کے حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور یہ سند ہی درست ہے۔

۳۱۶۸- ابو بکر بن محمد بن حسین آجری، ابو شعیبہ حرائی، مروان بن عبید، فضیل بن عیاض اور لیث کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

”یؤتی الحکمة من بشاء“ (البقرة: ۲۶۹)

میں حکمت کا معنی بیان فرمایا ہے، علم اور فہم۔

۳۱۶۹- ابو محمد بن حسن آجری، احمد بن سہل اشجانی، حسین بن علی بن اسود، یحییٰ بن آدم، شریک اور لیث کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے،

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد: ”واولوا الامر منکم“ (النساء: ۵۹) میں اگلا امر کا مصداق علماء و فقہاء کو قرار دیا۔

۳۱۷۰- محمد بن احمد، اسماعیل، عبید اللہ بن موسیٰ اور عصمان بن اسود کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ کا بیان

یہ ہے۔

آپ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی، میرے دل میں ایسے ایسے خیالات آتے ہیں کہ میں انہیں زبان پر بھی نہیں لاسکتی ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہی تو ایمان کی علامت ہے۔ عصمان بن اسود کا بیان ہے کہ میں نے مجاہد رحمہ اللہ سے عرض کی، اے ابو الحجاج! یہ کیا معاملہ ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ جب آدمی شیطان کے داؤ سے بچتا ہے اور گناہ نہیں کرتا، تو شیطان اس کے پاس آکر اس کے ذہن میں طرح طرح کے خیالات ڈالتا ہے مثلاً اسے یہ کہتا ہے کہ مجھے ذرا یہ تو بتاؤ اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟

۳۱۷۱- ابو محمد بن احمد غطریفی، احمد بن عباس استرآبادی، اسماعیل بن سعید شافعی، یحییٰ بن یمان اور عثمان بن اسود کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے باری تعالیٰ سے سوال کیا، آپ کے بندوں میں سب سے زیادہ مالد از کون ہے؟ باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ مالدار وہ شخص ہے، جو اس پر قناعت کرے جو اسے دیدیا جائے اور مزید کی ہوس نہ کرے۔ پھر سوال کیا، آپ کے بندوں میں سب سے زیادہ درست فیصلہ کیونٹے والا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں کے لئے جھگی دہنی فیصلہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہو پھر سوال کیا آپ کے بندوں سے زیادہ علم رکھنے والا کون ہے؟ ارشاد باری ہوا، میرے بندوں میں سے مجھ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا۔

۳۱۷۲۔ ابوبکر بن خالد اور محمد بن احمد بن مخلد، محمد بن یونس کدی، روح بن عبادہ، یونس بن یعقوب نجیری، حسن بن شنی، ابو حذیفہ، شبل بن عباد اور ابو شیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے فرمان

وَلَا تَتَّبِعُوا السَّبِيلَ فَتَفْرُقَ بَيْنَكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ (الانعام ۱۵۳)

میں السبل کی تفسیر بدعات اور خواہشات نفسانی سے کی:

۳۱۷۳۔ ابو احمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، ابو معاویہ اور اعمش کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ بہترین عبادت آنحضرت ﷺ کی سنتوں کی پیروی کرنا ہے۔

۳۱۷۴۔ محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، علی بن عبید اور اعمش کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ: مجھے معلوم نہیں کوئی نعمت افضل ہے اسلام کی ہدایت یا خواہشات نفسانی کی پیروی سے عافیت۔

۳۱۷۵۔ محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، ابن علیہ اور ابن ابی شیح کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد ”وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ“ (النساء: ۵۹) کا مصداق صحابہ کرام کو قرار دیا اور بھی آپ نے اسکا مصداق دین کی سمجھ رکھنے والوں اور دین کے اعتبار سے فضیلت رکھنے والوں کو قرار دیا۔

۳۱۷۶۔ محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، وکیع، سفیان اور لیث کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد۔

”فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ“ (النساء: ۵۹) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ کی طرف لوٹانے کا مطلب کتاب اللہ کی طرف لوٹنا اور رسول کی طرف لوٹانے کا مطلب آپ کی حیات میں آپ کی طرف لوٹنا اور آپ کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد، آپ کی سنت کی طرف لوٹنا ہے۔

۳۱۷۷۔ یوسف بن یعقوب، حسن بن شنی، ابو حذیفہ موسیٰ بن مسعود، شبل اور ابن ابی شیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت مریم علیہا السلام فرمایا کرتی تھیں، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام میرے بطن میں تھے، اس دوران اگر مجھ سے کوئی بات کرنا تو وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کیا کرتے تھے اور جب میں اکیلی ہوتی اور مجھ سے کوئی بات کرنے والا نہ ہوتا، تو آپ مجھ سے باتیں کیا کرتے تھے۔

۳۱۷۸۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، بشر بن ابی السری، احمد بن حفص، انکے والد حفص اور عبد القدوس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے قول: ”وَاسْبِغْ عَلَيْكُمْ نِعْمَهُ ظَاهِرَةً بَاطِنَةً“ (لقمان: ۲۰) کے بارے میں ارشاد فرمایا: ظاہری نعمتوں سے مراد اسلام اور رزق ہے جبکہ باطنی نعمتوں سے مراد گناہوں اور عیوب کی پردہ پوشی ہے۔

۳۱۷۹۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن احمد زہری، احمد بن غلیل، سعید بن سلیمان، عباد بن عوام، سفیان بن حسین اور حکم کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے:

جب ملکہ سبا حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئی اور اس نے بڑی بڑی لکڑیاں دیکھیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام کے غلام سے کہنے لگی، کیا آپ کے آقا کو ان لکڑیوں کے دھوئیں کا وزن معلوم ہے؟ غلام نے جواب دیا مجھے معلوم ہے تو میرے آقا کو کیسے معلوم نہیں ہو گا یہ سن کر ملکہ سبا نے کہا، ان کا وزن کیا ہے؟ غلام نے جواب دیا لکڑیوں کو وزن کیا جائے پھر ان کو جلا یا جائے اور جلانے کے

بعد انکی راکھ کو وزن کیا جائے، راکھ کا وزن لکڑیوں کے وزن سے جتنا کم ہوگا وہی دھویں کا وزن ہوگا۔
۳۱۸۰- محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد، علی بن جعد، ابو حفص رازی اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
”تَوْبَةُ نَصُوْحًا“ (التحریم: ۸)

میں نصوص کا معنی بیان فرمایا ہے آدمی گناہ سے توبہ کرنے کے بعد اس کا اعادہ نہ کرے
۳۱۸۱- مؤلف حلیہ علامہ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ اپنے والد کے حوالے سے ابو الحسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، صالح بن عبد اللہ ترمذی، سفیان بن عامر اور ابن ابی شیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد کا بیان ہے:
جو شخص صبح شام توبہ نہ کرے وہ ظالموں میں سے ہے۔

۳۱۸۲- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، عبد الواحد بن زیاد اور عبید بن مہران مکتب کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ سے اس آیت ”قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ“ (الجماعیہ: ۱۳۰) کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر انعام کیا ہے یا نہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

”وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ“ (ابراہیم: ۵)
اور پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”فَقَالَ مُوسَىٰ يَقُومُ أَذْكَرُ نِعْمَةِ اللَّهِ“ (المائدہ: ۲۰)
ان دونوں آیتوں کے مجموعے سے معلوم ہوا ایام اللہ کا معنی اللہ تعالیٰ نعمتیں کی ہیں۔ لہذا پہلی آیت میں بھی لا یرجون ایام اللہ سے مراد ایسے لوگ ہوں گے جنہیں یہ معلوم نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر نعمتیں نازل کیں یا نہیں۔

۳۱۸۳- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، عبد الواحد بن زیاد، اور حسن بن عبد اللہ کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ: جب آدمی اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو شیطان اسکے پاس آتا ہے، اور جب وہ بسم اللہ کہتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے تجھے ہدایت دی گئی، اور جب وہ توکل علی اللہ کہتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے تمہاری کفایت کی گئی۔ اور جب وہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے تو کہا جاتا ہے تمہاری حفاظت کی گئی۔ پھر کہا جاتا ہے اس شخص کا کیا حال ہوگا جسکو ہدایت دی گئی، جسکی کفایت کی گئی اور جسکی حفاظت کی گئی؟

۳۱۸۴- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، ابو الاحوص اور مسلم ملائی کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو اپنے لئے قرآن کریم کا ایک نسخہ لکھنے کے بدلے میں پانچ سو درہم عنایت فرمائے۔
۳۱۸۵- ابو احمد محمد بن احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید، سفیان، اور ابو شیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔

”وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا“ (الفرقان: ۷۴)

میں امان کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا متقین کی پیروی اور انکے نقش قدم پر چلنے والے لوگ ہوں گے اور یہ لوگ ان کے امام اور پیشوا ہوں گے۔ یہاں تک کہ ہمارے پیچھے والے بھی ہماری اقتداء کریں گے۔

۳۱۸۶- سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم، عبد الرزاق، ابو بکر بن عیاش اور ابو یحییٰ کے حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ: حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے ان سے ارشاد فرمایا ہر حال میں با وضو سویا کرو کیونکہ ارواح کو جس حال میں قبض کیا جائے گا اسی حال

میں ہی دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

۳۱۸- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر اور عبدالکریم کے اسنادی سلسلے سے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔

”ادفع بالتی ہی احسن“ (المؤمنون: ۹۶)

کے بارے میں مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ اس سے مراد ملاقات کے وقت سلام کرنا ہے۔

۳۱۸۸- مؤلف حلیۃ علامۃ ابو نعیم رحمہ اللہ، عبد اللہ اصفہانی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید ابوکریب، محارب، علاء بن مسیب، عمر بن بزیغ کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی تقویٰ اختیار کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ آپ کو کسی گناہ کی پاداش میں پکڑ لیں اور پھر آپ کی رعایت نہ کریں۔ اور آپ اللہ سے اس حال میں ملاقات کریں کہ آپ کے پاس کوئی دلیل نہ ہو۔

۳۱۸۹- مؤلف حلیۃ علامۃ ابو نعیم رحمہ اللہ، عبد اللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، سلمہ بن شیب، سہل بن عاصم، عبدالکبیر بن معانی بن عمران، طلحہ بن عمرو اور قیس بن سعد کے اسنادی حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

ہر دن جب طلوع ہوتا ہے تو یہ کہتا ہے، اے ابن آدم، تجھ پر آج کا دن داخل ہوا اور آج کے بعد یہ دن کبھی تیرے پاس لوٹے گا نہیں۔ لہذا جو کچھ کرنا ہے اس پر غور کر لو، اور ہر رات بھی اسی طرح کہتی ہے۔

۳۱۹۰- مؤلف حلیۃ اپنے والد اور محمد بن حیان کے اسنادی حوالے سے محمد بن یحییٰ، احمد بن اسحاق، ابوالاحمد الدینوری، شیم اور اعش کے طریق سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ آپ نے باری تعالیٰ کے فرمان۔ ”سأل سائل“ (المعارج: ۱)

کا معنی بتلاتے ہوئے ارشاد فرمایا، ایک دعا کرنے والے دعا کی

۳۱۹۱- عبد اللہ بن محمد، ولید بن ابان، محمد بن عمار، ابوالولید الجارود، ابوسنان، اور لیث کے حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک ”مَاءٌ غَدَقًا لِنَفْسِهِمْ فِيهِ“ (الحج: ۱۶-۱۷) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

یہاں تک کہ وہ جن باری تعالیٰ کی ذات کے بارے میں علم حاصل کر کے لوٹے

۳۱۹۲- ابو محمد بن حیان، الفضل المغازلی، احمد بن اصرم، فرات بن محبوب، النجعی سفیان اور لیث کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

”يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُ بِنِي شَيْئًا“ (النور: ۵۵) کے بارے میں ارشاد فرمایا ”وہ میرے علاوہ کسی کو پسند نہیں کرتے ہیں اور کسی سے محبت نہیں کرتے ہیں

۳۱۹۳- ابو محمد بن حیان بن محمد، اسحاق بن احمد، عبد اللہ بن عمران، وکیع، اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر اور انکے والد ابراہیم بن مہاجر کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

”وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَمْدُودًا وَبَنِينَ شُهُودًا“ (المدثر: ۱۲-۱۳) کے بارے میں ارشاد فرمایا ”اس آیت کا مصداق ولید بن مغیرہ ہے“ اور اس کے مال کی مقدار ایک لاکھ درہم جبکہ اسکے بیٹوں کی تعداد اس ہے

۳۱۹۴- ابو احمد محمد بن موسیٰ ندوی، اسماعیل بن سعید کسائی، اسحاق اور ابوسنان کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد:

”وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ“ (فاطر: ۱۰) کا مصداق ریاکاری کرنے والوں کو قرار دیا ہے۔

۳۱۹۵- عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ اور اعش کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا ارشاد منقول ہے:

مدینہ میں کچھ حاجت مند لوگ تھے جنہیں ایک مرتبہ بکری کا ایک سر ملا، انہوں نے پہلے تو اس میں سے کچھ کھایا اور پھر انہیں خیال آیا کہ اگر وہ اس سر کو اپنے سے زیادہ حاجت مند لوگوں میں سے کسی کو دیدیں تو زیادہ بہتر ہوگا، اس خیال کے آتے ہی انہوں نے وہ سر کسی گھرانے میں بھیج دیا جو ان سے زیادہ حاجت مند تھا، چنانچہ ان لوگوں کو جب یہ سر ملا تو انہوں نے یہی سوچ کر ایک گھرانے میں بھیج دیا اور یہ سراسی طرح چکر لگاتا رہا یہاں تک سب سے پہلے جن لوگوں کے پاس تھا انہی کے پاس واپس آ گیا۔

۳۱۹۶- عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبیل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، مالک بن مغول، طلحہ اور مجاہد رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

جب کبھی مومن کسی دوسرے مسلمان سے ہنس کر ملتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح معاف ہو جاتے ہیں جس طرح ہوا خشک پتوں کو درخت سے بکھیر کر درخت کو بالکل خالی چھوڑ دیتی ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا تمھارا ناس ہو یہ تو ایک معمولی سائل ہے، کیا آپ نے باری تعالیٰ کا فرمان نہیں سنا

”لَوِ انْفَقْتُ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَا اَلْفَتْ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلَکِنَّ اللّٰهَ الْفَ بَیْنَهُمْ“ (الانفال: ۶۳)

ترجمہ: اگر آپ جو کچھ بھی زمین میں ہے سارا کا سارا خرچ کرتے، تب بھی آپ انکے دلوں کو نہیں جوڑ سکتے تھے، مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو جوڑا۔

۳۱۹۷- محمد بن علی، محمد بن حسین بن قتیبہ، نوح بن حبیب، یحییٰ بن سلیم اور ابن نجیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: ”فَلَا نَفْسُهُمْ يَمْهَدُونَ“ (الروم: ۴۴) میں یمہدون کی تفسیر قبر سے کی ہے۔

۳۱۹۸- عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبیل، ابو بکر بن شیبہ، ابوالاحوص اور منصور کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ جب بھی کسی مومن کا انتقال ہوتا ہے تو زمین اس کے فراق میں چالیس دنوں تک روتی ہے۔

۳۱۹۹- محمد بن علی، محمد بن حسین، صفوان بن صالح، ولید بن مسلم، ابراہیم بن محمد فزاری، اور عبد الملک بن سلیمان فروی کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ اور سعید بن المسیب رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

قیامت کے دن جب حضرت داؤد علیہ السلام کو اٹھایا جائے گا، تو آپ اپنی غلطی کو یاد کریں گے اور اس کی وجہ سے اپنے دل میں خوف محسوس کریں گے اور جب آپ قیامت کے دن کی ہولناکیوں کو دیکھیں گے تو آپ ان سے پناہ دینے والا اور ان سے بچانے والا کسی کو نہیں پائیں گے۔

سوائے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور قرب کے، پھر انکی طرف اشارہ کیا جائے گا کہ وہاں چلے جائیے (اور انہوں نے داہنے ہاتھ سے اپنی داہنی طرف اشارہ کیا اور باری تعالیٰ کے ارشاد مبارک: ”وَ اِنْ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَ حَسَنَ مَّآبٍ“ (ص: ۲۵)

ترجمہ: اور ان کے لئے ہمارے پاس اونچا درجہ اور بہترین ٹھکانا ہے“ کا بھی یہی مطلب ہے۔

۳۲۰۰- احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث، محمود بن خالد، عمرو بن عبد الواحد اوزاعی اور عبدہ ابن ابی لبابہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے:

جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور آپس میں مصافحہ کرتے ہیں تو انکے جدا ہونے سے پہلے انکے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اور ان دونوں کے گناہوں کو بالکل ہی مٹا دیا جاتا ہے۔

عبدہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ سن کر کہا یہ تو بہت ہی آسان کام ہے۔ یہ سن کر مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا یہ نہ کہو، کیونکہ باری تعالیٰ کا

فرمان ہے۔

”لو انفقت مافی الارض جمیعاً ما الفت بین قلوبہم“ (الانفال: ۶۳)

ترجمہ: اگر آپ جو کچھ بھی زمین میں ہے سارا کا سارا خرچ کر دیں تب بھی آپ انکے دلوں کو نہیں جوڑ سکتے۔

(مطلب یہ ہے لوگوں کے دلوں کو جوڑنا اور باہمی محبت پیدا کرنا کسی انسان کے لئے ممکن نہیں، اور مصافحہ کرنا اور آپس میں میل جول رکھنا باہمی محبت کے بغیر ممکن نہیں)

عبدة کا بیان ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ مجھ سے زیادہ دین کی سمجھ رکھنے والے تھے۔

۴۲۰۱۔ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، عمرو بن عبد الواحد، اوزاعی، اور عبدة بن ابولبابہ کے اسنادی سلسلے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

بنی اسرائیل میں سے ہر سال ایک لاکھ آدمی حج کرتے تھے۔ اور جب وہ حرم کے قریب پہنچتے تو اپنے جوتے اتار دیتے اور حرم میں ننگے پاؤں داخل ہوتے۔

۴۲۰۲۔ احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابو حفص عمر بن علی، عبید اللہ بن عمر قواریری کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ:

وہ ایک مرتبہ یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ کے پاس آئے، اور ان سے کہا مجھے باری تعالیٰ کے ارشاد: ”یا مریم افنتی لربک“ (آل عمران: ۴۳) کے بارے میں مجاہد کا قول سنا تو انہوں نے عرض کیا، مجھ سے سفیان ثوری رحمہ اللہ نے دو آدمیوں سے روایت کرتے ہوئے بتلایا۔ مجھے معلوم نہیں کہ ان میں سے کس نے کہا، لیکن جب ان پر اصرار کیا گیا، تو انہوں نے کہا، مجھ سے سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے:

”یا مریم افنتی لربک“ کا معنی بیان فرمایا ہے ”اے مریم رکوع کو لمبا کرو“

۴۲۰۳۔ احمد بن اسحاق، احمد بن یحییٰ بن نصر، ابو عبد الرحمن، ابراہیم بن محمد بن یوسف، ایوب بن سوید، سفیان ثوری اور منصور کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک ”واستفزز من استطعت منهم بصوتک“ (الاسراء: ۶۳)

کا مصداق موسیقی کے آلات کو قرار دیا ہے۔

۴۲۰۴۔ احمد بن اسحاق، محمد بن عباس، عبد الرحمن بن واقد، شریک اور منصور کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ: آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک ”ان لدینا انکالا وجحیمًا“ (المزمل: ۱۲) کی تفسیر بیڑیوں سے کی ہے۔

۴۲۰۵۔ ابو بکر کحی، عبید بن غنام، احوص بن ہشام عمری، ابراہیم بن ابو حصین، محمد بن عبد اللہ حضرمی، محمد بن ہذیل عیاد ابو اسامہ اور ابن ابی شیح کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے قول: لا حجة بیننا و بینکم“ (الشوری: ۱۵) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں۔

۴۲۰۶۔ احمد بن جعفر بن سعید، ابو مسلم محمد بن حمید، ابو سعید الاشج، ابن یمان اور ابن جریج کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک ”لستالن یومئذ عن النعیم“ (الحکاث: ۸) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: نعیم سے مراد دنیا کی ہر لذت ہے۔

۴۲۰۷- احمد بن سندی، محمد بن عباس، منصور بن ابومزاحم، ابوسعید مودب اور علی بن جذیمہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے۔
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: ”یوم یسحبون فی النار علی وجوہہم ذوقوا مس سفر“ (القمر: ۴۸) کا مصداق تقدیر کا انکار کرنے والوں کو قرار دیا ہے۔

۴۲۰۸- احمد بن جعفر بن حمدان، محمد بن یونس کدی، ابوداؤد الطیالسی، ورقاء بن عمر اور ابن ابی نجیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: ”یا جبال اوبی مفعہ“ (سبا: ۱۰) میں اوبی کی تفسیر تسبیح سے کی ہے۔

۴۲۰۹- ابوبکر بن خالد، احمد بن علی خزازی، محمد بن بشیر مولیٰ الانصار، جریر بن عبد الحمید اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے قول: ”ادفع بالتی ہی احسن“ (المؤمنون: ۹۶) کی تفسیر مصافحہ سے کی ہے۔

۴۲۱۰- محمد بن معمر، قاضی ابویوسف، ابوالربیع، جریر بن عبد الحمید اور منصور کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:
جب شیطان پر لعنت کی گئی اور اسے زمین پر اتارا گیا تو اس نے چالیس سال تک فریاد کی اور دھاڑیں مار مار کر روتا رہا، اور اسی طرح جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا گیا اور آپ کو رسولوں کے انقطاع پر مبعوث کیا گیا تھا اور جب ”الحمد لله رب العالمین“ نازل ہوئی اس وقت بھی شیطان نے فریادیں کیں اور دھاڑیں مار مار کر رویا۔ چنانچہ کہا جاتا تھا کہ فریاد کرنا اور خراٹے لینا یہ شیطانی عمل ہے اور جو شخص دھاڑیں مار مار کر روئے اور خراٹے لے اس پر لعنت کی گئی ہے۔

۴۲۱۱- ابومحمد بن حیان، ابن رستہ، ابراہیم بن محمد الشافعی، مسلم بن خالد، محمد بن عبد الرحمن اور ابن جریج کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:

باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: اتھنون بکل ریح لایۃ (الشعراء: ۱۲۸) کا معنی حمام کی درمیانی دیوار ہے

۴۲۱۲- ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن ولید، ربیع بن سلیمان، یحییٰ بن سلام، عاصم بن حکیم، اور ابن جریج کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد نے باری تعالیٰ کے ارشاد نقل: ”ولیتغوا من فضله“ (الروم: ۴۶) کا معنی بیان فرمایا ہے ”سمندری راستوں سے تجارت کرنا“
۴۲۱۳- محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، انکس والد امام احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ اور حکم کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: ”انفقوا من طیبات ما کسبتکم“ (البقرہ: ۲۶۷) میں ما کسبتکم کی تفسیر تجارت سے کی ہے۔

۴۲۱۴- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، عبد الواحد بن زیاد اور نصیف کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے: جو عورت بھی اپنے بالوں کو ڈھانپنے بغیر نماز پڑھے گی، اسکی نماز قبول نہیں کی جائیگی۔

۴۲۱۵- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، خالد بن عبد اللہ اور نصیف کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: ”ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا“ (فصلت: ۳۰) میں استقامت کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ایمان لانے کے بعد مرتے دم تک ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا۔

۴۲۱۶- ابواحمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، یحییٰ بن سعید، سفیان بن ابیجر اور طلحہ بن مصرف کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: ”ولم یکن له کفو احد“ (الاخلاص: ۴) کی تفسیر بیوی سے کی ہے۔

۴۲۱۷- عبد اللہ بن محمد، اسحق بن ابراہیم، اسماعیل بن یزیدی، محمد بن عبد الملک، حسن بصری اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد کا بیان ہے۔

وہ چھوٹی جس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے بات کی تھی ایک بڑے بھیڑیے جیسی تھی۔

۴۲۱۸- سلیمان بن احمد، محمد بن ہشام، علی بن المدینی، ابو عاصم، عثمان بن اسود، ابن ابی شیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے: قوم عاد میں سے کوئی لڑکا اس وقت تک بالغ نہیں ہوتا تھا جب تک وہ سو سال کی عمر کو نہ پہنچ جاتا۔

۴۲۱۹- محمد بن احمد بن موسیٰ عدوی، اسماعیل بن سعید کسائی، سفیان، عبد الکریم کے سلسلہ سند سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ: نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ ہر شخص کے اقوال کو لیا بھی جاسکتا ہے اور ترک بھی کیا جاسکتا ہے لیکن نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول کو ترک نہیں کیا جاسکتا۔

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کی مسانید..... مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے کئی صحابہ کرامؓ سے مستند احادیث روایت کی ہیں۔

ان میں حضرت عبد اللہ بن عباسؓ، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ، جابر بن عبد اللہؓ، ابوسعید خدریؓ، ابو ہریرہؓ اور رافع بن خدیجؓ، نمایاں ہیں۔

اور آپ سے بہت سے تابعین نے مستند احادیث روایت کی ہیں۔

جن میں طاؤس، عطاء، نکرہ، ابوسعید، عمرو بن دینار، ابوالزبیر، حکم، ابوالحق، سبعی، منصور، حماد بن ابی سلیمان، زید، طلحہ، ابو حصین، اعمش، مغیرہ، حصین، سلمہ بن کہیل، حبیب بن ثابت، جابر جعفی، یزید بن ابی زیاد، عمرو بن مرہ، عبدہ بن ابی لبابہ، ابوشحی القات، عبید المکتب، ابراہیم بن مہاجر، حسین بن عبد اللہ، عبد الکریم جزری، نصیف جزری، سالم افسس، مطعم بن مقدم، ابو عمرو بن علاء اور مطر وراق شامل ہیں۔

(آپ کی مسانید میں سے کچھ یہ ہیں)

۴۲۲۰- مولف حلیہ علامہ ابو نعیم رحمہ اللہ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، ابوالنضر، سعید، حکم، مجاہد اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ ”مشرقی ہوا سے میری مدد کی گئی اور قوم عاد کو مغربی ہوا سے ہلاک کیا گیا“

یہ حدیث صحیح، ثابت اور متفق علیہ ہے اور امام شعبہ رحمہ اللہ کے اس حدیث میں تین قول ہیں۔ حکم عن مجاہد عن ابن عباسؓ۔ حکم، عن سعید بن جبیر عن ابن عباسؓ اور اس حدیث کی روایت میں بدل بن محبر مفرد ہیں۔

۴۲۲۱- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، محمد بن ابی بکر مقدی، محمد بن عبد الرحمن طقاری، اعمش، مجاہد اور ابن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

”رسول اللہ ﷺ نے اٹکے کندھے کو پکڑا اور ارشاد فرمایا، دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ تم اجنبی ہو یا مسافر“

اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم صبح کرو تو شام کی طرف مت دیکھو اور جب تم شام کرو تو صبح کی طرف مت دیکھو اور اپنی صحت سے اپنی بیماری کے لئے اور اپنی زندگی سے اپنی موت کے لئے کچھ توشہ حاصل کرو۔

اعمش کی احادیث میں سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور لیث بن سلیم نے اس حدیث کو مجاہد سے روایت کیا ہے اور لیث بن سلیم سے روایت کرنے والوں میں حسن بن حر، سفیان ثوری، حماد بن زید، زائدہ، زہیر، یزید، فضیل بن عیاض، ابو معاویہ اور خالد واسطی شامل ہیں۔

۱- صحیح مسلم، ۶۱۷، وصحیح البخاری ۴۱/۲، ۱۳۲/۳، ۱۶۶، ۱۳۰/۵، وفتح الباری ۵۲۰/۲، ۳۹۹/۷.

۲- صحیح البخاری ۱۱۰/۸، وسنن الترمذی ۳۳۳، وسنن ابن ماجہ ۴۱/۱۳، وفتح الباری ۲۳۳/۱۱، وفتح الباری ۲۳۳/۱۱.

المتقین ۲۳۶/۱۰، والمعجم الكبير للطبرانی ۳۹۹/۱۲، ۳۱۸، والصغير ۳۰/۱.

۳۲۲۲- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، قطر بن خلیفہ، مجاہد ابو الحجاج اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”رحم عرش کے ساتھ لٹکا ہوا ہے اور صلہ رحمی کرنے والا شخص وہ نہیں جو بدلہ دے، بلکہ صلہ رحمی کرنے والا شخص وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ قطع رحمی کی جائے تب بھی وہ صلہ رحمی کرے۔“

اس حدیث کو سفیان نے اعمش سے روایت کیا ہے۔

۳۲۲۳- فاروق خطابی، محمد بن محمد بن حیان، محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، حسن بن عمرو، قطر بن خلیفہ، اور مجاہد کے اسنادی حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

”صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص نہیں جو بدلہ دے، بلکہ صلہ رحمی کرنے والا شخص وہ ہے کہ جب اس سے قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔“

اس حدیث کو حسن بن عمرو اور قطر بن خلیفہ نے مجاہد سے مرفوعاً نقل کیا ہے جبکہ اعمش نے اسے مرفوعاً نقل نہیں کیا۔ یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے، اور اسکی سند محمد بن کثیر، عن ثوری کے طریق سے نقل کی ہے۔

جبکہ سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اسے زید اور مجاہد کے طریق سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے اور فضیل بن عیاض نے قطر، حماد، مجاہد اور عبداللہ بن عمرؓ کے طریق سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۳۲۲۴- ابواحق ابراہیم بن محمد بن حمزہ و ابو احمد محمد بن احمد جر جانی، محمد بن سری بن سعید، جعفر بن محمد بن جعفر مدائنی، انکے والد محمد بن جعفر مدائنی، ہارون اعور، ابان بن تغلب، حکم اور مجاہد رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

”نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑا، اور آپ مقام ابراہیم کے پاس سے گزرے تو حضرت عمرؓ نے پوچھا، اے اللہ کے نبی! مقام ابراہیم یہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں، انہوں نے پھر ارشاد فرمایا، کیا آپ اسے نماز کی جگہ نہیں بنائیں گے اس پر اللہ تعالیٰ نے ”واتخذوا من مقام ابراہیم مصلیٰ“ (البقرہ: ۱۲۵) نازل فرمائی۔

یہ حدیث جعفر بن محمد بن ابیہ عن جابرؓ کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے جبکہ مجاہد عن ابن عمرؓ کے طریق سے غریب ہے، اور اس کو روایت کرنے میں محمد بن جعفر مدائنی متفرد ہیں۔ اس حدیث کی سند میں تین تابعین کا واسطہ ہے کیونکہ ابان بن تغلب کی ملاقات انس بن مالکؓ سے، حکم کی ملاقات کنی صحابہ کرامؓ سے اور مجاہد کی ملاقات کنی اکابر صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے۔

۳۲۲۵- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، ابواحق بن حمزہ، ابراہیم بن موسیٰ حرزی، عبدالرحیم بن یحییٰ، عبدالرحمن بن مغراء، جابر بن یحییٰ، لیث، مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

”تمہاری موت اس حالت میں ہرگز نہیں ہونی چاہیے کہ تم کسی کے مقروض ہو، کیونکہ آخرت میں تو نیکیاں اور گناہ ہی ہوں گے، اور وہاں در اہم اور دینار نہیں ہوں گے، اور اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کریں گے۔“

۳۲۲۶- مسند الامام احمد ۲/ ۱۶۳، ۱۹۳، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۷/ ۲۷۰، ومجمع الزوائد ۸/ ۱۵۰، وفتح الباری ۱۰/ ۳۲۳، والدر المنثور ۶/ ۶۴، واملی الشجرى ۲/ ۱۳۰، وشرح السنة ۱۳/ ۳۰، وتفسیر ابن کثیر ۷/ ۳۰۱، وصحیح البخاری ۸/ ۷، وسنن أبی داؤد ۱۶۹۷، وسنن الترمذی ۱۹۰۸، ومسند الامام أحمد ۱/ ۱۶۳، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۷/ ۲۷۰، والترغیب والترہیب ۳/ ۳۲۰، وفتح الباری ۱۰/ ۳۲۳، واملی الشجرى ۲/ ۱۳۰، وقاریخ أصبهان للمصنف ۱/ ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶

یہ حدیث مقبری کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے۔ اور انہوں نے اسے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا ہے۔ اور ابن عمرؓ کی حدیث سے زیادہ مشہور ہے، اور اس حدیث کو لیث سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے، ان میں فضیل بن عیاض، موسیٰ بن ائین حضرت جابرؓ والی حدیث میں ہیں، اور یہ حدیث غریب ہے اور اسکو روایت کرنے میں عبدالرحمن بن مغراء متفرد ہیں، اور ابن عمرؓ سے اس حدیث کو ایک جماعت نے نقل کیا ہے، جن میں عطاء بن نافع، یحییٰ بن راشد بھی ہیں، اور عطاء کی حدیث کو ان سے ابن جریج نے روایت کیا ہے اور نافع کی حدیث کو ان سے مطر وراق نے روایت کیا ہے، اور یحییٰ بن راشد کی حدیث کو ان سے عمارہ بن غزیہ نے روایت کیا ہے۔

۴۲۲۶- ابو بکر خلد، محمد بن غالب بن حرب، بکار بن محمد، عبدالوہاب بن مجاہد اور انکے والد مجاہد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے:

جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ ایک دوسرے کے آمنے سامنے آتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔

احنف بن قیس عن ابی بکرہؓ کے طریق سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے جبکہ مجاہد عن ابن عمرؓ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے، اور مؤلف نے اسے بکار بن محمد عن عبدالوہاب بن مجاہد عن مجاہد کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۲۷- ابو جعفر بن محمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عمرو بن محمد بن ابی مسور، عبدالوہاب بن عبد الحمید، عبدالوہاب بن مجاہد کے اسنادی حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ اس طرح باہر تشریف لائے گویا کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے کوئی چیز پکڑی ہوئی ہو اور آپ نے اپنی ہتھیلی بند کی ہوئی تھی، یہاں تک کہ آپ صحابہ کرامؓ تک پہنچے اور اپنے داہنے ہاتھ کو کھولا، اور ارشاد فرمایا: ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ یہ باری تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی ایک کتاب ہے اس میں اہل جنت کے نام انکے والدین کے نام اور انکے قبیلوں کے نام درج ہیں، اور انکے آخر میں مہر لگادی گئی ہے، چنانچہ نہ تو ان میں کچھ زیادتی ہوگی اور نہ کمی۔

پھر آپ نے اپنا بائیں ہاتھ کھولا اور ارشاد فرمایا ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ یہ باری تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی ایک کتاب ہے، اس میں اہل جہنم کے نام، انکے آباؤ اجداد کے نام اور انکے قبیلوں کے نام ہیں، اور انکے آخر میں مہر لگادی گئی ہے، چنانچہ ان میں نہ تو کچھ زیادتی ہوگی اور نہ کمی۔

یہ حدیث قحی عن عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے طریق سے مشہور ہے۔

جبکہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے طریق سے غریب ہے، اور اسے حماد بن زید نے ابن مجاہد عن ابیہ کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۲۸- سلیمان بن احمد، محمد بن احمد بن ابی صیثمہ، مجاہد بن موسیٰ، یونس بن محمد، حماد بن زید، ابن مجاہد اور مجاہد رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ارشاد فرمایا نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ باہر تشریف لائے، اور پھر انہوں نے سابقہ حدیث کے مثل حدیث روایت کی۔

حماد کی یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف ابوخیثمہ کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۲۹- حج بیت اللہ کرنے والوں میں باعتبار اجر افضل شخص..... ابو بکر بن خلد، خارث بن ابی اسامہ، داؤد بن الخیر، عباد

بن کثیر، عبد الوہاب بن مجاہد اور انکے والد مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ: انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے دریافت کیا، بیت اللہ کا حج کرنے والوں میں سے کونسا شخص اجر کے اعتبار سے افضل اور اعظم ہے انہوں نے جواب دیا، جو شخص اپنے حج میں تین خوبیوں، سچی نیت، وافر عقل اور حلال خروج کو جمع کرے، پھر مجاہد رحمہ اللہ نے یہ بات حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے کہی تو انہوں نے ارشاد فرمایا ابن عمرؓ نے سچ کہا ہے

یہ سن کر مجاہد رحمہ اللہ نے سوال کیا کہ جب آدمی کی نیت بھی درست ہے اور اس کا نفقہ بھی حلال ہے تو عقل کی کمی سے کیا نقصان ہوگا؟ یہ سن کر حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا، اے ابو الحجاج آپ نے مجھ سے وہی سوال کیا جو میں نے حضرت محمد ﷺ سے کیا تھا اور آپ نے میرے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کوئی بندہ اپنے رب کی اطاعت اچھی عقل سے زیادہ کسی چیز سے نہیں کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے روزے، اسکی نماز، اسکے حج و عمرے اور کسی بھی قسم کی نیکی کو اس وقت تک قبول نہیں کرتے ہیں جب تک کہ وہ عقل کو استعمال نہ کرے۔ اور اگر کوئی جاہل آدمی اہل علم سے عبادت میں بڑھ جاتے تو وہ اصلاح سے زیادہ فساد برپا کرے گا

مجاہد کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور مولف نے اس حدیث کو صرف عباد بن عبد الوہاب کے طریق سے ہی نقل کیا ہے۔

۴۲۳- علی بن احمد بن علی مصیصی، یثیم بن خالد مصیصی، عبد الکبیر بن معانی، انکے والد معانی، حسن عمارۃ، حکم، مجاہد اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ٹھہر کے پر کے برابر بھی ہوتی، تو اللہ کسی کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلائے۔ یہ حدیث حکم عن مجاہد کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے عبد الکبیر عن ابیہ کے طریق سے ہی نقل کیا ہے۔

۴۲۴- قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن حسین بن عبد الملک، علی بن جمیل، حریر، لیث اور مجاہد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ:

جنت میں ایک ایسا درخت ہے جسکے ہر ہر پتے پر لکھا ہوا ہے ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان ذوالنورین۔

لیث کی احادیث میں سے یہ حدیث بھی غریب ہے اور جریر سے اس حدیث کی روایت میں علی بن جمیل رقی متفرد ہیں۔

۴۲۵- محمد بن مظفر الحافظ، محمد بن محمد بن سلیمان، محمد بن حمید الرازی، جریر، ابوداؤد الطیالسی، شعبۃ، منصور، مجاہد اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے:

رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کو کوئی چیز تحفے کے طور پر دینا چاہتے تو آپ اسے زمزم کا پانی پلاتے۔ منصور، مجاہد اور شعبۃ کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور مولف نے اسے صرف باغندی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۱۔ المطالب العالیۃ ۲۷۹۔ وتنزیہ الشریعة ۲۱۷/۱۔ وکشف الخفا ۲/۲۷۹۔

۲۔ وکشف الخفا ۲/۲۲۹۔ وکنز العمال ۶۲۱۰۔

۳۔ مجمع الزوائد ۵۸/۹۔ والبدایۃ والنہایۃ ۶/۷۰۶، ۲۰۷۔

۴۔ الدر المنثور ۲۲۳/۳۔ وکنز العمال ۱۸۲۵۳۔

۴۲۳۳۔ محمد بن مظفر، احمد بن عمیر، علی بن معبد بن نوح، صالح بن بنان، شعبۂ حکم، مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے:

آدمی دنیا کی ضروریات میں سے کسی ضرورت کو حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ساتوں آسمانوں سے اوپر اس کا تذکرہ کرتے ہیں اور فرشتوں سے فرماتے ہیں، اے میرے فرشتو! میرا یہ بندہ دنیا کی ضروریات میں سے فلاں ضرورت کو حاصل کرنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا، اگر میں اس کے لئے اس ضرورت کے پورا ہونے کا دروازہ کھول دوں، تو میں اس کے لئے جہنم کا ایک دروازہ کھول دوں گا، لیکن میں اس نعمت کو بندے سے دور کر دیتا ہوں اور میرا بندہ غصے میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کس نے مجھے دھوکہ دیا؟ کس نے میرے خلاف کوشش کی؟ حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے اور حق تعالیٰ اس بندے پر نازل فرماتے ہیں۔

یہ حدیث شعبۂ اور حکم عن مجاہد رحمہ اللہ کی سند سے غریب ہے اور مؤلف نے اسے علی بن معبد عن صالح کے طریق سے نقل کیا ہے،

۴۲۳۴۔ ابراہیم بن یحییٰ نیشاپوری، اسماعیل بن ابراہیم بن حارث قطان، عثمان بن عبداللہ بن عمرو اموی، یحییٰ بن ایوب الثقفی، ہشام بن حسان، لیث بن ابوسلمہ، اور مجاہد کے اسنادی حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے منقول ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

قیامت کسی بھی ایسے شخص پر قائم نہیں ہوگی جو لا الہ الا اللہ کہنا ہوگا۔^۱

یہ حدیث حضرت انسؓ کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے جبکہ مجاہد عن ابن عباسؓ، ابن عمرؓ اور ابن عمرؓ کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں مجاہد رحمہ اللہ سے غریب ہے اور یحییٰ بن ایوب تینوں حضرات سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۴۲۳۵۔ احمد بن جعفر بن سعید، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن علی بن زیاد، سعید بن سلیم، یحییٰ بن مغیرہ، عبدالکریم مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی سلسلے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

جس شخص نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں، اللہ تعالیٰ اسکو آگ پر حرام کر دیں گے۔^۲

مجاہد کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور اسکو روایت کرنے میں یحییٰ بن عبدالکریم سے متفرد ہیں۔

۴۲۳۶۔ ابوبکر محمد بن حسن بن کوثر، محمد بن سلیمان بن حارث، ابونعیم، سلیمان بن احمد، مقداد بن داؤد، عبداللہ بن محمد بن مغیرہ، یونس ابن ابوالحق، مجاہد اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے۔

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں، میرے بندوں کو دیکھو، وہ میرے پاس پرانگندہ بال اور غبار آلود حالت میں ہر دروازہ گھاتی سے آئے ہیں میں تمہیں اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انکی مغفرت فرمادی۔“^۳

یہ حدیث سعید بن مسیب عن عائشہؓ کے طریق سے صحیح ہے جبکہ مجاہد رحمہ اللہ عن ابی ہریرہؓ کے طریق سے غریب ہے اور مصنف کا بیان ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کرنے والوں میں یونس ابن ابوالحق کے علاوہ کوئی اور راوی مجھے معلوم نہیں۔

۱۔ تخریج الاحیاء ۲/۲۶۳۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۲۶۔ ومسند الامام احمد ۳/۱۲۲۔ والمستدرک ۱/۴۹۵، وفتح الباری ۱۳/۱۹۔

۳۔ سنن النسائی ۳/۲۶۵۔ ومسند الامام احمد ۶/۴۲۶۔

۴۔ المستدرک ۱/۴۶۵۔ و صحیح ابن حبان ۱۰۰۷۔ ومسند الامام احمد ۲/۱۲۳۔ ۲۲۳۔ والمعجم الكبير للطبرانی

۱۹/۱۱۱۔ ۳۴۱۔ و صحیح ابن خزيمة ۲۸۳۹۔ والترغیب والترہیب ۲/۸۸۔ ۴۰۴۔ و تحف السادة المتقين ۳/۳۶۶۔

۴۲۳- ابو بکر لکھی، حسین بن جعفر قات، جندل بن والی، عبید اللہ بن عمرو الرقی، لیث اور مجاہد رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے حضرت ابو ہریرہؓ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں، یہاں تک کہ وہ ”لا الہ الا اللہ“ کہہ دیں اور جب وہ یہ کہہ دیں گے تو ان کے خون اور ان کے اموال مجھ سے محفوظ ہو جائیں گے، مگر کسی اسلامی حق کی وجہ سے (انکی حفاظت اٹھادی جائے) اور انکا معاملہ اللہ تعالیٰ نے سپرد کر دیا جائے گا۔“

یہ حدیث صحیح ہے اور غریب بھی ہے بعض طرق کے اعتبار سے اور مجاہد کی حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے غریب ہے اور اسے صرف لیث بن سلیم نے ہی روایت کیا ہے اور مؤلف نے اسے اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۳۸- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن ابی سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، سفیان، زبید، مجاہد اور عبد اللہ بن عمروؓ کے سلسلہ سند سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ:

”حضرت جبریل علیہ السلام مجھے ہمیشہ پڑوسی کے بارے میں تاکید کے ساتھ نصیحت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ وہ اسے عنقریب وارث قرار دیں گے۔“

اسی حدیث کی سند میں مجاہد کے بارے میں اختلاف ہے چنانچہ زبید سے روایت کرنے میں فریابی متفرد ہیں جبکہ داؤد بن سابر اور بشیر بن سلمان کے طریق کے متابع موجود ہیں۔

۴۲۳۹- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ، داؤد بن سابر، بشیر بن سلمان، مجاہد اور عبد اللہ بن عمروؓ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جبریل مسلسل مجھے پڑوسی کے بارے میں تاکید کے ساتھ نصیحت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ عنقریب اسے وارث بنادیں گے۔“

۴۲۴۰- محمد بن جعفر بن ہشیم، جعفر بن محمد بن محمد الصائغ، محمد، ابو نعیم، یونس ابن ابی اسحق، مجاہد اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ: میرے پاس جبریل تشریف لائے اور آپ مجھے مسلسل پڑوسی کے حقوق کے بارے میں تاکید کے ساتھ نصیحت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ عنقریب اسے وارث بھی قرار دیں گے۔“

اس حدیث کو سفیان ثوری کے شاگردوں نے زبید عن مجاہد کے طریق سے نقل کیا اور انہوں نے فریابی کی مخالفت کی۔ چنانچہ انہوں نے عن عبد اللہ بن عمروؓ کے بجائے عن عائشہؓ روایت کیا۔

۴۲۴۱- محمد بن جعفر، جعفر الصائغ، قبیصہ بن عقبہ، حبیب بن حسن، قاضی یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید قطان، سفیان، زبید، مجاہد اور حضرت عائشہؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جبریل مسلسل مجھے پڑوسی کے بارے میں تاکید کے ساتھ نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ وہ عنقریب اسے وارث قرار دیں گے۔“

اس حدیث کو محمد بن طلحہ نے زبید سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۴۲۴۲- قاروق خطابی، احمد بن عمر قطوانی، محمد بن عمر، محمد بن احمد مودب، عبد الوہاب بن غیاث، ربیع بن بدر، ہارون بن رماث اسیدی،

۱- صحیح البخاری ۱/۱۳، ۹/۱۳۸، وصحیح مسلم کتاب الایمان ۳۴، ۳۶، وفتح الباری ۱/۴۹۷، ۸/۷۰۱۔

۲- صحیح البخاری ۱/۲۰۳، ۲۷۵، ۲۷۷، ۲۷۹، ۱۳/۳۳۹۔

۳- صحیح البخاری ۸/۱۲، وصحیح مسلم کتاب البر والصلة باب ۴۲، وفتح الباری ۱۰/۴۴۱۔

مجاہد اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے محسوس کی جاسکے گی، لیکن اس کی خوشبو کو احسان جتلانے والا، والدین کا نافرمان، اور شراب نوشی کا عادی نہیں محسوس کر سکے گا۔^۱

یہ حدیث ہارون عن مجاہد کے طریق سے غریب ہے جبکہ موسیٰ جہنی نے اس حدیث کو منصور عن مجاہد کے طریق سے حضرت ابو ہریرہؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

۳۲۳۳- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحق الشافعی، ابو یحییٰ محمد بن عبد الرحیم، یعلیٰ بن عبید، موسیٰ جہنی، منصور اور مجاہد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کا ارشاد گرامی ہے۔

”چار آدمی ایسے ہیں جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے، اپنے والد کا نافرمان، شراب نوشی کا عادی، احسان جتلانے والا، ولد الزنا“^۲
اس حدیث کی سند میں مجاہد سے روایت کرنے والے کے بارے میں اختلاف ہے اور اس بارے میں دس قول ہیں چنانچہ محمد بن فضیل نے اسے حسن بن عمرو قسیمی عن مجاہد کے طریق سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً مختصراً نقل کیا ہے۔

۳۲۳۴- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن بزار مدائنی، عبد اللہ بن عمر بن ابان، محمد بن فضل، حسن بن عمرو، مجاہد اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

اس حدیث کو مروان بن معاویہ فزاری نے حسن بن عمرو عن مجاہد کے طریق سے عبد اللہ بن عبد الرحمن کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔

۳۲۳۵- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، حسن بن محمد، مروان بن معاویہ اور حسن بن عمرو قسیمی کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے:

میں مدینہ میں علی بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سعید بن ابی ذئاب کے پاس ٹھہرا ہوا تھا تو انہوں نے مجھے حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد گرامی سنایا:
ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

اس حدیث کو اعمش نے مجاہد سے اسی طرح روایت کیا ہے اور مجاہد سے اس حدیث کو حفص بن غیاث اور عبد الواحد وغیرہ نے نقل کیا ہے جبکہ فضیل بن عمرو قسیمی نے مجاہد سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور انہوں نے اس روایت میں اپنے بھائی حسن بن عمرو کی مخالفت کی ہے چنانچہ انہوں نے مجاہد عن ابن عمر عن ابی ہریرہؓ کے طریق سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

۳۲۳۶- سہل بن عبد اللہ بن حفص وراق تیسری، زکریا بن یحییٰ بن درست، عبد اللہ بن حنیف، یوسف بن اسباط، ابوسرائیل ملانی، فضیل بن عمرو مجاہد، ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:
ولد الزنا اور نہ اس کی اولاد اور نہ اس کی اولاد کی اولاد جنت میں داخل ہوگی۔

۱- المعجم الصغير للطبرانی ۱/۳۵۸. وکنز العمال ۳/۳۹۰۳. ومسند الامام احمد ۲/۲۰۳. ۶/۳۴۱. ومجمع الزوائد ۲۵۷/۶.

۲- مسند الامام احمد ۲/۳۰۲. ۶/۳۴۱. والمصنف لابن ابی شیبہ ۸/۸. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۱۲۹. وتاریخ بغداد ۲۳۹/۱۲. والاحادیث الصحیحة ۶۷۳. ومجمع الزوائد ۶/۲۵۷. ۷/۲۰۲. والدر المنثور ۲/۳۲۳. ۳/۱۷۶. والسنة لابن ابی عاصم ۱/۱۳۱. وتاریخ أصبهان ۲/۷۲. وكشف الخفاء ۲/۵۲۹.

یوسف بن اسباط کی اس حدیث کی روایت میں متابعت کی ہے۔

۳۲۴۷- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، سعید بن بحر قرطبی، اسحاق بن منصور، ابواسرائیل اور فضیل کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ میں ابن عمر کے ہاں مہمان ہوا، اس دوران وہ ایک مرتبہ رات کے وقت میرے پاس آئے اور کہا، مجھ سے حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ قول نقل کیا ہے: ”ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوگا“

اس حدیث کو احمد بن یونس نے ابواسرائیل سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اسحاق اور یوسف کی مخالفت کی ہے۔

۳۲۴۸- عبد اللہ بن یحییٰ، حسین بن جعفر قتات، احمد بن یونس، ابواسرائیل، فضیل بن عمرو، ابوالحجاج مجاہد اور مولیٰ ابی قتادہ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔ ”والدین کا نافرمان، ولد الزنا اور شراب نوشی کا عادی جنت میں داخل نہیں ہوں گے“

اس حدیث کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ابواسرائیل سے نقل کیا ہے اور انہوں نے فرمایا، عن منصور عن مجاہد مثله۔

۳۲۴۹- احمد بن محمد بن حسین صالح، محمد بن اسحاق السراج، سلیمان بن عبد الجبار، عبد اللہ بن موسیٰ، ابواسرائیل، منصور، مجاہد، ابوقتادہ کے مولیٰ اور ابوقتادہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے گزشتہ حدیث کے مثل ارشاد فرمایا اور انہوں نے گزشتہ حدیث کی طرح مد من خمر کی زیادتی بھی نقل کی۔

اور مجاہد رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حضرت ابوسعید خدریؓ سے بھی نقل کیا ہے۔

۳۲۵۰- محمد بن جعفر بن صالح، مالک بن اسماعیل، مسعود بن سعد جعفی، محمد بن احمد بن علی، احمد بن اسحاق وراق، اسحاق بن عمر سلیط، عبد العزیز بن مسلم، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، اسحاق بن ابراہیم، جریر، یزید بن ابوزیاد، مجاہد اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”احسان جتلانے، والدین کی نافرمانی کرنے والا، شراب نوشی کا عادی اور ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوں گے“

یہ لفظ اسحاق عن جریر کے طریق کا ہے اور اسے شعبہ نے یزید سے روایت کیا ہے۔

۳۲۵۱- محمد بن احمد بن علی، احمد بن اسحاق وزان، عبد الوہاب بن ضحاک، بقیۃ، شعبۃ، یزید بن ابی زیاد، مجاہد اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: شراب کا عادی اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہونگے“

اس حدیث کو موسیٰ بن ائین اور عبد الرحیم بن سلیمان نے دوسرے راویوں کے ہمراہ یزید عن مجاہد و سالم بن ابی الجعد عن ابی سعید خدریؓ عن النبی ﷺ کے طریق سے نقل کیا ہے اور عبد الکریم جزری نے مجاہد عن عبد اللہ بن عمرو کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۲۵۲- والدین کا نافرمان، شراب کا عادی اور ولد الزنا جنت میں داخل نہ ہوں گے..... ابوبکر احمد بن محمد بن مہران حاجب بن ابی بکر، سعید بن خفص بخاری، مؤمل، سفیان، عبد الکریم جزری، مجاہد اور حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

والدین کی نافرمانی کرنے والا، شراب نوشی کا عادی اور ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوں گے“

اس حدیث کو عبد اللہ بن عبد الولید نے ثوری عن مجاہد بن عبد الکریم کے اسنادی حوالے سے نبی کریم ﷺ سے مرسل نقل کیا ہے اور اس میں یہ زیادتی بھی کی ہے اور نہ ہی ایسا دیہاتی شخص جو ہجرت کے بعد مرتد ہو جائے اور نہ ہی ایسا شخص جو اپنی

محرمات کے ساتھ بدکاری کا مرتکب ہو۔

اس حدیث کو اسراہیل نے عبد الکریم عن مجاہد کے طریق سے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے اور حصین اور یزید بن ابی زیاد نے عبد الکریم کے واسطے کے بغیر مجاہد عن عبد اللہ بن عمرؓ کے طریق سے موقوفاً نقل کیا ہے اور نصیف جزری نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے لیکن انہوں نے عبد الکریم کی مخالفت کی اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی جگہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

۴۲۵۳۔ سلیمان بن احمد، احمد بن حنبل، زہیر بن عباد، عتاب بن یسر، نصیف، مجاہد اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”شراب نوشی کا عادی، والدین کا نافرمان اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا“

اس حدیث کو مسکین بن دینار نے مجاہد سے روایت کیا ہے اور انہوں نے مخالفت کی اور ابو یزید حری کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۴۲۵۴۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عباس مودب، بعید بن اسحق عطار، مسکین بن دینار، مجاہد اور ابو یزید حری کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”والدین کا نافرمان، شراب نوشی کا عادی اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا“

اس حدیث کی روایت میں عبید بن اسحق عطار متفرد ہیں اور اسے عبید اللہ بن موسیٰ قطان اور رستم بن جارد نے بھی نقل کیا ہے۔

۴۲۵۵۔ احمد بن ابراہیم بن یوسف، ابراہیم بن فہد، عثمان بن یثیم، عبد الوہاب بن مجاہد، انکے والد مجاہد بن جبر کے حوالے سے حضرت جابر بن عبد اللہ سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اپنے مردوں کو ”لا الہ الا اللہ“ کی تلقین کیا کرو“

مجاہد عن جابر کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف عثمان عن ابیہ عن عبد الوہاب عن مجاہد کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۵۶۔ محمد بن حسن یقطینی، یحییٰ بن محمد ابوالصعیر، جیسی بن عبد اللہ عسقلانی، داؤد بن جراح، عبد الوہاب بن مجاہد، انکے والد مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ

دنیا ساری کی ساری برتنے کی چیز ہے اور بہترین برتنے کی چیز نیک عورت ہے“

مجاہد عن جابر کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الجنائز ۱، و سنن ابن ماجہ ۱۳۶، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۳۸۳/۳، و سنن النسائی ۵/۴

و صحیح ابن حبان ۷۱۹، و المعجم الکبیر للطبرانی ۲۳۳/۱۰، و الصغیر ۱۲۵/۲، و مجمع الزوائد ۳۲۳/۲

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الرضاع باب ۱۷ و مشکاة المصابیح ۳۰۸۳، و شرح السنة ۱۱/۹، و تلخیص الحبیر ۱۱۶/۳

و الترغیب والترہیب ۱۱۶/۳، و الدرر المنثورة ۸۳، و تحاف السادة المتقين ۸۷/۹

(۲۲۴) عطاء بن ابی رباح

ان عظیم لوگوں میں سے حرم اور وادی بطحاء کے فقیہ اپنی پیشانی کو بچھانے والے انتہائی متواضع ابو محمد عطاء بن ابی رباح بھی ہیں۔
۲۲۵۷- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن مدینی اور یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن جریج کا بیان ہے عطاء بن ابی رباح کا بستر ۲۰ سال تک مسجد رہی۔
۲۲۵۸- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید اور ابن جریج کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ ضعیف اور معمر ہو جانے کے بعد جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے، تو سورۃ بقرہ کی دو سو آیتیں پڑھتے اور وہ کھڑے رہتے اور ذر برابر بھی حرکت نہ کرتے۔

۲۲۵۹- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، احمد بن منصور، عبد الوہاب بن ہمام عبد الرزاق کے بھائی کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ: ابن عیینہ نے ابن جریج سے کہا میں نے آپ کی طرح نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا، انہوں نے کہا اگر آپ عطاء کو دیکھ لیتے تو یہ نہ کہتے۔

۲۲۶۰- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سعد، جویریہ کے بھتیجے، مہدی بن میمون اور معاذ بن سعد عور کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

وہ عطاء بن ابی رباح کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہ انہوں نے کوئی بات شروع کی، اور آپ کی گفتگو کے دوران ہی ایک آدمی نے بات کرنی شروع کر دی، تو آپ کو غصہ آ گیا، اور آپ نے ارشاد فرمایا: یہ کیسے اخلاق ہیں؟ یہ کیسی طبیعت ہے؟ میں اگر کسی شخص سے ایسی ایسی بات سنوں جس کے بارے مجھے علم ہو تو بھی میں یہ ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔

۲۲۶۱- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ہناد، قتیبہ، سفیان، عمرو بن سعید اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ: ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عمر مکہ مکرمہ تشریف لائے، تو لوگوں نے ان سے مختلف سوالات کئے، آپ نے ان سوالات کا جواب دینے کے بعد ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے لئے سوال جمع کر کے رکھتے ہو حالانکہ عطاء بن رباح تمہارے پاس موجود ہیں۔

۲۲۶۲- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، انکے والد، محمد بن فضیل اور اسلم منقری کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ: وہ ابو جعفر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے عطاء گزرے، تو ابو جعفر نے ارشاد فرمایا: زمین پر مناسک حج کے بارے میں عطاء سے زیادہ علم رکھنے والا کوئی شخص موجود نہیں۔

مؤلف کا قول ہے کہ میں نے سلیمان بن احمد کو احمد بن محمد الشافعی کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا: مکہ میں مسجد حرام میں فتویٰ دینے کا حلقہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کا تھا اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے بعد یہ حلقہ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا تھا۔

۲۲۶۳- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، انکے والد فضل بن دکین اور سفیان کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ سلمہ بن کمیل کا بیان ہے:

میں نے سوائے تین شخصوں، عطاء طاؤس اور مجاہد کے علاوہ اپنے علم کے ذریعے اللہ کی رضا کو طلب کرنے والا کوئی نہیں

اب طبقات ابن سعد ۲/۳۸۶، ۵/۴۶۷، والتاریخ الکبیر ۲/۲۹۹۹، والجرح ۲/۱۸۳۹، والجمع ۱/۳۸۵، وسیر النبلاء ۵/۷۸، والمیزان ۳/۵۶۴۰، وتاریخ الاسلام ۴/۲۷۸، وتهذیب التهذیب ۷/۱۹۹، وتهذیب الکمال ۳۹۳۳، (۶۹/۲۰).

دیکھا۔

۴۲۶۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز جروی، ایوب بن سوید کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ اوزاعی کا بیان ہے:

عطاء کا انتقال اس حال میں ہوا کہ وہ زمین پر رہنے والوں میں سے اپنے پروردگار سے سب سے زیادہ راضی تھے اور امام اوزاعی رحمہ اللہ سات یا آٹھ حدیثیں مسند روایت کیا کرتے تھے۔

۴۲۶۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل اور ابن نمیر کے حوالے سے عمر بن ذر کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

میں نے عطاء بن ابی رباح جیسا شخص کبھی نہیں دیکھا اور میں نے انہیں قمیض پہنے ہوئے کبھی نہیں دیکھا اور میں نے انہیں کبھی ایسا کپڑا پہنے ہوئے نہیں دیکھا جس کی قیمت پانچ درہم کے مساوی ہو۔

۴۲۶۶- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد بن حارث اور محمد بن ولید زحاف کے اسنادی حوالے سے ابن جریج کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ میں نے عطاء بن ابی رباح کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا، اس دوران آپ نے اپنی سواری کو لیکر جانے والوں سے کہا، رک جاؤ اور مجھ سے پانچ باتیں سن کر انہیں اچھی طرح یاد کر لو، تقدیر کی اچھائی اور برائی، اسکی حلاوت اور کڑواہٹ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ بندے کو اس میں نہ تو کوئی تفویض حاصل ہے اور نہ ہی اسکا کوئی ارادہ اس میں کارفرما ہے اور ہمارے اہل قبلہ مؤمن ہیں اور انکی جان اور ان کا مال حرام ہے مگر کسی شرعی حق کے باعث اس کی حرمت اٹھایا جاتی ہے۔ اور بغیر گروہ سے قتال ہاتھوں اور جوتوں سے ہو گا نہ کہ اسلحہ اور ہتھیاروں سے، اور میں فرقہ خارجیہ سے تعلق رکھنے والوں کی گمراہی پر گواہی دیتا ہوں۔

۴۲۶۷- عطاء بن ابی رباح کی تفسیری روایات..... عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سعید بن یحییٰ، زافر بن سلیمان عبدالعزیز بن خالد ترمذی اور طلحہ کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "لَا تَلْهِيْهُمْ تِجَارَةٌ وَلا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ" (النور: ۳۷) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ان لوگوں کو جن کا اس آیت میں ذکر ہے خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کے ان حقوق جو اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض کئے ہیں کو انکے اوقات مقررہ میں ادا کرنے سے نہیں روکتی ہے۔

۴۲۶۸- عبداللہ بن محمد بن محمد بن یحییٰ مروزی، ابوبلال اشعری، قیس اور عبدالملک بن جریج کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے:

یعلیٰ بن امیہ کو آنحضرت ﷺ کی صحبت حاصل تھی اور وہ اگر مسجد میں ایک گھڑی بھی بیٹھتے تو اس دوران اعتکاف کی نیت کیا کرتے تھے۔

۴۲۶۹- احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، ابن ابی شعیب، مسکین بن بکیر اور اوزاعی کے سلسلہ سند سے عطاء کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے باری تعالیٰ کے فرمان پاک:

"وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمْ آفَةٌ فِي دِينِ اللّٰهِ" (النور: ۲) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "اس آیت کا مصداق حد شرعی قائم کرنے کا موقع ہے"

۴۲۷۰- احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس اور امام اوزاعی کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ عطاء کا بیان ہے

رسول اکرم ص کی صاحبزادی حضرت فاطمہؑ آٹا گوندتی تھیں اور قریب ہوتا تھا کہ آپ کا چھوٹا سا پیالہ ایک بڑے تسلے سے بڑھ جائے۔

۴۲۷۱- احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی داؤد، عباس بن ولید اور ان کے والد ولید کے سلسلہ سے نقل کیا گیا ہے کہ امام اوزاعی رحمہ اللہ کا بیان

میں یمامہ میں مقیم تھا اور اس زمانے میں وہاں پر ایک گورنر تھا، جو رسول اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صحابی کے بارے میں لوگوں سے امتحان لیا کرتا تھا کہ وہ صحابی (معاذ اللہ) منافق ہیں مؤمن نہیں اور وہ لوگوں سے طلاق، غلاموں کو آزاد کرنے اور بیت اللہ کا پیدل حج کرنے کی قسمیں لیتا تھا کہ وہ ان صحابی کو منافق ہی کہیں گے، مؤمن نہیں کہیں گے، اگر مؤمن کہا تو ان پر قسمیں لازم ہو جائیں گے۔

امام اوزاعی کا بیان ہے کہ میں اس پریشانی سے نکلا اور عطاء بن ابی رباح سے ملاقات کی اور ان سے اس معاملے کے بارے میں پوچھا: میری بات سن کر انہوں نے جواب دیا، میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں اور اگر کوئی اپنی جان بچانے کے لئے ایسا کر لے تو اس پر یہ قسم لازم نہیں ہوگی، کیونکہ باری تعالیٰ کا فرمان ہے:

”الان تتقوا منهم تقاة“ (آل عمران: ۲۸)

۴۲۷۲- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ان کے والد امام احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ اور اسماعیل بن امیہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ طویل طویل خاموشی اختیار کیا کرتے تھے اور جب وہ بات کرتے تو ہم میں سے ہر ایک یہ گمان کرتا کہ وہ اس کی تائید کر رہے ہیں۔

۴۲۷۳- عبد اللہ بن محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، محمد بن حفص بن عمر مقرئ، ابو عبد الملک الفارسی اور ابو ہریران کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا بیان ہے:

جو شخص کسی ذکر کی مجلس میں بیٹھے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی دس باطل مجلسوں کا کفارہ بنائیں گے جن میں اس آدمی نے شرکت کی ہوگی اور اگر کوئی شخص اللہ کے راستے میں نکلے اور وہاں کسی خیر کی مجلس میں شرکت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی سات سو باطل مجلسوں کا کفارہ بنائیں گے جن میں اس آدمی نے شرکت کی ہوگی، ابو ہریران کا بیان ہے کہ میں نے عطاء سے پوچھا مجلس ذکر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ حلال حرام کی مجلس اور یہ کہ آپ کس طرح نماز پڑھیں؟ کس طرح روزہ رکھیں؟ کیسے نکاح کریں؟ کیسے طلاق دیں اور کیسے خرید و فروخت کریں؟

۴۲۷۴- احمد بن اسحاق اور عبد اللہ بن محمد، حسن بن ہارون، محمد بن بکار، زافر بن سلیمان اور ابو بکر ہذلی کے اسنادی حوالے سے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

جب بھی کوئی بندہ تین مرتبہ یارب یارب کہتا ہے تو باری تعالیٰ اسکی طرف دیکھتے ہیں، ابو بکر ہذلی کا بیان ہے کہ میں نے عطاء کے اس قول کا تذکرہ حسن بصری رحمہ اللہ سے کیا تو انہوں نے جواب دیا، کیا آپ نے قرآن کریم میں باری تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں پڑھا؟

”ربنا اتنا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا ببرکم فامنار بنا فاغفر لنا ذنوبنا و کفر عنا سیتنا و اتوفنا مع الابرار ربنا و اتنا ما وعدتنا علی رسلک و لا تخزننا یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد فاستجاب لہم ربہم“

(آل عمران: ۱۹۳-۱۹۵)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ہم نے ایک پکار والے کی پکار سن لی جو ایمان کے لئے یعنی اپنے رب پر ایمان لانے کے لئے پکار رہا تھا تو ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے پروردگار ہماری مغفرت فرما دیجئے اور ہمارے گناہوں کو مٹا دیجئے اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں موت دیجئے، اے ہمارے پروردگار ہمیں وہ نعمتیں دیجئے جن کا وعدہ آپ نے اپنے رسولوں سے کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کیجئے گا، بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے ہیں انکے رب نے انکی دعا قبول کی۔

۳۲۷۵- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ، ابراہیم بن جنید، مسلم بن ابراہیم، حسن بن ابو جعفر، ابن جریج کے اسنادی حوالے سے عطاء کا یہ قول نقل کیا گیا ہے۔

عبادت گزار کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے:

۳۲۷۶- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ سلمی، ضمرہ اور عمر بن ورد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عطاء نے ان سے فرمایا:

اگر تم یومِ عرفہ کی شام کو لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر تنہا رہ سکتے ہو تو ضرور ایسا کرو۔

۳۲۷۷- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحق، سلیمان بن قتبہ، ہارون بن معروف، ضمرہ اور ابو اسماعیل کوفی کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

انہوں نے عطاء سے ایک مسئلے کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے جواب دیا اس پر ابو اسماعیل نے پوچھا یہ جواب کس سے منقول ہے؟ تو عطاء نے ارشاد فرمایا: ”ہمارے نزدیک جس چیز پر امت کا اجماع ہو وہ اسناد سے زیادہ قوی ہے۔“

۳۲۷۸- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحق، یحییٰ بن ابی طالب، عمرو بن عبد الغفار اور معقل بن عبید اللہ جزری کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

انہوں نے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے کہا، ہمارے یہاں کچھ لوگ ہیں، جن کا خیال ہے کہ ایمان میں کمی زیادتی نہیں ہوتی ہے، اس پر عطاء نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی،

وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ“ (محمد. ۷۱)

اور ارشاد فرمایا، ہدایت جسکی زیادتی کا باری تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر کیا ہے وہ ایمان نہیں تو اور کیا ہے؟

معقل کا بیان ہے کہ میں نے پھر ان سے کہا، وہ لوگ نماز اور زکوٰۃ کو اللہ تعالیٰ کے دین میں سے نہیں سمجھتے ہیں، اس پر عطاء رحمہ اللہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

”وَمَا أَمْرُو إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ“

(البینۃ: ۵)

ترجمہ: حالانکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا عبادت کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے یکسو ہو کر، اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا تھا اور یہی ان صحیفوں کا دین ہے۔

۳۲۷۹- ابو بکر اسلمی، عثمان بن عبد اللہ اسلمی، سعید بن سلام بصری اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انکی ملاقات مکہ مکرمہ میں عطاء بن ابی رباح سے ہوئی، تو انہوں نے عطاء سے کسی مسئلے کے بارے میں دریافت کیا، اس

دوران عطاء نے آپ سے دریافت کیا، آپ کا تعلق کہاں سے ہے؟ آپ نے جواب دیا کوفہ سے، یہ سن کر عطاء نے کہا آپ کا تعلق اس بستی سے ہے جس بستی والوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور مختلف گروہوں میں بٹ گئے، پھر آپ نے امام ابو حنیفہ رحمہ

اللہ سے دریافت فرمایا، آپ کا تعلق کس گروہ سے ہے؟ آپ نے جواب دیا، میرا تعلق اس گروہ سے ہے جو نہ تو سلف کو برا بھلا کہتا ہے، اور تقدیر پر ایمان رکھتا ہے اور نہ ہی محض گناہ کے سبب کسی کو کافر کہتا ہے یہ سن کر عطاء نے ان سے فرمایا، آپ نے حق کو پہچان لیا ہے لہذا اسے مضبوطی سے تھامے رکھو۔

۴۲۸۰۔ مؤلف حلیۃ علامہ ابو نعیم رحمہ اللہ اپنے والد، احمد بن محمد بن حسن اور احمد بن بدیل کے اسنادی حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ ابو عبید رحمہ اللہ کا بیان ہے:

ہم محمد بن سوقة کے پاس گئے تو انہوں نے کہا، کیا میں تم سے ایک ایسی بات نہ بیان کروں؟ شاید کہ وہ آپ لوگوں کو نفع دے، کیونکہ اس بات نے مجھے بہت نفع دیا ہے۔ پھر انہوں نے ارشاد فرمایا:

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے ہم سے بیان کیا تھا، اے میرے بھتیجے! تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگ فضول باتوں کو ناپسند کیا کرتے تھے، اور وہ لوگ فضول باتوں کی جگہ قرآن کریم کی تلاوت یا اچھے کاموں کا حکم یا بری باتوں سے باز رہنے کی تاکید یا اپنے گزراوقات کے لئے ایسی بات کرنا کہ جس کے بغیر چارہ نہ ہو کیا کرتے تھے، پھر انہوں نے ہم سے خطاب کر کے ارشاد فرمایا، کیا آپ لوگ باری تعالیٰ کے ارشاد پاک؟ ”ان علیکم لحافظین۔ کراما کاتبین (الانفطار، ۱۱، ۱۰)“

ترجمہ: بے شک تم پر دو نگراں یعنی کراما کاتبین ہیں۔

اور ”عن الیمین وعن الشمال قعید ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید“ (۱۷-۱۸)

ترجمہ: دائیں اور بائیں جانب ایک بیٹھا ہوا ہے جو بات بھی کی جائی گی وہ ایک ترش رو نگراں کے سامنے ہوتی ہے۔

کا انکار کرتے ہیں؟ پھر انہوں نے ارشاد فرمایا:

کیا تم میں سے کسی کو اس بات سے شرم نہیں آئے گی کہ اگر اس کے سامنے ایک صحائف اعمال کو پھیلایا جائے جنہیں اس نے اپنے ایام زندگی میں بھرا ہے اور ان میں زیادہ تر باتیں ایسی ہوں کہ جن کا تعلق نہ تو اس کے کسی دنیوی فائدے سے ہو اور نہ کسی دینی فائدے سے۔

۴۲۸۱۔ سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق اور ابن جریر کے اسنادی حوالے سے عطاء کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

جب رات کے وقت بہت سے گدھے مل کر آوازیں نکالتا شروع کر دیں تو اس وقت تسمیہ اور تعوذ پڑھنی چاہیے۔

۴۲۸۲۔ سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق اور یحییٰ بن ربیعہ صنعانی کے اسنادی حوالے سے عطاء کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

انہوں نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

”وکان فی المدینۃ تسعة رھط یفسدون فی الارض ولا یصلحون“ (النمل ۲۸)

میں فساد کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: وہ لوگوں کو دراہم قرض دیا کرتے تھے تاکہ وہ لوگ برے کاموں میں انہیں خرچ

کر سکیں

۴۲۸۳۔ عبد اللہ بن محمد، احمد بن علی جارود، محمد بن عضم بن یزید، اسکے والد، سفیان بن سعید اور عبد اللہ بن ولید رصافی کے اسنادی حوالے

سے عطاء کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

جس آدمی کے پاس قلم ہو اگر وہ اس قلم سے لکھے گا تو اسکے اہل و عیال فراخی کی زندگی گزاریں گے اور اگر وہ لکھنا ترک کرے گا

تو اسکے اہل و عیال تنگدستی میں مبتلا ہو جائیں گے، پھر انہوں نے پوچھا، سردار کون ہے؟ رصافی نے جواب دیا: خالد قسری،

اس پر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے ایک نیک بندے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تھا:

”رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرَ الْمُجْرِمِينَ“ (القصص ۱۷)

ترجمہ اے میرے رب آپ نے مجھ پر جو انعام فرمایا ہے بس اب میں مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔

۴۲۸۴۔ مؤلف حلیہ اپنے والد، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عمران بن موسیٰ بن ایوب، ولید بن مسلم اور عبد اللہ بن حسان کے اسنادی حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ:

عطاء سے کسی نے پوچھا، بندوں کو جو کچھ عطاء کیا گیا ہے ان میں سے سب سے افضل چیز کوئی ہے آپ نے جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کی سمجھ اور یہی دین کی معرفت ہے۔

عطاء بن ابی رباح کی مسانید..... ابو محمد عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے کئی صحابہ کرام سے مسند احادیث روایت کی ہیں۔ ان میں

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ، عبد اللہ بن عمرؓ، عبد اللہ بن زبیرؓ، عبد اللہ بن عمروؓ، ابو ہریرہؓ، ابوسعید خدریؓ اور زید بن خالد جہنیؓ کے نام

قابل ذکر ہیں اور آپ سے روایت کرنے والوں میں کئی تابعین مثلاً عمرو بن دینار، امام زہری، ابو الزبیر، مالک بن دینار، یحییٰ بن ابی کثیر، جابر جعفی، ایوب سختیانی، اسماعیل السری، حبیب بن ابی ثابت، عیش اور بے شمار بڑے بڑے علماء اور ائمہ شامل ہیں۔

۴۲۸۵۔ ابو احمد محمد بن احمد، حبیب بن حسن، فاروق خطابی، محمد بن احمد بن حسن، ابو مسلم ابراہیم بن عبد اللہ، ابو عاصم، ابن جریج، عطاء اور

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ:

”اگر ابن آدم کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ یقیناً تیسری بھی طلب کرے گا اور ابن آدم کے پیٹ کو مٹی کے سوا کوئی

چیز نہیں بھر سکتی، اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی توبہ قبول کرتے ہیں جو توبہ کرتا ہے۔“

ابن جریج عن عطاء کے حوالے سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے۔

۴۲۸۶۔ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، محمد بن احمد، ابو خلیفہ، ابو الولید الطیالسی، محمد بن کثیر، شعبہ، ایوب، عطاء اور حضرت عبد اللہ

بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

”وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ آپ اور آپ کے ساتھ حضرت بلالؓ بھی عید کے دن باہر تشریف لے گئے، آپ

نے نماز پڑھی اور خطبہ دیا اور پھر آپ عورتوں والے حصے میں تشریف لائے اور انہیں وعظ کیا اور صدقے کی نصیحت کی (آپ کی نصیحت

سننے کے بعد) عورتیں اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں (کپڑے میں ڈالنے لگیں اور جب آپ واپس تشریف لائے تو وہ آپ کے کپڑے کے

ایک کونے میں (بندھے) ہوئے تھے۔

(یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور اسے ایوب سے حماد بن زید، ابن عیینہ، ابن علیہ اور بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے اور عبد الملک

بن ابی سلیمان، ابن جریج اور حجاج بن ارطاة نے عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے حضرت جابرؓ کی حدیث بھی صحیح اور متفق علیہ ہے۔

۴۲۸۷۔ محمد بن احمد بن علی و محمد بن حسن بن کوثر، احمد بن علی خزاز، فیض بن موسیٰ، سفیان بن موسیٰ حرمی، حبیب معلم، عطاء اور حضرت

عبد اللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

”رسول اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ عشاء کی نماز کو مؤخر کیا اور آپ نماز ادا کرنے سے رکے رہے، یہاں تک لوگ سو گئے، پھر

بیدار ہوئے، پھر سو گئے اور پھر بیدار ہوئے تو حضرت عمرؓ اٹھے اور پکارے، یا رسول اللہ! نماز، پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ نے ارشاد فرمایا: ”اگر مجھے میری امت پہ مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس نماز کو میں وقت تک مؤخر کر دیتا“

یہ حدیث عمرو بن دینار، ابن جریج اور عطاء کی سند سے صحیح اور متفق علیہ ہے جبکہ حبیب عن عطاء کے طریق سے غریب ہے اور ابراہیم صالح نے بھی اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے۔

۴۲۸۸- محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن ضبیل، انکے والد، سفیان، عمرو، عطاء اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ:

”جب کوئی آدمی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ اپنی انگلیوں کو چاٹ لے یا کسی سے چٹوالے“

یہ حدیث سفیان عن عمرو کے طریق سے صحیح اور متفق علیہ ہے۔

۴۲۸۹- محمد بن احمد بن حسن، عباس بن احمد بن حسن و ثناء، احمد بن عمرو کعبی، قبیصہ، سفیان، ابن جریج، عطاء اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے دریافت کیا گیا۔

”کس قاری کی قرأت سب سے اچھی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا ”جب وہ پڑھے تو آپکو ایسا لگے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے

دور رہا ہے“

یہ حدیث ثوری کی احادیث میں سے غریب ہے اور اس کی سند میں احمد بن عمر قبیصہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۴۲۹۰- احمد بن محمد بن جعفر بن یثیم، محمد بن احمد بن ابی العوام، منصور بن صقیر ابوالنضر، عبد اللہ بن مؤمل بن وہب اللہ مخزومی، عطاء بن ابی رباح اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

”جب رسول اکرم ﷺ حدیبیہ میں اترے تو آپ کے پاس سہیل بن عمرو آیا تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”یہ سہیل بن عمرو آپ لوگوں کے پاس آئے ہیں اور انہوں نے آپ لوگوں کے لئے معاملہ آسان کر دیا ہے“

عطاء بن رباح کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں منصور، عبد اللہ بن مؤمل سے روایت کرنے میں

متفرد ہیں۔

۴۲۹۱- محمد بن احمد بن علی، ابراہیم بن یثیم بلدی، محمد بن کثیر مصیصی، اوزاعی، عطاء بن ابی رباح اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایک آدمی کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں زخم لگ گیا، تو لوگوں نے انہیں غسل کرنے کا حکم دیا اور اسی غسل کے نتیجے میں ان کا انتقال ہو گیا تو اس بات کی آنحضرت ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا، اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہلاک

کرے، عاجز آدمی کی شفا تو صرف سوال ہے“

۱۔ فتح الباری ۴/۳۸۰..... ۲۔ صحیح مسلم، کتاب الاشرۃ ۱۲۹، ۱۳۰، وصحیح البخاری ۶/۱۰۶.....

۳۔ المستدرک ۳/۶۱۱، ۶۱۲، طبقات ابن سعد ۱/۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸،

یہ حدیث غریب ہے اور یہ الفاظ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے سوا کسی سے بھی محفوظ نہیں اور آپ سے روایت کرنے والوں میں سے بھی صرف عطاء سے محفوظ ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں ولید بن مسلم اور بہت سے علماء ہیں جنہوں نے اسے امام اوزاعی سے نقل کیا ہے۔

۴۲۹۲- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ عریش مصری، وھب بن رزق ابوہبیرہ، بشر بن بکر، اوزاعی، عطاء عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے:

اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے اگر اسے کہا جائے کہ وہ ساتوں زمینوں اور آسمانوں کو ایک لقمے میں نکل لے تو وہ ہڑپ کر جائے گا، اسکی تسبیح ”سبحانک حیث کنت“ ہے، تو پاک ہے جہاں کہیں ہو۔

اوزاعی عن عطاء کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف بشر بن بکر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۴۲۹۳- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، قاسم بن زکریا بن دینار، مصعب بن مقدم مسعر، حبیب بن ابی ثابت، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

”رسول اکرم ﷺ نے اس وقت تبلیہ کہنا شروع کیا، جب آپ اپنی سواری پر بیٹھے ہوئے تھے“

مسعر کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند میں مصعب مفرد ہیں۔

۴۲۹۴- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، یحییٰ بن عبدان، عبداللہ بن محمد فراء، حارث بن مسلم مقری، بحر السقا، حجاج بن فرافصہ، اعمش، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا، اگر میں نے یہ حدیث رسول اکرم ﷺ سے ایک

ایک مرتبہ کر کے سات مرتبہ نہ سنی ہوتی، تو میں اسے نہ بیان کرتا، میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا:

”قیامت کے دن تین آدمی مشک کے ٹیلوں پر ہونگے، نہ تو انہیں غم ڈرائے گا اور نہ ہی وہ لوگ پریشان ہوں گے جب اور لوگ پریشان ہوں گے، ایک وہ شخص جس نے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی، پھر اس نے لوگوں کی امامت کی اور اس کا مقصد اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کی طلب کے سوا کچھ نہیں تھا، دوسرا شخص وہ ہے جو ہر دن رات میں پانچ مرتبہ لوگوں کو نماز کے لئے بلائے، اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کو طلب کر لے، تیسرا وہ غلام آدمی ہے کہ جسے دنیاوی غلامی اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نہیں روکتی ہے۔“

امام اعمش کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں حارث بن مسلم رازی مفرد ہیں۔

۴۲۹۵- قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد املاء، علی بن محمد بن عبد الوہاب بن جبیلہ، ابوبلال اشعری، یحییٰ بن مہلب ابوکدینہ، لیث، ابن ابی سلیم اور عطاء کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا ارشاد گرامی ہے، لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ جس میں کوئی آدمی بھی اپنے درہم اور اپنے دینار کا اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ مستحق نہیں ہوگا اور میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ:

”جب لوگ درہم اور دینار کے معاملے میں بخل کرنا شروع کر دیں اور بیع کرتے لگیں اور گائے کی دموں کے پیچھے چلنے لگیں اور اللہ کے راستے میں جہاد کو ترک کر دیں، تو اللہ تعالیٰ ان پر ذلت نازل فرمادیں گے اور یہ ذلت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک کہ وہ اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آئیں۔“

۱۔ المعجم الكبير للطبرانی ۱/۱۹۵، ومجمع الزوائد ۱/۸۰، وتفسير ابن كثير ۵/۱۱۳، ۸/۳۳۴.

۲۔ سنن الترمذی ۲۵۶۶، ومسند الامام احمد ۲/۲۶۲، واتحاف السادة المتقين ۳/۵، والدر المنثور ۳/۳۳، والترغيب

والترهيب ۱/۱۷۹، ۳/۲۶۲، ۳/۳۷۷، ۶/۶۹۵، وانظر ايضاً صحيح مسلم، كتاب البر والصلة ۱/۹۸۶.

۳۔ مسند الامام احمد ۲/۲۸۸، ونصيب ۱/۱۷۲، وتلخيص الحبير ۳/۱۹، والدر المنثور ۱/۲۴۹، وكنز العمال ۳/۱۰۵۰.

عطاء بن ابن عمر کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور اس حدیث کو عطاء سے اعمش نے بھی روایت کیا ہے جبکہ فضالہ بن حصین نے اس حدیث کو ایوب سختیانی عن نافع عن ابن عمر کی سند سے نقل کیا ہے۔

۴۲۱- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، محمد بن عمار موصلی، عفیف بن سالم، ایوب بن عتبہ اور عطاء کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے، ایک مرتبہ حبشہ سے ایک آدمی رسول اکرم ﷺ سے سوال کرنے آیا، 'آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، سوال کرو اور پوچھو' اس شخص نے جواب دیا، یا رسول اللہ! آپ لوگوں کو ہم پر شکل و صورت نیت اور نبوة کے اعتبار سے فضیلت دی گئی ہے اگر میں آپ کی طرح ایمان لاؤں اور آپ جیسے اعمال کروں تو آپ کا کیا خیال ہے کہ میں جنت میں آپ کے ساتھ رہوں گا؟ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جی ہاں، پھر آپ نے ارشاد فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک سیاہ آدمی کی سفیدی جنت میں ایک ہزار سال کی مسافت سے دکھائی دیگی، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس شخص نے "لا الہ الا اللہ" کہا اسکے لئے اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک عہد ہے اور جس شخص کے "سبحان اللہ وبحمده" کہا اس کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جائیں گے۔ یہ سن کر صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اسکے بعد ہم کیسے ہلاک ہونگے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک ایک آدمی قیامت کے دن اتنا عمل لیکر آئے گا اگر اسے پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو وہ اسے نہیں اٹھا سکے گا اور وقت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت کو پیش کیا جائے اور وہ اس کے تمام اعمال کو ختم ہی کرنے والی ہوگی مگر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اس کے اعمال کو بڑھا دیں گے اور یہ آیت نازل ہوئی،

یا ائی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئاً مذکوراً، سے لیکر "رایت نعیماً و ملکا کبیراً" (الانسان : ۲۰) یہ سن کر اس حبشی نے کہا اور میری آنکھیں بھی وہ کچھ دیکھ رہی ہیں جو کچھ آپ کی آنکھیں جنت میں دیکھ رہی ہیں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جی ہاں، اور آپ رو دیئے، یہاں تک کہ آپ کی آنکھیں بہہ پڑیں حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ارشاد فرمایا، میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھوں سے گڑھے میں اس کو لٹا رہے ہیں۔ عطاء کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے، اور اس کی روایت میں عفیف متفرد ہیں، اور ان کے علاوہ ایوب بن عتبہ یمامی حدیث کو کسی نے روایت نہیں کیا ہے۔

عفیف اہل موصل کے عابدوں اور زاہدوں میں سے تھے اور سفیان ثوری ان کا نام یا قوتہ بیان کیا کرتے تھے۔

۴۲۲- ابو بکر بن احمد بن یعقوب بن مہر جان، ابو شعیبہ حرائی، یحییٰ بن عبداللہ، ایوب بن نہیک، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

"جب بھی کوئی بندہ مؤمن اللہ تعالیٰ سے اپنی موت سے ایک مہینہ قبل توبہ کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو ضرور قبول کریں گے اور اس سے قریب مدت میں بھی اور موت سے ایک دن اور ایک گھڑی قبل بھی، حالانکہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ اور اخلاص کو جانتے ہیں، مگر پھر بھی قبول ہی فرماتے ہیں"۔

یہ حدیث عطاء کی احادیث میں سے غریب ہے اور اس کی روایت میں ایوب بن نہیک متفرد ہیں۔

۴۲۳- محمد بن علی بن حبیش، جعفر بن محمد فریابی، سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی، خالد بن یزید بن ابی مالک، ان کے والد یزید بن ابی مالک اور

المعجم الكبير للطبرانی ۴/۲۳۷، ومجمع الزوائد ۱۰/۴۲۰، والترغیب والترہیب ۲/۴۲۱. وتفسیر ابن کثیر

۳/۱۲، واللائلی المصنوعة ۱/۲۳۲، والمجروحین ۱/۱۷۰.

تفسیر ابن کثیر ۲/۲۰۶. وکنز العمال ۱۰۲۶۷.

عطاء کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا ارشاد ہے۔

رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ”جب بھی کوئی قوم زکوٰۃ ادا کرنے میں کوتاہی کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں بارش سے محروم کر دیتے ہیں اور آپ نے ارشاد فرمایا، اگر چوپائے نہ ہوں، تو بارش نہ ہو۔“
عطاء عن ابن عمرؓ کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف سلیمان عن خالد عن ابیہ کی سند سے ہی نقل کیا ہے۔
۴۲۹۹- محمد بن احمد بن علی، محمد بن یوسف بن الطباع، محمد بن کثیر، اوزاعی، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے:

”جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا اس کا کوئی روزہ نہیں“۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور اسے حجاج بن ارطاة وغیرہ نے بھی عطاء سے روایت کیا ہے۔

۴۳۰۰- محمد بن احمد غطریفی، عبداللہ بن شیریہ، اسحاق بن راہویہ، ابو معاویہ حجاج، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ

”آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، اے عبداللہ بن عمرؓ کیا آپ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور رات کو جاگ کر قیام کرتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا، جی ہاں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اگر آپ نے ایسا کیا تو آپ کی آنکھیں دھنس جائیں گی اور آپ کا نفس بیمار پڑ جائے گا بے شک آپ کی آنکھ کا بھی آپ پر حق ہے، آپ کے جسم کا بھی آپ پر حق ہے، آپ کے گھر والوں کا بھی آپ پر حق ہے لہذا رات کو عبادت بھی کیجئے اور سوئے بھی روزہ بھی رکھئے اور روزہ افطار بھی کیجئے ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھئے، یہ عمر بھر روزے رکھنے کے برابر ہے“

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، اس پر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہو، اس کا کوئی روزہ نہیں اور اگر تم روزے رکھنا ہی چاہتے ہو تو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو، جو ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کیا کرتے تھے، اور جب دشمن سے انکی ملاقات ہو جاتی تو بھاگتے نہیں تھے“۔
حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی احادیث میں سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور آپ کے کئی شاگردوں نے آپ سے یہ حدیث روایت کی ہے، اور حجاج کی حدیث جو عطا سے ہے ان الفاظ کے ساتھ غریب ہے اور ابو معاویہ اسکی روایت میں متفرد ہیں۔

۴۳۰۱- محمد بن احمد، عبداللہ بن شیریہ، اسحاق بن راہویہ، عبداللہ بن عصمہ، حمزہ بن ابی حمزہ، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

”جو عورت بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے اور اگر اس کا شوہر اس کے ساتھ دخول کرے، اسے مہر ملے گا، اس کے رحم کو حلال کرنے کی وجہ سے اور اگر اس نے دخول نہیں کیا تو اس کے درمیان جدائی کروادی جائے گی اور سلطان اس آدمی کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہیں ہے۔“

۱۔ المجموع الكبير للطبرانی ۴/۱۲، وکنز العمال ۱۵۸۰۶۔

۲۔ صحیح البخاری ۳/۵۲، ۵۳، و صحیح مسلم ۸۱۵، وفتح الباری ۳/۲۲۱، ۲۲۲۔

۳۔ مسند الامام احمد ۶/۶۶، ۱۶۶، و سنن الدامی ۲/۱۳۷، و مسند الحمیدی ۲۲۸، و سنن سعید بن منصور ۵۴۸، ۵۴۹۔

و فتح الباری ۹/۱۹۱۔

اسحق کا بیان ہے کہ حمزہ نے عطاء اور مکحول کا زمانہ پایا ہے۔

یہ حدیث عطاء عن عبد اللہ کے طریق سے غریب ہے اور انہوں نے لفظ تفریق کو مفرداً روایت کیا ہے اور عمروہ عن عائشہ سے بھی نکاح کے بطلان کے سلسلے میں ایسی روایت نقل کی گئی ہے اور انہوں نے لفظ تفریق روایت نہیں کیا ہے۔

۴۳۰۲- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، عبد الرزاق، عمر بن حوشب، عمرو بن دینار، عطاء، عبد اللہ بن عمرو کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ

”جو عورت مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرے وہ ہم میں سے نہیں اور جو مرد عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرے وہ بھی ہم میں سے نہیں“

عبد اللہ بن عمرو عن عطاء کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف اسی سند سے نقل کیا ہے۔

۴۳۰۳- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن نصر صانغ، سعید بن سلیمان، عبد اللہ بن مؤمل، ابن جریج، اور حضرت عبد اللہ بن عمرو کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت فرمایا کیا میں علم کو مقید کروں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں، پھر انہوں نے دریافت کیا کہ علم کو کیسے مقید رکھا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”کتابت سے“

یہ حدیث ابن جریج عن عطاء کے حوالے سے غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف عبد اللہ بن مؤمل کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۳۰۴- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ربیع بن صبیح اور عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

اس دوران جبکہ حضرت عبد اللہ بن زبیر خطبہ دے رہے تھے، انہوں نے ارشاد فرمایا، رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ ”میری اس مسجد میں نماز ادا کرنا اسکے علاوہ دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے، سوائے مسجد حرام کے“

اس روایت کو حماد بن زید نے حبیب معلم عن عطاء کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۴۳۰۵- ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابو عاصم اور ابو نعیم، طلحہ بن عمرو، عطاء اور حضرت ابو ہریرہ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے:

”کبھی کبھار“ (دوسروں کی) زیارت کیا کرو، اس سے محبت بڑھے گی۔

۴۳۰۶- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، معلى بن اسد، عبد الواحد بن زیاد، محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، عطاء اور حضرت ابو ہریرہ کے

۱۔ مسند الامام احمد ۲/۲۰۰، مجمع الزوائد ۸/۱۰۳، والترغیب والترہیب ۳/۱۰۴، اوکنز العمال ۷/۲۳۱۔

۲۔ مجمع الزوائد ۱/۱۵۲، والعلل المتناہیۃ ۱/۷۸۔

۳۔ مسند الامام احمد ۲/۲۹۰، ۱۰۲، ۲۵۱، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵

اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے:

”سحری کیا کرو، کیونکہ سحری میں برکت ہے۔“

عطاء عن ابی ہریرہؓ کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف کا قول ہے کہ محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی کے سوا کوئی اور راوی مجھے معلوم نہیں ہے۔

۳۳۰۷۔ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، موسیٰ بن اسماعیل، شیب بن عجلان، عبدالعزیز ابو مقاتل، عطاء بن ابی رباح اور حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ: ”جب بھی کوئی زنا کرتا ہے تو زنا کرتے وقت وہ مؤمن نہیں رہتا اور جب بھی کوئی چوری کرتا ہے تو چوری کرتے وقت وہ مؤمن نہیں ہوتا ہے اور جب بھی کوئی آدمی شراب پیتا ہے تو شراب پیتے وقت وہ مؤمن نہیں ہوتا ہے، ایمان تو شلوار کی طرح ہے اور جب آدمی سے ان گناہوں میں سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو وہ اتر جاتا ہے جیسا کہ شلوار اتار دی جاتی ہے، اور جب آدمی تو بہ کرتا ہے تو ایمان واپس آ جاتا ہے جیسا کہ آدمی شلوار کو پہن لیتا ہے۔“

عطاء عن ابی ہریرہؓ کے حوالے سے یہ غریب ہے اور اس زیادتی کو صرف قتادہ اور عبدالعزیز نے نقل کیا ہے۔

۳۳۰۸۔ محمد بن احمد بن علی، ابراہیم بن یثیم بلدی، آدم بن ابی ایاس، عقبہ الاصم، عطاء بن ابی رباح اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اللہ تعالیٰ نے تمہارے مالوں کا ایک تہائی تمہارے اعمال میں زیادتی کے لئے عطا کیا ہے۔

یہ حدیث عطاء کی سند سے غریب ہے اور مؤلف کا بیان ہے کہ عقبہ کے علاوہ عطاء سے روایت کرنے والے کسی راوی کے بارے میں انہیں علم نہیں۔

۳۳۰۹۔ اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، عیسیٰ بن ہلال، محمد بن حمیر، جعفر بن برقان، عطاء بن ابی رباح اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

”رسول اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید بھی تھے اور وہ دو رکعتیں نماز پڑھ کر جہوۃ بنا کر بیٹھ گئے، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز طویل فرمادی، اور جب آپ نے نماز مکمل کی تو حضرت اسامہ بن زید سے فرمایا، اے اسامہ آپ نے نماز مختصر کر دی جبکہ جہوہ لمبا کر دیا اور اس وقت آپ کا کیا حال ہوگا جب میرے بعد ایسے لوگوں میں رہیں گے جو نماز کو مختصر کریں گے اور جہوہ طویل طویل کر دیں گے اور قسم قسم کے کھانے کھائیں گے، انکی ہنسی بقیہ ہوگی، جبکہ مؤمنین کی ہنسی مسکراہٹ ہے، اور یہ لوگ میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے اور آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔“

عطاء اور جعفر کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور محمد بن حمید کے علاوہ کسی راوی نے اس حدیث کو موصولاً ذکر نہیں کیا ہے۔

۳۳۱۰۔ محمد بن عمر بن سالم، احمد بن سندی، جعفر بن محمد فریابی، سلیمان بن عبدالرحمن دمشقی، ایوب بن حسان، وضین بن عطاء اور عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت ابوسعید خدریؓ کو ایک ویسے میں بلایا گیا اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، جب انہوں نے رزگارگی دیکھی تو ارشاد فرمایا کیا

۱۔ صحیح البخاری ۳/۳۸، ۷۸، صحیح مسلم کتاب الصیام ۳۵، وفتح الباری ۳/۳۹۱۱۔

۲۔ صحیح البخاری ۳/۳۸، ۱۳۶، ۱۹۵، ۱۹۷، صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۲۲، وفتح الباری ۵/۱۱۹۔

۱۱۳، ۸۱/۱۲

عطاء کی احادیث میں سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو عبد الملک اور عطاء دونوں طریقوں سے روایت کیا ہے اور یزید بن ہارون سے اس حدیث کو کئی ائمہ حدیث نے روایت کیا ہے، جن میں امام احمد بن حنبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، ابو خثیمہ اور ابن نمیر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

۴۳۱۴- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، ابن نوح، عطاء اور حضرت جابرؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

”جس شخص نے یہ سبزی کھائی وہ ہماری مسجدوں میں نہ آئے، کیونکہ فرشتوں کو بھی ان چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے جن چیزوں سے مسلمانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔“

عطاء کی احادیث میں سے یہ حدیث صحیح ہے اور اس حدیث کی اس سے زیادہ عالی سند ابن جریج کی ہے جسے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے روح بن عبادہ سے روایت کیا ہے۔

۴۳۱۵- محمد بن علی بن مخلد، محمد بن یونس کدی، سلیمان بن احمد، جلد بن سلیمان، ابن جریج، عطاء جابرؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ کے اسنادی سلسلے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ:

جس شخص نے کسی کو امان دی اور پھر دھوکہ کر کے اسے قتل کر دیا اس کے لئے جہنم واجب ہو جائیگی اگرچہ وہ مقتول شخص کا فرہی کیوں نہ ہو۔“

عطاء جابرؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور ابن جریج کے علاوہ اسکا کوئی راوی معلوم نہیں، جبکہ عمرو بن حتم عن النبی ﷺ کی سند سے یہ حدیث مشہور ہے۔

۴۳۱۶- محمد بن احمد بن علی بن ہبل، قاسم بن احمد خطابی، ہوزہ بن خلیفہ، ابن جریج، عطاء اور حضرت ابوالدرداءؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے آگے چل رہے تھے کہ رسول اکرم ﷺ نے انہیں دیکھ لیا تو آپ نے ارشاد فرمایا، کیا آپ ابوبکر سے آگے چل رہے ہیں؟ حالانکہ نبیوں اور رسولوں کے بعد ابوبکر سے زیادہ افضل آدمی پر سورج طلوع نہیں ہوا۔“

عطاء عن ابی الدرداءؓ کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں ابن جریج متفرد ہیں، جبکہ ابن جریج سے بہت سے لوگوں نے اسے روایت کیا ہے جن میں بقیہ بن ولید وغیرہ بہت سے لوگ شامل ہیں۔

۴۳۱۷- محمد بن جعفر بن یثیم، حامد بن ہبل ثغری، ہوزہ بن خلیفہ، عمرو بن قیس، عطاء اور زید جھنیؓ کے سلسلہ سند سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

جس شخص نے کسی مجاہد کے جہاد میں جانے کا انتظام کیا، یا اسکے پیچھے اسکے گھروالوں کی خیریت میں لگا رہا اسے بھی اس شخص

۱۔ صبیح مسلم کتاب المساجد ۶۹، ۷۳، و مسند الامام احمد ۲۵۲/۳، والمعجم الكبير للطبرانی ۲۸/۲، ۱۰۶/۳، وصحیح ابن حبان ۳۱۹۔

۲۔ سنن ابن ماجہ ۲۶۸۸، و مسند الامام احمد ۲۲۳/۵، ۲۳۳، ۳۳۶، ودلائل النبوة ۶/۲۸۳، و مجمع الزوائد ۶/۲۸۵، و مشکاة المصابیح ۳۹۷۹، والاحادیث الصحیحة ۴۴۱، و کنز العمال ۱۰۹۳۰، ۱۰۹۳۲، ۱۰۹۳۳۔

۳۔ کنز العمال ۳۲۶۲، ۳۲۶۲۱۔

کے ثواب کے مثل ثواب ملے گا اور جس شخص نے کسی حاجی کے حج میں جانے کا انتظام کیا یا اس کے پیچھے اسکے گھر والوں کی خیریت میں لگا رہا، اسے بھی اس حاجی کے ثواب کے مثل ثواب ملے گا، اور اس حاجی کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی، اور جس شخص نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کروایا اسے بھی اس روزے دار کے ثواب کے مثل ثواب ملے گا۔

عطاء بن زید کے حوالے سے یہ حدیث مشہور ہے اور اس حدیث کی اس سے زیادہ عالی سند ہوزہ بن خلیفہ عن عمرو بن قیس ہے، اور عمرو بن قیس ابن قیس مکی کے بھائی ہیں۔

۳۳۱۸- محمد بن حسن بن کوثر، محمد بن سلیمان بن حارث، ابو نعیم، سفیان بن سعید، یزید بن ابی زیاد اور عطاء کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

کچھ عورتیں جن کا تعلق حمص سے تھا حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائیں، آپ نے ان سے ارشاد فرمایا، شاید تم ان عورتوں میں سے ہو جو حمام میں داخل ہوتی ہیں؟ انہوں نے کہا بلاشبہ ہم ایسا کرتی ہیں یہ سن کر حضرت عائشہؓ نے ارشاد فرمایا، بے شک میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ ”جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ کسی اور جگہ میں اپنے کپڑے اتارتی ہے، تو اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان جو پردہ ہے وہ ختم ہو جاتا ہے۔“

عطاء کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف کا بیان ہے کہ یزید بن ابی زیاد کے علاوہ عطاء سے روایت کرنے والے کسی راوی کے بارے میں انہیں علم نہیں۔

(۲۳۵) عکرمہ مولیٰ ابن عباسؓ

اور ان عظیم الشان ہستیوں میں سے قرآن کریم کی آیت محکمہ کی تفسیر کرنے والے، مبہم روایات کو روشن کرنے والے ابو عبد اللہ مولیٰ ابن عباس عکرمہ بھی ہیں، آپ شہروں میں گھومنے والے اور اپنے علم کو بندوں کے لئے خوب خرچ کرنے والے تھے۔

۳۳۱۹- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان، ابن ابی شیبہ، سعید بن عمرو و حماد بن زید اور زبیر بن حارث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ میرے پاؤں میں بیڑی ڈال کر رکھا کرتے تھے اور مجھے قرآن کریم اور سنتوں تعلیم دیا کرتے تھے۔

۳۳۲۰- محمد بن عثمان، مؤلف کے والد، محلی بن ضریس اور ابوسنان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حبیب بن ابی ثابت کا بیان ہے: میرے پاس پانچ ایسی شخصیتیں جمع ہوئیں ان جیسی میرے پاس کبھی نہیں جمع ہوئی تھیں اور وہ شخصیتیں عطاء، طاؤس، مجاہد سعید بن جبیر اور عکرمہ ہیں، چنانچہ مجاہد اور سعید بن جبیر عکرمہ کے سامنے تفسیر کے سوالات پیش کرنے لگے اور انہوں نے جس آیت کے بارے میں بھی دریافت کیا،

عکرمہ نے ان کے سامنے اس کی تفسیر کی جب ان دونوں کے سوالات ختم ہو گئے تو کہنے لگے، فلاں آیت فلاں مسئلے کے متعلق

۱۔ صحیح البکاری ۳۲/۳۔ صحیح مسلم ۳۲/۳۔ کتاب الامارۃ ۱۳۵، ۱۳۶۔ والمستدرک ۸۲/۲۔

۲۔ مسند الامام احمد ۴۱/۶۔ والمستدرک ۲۸۹/۳۔ والعلل المتناہیۃ ۳۴۳/۱۔

۳۔ طبقات ابن سعد ۳۸۵/۲۔ والتاریخ الکبیر ۲۱۸/۷۔ والجرح ۳۲/۷۔ والجمع ۳۹۳/۱۔ والکاشف ۲

۳۹۲/۱۔ والمیزان ۳/۶۔ والتاریخ الاسلام ۱۵۶/۳۔ وسیر النبلاء ۱۲/۵۔ وتهذیب التهذیب ۲۶۳/۷۔ والتقريب

۳۰/۲۔ والخلاصة ۲/۲۸۹۔ وتهذیب الکمال ۴۰۰۹۔ (۲۶۳/۲۰)۔

نازل ہوئی ہے اور فلاں آیت فلاں واقعے کے متعلق نازل ہوئی ہے، حبیب بن ابی ثابت کا بیان ہے کہ پھر وہ رات کے وقت حمام میں داخل ہوئے۔

۴۳۲۱- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق ثقفی، عبد الجبار بن علاء، سفیان اور عمرو کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے جابر بن زید کو فرماتے ہوئے سنا:

یہ عکرمہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔

۴۳۲۲- ابو علی الصواف، محمد بن عثمان عہسی، منجاب بن حارث، علی بن مسہر اور اسماعیل بن ابی خالد کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ شععی کا بیان ہے:

دنیا میں کتاب اللہ کے بارے میں عکرمہ سے بڑھ کر علم رکھنے والا کوئی باقی نہیں بچا۔

۴۳۲۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، عبد الصمد اور سلام بن مسکین کے اسنادی سلسلے سے منقول ہے کہ قتادہ کا بیان ہے:

ان میں سے تفسیر کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والے عکرمہ ہیں۔

۴۳۲۴- محمد بن احمد بن حسن، ابو جعفر بن ابی شیبہ، انکے والد اور جریر کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ مغیرہ کا بیان ہے:

سعید بن جبیر سے کہا گیا: کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ جاننے والا ہو؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں وہ شخص عکرمہ ہے جب سعید بن جبیر رحمہ اللہ کو شہید کر دیا گیا، تو ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: انہوں نے اپنے بعد عکرمہ جیسا کوئی آدمی نہیں چھوڑا۔

۴۳۲۵- محمد بن محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، انکے والد، سوید بن طلحہ بن اخی سماک بن حرب، اور سماک بن حرب کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:

دو خستوں کے درمیان جو کچھ بھی ہے، میں نے اس کی تفسیر کر دی۔

۴۳۲۶- محمد انکے والد عثمان بن ابی شیبہ، ابن علیہ اور ایوب کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ

ایک آدمی نے عکرمہ سے قرآن کریم کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ آیت اس پہاڑ کے دامن میں نازل ہوئی ہے، یہ کہہ کر آپ نے ایک دراڑ کی جانب اشارہ کیا۔

۴۳۲۷- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، انکے والد، ابراہیم بن خالد، امیہ بن شبل، معمر اور ایوب کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایک مرتبہ عکرمہ رحمہ اللہ انکے پاس تشریف لائے تو لوگوں کا اس قدر ہجوم ہوا کہ کچھ لوگ محض آپ کی زیارت کے لئے مکانوں کی چھتوں پر چڑھ گئے۔

۴۳۲۸- ابو بکر، عبد اللہ بن احمد، انکے والد امام احمد بن حنبل، اور عبد الرزاق کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انکے والد کا بیان ہے:

جب عکرمہ رحمہ اللہ حیرہ تشریف لائے، تو طاہر و س بنے انہیں ساٹھ ۶۰ دینار کا ایک عمدہ نسل کا گھوڑا بطور ہدیہ کے دیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا، میں نے اس شخص کا علم خرید لیا ہے۔

۴۳۲۹- ابو بکر، عبد اللہ، انکے والد امام احمد رحمہ اللہ ابراہیم مؤذن صنعانی، امیہ بن شبل اور عمرو بن مسلم کے اسنادی حوالے سے نقل

کیا گیا ہے کہ:

عکرمہ رحمہ اللہ ایک مرتبہ طاؤس کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو ایک عمدہ نسل کا گھوڑا عطا کیا، جس کی قیمت ساٹھ دینار تھی اور پھر ارشاد فرمایا، کیا ہم اس شخص کے علم کو ساٹھ دینار کے بدلے میں خرید نہ لیں۔

۴۳۳۰- ابو بکر، عبد اللہ بن احمد، امام احمد رحمہ اللہ، ابراہیم اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

عکرمہ اور کثیر عزمہ کا ایک دن انتقال ہوا اور جب ان دونوں کے جنازے قبرستان لائے گئے تو لوگ عکرمہ کے بارے میں کہنے لگے یہ کتنے عظیم فقیہ تھے اور کثیر عزمہ کے بارے میں کہنے لگے یہ کیا ہی زبردست شاعر تھے۔

۴۳۳۱- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی الحارث، یعقوب الدوری، علی بن حسن بن شقیق، ابو حمزہ، یزید نحوی اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے مجھ سے ارشاد فرمایا، جاؤ اور لوگوں کو فتویٰ دو لیکن جو شخص تم سے کوئی کام کا سوال کرے اس کے سوال کا جواب دینا، اور شخص دیے ہی فضول بات پوچھنے بیٹھ جائے اسے جواب نہیں دینا اور آپ مجھ سے لوگوں کی دو تہائی مشقت کو دور کر دیتے ہیں۔

۴۳۳۲- ابو حامد، محمد بن اسحاق، عبد الجبار بن علاء اور ابوسفیان کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ، عمرو کا بیان ہے:

جب میں عکرمہ کو آپؓ اور صحابہ کرام کی جنگوں کے واقعات کا بیان کرتے ہوئے سنا تو انکے کمال حفظ کا مظاہرہ دیکھ کر حیران ہو جاتا اور یہ خیال کرنے لگتا کہ آپ اس وقت صحابہ کرام کو دیکھ رہے تھے، کہ وہ کس طرح جنگی تدبیریں کر رہے ہیں اور کس طرح جہاد کر رہے ہیں۔

۴۳۳۳- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، عبد الرزاق اور معمر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ایوب کا بیان ہے۔

میں عکرمہ کو دیکھنے کے لئے کسی جانب سفر کرنا چاہتا تھا، اسی سلسلے میں میں نے بصرہ کا سفر کیا، اور بصرہ کے بازار میں ایک آدمی کو گدھے پر سوار دیکھا اور مجھ سے کہا گیا یہ عکرمہ ہیں اور لوگ بھی آپ کے پاس جمع تھے، میں بھی آپ کے پاس گیا، لیکن میں آپ سے کوئی سوال نہیں کر سکا، اور میرے تمام سوالات ختم ہو گئے، چنانچہ میں آپ کے گدھے کے پاس کھڑا ہو گیا اور لوگ آپ سے سوال کر رہے تھے جبکہ میں انہیں یاد کر رہا تھا۔

۴۳۳۴- احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حجاج اور شعبہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ خالد حذاء کا بیان ہے:

عکرمہ نے اپنے سوال کرنے والے ایک شخص سے کہا آپ کو کیا ہوا کہ آپ بخل کا مظاہرہ کر رہے ہیں شعبہ کا بیان ہے پھر ایوب نے مجھ سے بیان کیا، خالد حذاء عکرمہ سے سوال کر رہے تھے اور سوال کرتے کرتے وہ خاموش ہو گئے، تو عکرمہ نے کہا، آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ آپ بخل کا مظاہرہ کر رہے ہیں، یہ سن کر خالد حذاء نے کہا میں تھک گیا ہوں۔

۴۳۳۵- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، زیاد بن ایوب، ابو نمیلہ، ضحاک بن عامر بن عوف اور فرزدق بن جواس کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

عکرمہ رحمہ اللہ انکے پاس تشریف لائے اور یہ لوگ شہر بن حوشب کے پاس جرجان میں تھے، ہم نے شہر بن حوشب سے کہا، کیا ہم انکے (عکرمہ) کے پاس نہ چلیں؟ یہ سن کر شہر نے جواب ضرور چلو، کیونکہ جو بھی امت اس سے قبل گزر چکی ہے اس کا ایک (بڑا عالم) ہوتا تھا اور اس امت کے ہر یہ غلام (آزاد کردہ) ہیں۔

۴۳۳۶- ابو حامد، محمد، زیاد بن ایوب اور ابن نمیلہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبد العزیز بن ابی رواد کا بیان ہے کہ: انہوں نے عکرمہ سے پوچھا: آدمی بیت الخلاء میں داخل ہو اور اس کی ہتھیلی میں انگٹھی ہو جس میں اللہ تعالیٰ کا نام ہو تو وہ کیا کرے، آپ نے فرمایا، انگٹھی کے ٹکینے کو اندرونی جانب کر کے مٹھی بند کر دے۔

۴۳۳۷- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، انکے والد امام احمد بن حنبل اور امیہ بن خالد، شعبہ، خالد الخذاء، محمد بن سیرین، عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے آپ کے شاگرد عکرمہ کی ملاقات مختار کے زمانے میں کوفہ میں ہوئی۔

۴۳۳۸- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، محمد بن اسماعیل بن سمرۃ اور زید بن حباب کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ سفیان ثوری کا ارشاد ہے: تفسیر چار آدمیوں سے سیکھو، سعید بن جبیر، مجاہد، عکرمہ اور عطاء بن ابی رباح۔

۴۳۳۹- ابو حامد، محمد بن رافع اور زید بن حباب کے اسنادی حوالے سے سفیان ثوری رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ: تفسیر چار آدمیوں سعید بن جبیر، مجاہد، عکرمہ اور ضحاک سے حاصل کرو۔

۴۳۴۰- محمد بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، انکے والد عثمان بن ابی شیبہ، علی بن حسن بن شقیق، ضمرہ، مطرف اور خالد سختیانی کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عکرمہ کا بیان ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے کئی سو کو اس مسجد میں دیکھا۔

۴۳۴۱- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، اسرائیل اور سعید بن مسروق کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:

وہ گھوڑے جن میں مشغول ہو کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی نماز رہ گئی تھی، انکی تعداد بیس ہزار تھی اور آپ نے انہیں ذبح کر دیا تھا۔

۴۳۴۲- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، زکریا، سعید بن ابی عروبہ اور ابو یزید مدنی کے اسنادی حوالے سے عکرمہ کا بیان نقل کیا ہے کہ:

جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت فاطمہؓ کا نکاح کروایا۔ آپ نے انہیں جو چیز دیا تھا وہ ایک چار پائی، اور چمڑے کا ایک تکیہ جس میں پتے بھرے ہوئے تھے اور پنیر کے ٹکڑے تھے عکرمہ کا بیان ہے کہ وہ لوگ بطحاء تشریف لائے اور اس سامان کو گھر میں رکھ دیا۔

۴۳۴۳- عکرمہ کی تفسیری روایات..... (عبد اللہ بن محمد، محمد بن شیراز، ابوبکر بن ابی شیبہ، معتمر بن سلیمان اور حکم بن ابان کے اسناد حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "الذین يعملون السوء بجهالة ثم يتوبون من قريب" (النساء: ۱۷)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "دتیا کی ساری زندگی ہی قریب کے مفہوم میں داخل ہے اور ہر گناہ جو آدمی سے سرزد ہوتا ہے جہالت کے باعث ہی ہوتا ہے۔"

۴۳۴۴- محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابو زرعة، محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا اور محمد بن عون خراسانی کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ: عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "تلك الدار الاخرة تجعلها للذين لا يريدون علواً في الارض ولا فساداً" (القصص: ۸۳)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے آخرت کی نعمتوں والی زندگی ان لوگوں کے لئے بنائی ہے جو زمین میں بادشاہوں اور سلطانوں کے سامنے کوئی بلند مرتبہ نہیں چاہتے ہیں اور نہ ہی فساد چاہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ کے کام نہیں کرتے ہیں اور اچھا انجام جنت میں متقیوں کا ہے۔

۴۳۴۵- احمد بن سندی، حسن بن علویہ، اسماعیل بن عیسیٰ عطار، الخثعم بن بشر اور ابن جریج کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:

میں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپؓ کے سامنے قرآن کریم کھلا ہوا ہے، اور اس میں کچھ غور فرما رہے ہیں، اور ساتھ ساتھ رو بھی رہے ہیں، میں نے عرض کیا، اے ابوالعباس! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا قرآن کریم کی ایک آیت کی وجہ سے، میں نے کہا وہ آیت کونسی ہے؟ اس پر انہوں نے جواب دیا، کچھ لوگوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا تو وہ نجات پا گئے اور کچھ لوگوں نے نہ تو امر بالمعروف کیا اور نہ ہی نہی عن المنکر کیا تو وہ گناہ گار لوگوں کے ساتھ ہلاک ہو گئے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَأَسْأَلُكُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ“ (الاعراف: ۱۶۳)

ترجمہ: اور آپ ان لوگوں سے اس بستی کے بارے میں پوچھئے جو سمندر کے کنارے تھی اور اس آیت کا مصداق یہ ہے کہ ایلہ جو کہ ساحل سمندر کے کنارے واقع ہے وہاں کے باشندے جن کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا اور بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا تھا کہ وہ جمعے کے دن کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے خاص کریں اور اس دن کوئی اور کام بالکل نہ کریں۔

لیکن انہوں نے کہا کہ ہم ہفتے کے دن اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ مخلوق کی پیدائش سے ہفتے کے دن فارغ ہوئے تھے، اور تمام کی تمام اشیاء بالکل سیدھی کھڑی ہو گئی تھیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہفتے کے دن عبادت کرنے کی اجازت دیدی، لیکن ان پر ہفتے کے دن کے معاملے میں سختی کی اور انہیں اس دن شکار کرنے سے بھی منع کر دیا، چنانچہ جب ہفتے کا دن ہوتا تو انکی نہروں میں مولیٰ مولیٰ مچھلیاں پانی کو چیرتی ہوئی آتیں اور ان میں بلا خوف و خطر اٹنی سیدھی پڑی رہتی اور باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

”إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَعًا“ (الاعراف: ۱۶۳)

ترجمہ: جب ہفتے کے دن انکے پاس مچھلیاں ظاہر ہو کر آتیں تھیں۔

لیکن جب ہفتے کی شام ہوتی یعنی اتوار کی رات تو وہ مچھلیاں ان نہروں سے اگلے ہفتے تک کے لئے غائب ہو جاتیں، یہ صورتحال دیکھ کر قوم سخت پریشان ہوئی کیونکہ وہ عام طور مچھلیوں ہی کی تجارت اور کاروبار کرتے تھے، ایک مرتبہ قوم کی ایک باندی ہفتے کی دن نہر گئی اور اس نے ایک مچھلی پکڑی اور اسے لا کر اپنے منگے میں ڈال دیا، اور ہفتے کا دن گزرنے کے بعد اتوار کو اس نے اس مچھلی کو کھایا اور اسے کچھ نقصان نہیں ہوا، اور اس نے ہفتے کے دن وہ مچھلی اس لئے نہیں کھائی کیونکہ داؤد علیہ السلام انکے پاس ہفتے کے دن تشریف لایا کرتے تھے اور آپ نے ہی ہفتے کے دن کے بارے حد سے تجاوز کرنے والوں پر لعنت کی تھی، یہ کام کرنے کے بعد اس باندی نے اپنے آقا سے کہا میں نے ہفتے کے دن مچھلی پکڑی اور اتوار کو کھائی تو مجھے کوئی نقصان نہیں ہوا، چنانچہ اسکے آقا اور اس کے گھر والوں نے بھی ہفتے کے دن مچھلیاں پکڑیں، اور اتوار کو ان سے نفع اٹھایا اور انہیں فروخت کیا، اور یہ لوگ اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ انکے ہاں مال و دولت کی کثرت ہو گئی اور ان کی مالداری کا چرچا ہو گیا۔ اور لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ ہفتے کے دن شکار کرتے ہیں، چنانچہ سب لوگوں نے ہفتے کے دن مچھلیوں کے شکار کا فیصلہ کر لیا، لیکن کچھ لوگوں نے کہا ہم تمہیں ہفتے کے دن شکار کرنے نہیں دیں گے جبکہ کچھ لوگوں نے مدافعت اور چشم پوشی سے کام لیا اور کہا: لَمْ تَعْظُونَنَا اللَّهُ مَهْلِكُمْ أَوْ مَعَذِبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا۔ (الاعراف: ۱۶۴)

ترجمہ: آپ کیوں ان لوگوں کو نصیحت کر رہے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ہلاک کریں گے یا سخت عذاب دیں گے۔

جن لوگوں نے نیک کام کا حکم دیا تھا اور برائی سے روکا تھا انہوں نے کہا،

”مَعذِرَةُ الْاِلٰہِ رَبِّکُمْ وَلَعَلَّہُمْ یَتَّقُوْنَ“ (الاعراف: ۱۶۳)

(ترجمہ) تمہارے رب سے معافی چاہتے ہوئے اور شاید کہ یہ لوگ باز آجائیں اور جب ان لوگوں نے شکار کرنے والوں کو روکا تو انہوں نے جواب دیا۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے ہفتے کے دن ان کے کھانے سے منع کیا تھا، ان کے شکار سے منع نہیں کیا تھا چنانچہ وہ لوگ ہفتے کے دن شکار کرنے کی بات میں پڑ گئے اور جن لوگوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا تھا۔ وہ ان کے شہر سے نکل گئے اور جب شام ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا اور انہوں نے ایک زوردار چیخ ماری اور یہ سب کے سب ذلیل بندر بن گئے۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ جب انہیں منع کرنے والے لوگوں نے صبح کی تو شہر میں سے کوئی بھی ان کے پاس نہیں آیا تو انہوں نے ایک آدمی کو بھیجا کہ ان لوگوں کو دیکھ کر آئے مگر اس نے شہر میں کسی کو بھی نہیں دیکھا، پھر وہ گھروں میں داخل ہوا تو وہاں بھی اسے کوئی نظر نہیں آیا لیکن جب وہ گھروں کے اندر داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ گھروں کے کونوں میں بندر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ ماجرا دیکھ کر اس نے باہر نکل کر زور سے آواز لگائی ہائے تعجب! یہاں تو دوسروں والے بندر ہیں جو آوازیں نکال رہے ہیں۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ پھر وہ لوگ ان کے پاس آئے اور بندرانسانوں میں سے اپنے اہل نسب کو جانتے تھے لیکن انسان انہیں نہیں جانتے تھے اور باری تعالیٰ کے ارشاد مبارک ”فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُکِّرُوا بِهِ“ (۱۶۵)

ترجمہ: جب انہوں نے بھلا دیں وہ باتیں جنکی انہیں نصیحت کی گئی تھی۔

کا یہی مطلب ہے کہ جب انہیں جو نصیحت کی گئی تھی اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا تھا انہوں نے اسے بھلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت برے عذاب میں پکڑ لیا اور باری تعالیٰ کے قول ”فَلَمَّا عَتَوْا عَمَاتِهِمْ وَاعْنَاهُ قُلُوبُہُمْ کُتِبَ لَہُمْ سَعِیْرٌ“ (الاعراف: ۱۶۶)

کا معنی عکرمہ نے یہ بیان کیا ہے کہ جب انہوں نے ہٹ دھرمی کی اور جس کام سے انہیں روکا گیا تھا اس پر جرأت دکھائی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: دھتکارے ہوئے بندر بن جاؤ۔

اور باری تعالیٰ کے ارشاد پاک ”فَجَعَلْنَا ہَا نَکَالًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہَا وَمَا خَلْفَہَا وَمَوْعِظًا لِّلْمُتَّقِیْنَ“ (البقرہ: ۶۶)

میں و ما خلفہا کا مصداق امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اور ان لوگوں کے بعد آنے والے لوگ ہیں اور متقین سے مراد وہ لوگ ہیں جو شرک سے بچتے ہیں یعنی امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے ان بندروں کو ہلاک کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو انسانوں کی صورت میں زندہ کریں گے اور جن لوگوں نے ہفتے کے دن کے احکام کے بارے میں حدود سے تجاوز کیا تھا انہیں جہنم میں داخل کریں گے اور جن لوگوں نے نیک کام کا حکم نہیں کیا تھا اور برائی سے نہیں روکا تھا ان کا محاسبہ کریں گے اور انہیں دنیا میں مسخ کا عذاب ایک دنیاوی سزا کے طور پر دیا گیا تھا اس لئے کہ انہوں نے ایک حکم یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کر دیا تھا۔

الحق نے عثمان بن اسود کے اسنادی حوالے سے نقل کیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا، ہائے افسوس، مدانہوں کے ساتھ کیا ہوا؟ تو میں نے جواب میں یہ آیت پڑھی:

”فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُکِّرُوا بِهِ اَنجَبْنَا لِّلَّذِیْنَ یَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَآخِذْنَا بِالَّذِیْنَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَیْسٍ

بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ“ (الاعراف: ۱۶۵)

ترجمہ: اور جب انہوں نے بھلا دیں وہ باتیں جنکی انہیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے نجات دی ان لوگوں کو جو گناہ سے باز رہتے تھے اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا انہیں ہم آگے گناہوں کی وجہ سے برے عذاب میں پکڑ لیا۔

یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی قسم یہ لوگ ہلاک ہو گئے تھے، عکرمہ کا بیان ہے کہ یہ جواب سن کر حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے مجھے دو جوڑے کپڑے عنایت فرمائے۔

۳۳۳۶- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شمیمہ، انکے والد عثمان بن ابی شمیمہ جریر اور مغیرہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

بنی اسرائیل میں تین قاضی تھے، جب ان میں سے ایک کا انتقال ہو گیا تو اس کی جگہ دوسرے کو مقرر کر دیا گیا پھر انہوں نے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا فیصلے کئے پھر اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو ایک گھوڑے پر بھیجا۔ اس فرشتے کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جو اپنی گائے کو پانی پلا رہا تھا اور اس کے ساتھ ایک بچھڑا بھی تھا۔ اس فرشتے نے بچھڑے کو بلایا تو وہ اس کے پیچھے لگ گیا۔ یہ ماجرا دیکھ کر اس بچھڑے کا مالک بھی اس کے پیچھے گیا اور کہنے لگا۔ اے اللہ کے بندے! میرا بچھڑا، یہ سن کر فرشتے نے کہا وہ تو میرے گھوڑے کا بچہ ہے اور اس نے بچھڑے کے مالک کے ساتھ اس قدر جھگڑا کیا کہ اسے عاجز کر دیا چنانچہ اس نے کہا قاضی ہی میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور اس فرشتے نے بھی اس پر رضامندی ظاہر کر دی۔ پھر وہ دونوں ایک قاضی کے پاس اپنا مقدمہ لیکر گئے اور بچھڑے کے مالک نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ آدمی میرے پاس سے گزرا اور اس نے میرے بچھڑے کو بلایا تو وہ اس کے پیچھے لگ گیا اور اس شخص نے بچھڑے کو واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ اس فرشتے کے پاس تین موتی تھے اور وہ اتنے خوبصورت اور نادر تھے لوگوں نے ان جیسے موتی اس سے قبل نہیں دیکھے۔ چنانچہ اس نے ایک موتی قاضی کو دیا اور کہا میرے حق میں فیصلہ کر دیجئے۔ یہ دیکھ کر قاضی نے کہا میرے لئے اس طرح فیصلہ کرنا کیسے درست ہو سکتا ہے؟ پھر اس نے کہا گھوڑا اور گائے باہر چھوڑ دیئے جائیں اگر بچھڑا گھوڑے کے پیچھے لگ جائے تو میں فیصلہ کرنے سے معذور ہوں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر دوسرے قاضی کے پاس گئے اس کے ساتھ بھی یہ معاملہ ہوا۔ پھر تیسرے قاضی کے پاس گئے اور ان دونوں آدمیوں نے اپنا اپنا موقف اس کے سامنے بیان کیا اور فرشتے نے اسکے سامنے موتی بھی پیش کیا مگر اس نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا میں آج تم دونوں کے درمیان فیصلہ نہیں کروں گا کیونکہ مجھے حیض آرہا ہے۔ یہ سکر فرشتے نے کہا۔ سبحان اللہ کیا مردوں کو حیض آ سکتا ہے؟ یہ سن کر قاضی نے کہا، سبحان اللہ! کیا گھوڑا کسی بچھڑے کو جنم سکتا ہے؟ اور اس نے بچھڑے والے کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

۳۳۳۷- سلیمان بن احمد، روح بن حاتم بغدادی، محمد بن زنبور، ابوبکر بن عیاش اور ابو حمزہ الثمالی کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:

ایک بادشاہ نے اپنی رعایا سے کہا، اگر میں نے کسی کو صدقہ کرتے ہوئے پایا تو میں اس کے دونوں ہاتھ کاٹ دوں گا، اس اعلان کے بعد ایک فقیر ایک عورت کے پاس آیا اور اس سے کچھ مانگا، تو عورت نے کہا میں کیسے تم پر صدقہ کروں؟ جبکہ بادشاہ صدقہ کرنے والے دونوں ہاتھوں کو کاٹنے کا اعلان کر چکا ہے۔ اسکے بعد اس نے پھر عورت سے اصرار کرتے ہوئے کہا، اللہ تعالیٰ کے نام پر مجھے کچھ دیدو۔ اس کا اصرار دیکھ کر عورت کا دل تسبیح گیا اور اس نے فقیر کو دو چپا تیاں دیدیں اور کچھ عرصے کے بعد اس کی خبر بادشاہ تک پہنچ گئی۔ اور اس نے اس کے ہاتھ کاٹ دیئے۔ پھر کچھ عرصے کے بعد بادشاہ نے اپنی والدہ سے کہا مجھے کوئی ایسی خوبصورت عورت بتلائیے جس سے میں شادی کروں اسکی والدہ نے کہا میں نے ایک عورت دیکھی ہے اور اس جیسی حسن میں کوئی عورت نہیں دیکھی، مگر اس میں ایک عیب ہے بادشاہ نے کہا کیا عیب ہے تو اس نے بتایا اس کے دونوں ہاتھ کاٹے ہوئے ہیں بادشاہ نے اپنی والدہ سے کہا

اسے میرے پاس بھیجو جب بادشاہ نے اس عورت کو دیکھا تو اسے اس عورت کا حسن بہت پسند آیا اور اس عورت کی والدہ نے اس سے کہا بادشاہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے یہ سن کر اس عورت نے کہا میں بھی اس سے انشاء اللہ شادی کروں گی، چنانچہ بادشاہ نے اس سے شادی کر لی اور اس کا بڑا اعزاز و اکرام کیا۔ کچھ عرصے کے بعد دشمن نے اس ملک پر حملہ کر دیا تو بادشاہ دشمن کے مقابلے کے لئے چلایا گیا اور اس نے وہاں سے اپنی والدہ کو خط لکھا اس کی فلاں بیوی کا خیال رکھنا اور اس کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کرنا اور اس کے بارے میں خوب نصیحتیں کیں جب وہ پیغام رساں بادشاہ کے گھر پہنچا تو اتفاق سے وہ کچھ دیر کے لئے اس عورت کی سونوں کے پاس ٹھہر گیا۔ انہوں نے جب خط دیکھا تو وہ اس بیوی سے حسد کرنے لگیں اور انہوں نے اس پیغام رساں سے خط لیکر اس میں تبدیلی کر دی اور انہوں نے لکھا، میری فلاں بیوی کا خیال رکھنا کیونکہ مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے کچھ مرد اس کے پاس آتے ہیں۔ اگر یہ بات درست ہے تو اسے گھر سے نکال دینا اور اس کے ساتھ انتہائی برا سلوک کرنا۔ ماں نے جب پڑھا تو اس نے اپنے بیٹے کو جواب لکھا۔ تجھ سے کسی نے جھوٹ بولا ہے اور تمہاری یہ بیوی تو ایک نیک اور پارہ سار عورت ہے اور ماں نے بادشاہ کے پاس ایک آدمی کو خط دیکر بھیج دیا۔ وہ آدمی جب خط لیکر جانے لگا تو اس نے بھی کچھ دیر کے لئے اس کی دوسری بیویوں کے پاس قیام کیا۔ تو انہوں نے اس سے خط لے لیا اور انہوں نے اس کی والدہ کے مضمون کو تبدیل کر کے اس میں لکھا۔ ہاں واقعی تمہاری یہ بیوی ایک فاجر عورت ہے اور اس نے تمہارے جانے کے بعد ایک ناجائز بچے کو بھی جنم دیا ہے۔ جب یہ خط بادشاہ کو پہنچا تو اس نے لکھا اسکے بچے کو اس کی گردن پر باندھ کر اسکو مار مار کر گھر سے نکال دو جب بادشاہ کا یہ خط اس کی والدہ کے پاس پہنچا تو اس نے اس کے سامنے پڑھا اور اسے کہا، گھر سے نکل جاؤ اور اس کا بچہ جو درحقیقت بادشاہ کا بچہ تھا اسکے کندھے پر باندھ دیا اور وہ عورت گھر سے چلی گئی، راستے میں اس کا گزر ایک نہر پر سے ہوا۔ اور اس عورت کو پیاس لگی ہوئی تھی چنانچہ وہ پانی پینے کے ارادے سے گھٹنوں کے بل بیٹھی ہی تھی کہ بچہ گر کر پانی میں ڈوب گیا اور وہ عورت رونے لگی، اسی اثناء میں وہاں سے دو آدمیوں کا گزر ہوا تو انہوں نے اس سے رونے کی وجہ دریافت کی، تو اس عورت نے کہا میرا بیٹا جو میری گردن پر تھا اور میرے ہاتھ بھی نہیں ہیں پانی میں گر کر ڈوب گیا ہے یہ سن کر انہوں نے کہا، کیا تم یہ چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں کو ویسا ہی بنادے جیسے وہ تھے۔ اس نے کہا جی ہاں، چنانچہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس کے ہاتھ بالکل ٹھیک ٹھاک ہو گئے، پھر انہوں نے اس سے کہا تم جانتی ہو ہم کون ہیں؟ اس نے کہا نہیں، اس پر انہوں نے کہا ہم وہی دو چپائیاں ہیں جو تو نے صدقہ کی تھیں۔

۳۳۶۸- محمد بن احمد بن حسن، اسحق بن حسن حربی، محمد بن صلت، ابو کدینہ اور حصین کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

”طیراً ابابیل“ (الفیل - ۳)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، وہ ایسے پرندے تھے جو سمندر سے نکلے اور انکے سانپوں جیسے سر تھے اور وہ اس وقت تک ابرہہ اور اس کے لشکر کو پتھر مارتے رہے یہاں تک کہ انکی کھالیں چپک زدہ آدمی کی کھالوں کی طرح ہو گئیں۔ اس دن سے قبل کوئی چپک زدہ آدمی لوگوں نے نہیں دیکھا تھا اور وہ پرندے نہ اس دن سے پہلے دیکھے گئے تھے اور نہ اس دن کے بعد، ان پرندوں کے حملوں کی تاب نہ لا کر ابرہہ کے لشکر کے ہاتھی بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ ایک وادی میں پہنچ گئے۔

حصین کا بیان ہے کہ عمرو بن میمون نے ارشاد فرمایا، وہ وادی اس سے قبل پانچ سو سال تک نہیں بھی تھی لیکن اس وقت اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر اس وادی میں پانی جاری کر دیا اور ان ہاتھیوں کو غرق کر دیا۔

۳۳۶۹- محمد بن احمد بن حسن، اسحق بن حسن حربی، محمد بن صلت، ابو کدینہ اور حصین کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

”وقدر فیہا اقواتہا فی اربعۃ ایام“ (فصلت: ۱۰)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر زمین میں ایسی غذا رکھی ہے جو اس کے رہنے والوں کے لئے مفید ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا سا بری کھجور سا برہ کے رہنے والوں کے لئے ہی مفید ہے؟ اور پانی یخن کے رہنے والوں کے لئے ہی مفید ہے۔

۴۳۵۰- سلیمان بن احمد، احمد بن زید حریش، اسحق بن صیف، ابراہیم بن حسن بن ابان۔ اور انکے والد حسن بن ابان کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: ”وویل للمشرکین الذین لا یؤتون الزکاء (فصلت: ۶-۷) کے بارے میں ارشاد فرمایا، وہ مشرکین لوگ کلمۃ توحید یعنی ”لا الہ الا اللہ“ نہیں کہتے ہیں اور ”قد افلح من تزکی“ (الاعلیٰ: ۱۳) کے بارے میں ارشاد فرمایا اس کا مصداق وہ شخص ہے جس نے ”لا الہ الا اللہ“ کہا۔

اور ”هل لك الي ان تزکی“ (النازعات: ۱۸) کے بارے میں ارشاد فرمایا، تزکیہ اور پاکیزگی اس وقت حاصل ہوگی، جب ”لا الہ الا اللہ“ کہہ دے۔

اور ”ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا“ (فصلت: ۳۰)

کا مصداق آپ نے ”لا الہ الا اللہ“ کی شہادت کو قرار دیا ہے۔

اور ”الیس منکم رجل رشید“ (ہود: ۷۸)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو ”لا الہ الا اللہ“ کہے۔

اور ”الامن اذن له الرحمن وقال صوابا“ (النبا: ۳۸)

میں سے صواب کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا صواباً سے مراد ”لا الہ الا اللہ“ ہے

اور ”انک لا تخلف المیعاد“ (آل عمران: ۱۹۳)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ یہ وعدہ اس شخص کے لئے ہوگا جس نے ”لا الہ الا اللہ“ کہا ہوگا۔

۴۳۵۱- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن شریح، محمد بن عیسیٰ اور روح بن عثمان بن غیاث کے اسنادی حوالے سے عکرمہ کا یہ قول نقل

کیا گیا ہے کہ باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: ”فلا عندوان الا علی الظالمین“ (البقرہ: ۱۹۳)

میں ظالمین سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے ”لا الہ الا اللہ“ نہیں کہا ہوگا۔

۴۳۵۲- احمد بن بندار، احمد بن علی بن جارود، محمد بن اسحق، حکام رازی، ابوسنان اور ثابت کے اسنادی حوالے سے عکرمہ کا یہ قول نقل

کیا گیا ہے کہ باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: ”واذکر ربک اذا نسیت“ (الکہف: ۲۴)

میں ”نسیت“ کی تفسیر غصے سے کی ہے۔

۴۳۵۳- عبد اللہ بن محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، معتمر بن سلیمان اور عثم بن ابان کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ نے

باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

”سیمائهم فی وجوہهم“ (الفتح: ۲۹)

میں سیمائہ کی تفسیر جاگنے سے کی ہے۔

۴۳۵۴- ابو محمد بن حیان، ولید بن ابان، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، سلمۃ بن شیبہ، ابراہیم بن حسن اور انکے والد کے اسنادی سلسلے سے

نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے

اس دوران جبکہ ایک آدمی جنت میں لیٹا ہوا ہوگا اور وہ اپنے ہونٹوں کو پلائے بغیر دل ہی دل میں کہے گا۔ کاش کہ اللہ تعالیٰ

مجھے اجازت دیدیں اور میں جنت میں کھیتی باڑی کروں، ابھی اس کے دل میں یہ خیال ہی آئے گا کہ فرشتے اسکی جنت کے دروازے پر ہاتھ باندھے کھڑے ہوں گے اور اسے سلام کریں گے انہیں دیکھ کر یہ شخص بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے گا، تو وہ فرشتے اسے کہیں گے، آپ کے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے آپ نے دل میں ایک تمنا کی اور اللہ تعالیٰ کو اس کے بارے میں علم ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیچ دیکر بھیجا ہے۔ اور آپ کے پروردگار نے آپ کو اس بات کی اجازت دیدی ہے کہ آپ یہ بیچ بودیں چنانچہ وہ ان بیجوں کو زمین کھودے بغیر ہی ادھر ادھر پھینک دے گا، تو اس کی آرزو اور ارادے کے مطابق پہاڑوں جتنی اونچی اونچی فصل اگ جائے گی، اور اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش پر سے خطاب کر کے ارشاد فرمائیں گے۔ اے ابن آدم، اب اسے کھاؤ، اور آدم کا بیٹا کبھی سیر نہیں ہوگا۔

۴۳۵۵- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمۃ بن شیب، ابراہیم بن حسن اور انکے والد کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمۃ کا بیان ہے:

شیطان آدمی کے لئے گناہ کو مزین کرتا ہے اور جب آدمی گناہ کر بیٹھتا ہے تو وہ اس سے بری ہو جاتا ہے اور بندہ اس گناہ کی وجہ سے ہمیشہ روتا رہتا ہے اور اپنے رب کے حضور عاجزی اور مسکنت کا اظہار کرتا ہے۔

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔ تو شیطان اپنی اس حرکت پر نادم ہوتا ہے کہ اس نے کیوں اس آدمی کو گناہ پر ابھارا اور اس کے نتیجے میں اسکے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔

۴۳۵۶- ابو محمد بن حیان، ولید بن ابان، ابراہیم بن یوسف، ابراہیم بن حکم اور انکے والد حکم کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمۃ کا بیان ہے:

حضرت جبریل علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جب بھی میرے پروردگار مجھے کسی کام کے کرنے کے لئے بھیجتے ہیں اور میں وہاں پہنچتا ہوں تو باری تعالیٰ کا حکم ”کون“ مجھ سے پہلے ہی وہاں پہنچ جاتا ہے۔

۴۳۵۷- محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار اور بسام بن عبد اللہ مولیٰ بنی اسد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ: انہوں نے عکرمۃ سے الماعون کی تفسیر کے بارے میں دریافت کیا تو عکرمۃ نے جواب دیا، اس کے معنی ادھار کوئی چیز دینے کے ہیں بسام بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ انہوں نے پھر سوال کیا۔ اگر کوئی شخص آٹا چھاننے کی چھٹی، ہنڈیا، پیالہ یا گھر کے استعمال کا کوئی اور سامان مانگنے کے باوجود نہ دے۔ تو کیا وہ شخص ہلاکت کی وعید میں داخل ہوگا، جو قرآن کریم میں باری تعالیٰ نے سورۃ ماعون میں عاریۃ معمولی سی چیز نہ دینے والے کے لئے بیان کی ہے اس پر عکرمۃ نے جواب دیا اس صورت میں تو وہ ہلاکت کی وعید میں داخل نہیں ہوگا، لیکن اگر وہ نماز سے غفلت بھی کرے اور یہ معمولی اشیاء عاریۃ دینے سے گریز بھی کرے تب وہ اس ہلاکت کی وعید میں داخل ہوگا۔

۴۳۵۸- محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، اسرائیل اور ابو حصین کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عکرمۃ نے باری تعالیٰ کے قول ”و جئنا بیضاً مزجاً“ (یوسف: ۸۸) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، حضرت یوسف علیہ السلام کی شریعت میں کھوٹے سکے دینا بھی جائز تھے۔

۴۳۵۹- ابو احمد بن محمد بن احمد، حسن بن سفیان، عبد اللہ بن عمر جعفی، ولید بن بکر، عمر بن نافع کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمۃ نے: باری تعالیٰ کے ارشاد پاک (السانحون) (التوبہ: ۱۱۲)

کا مصداق طالب علموں کو قرار دیا ہے۔

۴۳۶۰- عبد اللہ بن عمر، محمد بن ابی سہل، ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن بکر، شعبۃ، اور سماک کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

عکرمۃ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک ”کما یشک الکفار من اصحاب القبور“ (الممتحنہ: ۱۳)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، کافر لوگ جب قبر میں داخل ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے لئے وہاں جو ذلت اور عذاب تیار کر کے رکھا ہے اسکا مشاہدہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جائیں گے۔

۴۳۶۱۔ سلیمان بن احمد، حفص بن عمر الرقی، قبیصہ، سفیان اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ”ابوالضیفان“ (مہمان نوازوں کے والد) کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔

۴۳۶۲۔ حسن بن محمد، عبد الرحمن بن ابی حاتم، ابوسعید اشج، ابواسامہ، سفیان ثوری اور انکے والد کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے: حضرت ابراہیم علیہ السلام ابوالضیفان کے لقب سے پکارے جاتے تھے اور آپ کے محل کے چار دروازے تھے تاکہ آپ کسی آدمی کی ضیافت سے محروم نہ ہوں۔ چنانچہ محل کے ہر طرف سے گزرنے والے شخص کی ضیافت کا اعزاز آپ حاصل کرتے تھے۔

۴۳۶۳۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ اور ابو عمرو بیاض ملائی کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد ”

”ان لدینا انکالاً وجہیم“ (المزل: ۱۲)

میں انکال کی تفسیر بیڑیوں سے کی ہے۔

۴۳۶۴۔ عبد اللہ بن عمر بن جعفر، حاجب بن ابی بکر، احمد بن ابراہیم الدورقی، ابراہیم بن حبیب الشہید اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

اہل سبا کو اللہ تعالیٰ نے وہ نعمتیں عطا فرمائی تھیں، جن کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تذکرہ کیا ہے اور ان میں سے کچھ لوگ کہانت کا کام بھی کرتے تھے چنانچہ شیاطین چھپ چھپ کر آسمان سے باتیں سنتے اور ان کا ہنوں کو بتلایا کرتے تھے، ان کا ہنوں میں ایک ایسا کاہن بھی تھا جو اپنی قوم کا سردار اور ایک شریف آدمی تھا اس کے ساتھ ساتھ اسے اللہ تعالیٰ نے اولاد اور مال و دولت بھی کثرت سے عطا کیا تھا، اور وہ کاہن اپنی قوم کو بتلایا کرتا تھا کہ انکی بربادی اور انکی حکومت کے زوال کا وقت قریب آگیا ہے اور عذاب انہیں گھیرنے ہی والا ہے۔ لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ وہ اس عذاب سے بچنے کے لئے کیا تدبیر کرے۔

ایک دن اس نے اسے اپنے بیٹوں میں سے ایک بیٹے جس کا خیال بہت عزت و شرافت والا تھا سے کہا، کل جب سب لوگ جمع ہو جائیں تو میں تمہیں ایک کام کا حکم دوں گا، لیکن تم اس پر عمل نہیں کرنا، اور جب میں تمہیں ڈانٹوں تو تم بھی جواباً مجھے ڈانٹنا، اور جب تمہیں مارنے کے لئے آگے بڑھوں تو تم مجھے ایک تھپڑ لگا دینا۔ یہ سنا اس بیٹے نے کہا، اے ابا جان! یہ معاملہ بڑا خطرناک ہے، اور آپ مجھے اس کا حکم نہ دیں لیکن وہ کاہن نہیں مانا، اور اس نے کہا، اے میرے بیٹے! دراصل ایک عظیم واقعہ رونما ہونے والا ہے اس لئے ہمارے لئے ایسا کرنا ضروری ہے چنانچہ اگلی صبح جب سب لوگ جمع ہوئے تو اس کاہن نے اپنے بیٹے کو کسی کام کا حکم دیا، لیکن وہ نہیں مانا، اس پر بیٹے نے اسے ڈانٹا تو جواباً بیٹے نے بھی اسے ڈانٹا، اسکے بعد جب وہ بیٹے کو مارنے کے لئے آگے بڑھا ہی تھا کہ بیٹے نے ہدایت کے مطابق اسے ایک تھپڑ لگا دیا۔ اس واقعے کے بعد والد نے کہا، اب تو مجھے ضرور چھری لینی پڑے گی، یہ سن کر لوگوں نے کہا، چھری سے کیا کرو گے، اس پر اس نے کہا میں اس بیٹے کو ذبح کرنا چاہتا ہوں، اس پر لوگوں نے اسے کہا اسے ذبح مت کرو البتہ تادیب کے لئے اس کی کچھ پٹائی کرلو، لیکن وہ اسے ذبح کرنے پر ہی اصرار کرتا رہا، ابھی یہ بحث و تکرار ہو ہی رہی تھی کہ اس لڑکے کے ماموں آگئے اور انہوں نے کہا ہم تمہیں بیٹے کو ذبح کرنے نہیں دیں گے کیونکہ اگر تم اسے ذبح کرو گے تو یہ عمر بھر کے لئے شرمندگی اور عار کا باعث بن جائے گا، اس کے اس نے ان لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا میرا اس شہر میں زندگی گزارنے کا کیا فائدہ جس میں لوگ میرے اور میرے بیٹے کے درمیان حائل ہو جائیں۔ اور مجھے آزادی کے ساتھ زندگی نہ گزارنے دیں، میں یہ شہر چھوڑ کر جا رہا ہوں لہذا مجھ سے میری تمام جائیداد

اور مکان وغیرہ خرید لو اور یہ کہہ کر اس نے اپنی ساری جائیداد اور سامان لوگوں کو بیچ دیا۔

پھر اس نے ساری قوم سے مخاطب ہو کر کہا، اے میری قوم تمہارے زوال کا معاملہ قریب آ گیا ہے اور ایک عذاب تمہیں گھیرنے ہی والا ہے۔

لہذا تم میں سے جو شخص دور دراز کا سفر کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ عمان کو لازم پکڑے۔ اور جو شخص شراب اور خمر چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ بصری کو لازم پکڑے، اور جو شخص کچھڑ میں ثابت قدم رہنے والی سواریوں اور محلوں میں قیام کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ کھجوروں والی زمین یثرب کو لازم پکڑے۔ چنانچہ وہ اور کچھ لوگ عمان کی طرف گئے، اور کچھ لوگ بصری گئے اور یہ قوم غسان تھے اور اوس و خزرج بن کعب بن عمرو اور خزاعہ یثرب جانے کے لئے نکلے جب یہ بطن مر کے مقام پر پہنچے تو خزاعہ نے کہا یہ رہنے کے لئے ایک عمدہ جگہ ہے اور اس کا کوئی بدلہ نہیں، ہم تو یہاں ہی قیام کریں گے لہذا وہ الگ ہو گئے اور اسی بناء پر انہیں خزاعہ کہا گیا کیونکہ وہ اپنے ساتھیوں سے الگ ہو گئے تھے اور اوس اور خزرج آگے چلے گئے یہاں تک کہ وہ یثرب میں مقیم ہوئے۔

۴۳۶۵- حسین بن محمد بن علی، یحییٰ بن محمد، یوسف بن موسیٰ، جریر اور حصین بن عبدالرحمن کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

جب حضرت آدم علیہ السلام کے جسم میں روح پھونکی گئی، تو جب وہ آپ کے سر میں گزرنے لگی، آپ کو چھینک آئی جس پر آپ نے الحمد للہ کہا اور فرشتوں نے ریحتمک اللہ کہا اور آپ روح کے پاؤں تک پہنچنے سے پہلے ہی اٹھ کر کھڑے ہونے لگے، اس پر کہا گیا۔ ”خلق الانسان من عجل“ (ترجمہ: انسان کو جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔)

۴۳۶۶- حسین بن محمد، یزید بن اسماعیل بن خلّال، عباس بن عبداللہ النقی، حفص بن عمر قرنی اور حکم بن ابان کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام سے فرمایا اے یوسف میں نے تمہارے اپنے بھائیوں کو معاف کرنے کی وجہ سے ذکر کرنے والوں کے درمیان تمہارا ذکر بلند کیا۔

۴۳۶۷- حسن، عبدالرحمن بن سعید بن ہارون، مسلم بن جنادة، وکیع بن جراح سفیان اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا: میں نے کڑواہٹ کو چکھا ہے لیکن میں نے فقر و فاقے سے زیادہ کڑوی چیز نہیں پائی اور میں نے بھاری بوجھ اٹھایا لیکن برے پڑوسی سے زیادہ بھاری بوجھ میں نے نہیں پایا اور اگر بات چیت چاندی کی ہوتی تو خاموشی یقیناً سونا ہوتی۔

۴۳۶۸- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، عبدالرزاق اور معمر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایوب نے عکرمہ سے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: ”وما رمیت اذ رمیت“ (الانفال: ۱۷)

کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا آپ ﷺ کے ہاتھ سے جو چیز بھی گری تو وہ کسی نہ کسی کی آنکھ میں جا کر پڑی۔

۴۳۶۹- ابو محمد بن حیان، ابو العباس برائی، خلف بن ہشام، ابوالاحوص اور نصیف کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: ”زینم“ (القلم: ۱۳) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اس سے مراد ایسا کمینہ آدی ہے جو اپنے کمینہ پن کی وجہ سے مشہور ہو اور اسی کی وجہ سے وہ جانا جاتا ہو، جیسا کہ بکری اپنے کمینے پن کی وجہ سے مشہور ہے۔

۴۳۷۰۔ ابو محمد بن حیان، علی بن سعید عسکری، عمرو بن علی، یحییٰ بن سعید اور سلمہ بن حجاج ابو بشر کے سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ: عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

”الذین یؤذون اللہ ورسولہ“ (الاحزاب: ۵۷)

کا مصداق تصاویر بنانے والے لوگوں کو قرار دیا ہے۔

۴۳۷۱۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبیل، ابو بکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد اور حماد بن زید کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ: عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

”وبلغت القلوب الحناجر“ (الاحزاب: ۱۰)

کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرمایا، اگر دل حرکت کرتے یا اپنی جگہ سے ہٹ جاتے تو آدمی کی جان ہی چلی جائے اور اس آیت کا معنی خوف کی وجہ سے انسان کے دل کا دھڑکنا ہے۔

۴۳۷۲۔ ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ الرازی، بہل بن عثمان، یحییٰ بن یحییٰ اور ایک شیخ کے اسنادی سلسلے سے منقول ہے کہ عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

”ولکنکم فتنتم انفسکم وتربصتکم وعر تکم الامانی“ حتی جاء امر اللہ و غرکم باللہ الغرور“ (الحجید: ۱۴) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے خواہشات نفسانی کے ذریعے اپنے آپ کو آزمائش میں ڈالا اور توبہ کا انتظار کرتے رہے، اور آج کا کام کل پر ڈالنے کی عادت نے تمہیں دھوکے میں ڈالے رکھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ گیا اور شیطان نے تمہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ دھوکے میں ڈالے رکھا۔

۴۳۷۳۔ ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم، فہر بن عبد اللہ ابو شامہ، یزید بن حبان، ہارون نحوی اور سعید کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ: عکرمہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورہ یسین کی تلاوت کرے گا وہ اس دن شام ہونے تک خوش و خرم رہے گا۔

۴۳۷۴۔ مؤلف حلیہ اپنے والد، محمد بن احمد بن یزید زہری، بہل بن عبد اللہ، سلمہ بن شیبہ، ابراہیم بن حکم بن ابان اپنے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے آسمان میری بات غور سے سن اور اے زمین میری بات پر کان لگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں کے احوال بیان کرنا چاہتے ہیں میں نے اپنے بندوں میں سے کچھ بندوں کے بارے میں ارادہ کیا اور میں نے انہیں اپنی قدرت میں پالا اور انہیں اپنے لئے خاص کیا لیکن انہوں نے میری عزت کو لوٹا دیا اور میرے غیر کی اطاعت کی اور میری وعدہ خلافی کی، حالانکہ گائے اپنے وطن کو اور گدھا اپنے مالکوں کو پہچانتا ہے اور ان کے لئے خوف زدہ ہوتا ہے، لہذا ہلاکت ہے ایسے لوگوں کے لئے جنکے گناہ بڑھ گئے ہیں اور انکے دل سخت ہو گئے ہیں اور انہوں نے اس کام کو ترک کر دیا جس پر وہ تھے، انہوں نے میری وجہ سے عزت حاصل کی اور میری وجہ سے وہ بلند ہوئے لیکن انہوں نے میری بات کو چھوڑ دیا اور اس کام کو چھوڑ دیا جسے وہ کیا کرتے تھے اور میری نافرمانی کا کام کیا، حالانکہ وہ میری کتاب پڑھتے ہیں لیکن میری مرضی کے خلاف میرے دین کو سمجھتے ہیں اور میرے غیر کی قربانی کے قریب ہوتے ہیں اور میں نے انہیں اپنے آپ سے دور کر دیا ہے اور وہ ایسے جانور ذبح کرتے ہیں جو انہوں نے میری مخلوق سے غصب کئے ہیں، وہ لوگ نماز پڑھتے ہیں لیکن انکی نماز اوپر نہیں جاتی ہے اور وہ مجھے پکارتے ہیں لیکن انکی دعا میری طرف نہیں چڑھتی ہے مسجدوں کو جاتے ہیں تو ان کے کپڑے مال غنیمت میں سے خیانت کردہ ہوتے ہیں مجھ سے میری رحمت کا سوال کرتے ہیں جبکہ ان لوگوں سے قتال کرتے ہیں جو مجھ سے مانگتے ہیں، چنانچہ یہ لوگ اگر مظلوم سے انصاف کرتے اور یتیم سے عدل کرتے اور انکے حق میں

فیصلے کرتے، گناہوں سے پاک صاف ہوتے اور میری نافرمانی کو بالکل چھوڑ دیتے پھر مجھ سے اگر یہ لوگ مانگتے تو جو کچھ مجھ سے مانگتے میں انہیں ضرور دیتا اور اپنی جنت کو ان کے لئے بطور مہمانی کے تیار کرنا اور وہاں پر میرے اور ان کے درمیان کوئی پیغام رساں نہیں ہوتا لیکن انہوں نے میرے معاملے میں جرات کا مظاہرہ کیا اور میرے بندوں پر ظلم کیا، چنانچہ یتیم کے ولی نے اس کا مال ہضم کر لیا اور جس کے پاس امانت رکھی گئی تھی وہ اس امانت کو ہضم کر گیا۔

اؤر انہوں نے حق کا انکار کیا اور سردار اور اس کے ماتحت اس انکار حق میں برابر کے شریک ہیں اور یہ پیغام رساں نے رشوت دی اور جس نے اسے بھیجا تھا وہ بھی اس کام میں شریک ہے، سردار اور قوم کا مقتدار رشوت دیتا ہے اور اس کے ماتحت لوگ بھی اس کے ساتھ شریک ہوتے ہیں، ان لوگوں کے لئے ہلاکت اور بربادی ہے، اگر میرا وعدہ آگیا تو یہ پتھر میں بھی ہوئے تو وہ پتھر میرے ایک حکم سے پھٹ جائے گا اور اگر یہ لوگ مٹی میں دفن ہو جائیں تو وہ میری اطاعت میں آکر ان سے اڑ جائے گی، شہروں اور ان کو آباد کرنے والوں کے لئے تباہی اور بربادی ہے، میں ان پر درندوں کو مسلط کروں گا، میں ان شہروں میں شادی بیاہ کی مبارکبادوں کے بعد الو کی آوازوں اور گھوڑوں کے ہنہانے کے بعد بھیڑیوں کی چیخ و پکار، محلات کے بلند ہونے کے بعد جنگلی جانوروں کے غولوں اور چراغ کی روشنیوں کے بعد غبار کو لوٹاؤں گا اور میں ان کے تلاوت قرآن کے حلقوں کو خرگوشوں کو دوڑانے، مسجدوں کی تعمیر کو جانور باندھنے کی جگہ کی صفائی ستھرائی، بادشاہ کے تاج کو پرندوں کی پھڑ پھڑاہٹ، عزت کو ذلت، نعمت کو بھوک، بادشاہت کو غلامی، میں تبدیل کر دوں گا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں سے کسی نے سوال کیا، اے میرے پروردگار میں آپ کی رحمت کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ کے سامنے بات کرتا ہوں اور کیا یہ بات کرنا مجھے کچھ نفع دے گا؟ حالانکہ میں مٹی سے زیادہ حقیر ہوں، نبی آپ ان دلوں کو ڈرانے والے، اس قوم کو ہلاک کرنے والے ہیں حالانکہ یہ آپ کے خلیل ابراہیم کی اولاد ہیں اور آپ کے منتخب کردہ، وہی کی امت ہیں اور آپ کے بنی داؤد کی قوم ہیں تو کون سی امت اس امت کے بعد نافرمانی کرے گی اور کون سی بستی اس بستی کے بعد آپ کی نافرمانی کرے گی، یہ سن کر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، مجھے ان کی کثرت پر کوئی فخر نہیں اور نہ ہی مجھے ان کو ہلاک کر دینے کے بعد کوئی تشنگی محسوس ہوگی اور میں نے ابراہیم، موسیٰ اور داؤد کی عزت تو اپنی اطاعت کی بناء پر کی اور اگر یہ لوگ بھی میری نافرمانی کرتے تو میں انہیں گناہ گاروں کے مرتبے سے بھی نیچے پہنچا دیتا۔

۴۳۷۵- عبد اللہ بن محمد، محمد بن سہل، سلمہ بن شعیب اور ابراہیم بن حکم بن ابان کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے ان کے والد کا بیان ہے: وہ ایک مرتبہ ابن داؤد کے گھر میں عکرمہ کے پاس تشریف فرما تھے اور عکرمہ ابن داؤد کے ہاں ساحل کے قریب ٹھہرے ہوئے تھے کہ اسی اثناء میں ان لوگوں کا تذکرہ ہونے لگا جو سمندر میں غرق ہو جاتے ہیں، اس پر عکرمہ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جو لوگ سمندر میں ڈوبتے ہیں ان کے گوشت کو مچھلیاں کھا جاتی ہیں اور ان میں سے سوائے چمکتی ہوئی ہڈیوں کے کچھ باقی نہیں بچتا ہے۔ پھر انہیں سمندر کی موجیں ادھر ادھر الٹ پلٹ کرتے کرتے ساحل پر لے آتی ہیں، کچھ عرصے تک یہ خشکی میں پڑی رہتی ہیں یہاں تک کہ بوسیدہ ہو جاتی ہیں اور ان پر اونٹوں کا گزر ہوتا ہے تو وہ انہیں کھا جاتے ہیں پھر یہ ان کا گوبر بن کر نکلتی ہیں اسی اثناء میں کچھ لوگوں کا گزر وہاں سے ہوتا ہے تو وہ وہاں پر قیام کرتے ہیں اور اونٹوں کی ان میٹگیوں کو لیکر جلاتے ہیں پھر وہ آگ بجھ جاتی ہے اور ہوا آکر اس راکھ کو زمین پر ڈال دیتی ہے، پھر جب صور پھونکا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

”فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ“ (الزمر: ۶۸)

ترجمہ: یکایک وہ لوگ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔

اور یہ غرق ہونے والے لوگ اور قبروں میں مدفون لوگ بالکل ایک ہی طرح کھڑے ہو جائیں گے۔

۳۳۷۶- عبد اللہ بن محمد، محمد بن سل، سلمہ بن شیب، ابراہیم بن حکم بن ابان اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو جنت سے اور ایک آدمی کو جہنم سے نکالیں گے اور انہیں اپنے سامنے کھڑا کریں گے پھر جنتی سے پوچھیں گے، اے میرے بندے تو نے جنت میں اپنے آرام کی جگہ کو کیسا پایا ہے؟ اس پر وہ کہے گا، بہترین جگہ جس کا لوگ تذکرہ کرتے تھے پھر اپنی بیویوں اور جنت کی دوسری نعمتوں کا تذکرہ کرے گا، اسکے بعد اللہ جہنمی آدمی سے پوچھیں گے، تو نے جہنم میں اپنے آرام کی جگہ کو کیسا پایا ہے؟ اس پر وہ کہے گا، بدترین جگہ جس کا لوگ تذکرہ کیا کرتے تھے۔

پھر وہ جہنم کے سانپوں، بچھوؤں، بھڑوں اور اس کے مختلف اقسام کے عذاب کا تذکرہ کرے گا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ اسے کہیں گے، اے میرے بندے اگر میں تمہیں آگ سے نکال دوں تو تم مجھے کیا دو گے؟ اس پر وہ کہے گا، اے میرے پروردگار میرے پاس کیا ہے جو میں تمہیں دے سکوں تب اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے، اگر تمہارے پاس سونے کا پہاڑ ہوتا تو کیا تم اسے مجھے دیتے کہ میں اسکے بدلے میں تمہیں جہنم سے نجات دے دوں؟

وہ آدمی کہے گا جی ہاں، اس پر باری تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے تو نے جھوٹ بولا ہے میں دنیا میں تم سے سونے کے پہاڑ سے آسان چیز تم سے مانگی تھی لیکن تو نے وہ نہیں دی۔ میں نے تم سے کہا تھا مجھے پکارو تا کہ میں تمہاری دعا کو قبول کروں، مجھ سے مغفرت طلب کرو تا کہ میں تمہیں معاف کر دوں اور مجھ سے سوال کرو تا کہ میں تمہیں عطا کروں، لیکن تم تو پیٹھ پھیر پھیر کے بھاگتے رہے۔

۳۳۷۷- عبد اللہ بن محمد، محمد بن سہل، سلمہ بن شیب، ابراہیم بن حکم، اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:

جس آدمی کو بھی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حساب کے لئے اپنے قریب کریں گے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے اس حال میں لوٹے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف فرما دیا ہوگا۔

۳۳۷۸- عبد اللہ بن محمد، محمد بن سہل، سلمہ بن شیب، ابراہیم بن حکم بن ابان، اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:

ہر چیز کے لئے ایک بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد اچھے اخلاق ہیں۔

۳۳۷۹- عبد اللہ بن محمد، محمد بن سہل، سلمہ بن حکم بن ابان اور انکے والد کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے: اللہ تعالیٰ کے ایک نبی نے اللہ تعالیٰ کے سامنے بھوکے اور تنگے ہونے کی شکایت کی اس پر باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ میں نے تمہاری طرف سے شرک کے دروازے کو مکمل طور پر بند کر دیا۔

۳۳۸۰- عبد اللہ بن محمد، محمد بن سہل، سلمہ بن حکم اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے۔ آسمانوں میں ایک فرشتہ ہے جس کا نام ہے اسماعیل، اگر اسے اجازت دیدی جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرے اور آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیا جائے تو زمین میں جتنے بھی لوگ ہیں سب کے سب مرجائیں گے۔

۳۳۸۱- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شیب، ابراہیم بن حکم اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:

سورج کی وسعت زمین کی وسعت سے تین گنا زیادہ ہے اور چاند کی وسعت زمین کی وسعت کے برابر ہے اور عکرمہ نے

مزید بیان فرمایا، جب سورج غروب ہو جاتا ہے تو عرش کے نیچے ایک سمندر میں داخل ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے اور جب صبح کرتا ہے تو وہ اپنے رب سے دوبارہ نکلنے پر معافی طلب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرماتے ہیں کس لئے یہ معافی طلب کر رہے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ کو بخوبی علم ہے، اس پر وہ کہتا ہے جب میں نکلتا ہوں تو کچھ لوگ آپ کو چھوڑ کر میری عبادت کرتے ہیں یہ سن کر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے چلے جاؤ اور تم پر اس عبادت کرنے کا کوئی گناہ نہیں، ان لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے، اور میں انکی طرف دس ہزار فرشتے بھیجوں گا جو انہیں جہنم کی طرف ہنکا کر لیجائیں گے یہاں تک کہ انہیں جہنم میں داخل کر دیں گے۔

عکرمہ کی مسند ات..... عکرمہ نے کئی صحابہ سے مسند احادیث روایت کی ہیں جن میں حبر الامہ اور جن کے مولیٰ حضرت عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ، ابوسعید خدریؓ، ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ وغیرہ کے نام مشہور ہیں۔

اور آپ سے بڑے بڑے تابعین اور بھلائی کے سرداروں نے احادیث روایت کی ہیں جن میں طاؤس، عطاء بن ابی رباح، مجاہد، ابوالشعثاء، الشعمی ابوالحق، محمد بن سیریں، سعید بن جبیر، عمرو بن دینار، ابراہیم نخعی، ابو جعفر محمد بن علی بن حسین، زہری، ابوالزبیر، یحییٰ بن سعید انصاری، قتادہ، ثابت، ہلال بن خباب، سماک بن حرب، سلمہ بن کھیل، سعید بن مسروق، منصور بن معتمر، اعمش، ابوسعید بقال، ایوب سختیانی، محمد بن یحییٰ کثیر، خالد حذاء، عطاء خراسانی، عبدالکریم جزری، حصیف بن عبدالرحمن وغیرہ قابل ذکر ہیں، انکے علاوہ بھی بے شمار تابعین اور ائمہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

۴۳۸۲- قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن اسحق، ابواسلم معاویہ بن شعبہ، عباد بن داؤد، ہلال بن خباب اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا:

”نبی اکرم ﷺ نے جبل احد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا آپ کو یہ بات پسند نہیں ہے کہ محمد کی اولاد کے پاس اس پہاڑ جتنا سونا ہو اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اور جس وقت اس دنیا سے رخصت ہو تو اس کے پاس اس میں سے ایک درہم یا ایک دینار بھی نہ ہو“

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے مزید ارشاد فرمایا، آپ کی وہ ذرہ جسے آپ پہن کر قال کیا کرتے تھے آپ کی وفات کے وقت تیس صاع جو کے عوض رہن رکھوائی ہوئی تھی اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دنیا سے اس حال میں رخصت ہوئے کہ نہ تو آپ کے پاس کچھ دینار تھے اور نہ کچھ درہم بلکہ بعض اوقات آپ ﷺ اور آپ کی اولاد کئی کئی راتیں اس طرح گزارتے تھے کہ آپ کو رات کا کھانا میسر نہ ہوتا تھا اور آپ بھوکے سوتے تھے۔

یہ حدیث اس طریق کے علاوہ دوسرے طریق سے بھی ثابت ہے اور صحیح ہے۔

اور عکرمہ سے روایت کرنے والے صرف ہلال بن خباب ہی ہیں۔

۴۳۸۳- حسن بن محمد بن کیسان، موسیٰ بن ہارون جمال، عبداللہ بن معاویہ جعفی، ثابت بن زید ابوزید، ہلال بن خباب اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ارشاد ہے۔

نبی کریم ﷺ اور آپ کے گھر والے پے در پے کئی کئی راتیں اسی طرح گزارتے تھے کہ آپ کی روٹی اکثر و بیشتر جو کی ہوتی تھی

یہ حدیث عروہ بن زبیرؓ وغیرہ سے حضرت عائشہؓ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے اور سند سے یہ حدیث ثابت ہے، جبکہ عکرمہ

کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور عکرمہ سے اس حدیث کو صرف ہلال نے ہی روایت کیا ہے۔

۴۳۸۴- حسن بن محمد، موسیٰ بن ہارون، عبداللہ بن معاویہ جعفی، ثابت بن زید ابوزید، ہلال بن خباب اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے

نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے:

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تشریف لائے اور آپ ایک چٹائی پر سوئے ہوئے تھے جس کے نشانات آپؓ کے پہلو مبارک پر پڑ گئے تھے، یہ صورتحال دیکھ کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اگر آپ اس سے اچھا بستر بنا لیتے تو؟
پھر آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

نہیں مجھے دنیا سے کیا واسطہ، مجھے دنیا سے کیا واسطہ؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میری اور دنیا کی مثال تو اس مسافر کی سی ہے جو ایک گرم دن میں سفر کرتا ہے پھر دن کا کچھ حصہ کسی درخت کے نیچے سائے میں آرام کرتا ہے پھر اس درخت کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔

یہ حدیث کئی طرق سے ثابت ہے۔ اور اسے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور کئی دوسرے صحابہ نے بھی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا ہے لیکن عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور اسے روایت کرنے میں ہلال بن خیاب متفرد ہیں۔
۳۳۸۵- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، مسلم بن ابراہیم، وہیب، ایوب عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہؐ کا ارشاد گرامی ہے۔

اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر کو دوست بناتا۔^۱

یہ حدیث صحیح ہے اور اسے امام بخاری نے اپنی جامع میں مسلم عن عکرمہ کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۳۸۶- علی بن احمد بن علی مصیصی، یثیم بن خالد، مصیصی، داؤد بن منصور، جریر بن حازم، یعلیٰ بن حکم اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے۔

رسول اکرمؐ اپنے مرض وفات میں اپنا سر ایک کپڑے سے باندھے ہوئے تشریف لائے پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اپنی عادت مبارکہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرمائی اور پھر ارشاد فرمایا:

ابوبکر بن ابی قحافہ سے زیادہ کسی کا مجھ پر جانی مالی احسان نہیں ہے اور اگر میں کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا، لیکن اسلام میں دوستی افضل ہے (مسجد نبوی میں کھٹنے والی) ہر کھڑکی بند کرو، سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔^۲

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور امام بخاری اور مسلم دونوں نے اس حدیث کو عبید بن جبیر اور بشر بن سعید، عن ابی سعید خدریؓ کے طریق سے روایت کیا ہے جبکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے تنہا اسے عکرمہ کے طریق سے بھی نقل کیا ہے اور اسے عبداللہ بن محمد جعفی نے وہب عن جریر بن حازم عن ابیہ عن یعلیٰ کے طریق سے اسے نقل کیا ہے۔

۳۳۸۷- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبد الوہاب بن عطاء، عباد بن منصور، عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شخص کے بازے میں جو کسی جانور کے ساتھ بد فعلی کرے حکم دیا کہ فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔^۳

۱- صحیح البخاری ۲/۲۱۳، ومسنند الامام احمد ۱/۱/۳۰۱، والمستدرک ۴/۳۱۰، وطبقات ابن سعد ۲/۲/۱۵۹، والترغیب والترہیب ۲/۱۹۹، وفتح الباری ۵/۲۲۸، وكشف الخفاء ۲/۴۱۸.

۲- صحیح البخاری ۵/۴، وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة باب - فتح الباری ۷/۱۷۷، ۸/۱۲۲.

۳- مسند الامام احمد ۱/۳۰۰، والسنن الکبری للبیہقی ۸/۲۳۲، والمستدرک ۴/۳۵۵، والترغیب والترہیب ۳/۲۸۸، ونصب الراية ۳/۳۳۹، والمعجم الكبير للطبرانی ۱۱/۴۲، وكشف الخفاء ۱/۱۸۰.

عکرمہ عن ابن عباسؓ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے عباد بن منصور کے حوالے سے سب سے عالی سند کے ساتھ ہی طریق نقل کیا ہے۔

۳۳۸۸- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد الطیالسی، عباد بن منصور، عکرمہ اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”اشمذ“ کو لازم پکڑو، کیونکہ یہ بینائی کو روشن کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔

عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اس طریق کے علاوہ کسی دوسرے طریق سے عباد کے حوالے سے اسے عالی سند کے ساتھ نقل نہیں کیا ہے۔

۳۳۸۹- ابو بکر بن خلد، حارث بن ابی اسامہ، عبد العزیز بن ابان، مسعر، سہاک، عکرمہ اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

”رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اللہ کی قسم میں قریش سے جہاد کروں گا اور آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا، اور کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد آپ نے ان شاء اللہ کہا“۔

مسعر عن ہشام کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اس حدیث کو صرف عبد العزیز بن ابان کے حوالے سے عالی سند سے نقل کیا ہے۔

۳۳۹۰- ابو بکر بن خلد، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن عمرو قادی، عبد الحمید بن جعفر، یزید بن ابی حبیب اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کا ارشاد ہے میں نے رسول اکرم ﷺ کے پیچھے سورج گرہن کی نماز پڑھی مگر میں نے آپ سے ایک حرف بھی نہیں سنا یعنی آپ نے سزا تلاوت فرمائی، جہر تلاوت نہیں فرمائی۔

۳۳۹۱- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن علی، محمد بن یونس کدی، سعید بن سفیان، محمد بن حنفیہ، سعید بن عبد اللہ، جیر بن حید اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کا بیان ہے۔

رسول اکرم ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو لایا گیا، جنہوں نے زنا کا ارتکاب کیا تھا اور کچھ یہودی لوگ بھی آپ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا، اے ابوالقاسم، ہماری عورتیں خوبصورت چہروں والی ہیں اور ہم اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ انکے چہروں پر کوئلہ ملا جائے، یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے منہ کالا کرنے کا حکم نہیں دیا اور انکے حسن کا انجام جہنم کی آگ ہے۔ چنانچہ آپ نے انہیں رجم کرتے کا حکم دیا۔

۳۳۹۲- ابو اسحق بن ابراہیم بن محمد، محمد بن احمد مؤمل، زیاد بن ایوب، محارب، لیث، عبد الملک عکرمہ اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

اپنے بھائی سے نہ تو جھگڑا کرو اور نہ ہی اس سے مزاح کرو اور نہ ہی اس سے وعدہ کر کے اسکی خلاف ورزی کرو“۔

۱- المستدرک ۲۰۷/۳. و مسنن ابن ماجہ ۳۳۹۵. ۳۳۹۶. و سنن الترمذی ۱۷۵۷. و السنن الکبری للبیہقی ۲۶۱/۳.

۲- ۳۳۶/۹. و المعجم الکبیر للطبرانی ۶۷/۱. و فتح الباری ۱۵۷/۱۰. و الترغیب والترہیب ۱۲۳/۳.

۳- سنن أبی داؤد ۳۲۸۵. و السنن الکبری للبیہقی ۳۸۰/۱۰. و المصنف لعبد الرزاق ۱۱۳۰۶. ۱۶۱۲۳.

و المعجم الکبیر للطبرانی ۲۸۲/۱۱. و مجمع الزوائد ۱۸۲/۳.

۴- و مشکاۃ المصابیح ۳۸۹۲. و کشف الخفا ۲۰۱/۲. و تحف السادة المتقين ۴۶۹/۷. و تخریج الاحیاء ۱۷۸/۲.

عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور ان سے روایت کرنے والے صرف عبد الملک ہی ہیں جبکہ عبد الملک سے روایت کرنے میں بھی لیث متفرد ہیں

۴۳۹۳- قاضی محمد بن احمد، سالم بن عاصم، قاضی ابوالحق بن حمزہ، محمد بن احمد بن یزید زہری، عبد اللہ بن محمد بن یزید، محمد بن بکر برسانی، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، عکرمہ، حضرت عبد اللہ بن عباسؓ اور حضرت عمرؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایام التشریق میں ایک منادی بھیجا، تاکہ وہ یہ اعلان کرے، یہ کھانے پینے کے دن ہیں اور منادی کرنے والے حضرت بلالؓ تھے۔

یہ حدیث قتادہ اور عکرمہ کے طریق سے غریب ہے اور اسے صرف محمد بن بکر نے سعید سے نقل کیا ہے۔

۴۳۹۴- وفد عبد القیس کی آمد..... احمد بن جعفر بن مغبد، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، ابان، قتادہ، سعید اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا:

قبیلہ عبد القیس کا وفد نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور انہوں نے کہا ہم ربیعہ کا ایک قبیلہ ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں اور ہم آپ کے پاس صرف اشہر حرم میں ہی آسکتے ہیں لہذا ہمیں ایسے کام کا حکم دیجئے کہ ہم اس پر عمل کر کے جنت میں داخل ہوں اور ہمارے پیچھے جو لوگ ہیں انہیں بھی ہم اسکی طرف بلائیں، چنانچہ آپ نے انہیں چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع کیا، آپ نے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے، رمضان کے روزے رکھنے بیت اللہ کا حج کرنے اور مال غنیمت میں سے خمس دینے کا حکم دیا، اور انہیں چار چیزوں سبز رنگ کبے ہوئے گھڑے، کدو کے توئے، کھجور کے کھوکھلے تنے اور زعفران زفت (تارکول) لگائے ہوئے مشکوں میں نمید سے بنائے منع کیا۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے ابو حمزہ عن ابن عباسؓ کے طریق سے، جبکہ قتادہ عن سعید اور عکرمہ کے طریق سے غریب ہے۔

۴۳۹۵- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، اسماعیل بن عمرو، مندال، اسد بن عطاء، عکرمہ اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کوئی شخص بھی وہاں کھڑا نہ ہو جہاں کسی پر ظلم ہو رہا ہو۔ کیونکہ جو شخص ظالم کے پاس کھڑا ہو اور اسے ظلم سے نہ روکے اس پر بھی آسمان سے لعنت نازل ہوتی ہے۔ اور کوئی شخص بھی وہاں کھڑا نہ ہو جہاں کسی کو ناجائز قتل کیا جا رہا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت اس شخص پر بھی نازل ہوتی ہے جو قتل کے وقت موجود ہو اور اسے روکنے کی کوشش نہ کرے۔

یہ حدیث اسد اور عکرمہ کے طریق سے غریب ہے اور اسے مندال بن علی عنہری کے سوا کسی نے بھی روایت نہیں کیا ہے۔

۴۳۹۶- سلیمان بن احمد، جبیر بن عیسیٰ مقرئ مصری، یحییٰ بن سلیمان قرشی، فضیل بن عیاض، منصور عکرمہ اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا گمراہ ایک شخص پر ہوا جو بے چین تھا، تو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے لگے کہ اے معاف فرمادیں (اور اس اضطراب کی کیفیت کو اس سے دور فرمادیں) تو آپ سے کہا گیا اس کو جو تکلیف پہنچی ہے وہ ابلیس کا اس پر غلبہ نہیں بلکہ اس نے اپنے آپ کو میرے لئے بھوکا رکھا ہے۔ اس وجہ سے اسے یہ تکلیف ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں، اور میں ہر روز اسے کئی مرتبہ

۱۔ البدایہ والنہایۃ لابن کثیر۔ ۲۴۹/۹۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۶۰/۱۱ و مجمع الزوائد ۲۸۴/۲۔ والترغیب والترہیب

۳۰۴/۳۔ وکنز العمال ۱۳۴۱۱

شفقت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور اسے کہیے کہ وہ آپ کے لئے دعا کرے کیونکہ ہر دن میرے یہاں اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”دنیا میں سیر ہونے والے کل بھوکے ہوں گے“
فضیل، منصور، اور عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور فضیل سے روایت کرنے والے صرف یحییٰ بن سلیمان ہیں جنکے بارے میں محدثین نے کلام کیا ہے۔

۲۳۹۷- احمد بن یعقوب، ابو شعیبہ حرائی، یحییٰ بن عبد اللہ ناہلی، ایوب بن نہیک اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک ”قد جعل ربک تحتک سربتا“ (مریم: ۲۳)

میں سر یا کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ایک نہر تھی جسے اللہ تعالیٰ نے جاری فرمایا تھا، تاکہ حضرت مریم علیہا السلام اس سے پانی پییں۔ عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور ان سے صرف ایوب بن نہیک نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور ایوب بن نہیک سے صرف یحییٰ بن عبد اللہ نے روایت کیا ہے۔

۲۳۹۸- ابو اسحق بن حمزہ، مخلد بن جعفر، ابراہیم بن شریک، شہاب بن عباد، سعید بن حسن، عبد اللہ بن حسن، عکرمہ اور حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:
”آدمی کا اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جانا شہادت ہے“

عبد اللہ بن حسن عن عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے سعید بن حسین کے علاوہ اس حدیث کو کسی نے روایت نہیں کیا ہے، اور سعید بن حسین کوئی ہیں۔

۲۳۹۹- محمد بن احمد بن علی، محمد بن یونس کدیمی حمید بن زیاد، شعبہ، عمارۃ بن ابی حفصہ اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کا ارشاد ہے:

نبی اکرم ﷺ کو جب چھینک آتی تو آپ اپنے چہرے کو کپڑے سے ڈھانپ دیتے تھے اور اپنا ہاتھ مبارک اپنی پلکوں پر رکھ دیتے تھے۔

عمارۃ اور عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور شعبہ کے طریق سے یہ اس کی سب سے عالی سند ہے۔

۲۴۰۰- محمد بن احمد بن علی، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، بقیہ، اسحق بن مالک حضرمی، عکرمہ اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”جس شخص نے کسی کو قسم دلائی اور وہ سمجھتا ہے کہ وہ اس قسم کو پوری کروادے گا مگر اس نے ایسا نہیں کیا تو اس کا گناہ اسی شخص پر ہوگا جس نے باوجود قدرت کے قسم پوری نہیں کروائی“

۱۔ المعجم الكبير للطبرانی ۲۶۷/۱۱، ومجمع الزوائد ۲۵۰/۱۰، واتحاف السادة المتقين ۳۹۱/۷، والاحادیث الضعيفة

۳۱۶، والترغيب والترهيب ۱۳۷/۳، وکنز العمال ۶۱۵۶.

۲۔ المعجم الكبير للطبرانی ۳۲۶/۱۲، ومجمع الزوائد ۵۵/۷، وتفسير ابن كثير ۲۱۸/۵، ۲۱۹، والدر المنثور ۲۶۸/۳.

والاحادیث الصحيحة ۱۸۹/۳.

۳۔ صحيح البخاری ۱۷۹/۳، وصحيح مسلم كتاب الايمان ۲۴۶، وفتح الباری ۱۲۳/۵، ۶۶۱/۹.

۴۔ سنن الدارقطني ۱۴۲/۳، والسنن الكبرى للبيهقي ۴۱/۱۰، وکنز العمال ۴۶۳۶۱.

عکرمۃ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے، اور ان سے روایت کرنے میں اسحق، جبکہ اسحق سے روایت کرنے میں بقیہ متفرد ہیں۔

۳۴۰۱- احمد بن جعفر بن معبد، عبید بن حسن بن سلیمان بن حرب، حوشب بن عقیل، مہدی غنیری، عکرمۃ اور حضرت ابو ہریرۃؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

”رسول اکرم ﷺ نے عرفۃ کے دن عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرما دیا ہے۔“

عکرمۃ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے، اور اسکی روایت میں مہدی اور حوشب متفرد ہیں۔

۳۴۰۲- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، یزید بن ابی حلیم اور عکرمۃ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت عائشہؓ کا ارشاد ہے ہم نے کھجور اور پانی بھی کبھی سیر ہو کر نہیں تناول فرمایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بنی نضیر کو جلا وطن کیا اور بنو قریظہ کو ہلاک کیا۔“

۳۴۰۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبید اللہ بن عمر قواریری، یزید بن زریع، عمارۃ بن ابی حفصہ، عکرمۃ اور حضرت عائشہؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

”رسول اکرم ﷺ پر دو اونی موٹی اور کھردری قسم کی چادریں ہوتی تھیں تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے یہ دونوں کپڑے موٹے موٹے اور کھردرے ہیں اور آپ کو ان میں پسینہ آتا ہے تو یہ بھاری ہو جاتے ہیں، اور فلاں آدمی کے پاس تمام سے کپڑے آئے ہیں آپ ان کے پاس کسی کو بھیجے کہ وہ آپ کو دو کپڑے بیچ دے خوشحالی تک اٹھار گرتے ہوئے، چنانچہ آپ نے اس کے پاس ایک آدمی بھیجا، جب اس کپڑے والے کے پاس وہ آدمی پہنچا تو اس نے کہا،

اللہ کی قسم مجھے معلوم ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارادہ میرے کپڑوں کو لے لینا اور اسکی قیمت میں مال مثل کرنا ہے، چنانچہ وہ آدمی واپس آپ ﷺ کے پاس آیا، اور آپ کو اس بات کی خبر دی، اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اس شخص نے جھوٹ بولا ہے، اللہ کی قسم سب لوگوں کو معلوم ہے کہ میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور سب سے زیادہ امانت کی ادائیگی کرنے والا ہوں۔“

عمار اور عکرمۃ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن زریع کے علاوہ اسے کسی نے روایت نہیں کیا ہے۔

مؤلف کا قول ہے کہ اسی دن رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا،

تم میں سے کسی کا کئی پیوند لگے ہوئے کپڑے پہننا اس بات سے بہتر ہے کہ وہ دوسرے شخص سے ایسی چیز قرض لے جو اس کے پاس نہ ہو۔“

المستدرک ۴۳۴/۱. ومسند الامام احمد ۳۰۴/۲. والسنن الکبری للبیہقی ۲۸۴/۳. ۱۱۷/۵.
سنن التسانی ۲۹۴/۷. وسنن الترمذی ۱۲۱۳. ومشکاۃ المصابیح ۳۳۶۱. والبدایۃ والنہایۃ ۲۵۰/۹.
مسند الامام احمد ۲۴۴/۳. والبدایۃ والنہایۃ ۲۵۰/۹.

(۲۴۶) عمرو بن دینار

اور ان حضرات میں سے جنہوں نے عبادت اور فقہ دونوں کی مشغولیت میں اپنی زندگی گزاری، عمرو بن دینار بھی ہیں، آپ ایک احتیاط پسند فقیہ اور راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے والے بزرگ تھے۔

۴۴۰۴- احمد بن محمد بن حسین، محمد بن اسحق ثقفی، عبد الجبار بن علاء اور سفیان بن عیینہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

جب عطاء کا انتقال ہو گیا تو ہشام نے عمرو بن دینار سے کہا، آپ لوگوں کو فتویٰ دینے کی مشغولیت اختیار کیجئے اور آپ کی معاشی کفالت میرے ذمے ہے، یہ سن کر عمرو بن دینار نے جواب دیا، میں نہ تو لوگوں کو فتویٰ دینا چاہتا ہوں اور نہ ہی آپ کی معاشی معاونت کو قبول کرتا ہوں۔

سفیان کا بیان ہے، جب عطاء کی وفات کا وقت قریب آیا تو لوگوں نے آپ سے کہا آپ اپنے بعد ہمیں کس کا دامن پکڑنے کی وصیت کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا عمرو بن دینار۔

۴۴۰۵- ابو حامد بن جبلة، ابو العباس سراج، محمد بن سلام، ابراہیم بن بشار اور ابن عیینہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایاس بن معاویہ سے کسی نے پوچھا، آپ کے خیال میں اہل مکہ میں سے فقہ میں سب سے زیادہ مہارت کے حامل ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اہل مکہ میں سے سب سے زیادہ برے اخلاق والا شخص عمرو بن دینار ہے، کہ جب ان سے آپ کسی حدیث کے بارے میں پوچھیں تو ایسا لگتا ہے کہ ان کی آنکھیں نکل گئی ہیں۔ سفیان نے مزید ارشاد فرمایا، عمرو بن دینار جب خود سے حدیث بیان کرتے تو بالکل ٹھیک ہوتے اور جب ان سے کسی حدیث کے متعلق دریافت کیا جاتا تو وہ اپنا پیٹ پکڑ کر بیٹھ جاتے۔

۴۴۰۶- ابو حامد بن جبلة، ابو العباس سراج، محمد بن عبد الملک، سلیمان بن حرب اور حماد بن زید کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

عمرو بن دینار سے ایک شخص نے کسی مسئلے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اس کا جواب نہیں دیا جب ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا، میں نے اس مسئلے کو ایک ایسے شخص کے لئے چھوڑ دیا ہے جس کا جواب دینا مجھے زیادہ پسند ہے۔

۴۴۰۷- احمد بن محمد بن عبد الوہاب، محمد بن اسحق سراج، محمد بن صباح، سفیان زعمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ طاؤس کا بیان

ہے: میرے والد نے مجھ سے کہا، آپ مکہ جائیں تو عمرو بن دینار کی مجلس میں ضرور شرکت کرنا کیونکہ وہ علماء کے سامنے ہمیشہ خاموش رہے اور ان کی باتیں سنتے رہے۔

۴۴۰۸- ابو حامد بن جبلة، ابو العباس ثقفی اور علی بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن مہدی کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ شعبہ کا بیان

ہے۔

میں نے عمرو بن دینار سے زیادہ حدیث کے معاملے میں کسی کو محتاط نہیں پایا، نہ ہی حکم کو اور نہ ہی قتادہ کو۔

۴۴۰۹- احمد بن محمد بن حسین، محمد بن اسحق ثقفی، محمد بن ابان، سفیان اور صدقة کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا، ایک حصہ آپ سوتے، ایک حصہ عبادت کرتے اور ایک حصہ

میں لوگوں کو حدیث پاک کی تعلیم دیتے تھے۔

۴۴۱۰- عبد اللہ بن محمد اور عبید اللہ بن اسحاق، اسحاق بن اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن عمرو بن عباس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ سفیان کا بیان ہے: میں مسلسل کئی سالوں تک عمرو بن دینار کی مجلس میں شرکت کرتا رہا، لیکن اس عرصے میں انہوں نے مجھ سے کبھی ایک مرتبہ بھی ایسی بات نہیں کی جس سے میری دل شکنی ہوئی ہو۔

۴۴۱۱- حسن بن محمد، احمد مادرانی، عباس بن محمد، عثمان بن عبد الوہاب، انکے والد اور محمد بن مسلم کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چالیس دن روزے رکھے جب ان کو الواح ملیں تو وہ ٹوٹ گئیں جس پر انہوں نے اتنے ہی دن مزید روزے رکھے تو وہ صحیح سالم حالت میں آپ کو ملیں۔

۴۴۱۲- عبد اللہ بن محمد، جعفر بن محمد فریابی، قتیبہ بن سعید اور داؤد بن عبد الرحمن عطار کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عمرو بن دینار کا بیان ہے:

جب بھی کسی آدمی کا انتقال ہوتا ہے تو اس کی روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور وہ اپنے جسم کی طرف دیکھ رہی ہوتی ہے کہ کیسے اسے غسل دیا جا رہا ہے اور کیسے کفن دیا جا رہا ہے اور کس طرح لوگ اسے لیکر قبر کی طرف جا رہے ہیں اور پھر اسے قبر میں بٹھایا جاتا ہے اور داؤد بن عبد الرحمن نے اس حدیث میں اس بات کی زیادتی کی ہے کہ جب میت چار پائی پر ہوتی ہے تو اسے کہا جاتا ہے سن لوگ تیرے بارے میں باتیں کر رہے ہیں۔

۴۴۱۳- عبد اللہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث اور ابن عیینہ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عمرو بن دینار کا قول ہے:

اواب اور حفیظ کا مصداق وہ شخص جو مجلس سے استغفار کے بغیر نہ اٹھے اور کہے اے اللہ اس مجلس میں ہم سے جو گناہ ہوا اسے معاف فرما دیجئے اور تسبیح و تحمید بھی کرے۔

عمرو بن دینار کی مسانید:..... عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر سے احادیث روایت کی ہیں۔

۴۴۱۴- ابوبکر محمد بن جعفر بن الشیخ، محمد بن احمد بن العوان، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحاق اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ کا بیان ہے۔

”رسول اکرم ﷺ مشرکین مکہ کے ساتھ خانہ کعبہ کی تعمیر کے لئے پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے اور آپ نے ایک چادر کی لنگی باندھی ہوئی تھی، آپ کے چچا حضرت عباسؓ نے ارشاد فرمایا، اے بھتیجے! اگر آپ اپنی چادر کو کھول کو پتھر کے نیچے اپنے کندھے پر رکھ دیں تو یہ آپ کے لئے زیادہ آرام دہ ہوگا، یہ سن کر آپ نے لنگی کھول کر چادر اپنے کندھے پر پتھر کے نیچے رکھ دی، تو آپ بے ہوش ہو کر گر گئے اور اسکے بعد آپ کو کبھی برہنہ نہیں دیکھا گیا۔

یہ حدیث عمرو بن دینار عن جابرؓ کی سند سے صحیح اور متفق علیہ ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے مطر عن روح بن خدیج کے اسنادی حوالے سے نقل کیا ہے۔

۴۴۱۵- محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ کا بیان ہے:

غروۃ الحد میں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا، یا رسول اللہ! اگر میں اللہ کے راستے میں مارا گیا تو میں کہاں جاؤں گا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جنت میں حضرت جابرؓ کا بیان ہے اس شخص کے ہاتھ میں کچھ کھجوریں تھیں، جو اس نے پھینک دیں، اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔“

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور امام بخاری نے اسے سفیان عن عمرو بن دینار کی سند سے روایت کیا ہے۔

۴۴۱۶- محمد بن احمد بن مخلد، محمد بن یونس، ابوعامر مقبری، عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، سالم بن ابراہیم، قرۃ بن خالد اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہؓ کا ارشاد ہے:

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مقام جعرانہ میں مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے آپ کے پاس ایک دیہاتی آیا ہے اور آپ سے کہنے لگا عدل کرو، یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اگر میں عدل نہ کروں تو میں یقیناً بد بخت ہو جاؤں گا۔“

قرۃ بن عمرو کے حوالے سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے مسلم عن قرۃ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۴۴۱۷- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن معاویہ نجفی، ابوالریح سمان عمرو بن دینار اور حضرت جابرؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”میں دیکھ رہا ہوں کہ عام لوگ تو زیادہ ہو رہے ہیں جب کہ میرے صحابہ کم ہو رہے ہیں، انہیں برا بھلا مت کہو، جو شخص میرے

صحابہ کو برا بھلا کہے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی۔“

اس حدیث کو ہشام نے عمار، بقیہ، محمد بن فضل، اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا ہے۔

۴۴۱۸- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، بقیہ، محمد بن فضل ازدی، اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابرؓ کا بیان ہے:

کچھ لوگوں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حملہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

”قریب ہے کہ عام لوگ زیادہ ہو جائیں اور میرے صحابہ کم ہو جائیں، میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو، جس شخص نے میرے

صحابہ کو برا بھلا کہا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔“

۴۴۱۹- ابوالحق، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن حماد بن فضالہ، محمد بن معمر، ابو زمعہ، عمرو بن دینار اور حضرت جابرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

مؤمن کے لئے بہترین سحری کھجور ہے۔“

عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں زمعہ متفرد ہیں۔

۴۴۲۰- ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابراہیم بن علی عمری، معلیٰ بن مہدی، جعفر بن سلیمان، ضعی ابوعامر خزاز اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ حضرت جابرؓ کا بیان ہے:

۱۔ مسند الامام احمد ۳/۳۳۲۔ البدایۃ والنہایۃ ۳/۳۶۳۔

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۷/۱۸۹۔ و مجمع الزوائد ۳/۱۵۱۔ و تاریخ بغداد ۲/۲۸۶۔ ۱۲/۳۳۸۔ و الکامل لابن عدی

۱۰۸۴۔ و الترغیب والترہیب ۲/۱۳۹۔

ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ سے کہا، میں اپنے یتیم کو کس چیز سے ماروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس چیز سے تم اپنے بیٹے کو مارتے ہو اس سے یتیم کو بھی مارو، اور اپنے مال کو اس کے مال سے پورا نہ کرو، اور نہ ہی اس کے مال کے ذریعے اپنے مال کو بڑھاؤ۔

عمر بن دینار عن جابر کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں خراز متفرد ہیں، اور ان کا نام صالح بن رستم ہے اور آپ بصرہ کے ثقہ راویوں میں سے ہیں۔

۴۴۲۱- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابو نعیم، محمد بن مسلم اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابر کا بیان ہے:

لوگوں نے ایک قبرستان میں کچھ آگ دیکھی، جب وہ لوگ وہاں پہنچے تو انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو بھی وہاں موجود پایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اپنے ساتھی کو مجھے دیدو، پھر اچانک لوگوں نے دیکھا کہ یہ وہ شخص ہے جو بلند آواز سے ذکر کیا کرتا تھا،^۲ یہ حدیث محمد بن مسلم کے تفردات میں سے ہے۔

۴۴۲۲- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحق، اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا:

رسول اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں تیرہ سال تک قیام فرمایا۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے مطر عن روح کی سند سے جبکہ امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے عن اسحق بن راہویہ عن روح کے حوالے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی اسے روح ہی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۴۴۲۳- محمد بن احمد بن علی بن محمد، محمد بن یونس کدی، روح بن عبادہ، زمعة بن صالح اور عمرو بن دینار رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ارشاد گرامی ہے: ”رسول اکرم ﷺ نے ایک چٹائی پر نماز ادا فرمائی“

عمر کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں زمعة متفرد ہیں

۴۴۲۴- فاروقی خطابی، حبیب بن حسن، ابو مسلم کشی، مالک بن زیاد، ہذیل بن علی، ابن جریج، عمرو بن دینار، اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی منقول ہے کہ: جس شخص کو کوئی ہدیہ دیا گیا، اور اس کے پاس کچھ لوگ بھی موجود ہوں تو وہ اس ہدیے میں شریک ہوں گے۔^۳

عمر بن دینار کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں ہذیل متفرد ہیں۔

۴۴۲۵- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عبداللہ النجار الرقی، فیاض بن محمد رقی، مروان غفاری، ابن جریج، اور عمرو بن دینار کے

۱۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۴/۶، والمجمع الصحیح للطبرانی ۸۹/۱، ومجمع الزوائد ۱۶۳/۸، والدر المنثور ۲/۲۲۲، وکنز العمال ۲۰۴۳، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، ۲۲۱۷، ۲۲۱۸، ۲۲۱۹، ۲۲۲۰، ۲۲۲۱، ۲۲۲۲، ۲۲۲۳، ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۶، ۲۲۲۷، ۲۲۲۸، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳، ۲۲۳۴، ۲۲۳۵، ۲۲۳۶، ۲۲۳۷، ۲۲۳۸، ۲۲۳۹، ۲۲۴۰، ۲۲۴۱، ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۵، ۲۲۵۶، ۲۲۵۷، ۲۲۵۸، ۲۲۵۹، ۲۲۶۰، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲۲۶۵، ۲۲۶۶، ۲۲۶۷، ۲۲۶۸، ۲۲۶۹، ۲۲۷۰، ۲۲۷۱، ۲۲۷۲، ۲۲۷۳، ۲۲۷۴، ۲۲۷۵، ۲۲۷۶، ۲۲۷۷، ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، ۲۲۸۰، ۲۲۸۱، ۲۲۸۲، ۲۲۸۳، ۲۲۸۴، ۲۲۸۵، ۲۲۸۶، ۲۲۸۷، ۲۲۸۸، ۲۲۸۹، ۲۲۹۰، ۲۲۹۱، ۲۲۹۲، ۲۲۹۳، ۲۲۹۴، ۲۲۹۵، ۲۲۹۶، ۲۲۹۷، ۲۲۹۸، ۲۲۹۹، ۲۳۰۰، ۲۳۰۱، ۲۳۰۲، ۲۳۰۳، ۲۳۰۴، ۲۳۰۵، ۲۳۰۶، ۲۳۰۷، ۲۳۰۸، ۲۳۰۹، ۲۳۱۰، ۲۳۱۱، ۲۳۱۲، ۲۳۱۳، ۲۳۱۴، ۲۳۱۵، ۲۳۱۶، ۲۳۱۷، ۲۳۱۸، ۲۳۱۹، ۲۳۲۰، ۲۳۲۱، ۲۳۲۲، ۲۳۲۳، ۲۳۲۴، ۲۳۲۵، ۲۳۲۶، ۲۳۲۷، ۲۳۲۸، ۲۳۲۹، ۲۳۳۰، ۲۳۳۱، ۲۳۳۲، ۲۳۳۳، ۲۳۳۴، ۲۳۳۵، ۲۳۳۶، ۲۳۳۷، ۲۳۳۸، ۲۳۳۹، ۲۳۴۰، ۲۳۴۱، ۲۳۴۲، ۲۳۴۳، ۲۳۴۴، ۲۳۴۵، ۲۳۴۶، ۲۳۴۷، ۲۳۴۸، ۲۳۴۹، ۲۳۵۰، ۲۳۵۱، ۲۳۵۲، ۲۳۵۳، ۲۳۵۴، ۲۳۵۵، ۲۳۵۶، ۲۳۵۷، ۲۳۵۸، ۲۳۵۹، ۲۳۶۰، ۲۳۶۱، ۲۳۶۲، ۲۳۶۳، ۲۳۶۴، ۲۳۶۵، ۲۳۶۶، ۲۳۶۷، ۲۳۶۸، ۲۳۶۹، ۲۳۷۰، ۲۳۷۱، ۲۳۷۲، ۲۳۷۳، ۲۳۷۴، ۲۳۷۵، ۲۳۷۶، ۲۳۷۷، ۲۳۷۸، ۲۳۷۹، ۲۳۸۰، ۲۳۸۱، ۲۳۸۲، ۲۳۸۳، ۲۳۸۴، ۲۳۸۵، ۲۳۸۶، ۲۳۸۷، ۲۳۸۸، ۲۳۸۹، ۲۳۹۰، ۲۳۹۱، ۲۳۹۲، ۲۳۹۳، ۲۳۹۴، ۲۳۹۵، ۲۳۹۶، ۲۳۹۷، ۲۳۹۸، ۲۳۹۹، ۲۴۰۰، ۲۴۰۱، ۲۴۰۲، ۲۴۰۳، ۲۴۰۴، ۲۴۰۵، ۲۴۰۶، ۲۴۰۷، ۲۴۰۸، ۲۴۰۹، ۲۴۱۰، ۲۴۱۱، ۲۴۱۲، ۲۴۱۳، ۲۴۱۴، ۲۴۱۵، ۲۴۱۶، ۲۴۱۷، ۲۴۱۸، ۲۴۱۹، ۲۴۲۰، ۲۴۲۱، ۲۴۲۲، ۲۴۲۳، ۲۴۲۴، ۲۴۲۵، ۲۴۲۶، ۲۴۲۷، ۲۴۲۸، ۲۴۲۹، ۲۴۳۰، ۲۴۳۱، ۲۴۳۲، ۲۴۳۳، ۲۴۳۴، ۲۴۳۵، ۲۴۳۶، ۲۴۳۷، ۲۴۳۸، ۲۴۳۹، ۲۴۴۰، ۲۴۴۱، ۲۴۴۲، ۲۴۴۳، ۲۴۴۴، ۲۴۴۵، ۲۴۴۶، ۲۴۴۷، ۲۴۴۸، ۲۴۴۹، ۲۴۵۰، ۲۴۵۱، ۲۴۵۲، ۲۴۵۳، ۲۴۵۴، ۲۴۵۵، ۲۴۵۶، ۲۴۵۷، ۲۴۵۸، ۲۴۵۹، ۲۴۶۰، ۲۴۶۱، ۲۴۶۲، ۲۴۶۳، ۲۴۶۴، ۲۴۶۵، ۲۴۶۶، ۲۴۶۷، ۲۴۶۸، ۲۴۶۹، ۲۴۷۰، ۲۴۷۱، ۲۴۷۲، ۲۴۷۳، ۲۴۷۴، ۲۴۷۵، ۲۴۷۶، ۲۴۷۷، ۲۴۷۸، ۲۴۷۹، ۲۴۸۰، ۲۴۸۱، ۲۴۸۲، ۲۴۸۳، ۲۴۸۴، ۲۴۸۵، ۲۴۸۶، ۲۴۸۷، ۲۴۸۸، ۲۴۸۹، ۲۴۹۰، ۲۴۹۱، ۲۴۹۲، ۲۴۹۳، ۲۴۹۴، ۲۴۹۵، ۲۴۹۶، ۲۴۹۷، ۲۴۹۸، ۲۴۹۹، ۲۵۰۰، ۲۵۰۱، ۲۵۰۲، ۲۵۰۳، ۲۵۰۴، ۲۵۰۵، ۲۵۰۶، ۲۵۰۷، ۲۵۰۸، ۲۵۰۹، ۲۵۱۰، ۲۵۱۱، ۲۵۱۲، ۲۵۱۳، ۲۵۱۴، ۲۵۱۵، ۲۵۱۶، ۲۵۱۷، ۲۵۱۸، ۲۵۱۹، ۲۵۲۰، ۲۵۲۱، ۲۵۲۲، ۲۵۲۳، ۲۵۲۴، ۲۵۲۵، ۲۵۲۶، ۲۵۲۷، ۲۵۲۸، ۲۵۲۹، ۲۵۳۰، ۲۵۳۱، ۲۵۳۲، ۲۵۳۳، ۲۵۳۴، ۲۵۳۵، ۲۵۳۶، ۲۵۳۷، ۲۵۳۸، ۲۵۳۹، ۲۵۴۰، ۲۵۴۱، ۲۵۴۲، ۲۵۴۳، ۲۵۴۴، ۲۵۴۵، ۲۵۴۶، ۲۵۴۷، ۲۵۴۸، ۲۵۴۹، ۲۵۵۰، ۲۵۵۱، ۲۵۵۲، ۲۵۵۳، ۲۵۵۴، ۲۵۵۵، ۲۵۵۶، ۲۵۵۷، ۲۵۵۸، ۲۵۵۹، ۲۵۶۰، ۲۵۶۱، ۲۵۶۲، ۲۵۶۳، ۲۵۶۴، ۲۵۶۵، ۲۵۶۶، ۲۵۶۷، ۲۵۶۸، ۲۵۶۹، ۲۵۷۰، ۲۵۷۱، ۲۵۷۲، ۲۵۷۳، ۲۵۷۴، ۲۵۷۵، ۲۵۷۶، ۲۵۷۷، ۲۵۷۸، ۲۵۷۹، ۲۵۸۰، ۲۵۸۱، ۲۵۸۲، ۲۵۸۳، ۲۵۸۴، ۲۵۸۵، ۲۵۸۶، ۲۵۸۷، ۲۵۸۸، ۲۵۸۹، ۲۵۹۰، ۲۵۹۱، ۲۵۹۲، ۲۵۹۳، ۲۵۹۴، ۲۵۹۵، ۲۵۹۶، ۲۵۹۷، ۲۵۹۸، ۲۵۹۹، ۲۶۰۰، ۲۶۰۱، ۲۶۰۲، ۲۶۰۳، ۲۶۰۴، ۲۶۰۵، ۲۶۰۶، ۲۶۰۷، ۲۶۰۸، ۲۶۰۹، ۲۶۱۰، ۲۶۱۱، ۲۶۱۲، ۲۶۱۳، ۲۶۱۴، ۲۶۱۵، ۲۶۱۶، ۲۶۱۷، ۲۶۱۸، ۲۶۱۹، ۲۶۲۰، ۲۶۲۱، ۲۶۲۲، ۲۶۲۳، ۲۶۲۴، ۲۶۲۵، ۲۶۲۶، ۲۶۲۷، ۲۶۲۸، ۲۶۲۹، ۲۶۳۰، ۲۶۳۱، ۲۶۳۲، ۲۶۳۳، ۲۶۳۴، ۲۶۳۵، ۲۶۳۶، ۲۶۳۷، ۲۶۳۸، ۲۶۳۹، ۲۶۴۰، ۲۶۴۱، ۲۶۴۲، ۲۶۴۳، ۲۶۴۴، ۲۶۴۵، ۲۶۴۶، ۲۶۴۷، ۲۶۴۸، ۲۶۴۹، ۲۶۵۰، ۲۶۵۱، ۲۶۵۲، ۲۶۵۳، ۲۶۵۴، ۲۶۵۵، ۲۶۵۶، ۲۶۵۷، ۲۶۵۸، ۲۶۵۹، ۲۶۶۰، ۲۶۶۱، ۲۶۶۲، ۲۶۶۳، ۲۶۶۴، ۲۶۶۵، ۲۶۶۶، ۲۶۶۷، ۲۶۶۸، ۲۶۶۹، ۲۶۷۰، ۲۶۷۱، ۲۶۷۲، ۲۶۷۳، ۲۶۷۴، ۲۶۷۵، ۲۶۷۶، ۲۶۷۷، ۲۶۷۸، ۲۶۷۹، ۲۶۸۰، ۲۶۸۱، ۲۶۸۲، ۲۶۸۳، ۲۶۸۴، ۲۶۸۵، ۲۶۸۶، ۲۶۸۷، ۲۶۸۸، ۲۶۸۹، ۲۶۹۰، ۲۶۹۱، ۲۶۹۲، ۲۶۹۳، ۲۶۹۴، ۲۶۹۵، ۲۶۹۶، ۲۶۹۷، ۲۶۹۸، ۲۶۹۹، ۲۷۰۰، ۲۷۰۱، ۲۷۰۲، ۲۷۰۳، ۲۷۰۴، ۲۷۰۵، ۲۷۰۶، ۲۷۰۷، ۲۷۰۸، ۲۷۰۹، ۲۷۱۰، ۲۷۱۱، ۲۷۱۲، ۲۷۱۳، ۲۷۱۴، ۲۷۱۵، ۲۷۱۶، ۲۷۱۷، ۲۷۱۸، ۲۷۱۹، ۲۷۲۰، ۲۷۲۱، ۲۷۲۲، ۲۷۲۳، ۲۷۲۴، ۲۷۲۵، ۲۷۲۶، ۲۷۲۷، ۲۷۲۸، ۲۷۲۹، ۲۷۳۰، ۲۷۳۱، ۲۷۳۲، ۲۷۳۳، ۲۷۳۴، ۲۷۳۵، ۲۷۳۶، ۲۷۳۷، ۲۷۳۸، ۲۷۳۹، ۲۷۴۰، ۲۷۴۱، ۲۷۴۲، ۲۷۴۳، ۲۷۴۴، ۲۷۴۵، ۲۷۴۶، ۲۷۴۷، ۲۷۴۸، ۲۷۴۹، ۲۷۵۰، ۲۷۵۱، ۲۷۵۲، ۲۷۵۳، ۲۷۵۴، ۲۷۵۵، ۲۷۵۶، ۲۷۵۷، ۲۷۵۸، ۲۷۵۹، ۲۷۶۰، ۲۷۶۱، ۲۷۶۲، ۲۷۶۳، ۲۷۶۴، ۲۷۶۵، ۲۷۶۶، ۲۷۶۷، ۲۷۶۸، ۲۷۶۹، ۲۷۷۰، ۲۷۷۱، ۲۷۷۲، ۲۷۷۳، ۲۷۷۴، ۲۷۷۵، ۲۷۷۶، ۲۷۷۷، ۲۷۷۸، ۲۷۷۹، ۲۷۸۰، ۲۷۸۱، ۲۷۸۲، ۲۷۸۳، ۲۷۸۴، ۲۷۸۵، ۲۷۸۶، ۲۷۸۷، ۲۷۸۸، ۲۷۸۹، ۲۷۹۰، ۲۷۹۱، ۲۷۹۲، ۲۷۹۳، ۲۷۹۴، ۲۷۹۵، ۲۷۹۶، ۲۷۹۷، ۲۷۹۸، ۲۷۹۹، ۲۸۰۰، ۲۸۰۱، ۲۸۰۲، ۲۸۰۳، ۲۸۰۴، ۲۸۰۵، ۲۸۰۶، ۲۸۰۷، ۲۸۰۸، ۲۸۰۹، ۲۸۱۰، ۲۸۱۱، ۲۸۱۲، ۲۸۱۳، ۲۸۱۴، ۲۸۱۵، ۲۸۱۶، ۲۸۱۷، ۲۸۱۸، ۲۸۱۹، ۲۸۲۰، ۲۸۲۱، ۲۸۲۲، ۲۸۲۳، ۲۸۲۴، ۲۸۲۵، ۲۸۲۶، ۲۸۲۷، ۲۸۲۸، ۲۸۲۹، ۲۸۳۰، ۲۸۳۱، ۲۸۳۲، ۲۸۳۳، ۲۸۳۴، ۲۸۳۵، ۲۸۳۶، ۲۸۳۷، ۲۸۳۸، ۲۸۳۹، ۲۸۴۰، ۲۸۴۱، ۲۸۴۲، ۲۸۴۳، ۲۸۴۴، ۲۸۴۵، ۲۸۴۶، ۲۸۴۷، ۲۸۴۸، ۲۸۴۹، ۲۸۵۰، ۲۸۵۱، ۲۸۵۲، ۲۸۵۳، ۲۸۵۴، ۲۸۵۵، ۲۸۵۶، ۲۸۵۷، ۲۸۵۸، ۲۸۵۹، ۲۸۶۰، ۲۸۶۱، ۲۸۶۲، ۲۸۶۳، ۲۸۶۴، ۲۸۶۵، ۲۸۶۶، ۲۸۶۷، ۲۸۶۸، ۲۸۶۹، ۲۸۷۰، ۲۸۷۱، ۲۸۷۲، ۲۸۷۳، ۲۸۷۴، ۲۸۷۵، ۲۸۷۶، ۲۸۷۷، ۲۸۷۸، ۲۸۷۹، ۲۸۸۰، ۲۸۸۱، ۲۸۸۲، ۲۸۸۳، ۲۸۸۴، ۲۸۸۵، ۲۸۸۶، ۲۸۸۷، ۲۸۸۸، ۲۸۸۹، ۲۸۹۰، ۲۸۹۱، ۲۸۹۲، ۲۸۹۳، ۲۸۹۴، ۲۸۹۵، ۲۸۹۶، ۲۸۹۷، ۲۸۹۸، ۲۸۹۹، ۲۹۰۰، ۲۹۰۱، ۲۹۰۲، ۲۹۰۳، ۲۹۰۴، ۲۹۰۵، ۲۹۰۶، ۲۹۰۷، ۲۹۰۸، ۲۹۰۹، ۲۹۱۰، ۲۹۱۱، ۲۹۱۲، ۲۹۱۳، ۲۹۱۴، ۲۹۱۵، ۲۹۱۶، ۲۹۱۷، ۲۹۱۸، ۲۹۱۹، ۲۹۲۰، ۲۹۲۱، ۲۹۲۲، ۲۹۲۳، ۲۹۲۴، ۲۹۲۵، ۲۹۲۶، ۲۹۲۷، ۲۹۲۸، ۲۹۲۹، ۲۹۳۰، ۲۹۳۱، ۲۹۳۲، ۲۹۳۳، ۲۹۳۴، ۲۹۳۵، ۲۹۳۶، ۲۹۳۷، ۲۹۳۸، ۲۹۳۹، ۲۹۴۰، ۲۹۴۱، ۲۹۴۲، ۲۹۴۳، ۲۹۴۴، ۲۹۴۵، ۲۹۴۶، ۲۹۴۷، ۲۹۴۸، ۲۹۴۹، ۲۹۵۰، ۲۹۵۱، ۲۹۵۲، ۲۹۵۳، ۲۹۵۴، ۲۹۵۵، ۲۹۵۶، ۲۹۵۷، ۲۹۵۸، ۲۹۵۹، ۲۹۶۰، ۲۹۶۱، ۲۹۶۲، ۲۹۶۳، ۲۹۶۴، ۲۹۶۵، ۲۹۶۶، ۲۹۶۷، ۲۹۶۸، ۲۹۶۹، ۲۹۷۰، ۲۹۷۱، ۲۹۷۲، ۲۹۷۳، ۲۹۷۴، ۲۹۷۵، ۲۹۷۶، ۲۹۷۷، ۲۹۷۸، ۲۹۷۹، ۲۹۸۰، ۲۹۸۱، ۲۹۸۲، ۲۹۸۳، ۲۹۸۴، ۲۹۸۵، ۲۹۸۶، ۲۹۸۷، ۲۹۸۸، ۲۹۸۹، ۲۹۹۰، ۲۹۹۱، ۲۹۹۲، ۲۹۹۳، ۲۹۹۴، ۲۹۹۵، ۲۹۹۶، ۲۹۹۷، ۲۹۹۸، ۲۹۹۹، ۳۰۰۰، ۳۰۰۱، ۳۰۰۲، ۳۰۰۳، ۳۰۰۴، ۳۰۰۵، ۳۰۰۶، ۳۰۰۷، ۳۰۰۸، ۳۰۰۹، ۳۰۱۰، ۳۰۱۱، ۳۰۱۲، ۳۰۱۳، ۳۰۱۴، ۳۰۱۵، ۳۰۱۶، ۳۰۱۷، ۳۰۱۸، ۳۰۱۹، ۳۰۲۰، ۳۰۲۱، ۳۰۲۲، ۳۰۲۳، ۳۰۲۴، ۳۰۲۵، ۳۰۲۶، ۳۰۲۷، ۳۰۲۸، ۳۰۲۹، ۳۰۳۰، ۳۰۳۱، ۳۰۳۲، ۳۰۳۳، ۳۰۳۴، ۳۰۳۵، ۳۰۳۶، ۳۰۳۷، ۳۰۳۸، ۳۰۳۹، ۳۰۴۰، ۳۰۴۱، ۳۰۴۲، ۳۰۴۳، ۳۰۴۴، ۳۰۴۵، ۳۰۴۶، ۳۰۴۷، ۳۰۴۸، ۳۰۴۹، ۳۰۵۰، ۳۰۵۱، ۳۰۵۲، ۳۰۵۳، ۳۰۵۴، ۳۰۵۵، ۳۰۵۶، ۳۰۵۷، ۳۰۵۸، ۳۰۵۹، ۳۰۶۰، ۳۰۶۱، ۳۰۶۲، ۳۰۶۳، ۳۰۶۴، ۳۰۶۵، ۳۰۶۶، ۳۰۶۷، ۳۰۶۸، ۳۰۶۹، ۳۰۷۰، ۳۰۷۱، ۳۰۷۲، ۳۰۷۳، ۳۰۷۴، ۳۰۷۵، ۳۰۷۶، ۳۰۷۷، ۳۰۷۸، ۳۰۷۹، ۳۰۸۰، ۳۰۸۱، ۳۰۸۲، ۳۰۸۳، ۳۰۸۴، ۳۰۸۵، ۳۰۸۶، ۳۰۸۷، ۳۰۸۸، ۳۰۸۹، ۳۰۹۰، ۳۰۹۱، ۳۰۹۲، ۳۰۹۳، ۳۰۹۴، ۳۰۹۵، ۳۰۹۶، ۳۰۹۷، ۳۰۹۸، ۳۰۹۹، ۳۱۰۰، ۳۱۰۱، ۳۱۰۲، ۳۱۰۳، ۳۱۰۴، ۳۱۰۵، ۳۱۰۶، ۳۱۰۷، ۳۱۰۸، ۳۱۰۹، ۳۱۱۰، ۳۱۱۱، ۳۱۱۲، ۳۱۱۳، ۳۱۱۴، ۳۱۱۵، ۳۱۱۶، ۳۱۱۷، ۳۱۱۸، ۳۱۱۹، ۳۱۲۰، ۳۱۲۱، ۳۱۲۲، ۳۱۲۳، ۳۱۲۴، ۳۱۲۵، ۳۱۲۶، ۳۱۲۷، ۳۱۲۸، ۳۱۲۹، ۳۱۳۰، ۳۱۳۱، ۳۱۳۲، ۳۱۳۳، ۳۱۳۴، ۳۱۳۵، ۳۱۳

اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا:
رسول اکرم ﷺ کا گزر جب معراج کی رات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے ہوا تو آپ نے انہیں اپنی قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

عمر و کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں مروان غفاری متفرد ہیں،
۴۴۲۶- ابو عمرو، حسن بن سفیان، سعد بن یزید فراء، محمد مسلم، اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا، اے اللہ میری اور فلاں آدمی کی مغفرت فرما دیجئے، آپ نے اس سے پوچھا یہ فلاں شخص کون ہے؟ اس نے کہا میرا ایک پڑوسی ہے جس نے مجھ سے یہ درخواست کی کہ میں اس کے لئے مغفرت کی دعا کروں، یہ سن کر حضرت عباسؓ نے ارشاد فرمایا، تمہاری اور اس کی مغفرت فرمادی گئی، رسول اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو اس طرح دعا کرتے ہوئے سنا، تو آپ نے اس سے پوچھا، یہ فلاں شخص کون ہے؟ اس نے جواب دیا میرا پڑوسی ہے جس نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اس کے لئے مغفرت کی دعا کروں، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تمہاری اور اس کی مغفرت کر دی گئی۔

عمر و کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور محمد بن مسلم طاہی اسکی روایت میں متفرد ہیں۔
اور ایک روایت میں اس بات کی زیادتی بھی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو ملتزم کے پاس کھڑا ہوا یہ دعا کر رہا تھا، اللھم اغفر لی..... اور اس طرح حدیث ذکر کی۔

۴۴۲۷- ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن عباس طیاہی، عبداللہ بن معاویہ جعفی، حماد بن سلمہ، عمرو بن دینار، اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو، اور چاند کو دیکھ کر افطار کرو، اگر چاند بادلوں کی وجہ سے پوشیدہ ہو جائے تو تیس دن شمار کرو“
اس پر رسول اکرم ﷺ سے لوگوں نے استفسار کیا، اگر ہم ایک یا دو دن پہلے ہی روزے رکھنا شروع کر دیں تو ایہ سن کر رسول اللہ ﷺ کو غصہ آگیا اور آپ نے فرمایا ”نہیں!“

اس حدیث کو حماد بن سلمہ کے علاوہ کسی راوی نے عمرو بن دینار سے روایت نہیں کیا۔
۴۴۲۸- سلیمان بن احمد، حسن بن غلیب، سلیمان بن بشیر کوئی، جامع بن عمر بن عمر، محمد بن مسلم طاہی عمرو بن دینار اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے۔

”جب بھی کسی شخص کو کسی جگہ کا والی بنادیا گیا تو اس کے لئے عافیت کو وسیع کر دیا گیا، اگر اس نے اس عافیت کو قبول کیا تو اس کے لئے یہ وسیع ہو جاتی ہے، اور اگر اس نے اسے کوئی بیوفائی کی، تو اس کے لئے ان مصائب کا دروازہ کھل جاتا ہے، جسکو برداشت کرنے کی اسکے اندر بکت نہیں“

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا، بیوفائی سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا اس سے مراد لوگوں کے عیوب اور لغزشوں کی ٹوہ میں لگ جانا ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۳۵/۳، وصحیح مسلم، کتاب الصیام ۲/۲، وسنن الترمذی ۶۸۳، ۶۸۸، وسنن النسائی ۱۳۳/۴۔

۱۳۵، ۱۳۶، ۱۵۴، وفتح الباری ۱۰/۳۶۹۔

۲۔ المعجم الكبير للطبرانی ۱۱/۱۱۵، ومجمع الزوائد ۵/۲۱۵، وأمالی الشجرى ۲/۲۲۸، وکنز العمال ۳۴/۱۴۷۳۔

عمر کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں محمد بن مسلم متفرد ہیں،

۴۴۲۹- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، جمیدی سفیان بن عیینہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عمر بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا، اگر کوئی شخص عمرہ کرے اور صفا اور مرہ کے درمیان وقوف نہ کرے تو کیا وہ اپنی بیوی سے ہمبستری کر سکتا ہے؟ یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جواب دیا۔

”رسول اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا، سات چکر اور صفا اور مرہ کے درمیان سعی کی“ پھر

انہوں نے مزید ارشاد فرمایا، بے شک تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے“

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور عمرو سے روایت کرنے والوں میں شعبہ، ثوری، حماد بن سلمہ، حماد بن زید، ابن جریج، حجاج

بن ارطاة، وغیرہ شامل ہیں۔

۴۴۳۰- محمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن محمد بن ایوب، ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، عمرو بن دینار اور حضرت عبداللہ

بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

”رسول اکرم ﷺ نے شراب پینے والے اور پلانے والے پر لعنت فرمائی ہے“

عمر بن دینار کی یہ حدیث بھی غریب ہے اور اس کی روایت میں ابوبکر بن عیاش متفرد ہیں، اور عبدالعزیز جو اہل مکہ کے تابعین میں سے ہیں حدیث کی روایت کے معاملے میں زیادہ محتاط نہیں۔

۴۴۳۱- سلیمان بن احمد، عمرو بن ابوالطاہر، یحییٰ بن ایوب علاف، سعید بن ابی مریم، نافع بن عمر جمحی اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے

سے منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے:

”رسول اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لئے مغس تک جایا کرتے تھے، جو مکہ سے دو میل کے فاصلے پر ہے“

عمر کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں نافع متفرد ہیں اور آپ اہل مکہ کے ثقہ راویوں میں سے ہیں۔

۴۴۳۲- محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمن سقطی، یزید بن ہارون، ورقاء عمرو بن دینار اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے

نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد عالی ہے۔

”جس شخص کو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے“

اسی طرح مؤلف کی کتاب میں ہے، لیکن درست سند عبدالعزیز بن عمرو کی ہے اور ابن جریج، حماد بن اور حاتم بن ابی صغیرۃ

اس حدیث کو عمرو بن عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔

۴۴۳۳- حسن بن محمد بن کیسان، موسیٰ بن ہارون، داؤد بن عمرو النضی، محمد بن مسلم عمرو بن دینار، جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوسعید خدریؓ

کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

”کھیتی میں، انگوروں میں اور کھجوروں میں اس وقت تک عشر واجب نہیں جب تک کہ وہ پانچ وسق کی مقدار تک نہ پہنچ جائیں،

اور پانچ وسق کی مقدار پانچ فرق ہے“

عمر بن دینار کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور اسے صرف محمد بن مسلم نے روایت کیا ہے۔

۴۴۳۴- محمد بن عبداللہ الکاتب، محمد بن عبداللہ حضری، جعفر بن محمد بزوری، یحییٰ بن موسیٰ الطائفی، محمد بن رزق مخزومی اور عمرو بن دینار کے

اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن زبیرؓ کا بیان ہے۔

”رسول اکرم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کو قصب بونے کا حکم دیں، کیونکہ یہ فقر کو دور کرتی ہے اور قصب رطبہ یعنی تر کھجور کو کہا جاتا ہے“

(۲۴۷) عبد اللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ

اور ان عظیم ہستیوں میں سے ایک عبد اللہ بن عبید بن عمیر بھی ہیں۔

۴۴۳۵- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی بن جارود، ابوسعید اشج، عبد اللہ بن اور لیس اور ہارون بن ابوالبراء ایم کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عبد اللہ بن عبید بن عمیر کا بیان ہے:

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے کاموں میں سے اپنے لئے تھوڑے پر قناعت نہ کرو، جیسا کہ ذلیل اور حقیر کاموں کو بقدر ضرورت ہی اختیار کیا جاتا ہے، بلکہ کوشش کرو، حریص اور واقف آدمی کی سی کوشش کرو، اور کسی کمزوری اور لا چاری کے بغیر اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسی تواضع اختیار کرو، جیسا کہ کوئی اجنبی قیدی اپنے قید کروانے والے کے سامنے تواضع اختیار کرتا ہے۔

۴۴۳۶- عبد اللہ، احمد، ابوسعید، ابو اور لیس اور ہارون کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبد اللہ بن عبید رحمہ اللہ کا قول ہے:

خواہشات نفس آدمی کو کھینچنے والی جبکہ اسکے مطابق عمل آدمی کو ہنکانے والا اور آدمی کا نفس آڑ جانے والا ہے، چنانچہ اگر اس کو آگے سے کھینچنے والا قریب آتا ہے تو وہ اپنے ہنکانے والے کے لئے درست نہیں ہوتا ہے اور آدمی کا نفس اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ خواہش نفس اور عمل کو ایک ساتھ ہی لوٹایا نہ جائے۔

۴۴۳۷- محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ اور عبد العزیز بن ابیوراد کے حوالے سے منقول ہے کہ عبد اللہ بن عبید رحمہ اللہ کا قول ہے:

علم مؤمن کی گم شدہ متاع ہے، وہ اس کی طلب میں صبح سویرے گھر سے نکلتا ہے اور جب بھی اسے کچھ علم حاصل ہوتا ہے تو وہ اسے اپنے پاس محفوظ کر لیتا ہے اور مزید کی طلب شروع کر دیتا ہے۔

۴۴۳۸- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ہارون بن ابی ابراہیم کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عبد اللہ بن عبید کا بیان ہے

جب حضرت عمرؓ کو تیزہ مارا گیا جسکے زخم سے آپؓ جانبر نہ ہو سکے اور آپؓ انتقال کر گئے، اس وقت آپؓ سے کسی نے کہا، اے امیر المؤمنین! اگر آپؓ کچھ دودھ پی لیتے تو آپؓ کے لئے مفید ہوتا، جب آپؓ نے دودھ پیا تو وہ آپؓ کے زخم سے نکل گیا اور لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ یہ وہی دودھ ہے جو ابھی آپؓ نے پیا تھا، پھر آپؓ روئے اور آپؓ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگ بھی روئے، اور آپؓ نے ارشاد فرمایا، دنیا میں جو کچھ بھی ہے اگر وہ میری ملکیت ہوتا تو میں اسے بطور فدیے کے دیکر قیامت کی ہولناکیوں سے چھٹکارا پانے کی کوشش کرتا، لوگوں نے کہا کیا آپؓ کو اسی چیز نے رلایا ہے؟ آپؓ نے ارشاد فرمایا ہاں مجھے اسکے علاوہ کسی چیز نے نہیں رلایا۔

۴۴۳۹- محمد بن احمد، بشر، خلاد اور ہارون کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبد اللہ بن عبید کا بیان ہے:

ایک مرتبہ لوگ حضرت عمرؓ کے سامنے اپنے عطیات وصول کر رہے تھے تو اچانک آپؓ نے اپنا سر اٹھایا تو آپؓ کی نگاہ ایسے آدمی پر پڑی جسکے چہرے پر تلواریں کے زخم کا ایک نشان تھا، آپؓ نے اس سے اس کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا، اے یہ زخم فلاں غزوے میں لگا ہے جس میں وہ شریک تھا، یہ سن کر آپؓ نے ارشاد فرمایا، اسے ایک ہزار درہم اور دو، چنانچہ اسے ایک ہزار درہم اور دیئے گئے پھر

آپ نے مال کو کچھ دیر تک الٹ پلٹ کیا اور فرمایا، اسے ایک ہزار درہم مزید دو، چنانچہ اسے ایک ہزار درہم مزید دیئے گئے اور آپ نے چار مرتبہ اس طرح حکم دیا اور ہر مرتبہ اسے ایک ہزار درہم دیئے گئے، اور وہ آدمی اتنا زیادہ مال اسے دیئے جانے کی وجہ سے کچھ شرمانے لگا اور وہاں سے چل دیا اس کے جانے کے بعد حضرت عمرؓ نے اس کے بارے میں پوچھا، تو آپ سے کہا گیا، آپ نے اسے اتنا زیادہ دیا جس کی وجہ سے وہ کچھ شرمانے لگا تھا اور چلا گیا یہ سن کر حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا، اللہ کی قسم اگر وہ یہاں ٹھہرا رہتا تو جب تک وہ یہاں رہتا میں اسے باقی مال میں سے اسی طرح دیتا رہتا، کیونکہ وہ ایک عظیم انسان ہے کہ اللہ کی راہ میں جسکے چہرے پر تلوار لگی اور اس میں گڑھا پڑ گیا۔

۴۴۴۰۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، انکے والد یزید بن ہارون کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ جریر بن حازم کا بیان ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عبید کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

حضرت ایوب علیہ السلام کے دو بھائی تھے، ایک مرتبہ آپ کی بیماری کے زمانے میں وہ آپ کے ہاں تشریف لائے اور انہوں نے آپ سے کچھ بوجھوس کی، اس پر وہ کہنے لگے، اگر اللہ تعالیٰ کو (حضرت) ایوب علیہ السلام کے بارے میں ذرا بھی بھلائی کا علم ہوتا تو اسے یہ تکلیف نہ پہنچتی، حضرت ایوب علیہ السلام نے اس سے زیادہ سخت بات نہیں سنی، چنانچہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی۔

”اے اللہ اگر آپ کو یہ معلوم ہے کہ میں نے کبھی بھی شکم سیر ہو کر زرات نہیں گزاری جبکہ مجھے کسی بھوکے آدمی کی جگہ کے بارے میں علم ہو اور میں نے اسے کھانا کھلایا ہو تو میری تصدیق کر دیجئے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تصدیق کی اور آپ کے بھائی بھی سن رہے تھے

پھر آپ نے فرمایا، اے اللہ اگر آپ کو علم ہے کہ میں نے کبھی بھی کسی ننگے آدمی کا علم ہونے کی حالت میں قمیض نہیں پہنی تو آپ میری تصدیق کر دیجئے، چنانچہ آپ کی تصدیق کر دی گئی اور آپ کے بھائی بھی یہ سن کر رہے تھے، پھر آپ سجدے میں گر گئے اور فرمایا، اے اللہ میں اس وقت تک سجدے سے اپنا سراٹھاؤں گا جب تک کہ آمیری اس تکلیف کو دور نہیں فرمائیں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تکلیف دور فرمادی۔

۴۴۴۱۔ حسن بن محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد بن ادریس، احمد بن سنان، وہب بن جریر اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبد اللہ بن عمیر کا بیان ہے:

حضرت سلیمان نے سرکش جنات میں سے ایک جن کے پاس پیغام بھیجا اور اسے آپ کے پاس لایا گیا، جب وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے دروازے پر پہنچا تو اس نے ایک لکڑی لی اور اسے اپنے ہاتھ سے ناپا، اور پھر اسے دیوار کے پیچھے پھینک دیا اور وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے جا کر گری، یہ دیکھ کر آپ نے پوچھا یہ کیا ہے، اس پر آپ کو اس سرکش جن کے عمل کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ اس نے یہ عمل کیوں کیا؟ لوگوں نے کہا نہیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا، جو کچھ کرتے ہو کرو، کیونکہ تمہیں دنیا میں اس جیسے کاموں سے سابقہ پڑے گا“

۴۴۴۲۔ عبد اللہ بن محمد، حسن بن محمد، محمد بن عبد العزیز، علی بن حسن بن شقیق اور حسین بن واقد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبد اللہ بن عبید اللہ بن عمیر نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

”وَلَمْ يَضُرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَغْلِبُوْنَ (ال عمران - ۱۳۵)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، وہ جانتے ہیں کہ اگر انہوں نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ انکی توبہ کو قبول فرمائیں گے“

۴۴۴۳۔ سلیمان بن احمد، یوسف القاضی، محمد بن ابی بکر مقدی، ابو بکر حنفی اور طلحہ بن عمرو کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک
”وَالْبَحْرِ الْمَسْجُور“ (انطور: ۶)

میں المسجور کی تفسیر بھڑکتے ہوئے سے کی۔

۴۴۴- احمد بن جعفر النسائی، محمد بن جریر، محمد بن عمیر، زافر بن سلیمان اور رصافی کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر کا بیان ہے:

جو شخص تقویٰ کو اپنا شعار بنالے اور پرہیزگاری کو اپنا شیوہ بنالے تو اس کے لئے کسی دینا دار آدمی کے سامنے ذلیل ہونا مناسب نہیں۔

عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر کی مسانید..... عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے مستند احادیث روایت کی ہیں، اس کے علاوہ آپ نے حضرت ابوالدرداء اور حذیفہؓ وغیرہ سے مرسل احادیث روایت کی ہیں۔

۴۴۵- حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مناظرہ..... محمد بن احمد عمیر اور ان کے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے

”حضرت آدم (علیہ السلام) اور حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے درمیان مناظرہ ہوا، تو آدم علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا، آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی پیغمبری کے لئے منتخب کیا اور آپ کے ہم کلام بھی ہوئے، پھر انہوں نے اس بات کا بھی تذکرہ کیا کہ آپ نے ایک آدمی کو قتل کیا، اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا، اے آدم آپ لوگوں کے والد ہیں، اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی پیغمبری کے لئے منتخب کیا اور آپ کے ہم کلام بھی ہوئے پھر انہوں نے اس بات کا بھی تذکرہ کیا کہ آپ نے ایک آدمی کو قتل کیا، اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا، اے آدم آپ لوگوں کے والد ہیں، اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنے فرشتوں کو آپ کے سامنے سجدہ کروایا اور آپ کو اپنی جنت میں ٹھہرایا، پھر آپ نے اس کی نافرمانی کی، اگر آپ یہ نہ کرتے تو آپ اور آپ کی اولاد جنت میں داخل ہوتی، یہ سن کر حضرت آدم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تم مجھے ایسی بات پر ملامت کرتے ہو جس کا ہونا میری پیدائش سے پہلے ہی لکھ دیا گیا تھا، پھر رسول اکرم ﷺ نے دو مرتبہ یہ ارشاد فرمایا، پھر آدم (علیہ السلام) موسیٰ (علیہ السلام) پر حجت میں غالب آگئے۔“

حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے، جبکہ عبداللہ بن عبید بن عمیر کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف عکرم عن عبداللہ عن عبید اللہ بن عبید بن عمیر کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۴۶- ابوبکر بن خلاد، ابوبکر الحنفی، موسیٰ بن یارون، محمد بن احمد بن حسن، ابراہیم بن ہاشم، حوثرہ بن اشرس، سوید ابو حاتم، عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر، ان کے والد، اور ان کے دادا کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ نے دریافت کیا، یا رسول اللہ کونسی نماز سب سے افضل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، لمبے قیام والی۔ پھر اس شخص نے دریافت کیا، کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، تنگدست کا کوشش کر کے دیا ہوا صدقہ پھر اس نے دریافت کیا، کون سے مؤمن کا ایمان سب سے زیادہ کامل ہے؟ آپ نے جواب دیا جس کے اخلاق سب سے بہترین ہوں۔“

۱۔ صحیح مسلم کتاب القدر ۱۳..... ۲۔ سنن أبی داؤد ۴۶۸۲۔ ۳۔ مستند الامام احمد ۲۵۸۲۔ ۴۔ ۵۲۷۔

والمستدرک ۳/۱۔ والمعجم الصغير للطبرانی ۲۱۸/۱۔ وفتح الباری ۱۰/۲۵۸۔

یہ حدیث غریب ہے اور اس کو موصولاً روایت کرنے میں سوید متفرد ہیں اور صالح بن کیسان نے اسے زہری عن عبد اللہ عن ابیہ کی سند سے جد کے واسطے کے بغیر نقل کیا ہے۔

۴۴۴- ایمان اور افضل جہاد کے متعلق حضور ﷺ سے سوال..... سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عثمان بن صالح، عمرو بن خالد حرانی، بکر بن حمیس، عبد اللہ بن ابی بدر، عبد اللہ بن عبید بن عمیر اور انکے والد عبید کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ انکے دادا عمیر کا بیان ہے:

میرے دل میں ایک سوال تھا جس نے مجھے غمگین کیا ہوا تھا اور اسکے متعلق میں نے رسول اکرم ﷺ سے نہیں پوچھا تھا اور نہ ہی میں نے کسی اور کو آپ سے پوچھتے ہوئے سنا تھا، چنانچہ اس سوال کے لئے موقع کا انتظار کر رہا تھا۔ ایک مرتبہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو وضو کرتے ہوئے پایا اور میں نے آپ کو ان دو حالتوں میں سے ایک حالت میں پایا جن حالتوں میں آپ سے ملاقات کی میری چاہت ہوئی تھی، میں نے اس وقت آپ کو فارغ اور خوش پایا تو عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے کچھ سوال کرنے کی اجازت دیجئے، آپ نے فرمایا۔

”جی ہاں جو تمہارا دل چاہے پوچھو؟“

تو میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، ساحت اور صبر پھر میں نے پوچھا کون سا مؤمن افضل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، ”جسکے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ ہوں“

اسکے بعد میں نے پوچھا، کون سا جہاد افضل ہے؟ یہ سن کر آپ نے دیر تک سر جھکایا اور خاموش رہے اور میں ڈرنے لگا کہ کہیں آپ مجھ پر غصہ تو نہیں ہو گئے اور میں تمنا کرنے لگا کہ کاش میں آپ سے یہ سوال نہ کرتا، کیونکہ میں نے ایک روز قبل ہی آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا:

مسلمانوں میں سے سب سے بڑا جرم اس شخص کا ہے، جس نے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جو حرام نہیں کی گئی تھی لیکن اسکے سوال کی وجہ سے حرام کر دی گئی۔

چنانچہ میں نے کہا، میں اللہ اور اس کے رسول کے غصے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، اسکے بعد آپ نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا اور مجھ سے ارشاد فرمایا، آپ نے کیا سوال کیا تھا؟ میں نے کہا، کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ نے جواب دیا، ظالم بادشاہ کے سامنے عدل و انصاف کی بات کرنا۔

یہ حدیث عبد اللہ بن عبید بن عمیر کے طریق سے غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف اسی سند سے مکمل طور پر نقل کیا ہے اور سلیمان کا قول ہے ابو بدر ثابت بنانی کے شاگرد بشار بن حکم مصری کی کنیت ہے۔

۴۴۴۸- احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی الابار، مخلد بن جعفر، جعفر فریابی، ہشام بن عمارہ، رقدہ بن قضاہ غسانی، عبد اللہ بن عبید بن عمیر اور انکے والد کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ ان کے دادا عمیر کا بیان ہے:

”رسول اکرم ﷺ فرض نمازوں میں ہر تکبیر کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھایا کرتے تھے“

یہ حدیث عبد اللہ اور اوزاعی کے طریق سے غریب ہے اور رقدہ بن قضاہ کے علاوہ کسی نے اسے روایت نہیں کیا ہے۔

۴۴۴۹- قرب قیامت کی نشانیاں..... ابوالحق بن حمزہ، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عون، سوید بن سعید، فرج بن فضالہ، عبد اللہ بن عبید بن عمیر لیشی، اور حضرت حذیفہ بن الیمان کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”بہتر چیزیں قیامت کے قرب کی نشانیاں ہیں، جب آپ لوگوں کو دیکھیں کہ وہ نمازوں کو قضاء کریں، امانت کو ضائع کریں، سود کھائیں، جھوٹ کو حلال سمجھیں، انسانوں کے خون کو ہلکا سمجھیں، عمارتوں کو خوب بلند کریں، دین کو دنیا کے عوض فروخت کریں، قطع رحمی کریں، حاکم ضعیف ہو جائے، جھوٹ، سچ ہو جائے، ریشم مردوں کا لباس بن جائے، ظلم علی الاعلان ہو، طلاقیوں کی کثرت ہو، موتیں اچانک ہونے لگیں، خیانت دار شخص کو امانت سپرد کی جائے اور امانت دار شخص خائن بتلایا جائے جھوٹے کی تصدیق کی جائے، سچے کو جھٹلایا جائے، تہمتوں کی کثرت ہونے لگے، ہارش رک جائے، اولاد غصے کا باعث بنے، کمینے لوگوں کی کثرت ہو، شرفاء کی قلت ہو، فاسق فاجر سردار بن جائیں، جھوٹے وزیر بن جائیں، قبیلے کے سردار ظالم ہوں۔ قاری فاسق ہوں اور جب بھیڑ کی کھال پہننے لگیں، انکے دل مردار سے بھی زیادہ بد بودار ہوں، صبر کے بغیر چارہ نہ ہو، اللہ تعالیٰ انہیں ایک ایسے فتنے میں مبتلا کریں گے جس میں وہ یہودیوں کے تاریکی میں ٹامک ٹول مارنے کی طرح مامک ٹولیاں ماریں گے، دینار ظاہر ہو جائیں اور دراهم طلب کئے جائیں۔

گناہوں کی کثرت ہو، امراء خیانت کرنے لگیں، قرآن کریم کو مزین کیا جائے، مسجدوں میں تصویریں بنائی جائیں، مینارے طویل ہو جائیں، دل برباد اور فیران ہو جائیں، شراب نوشی کی کثرت ہونے لگے، حدود کا نظام معطل ہو جائے، باندی اپنے آقا کو جنم دے، اور آپ ننگے پاؤں اور ننگے بدن لوگوں کو دیکھیں کہ وہ بادشاہ بن جائیں، بیوی شوہر کے ساتھ تجارت میں شرکت کرنے لگے، مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے لگیں اور عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کرنے لگیں قسم طلب کے بغیر ہی اللہ کے نام کی قسم کھائی جانے لگے، آدمی گواہی طلب کے بغیر ہی اللہ کے نام کی قسم کھائی جانے لگے۔ آدمی گواہی طلب کیے بغیر ہی گواہی دینے لگے، اور جان پہچان والوں کو سلام کیا جائے، دنیا کے لئے دین کا علم سیکھا جانے لگے اور دنیا آخرت کے کاموں سے طلب کی جانے لگے، مال غنیمت کو ڈالتی مال سمجھا جانے لگے، امانت کو مال غنیمت سمجھا جانے لگے، زکوٰۃ کو تادان سمجھا جانے لگے، قوم کا سرداران میں سب سے زیادہ کمینہ شخص ہو، آدمی اپنے والد کی نافرمانی کرے والدہ پر ظلم کرے، دوست کے ساتھ نیکی کرے، بیوی کی اطاعت کرے، فاسق لوگوں کی آوازیں مسجد میں بلند ہوں، گانے والیوں اور گانے کے آلات کا رواج ہو، راستے میں شراب نوشی کی جانے لگے، ظلم کو فخر سمجھا جانے لگے، زبردستی کی خرید و فروخت ہو، شرائط کی کثرت ہو، قرآن کریم کو بانسری بنادیا جائے، درندوں کی کھال استعمال کی جانے لگے، مساجد کو راستہ بنادیا جائے، اس امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کرنے لگیں، جب یہ تمام نشانیاں پائی جائے تو اس وقت ایک سرخ آندھی، زمین میں دھنسنے، چہروں کے مسخ کئے جانے اور عذاب کی نشانیوں سے ڈرو،

عبداللہ بن عبید بن عمیر کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور اسے صرف فرج بن فضالہ نے روایت کیا ہے۔

۴۴۵۰- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، ابو معاویہ، عبید اللہ بن عمر بن ولید رضانی، عبداللہ بن عبید بن عمیر اور حضرت ابوالدرداءؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

”جس شخص نے کسی سے ایسی بات سنی جسے وہ بیان کرنا نہیں چاہتا ہے تو وہ اس کے پاس امانت ہوگی اگرچہ وہ اسے اس بات کو چھپانے کا حکم نہ دے“

عبداللہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور ان سے صرف عبید اللہ بن عمر بن ولید نے ہی اسے روایت کیا ہے:

۴۴۵۱- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موی، خلاد بن یحییٰ، سفیان، عبید اللہ اور عبداللہ بن عبید بن عمیر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے ارشاد فرمایا: یا رسول اللہ! کیا بات ہے کہ مجھے موت ناپسند ہے؟ آپ نے فرمایا، کیا تمہارے پاس کچھ مال ہے اس نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا اسے صدقہ کرو، یہ سن کر اس نے کہا میں اسے صدقہ نہیں کر سکتا، اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”آدی کا دل اس کے مال کے ساتھ اٹکا ہوا ہوتا ہے، جب وہ اسے آگے بھیج دیتا ہے، تو اس کے ساتھ ملنا پسند کرتا ہے اور جب وہ اسے پیچھے ہی رکھتا ہے تو خود بھی پیچھے رہنا پسند کرتا ہے“

اس حدیث کو عبیدہ نے بھی ثوری سے اسی طرح مرسل روایت کیا ہے، جبکہ یحییٰ بن یمان نے بھی اسی طرح رصافی سے روایت کیا ہے اور طلحہ بن عمرو نے اسے مسنداً اور متصل روایت کیا ہے۔

۴۴۵۲- قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد مضر، احمد بن یزید، سالم بن سالم، طلحہ بن عمرو اور عطاء کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے:

”ایک آدی نے رسول اکرم ﷺ سے کہا، یا رسول اللہ! کیا بات ہے مجھے موت ناپسند ہے؟ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا تیرے پاس کچھ مال ہے؟ اس نے کہا جی ہاں، تو آپ نے ارشاد فرمایا اسے صدقہ کرو، اس کے بعد حضرت ابو ہریرہؓ نے سابقہ حدیث جیسی روایت کی۔

(۲۴۸) الزہریؒ

ان عظیم لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے آپ کو علم اور دین کی خدمت کے لئے وقف کیا ایک ہستی ابوبکر محمد بن مسلم بن شہاب الزہریؒ بھی ہیں ایک ماہر علم اور کثیر الحدیث راوی ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب جاہ و عزت اور ذی سخاوت انسان تھے۔

۴۴۵۳- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، احمد بن محمد بن حسین، محمد بن اسحاق، ابو معمر اور سفیان بن عیینہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عمرو بن دینار کا قول ہے:

میں نے ابن شہاب سے زیادہ علم حدیث میں بصیرت رکھنے والا شخص نہیں دیکھا۔

۴۴۵۴- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، عبد الرحمن بن مہدی اور وہیب کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ ایوب کا قول ہے:

میں نے زہری رحمہ اللہ سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔

۴۴۵۵- ابو حامد بن جبلہ، ابوالعباس سراج، محمد بن مسعود طرسوی، محمد بن عبد الملک عبد الرزاق اور معمر کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنے ہم نشینوں سے ارشاد فرمایا، کیا تم ابن شہاب کی مجلس میں حاضر ہوتے ہو، انہوں نے کہا جی ہاں، ہم انکی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں، یہ سنا کر آپ نے ارشاد فرمایا انکے پاس جایا کرو، کیونکہ گزری ہوئی سنتوں کے بارے میں ان سے

۱. اتحاف السادة المتقين ۱/۸، ۱۰/۲۳.

۲. طبقات ابن سعد ۹/۶۵، والتاریخ الكبير ۱/۶۹۳، والجرح ۸/۳۱۸، والجمع ۲/۳۳۹، وسیر النبلاء ۵/۳۲۶.

۳. الکشاف ۳/۵۲۳، وتاریخ الاسلام ۵/۳۲۶، والکشاف ۳/۵۲۳، وتاریخ الاسلام ۵/۱۳۶، ومیزان الاعتدال

۱/۱۸۷، وتهذيب التهذيب ۹/۳۳۵، والتقريب ۲/۲۰۷، وتهذيب الكمال ۶/۵۶۰، (۲۶/۴۱۹).

بڑا کوئی عالم باقی نہیں رہا۔

محمد بن عبد الملک نے ایک دوسرے طریق میں اس بات کا اضافہ کیا ہے کہ یہ بات جب حضرت عمر بن عبد العزیز نے کہی تو اس وقت حسن بصری رحمہ اللہ اور ان کے ساتھی علماء زندہ تھے۔

۴۴۵۶۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ان کے والد، عبد الرحمن بن مہدی، حماد بن زید ابن برد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ کچھول نے ارشاد فرمایا:

گوری ہرئی سنتوں کے بارے میں زہری سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں۔

۴۴۵۷۔ احمد بن محمد بن عبد اللہ صالح، محمد بن اسحاق بن ابراہیم، محمد بن یحییٰ اور محمد بن معروف کے حوالے سے منقول ہے کہ سفیان کا بیان ہے:

جس دن زہری کا انتقال ہوا، اس دن زمین پر حدیث کے بارے میں ان سے زیادہ جاننے والا کوئی شخص نہیں تھا۔

۴۴۵۸۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ان کے والد، عبد الرزاق، سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق اور معمر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ صالح بن کیسان کا بیان ہے۔

میں اور زہری جمع ہو کر علم میں مشغول ہو گئے، پھر ہم نے احادیث کو لکھنے کا فیصلہ کیا، چنانچہ ہم نے آپ ﷺ سے مروی تمام احادیث لکھیں پھر زہری نے کہا، صحابہ کرام سے منقول ارشادات کو بھی لکھیں، کیونکہ وہ بھی سنت ہیں، لیکن میں نے کہا وہ سنت نہیں چنانچہ میں نے وہ نہیں لکھے جبکہ زہری نے وہ بھی لکھے اور وہ کامیاب رہا، جبکہ میں نے اپنا علم، رایہ ضائع کر دیا۔

۴۴۵۹۔ احمد بن جعفر، عبد الرحمن، عبد اللہ بن احمد، ان کے والد امام احمد بن حنبل اور عبد الرزاق کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ معمر کا قول ہے:

میں نے زہری جیسا شخص حدیث میں اور حماد بن سلمہ جیسا شخص قیاس کے معاملے میں کبھی نہیں دیکھا۔

۴۴۶۰۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ان کے والد عبد الرزاق کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ معمر کا بیان ہے: ولید کے قتل تک ہم یہ سمجھتے تھے کہ ہم نے زہری سے بہت زیادہ احادیث روایت کی ہیں، لیکن ایک مرتبہ ان کے رجسٹر جانوروں پر لا کر لائے گئے اور کہا گیا کہ یہ زہری کا علم ہے، جو ولید کی الماری میں تھا۔

۴۴۶۱۔ احمد بن محمد بن عبد الوہاب، ابو العباس سراج، محمد بن عبد الملک بن زنجویہ اور ابو صالح کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ لیث کا قول ہے:

میں نے زہری سے زیادہ جامع اور زیادہ علم رکھنے والا کوئی عالم نہیں دیکھا، اگر آپ ابن شہاب کو ترغیب کی احادیث بیان کرتے ہوئے سنتے تو آپ یہ سمجھتے کہ یہ اس میں ہی ماہر ہوں گے اور اگر انہیں انبیاء اور اہل کتاب کے بارے میں احادیث بیان کرتے ہوئے سنتے تو آپ یہ خیال کرتے کہ اس فن میں ہی ماہر ہوں گے اور اگر آپ انہیں عرب اور انساب کے بارے میں بات کرتے دیکھتے تو یقیناً یہ خیال کرتے کہ یہ اسی فن کے امام ہوں گے اور جب وہ قرآن کریم اور حدیث کے بارے میں بات کرتے تو ان کی بات ایک جامع فکر ہوتی۔

۴۴۶۲۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ان کے والد، توح بن زید اور ابراہیم بن سعد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے ابن شہاب کو بیان کرتے ہوئے سنا:

ہشام کے کاتب سالم کی مجھ سے ملاقات ہوئی، تو انہوں نے مجھ سے کہا، امیر المؤمنین نے آپ کے بارے میں یہ حکم دیا ہے

کہ آپ ان کے بیٹے کے لئے اپنی احادیث لکھوائیں، یہ سکر آپ نے اسے کہا اگر آپ مجھ سے دو حدیثوں کے بارے میں پے درپے استفسار کریں گے تو آپ نہیں لکھ سکیں گے، لہذا آپ میرے پاس ایک یادو کا تب بھیجیں، کیونکہ بہت کم ہی ایسا ہوا ہے کہ کچھ لوگوں نے مجھ سے اس چیز کے بارے میں نہ پوچھا جس کے بارے میں گزشتہ دن مجھ سے پوچھا گیا تھا۔

چنانچہ اس نے دو کا تب بھیجے جو میرے پاس ایک سال تک آتے جاتے رہے۔

پھر ہشام کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو اس نے مجھ سے کہا، اے ابوبکر میرا خیال ہے کہ ہم نے آپ کا علم کم کر دیا ہے میں نے کہا ہرگز نہیں، کیونکہ آپ لوگ تو بلند زمین پر تھے اور اب وادی کی گہرائی میں اترے ہو۔

۴۴۶۳- ابو حاتم بن حبلہ، محمد بن اسحاق سراج، ابن عسکر اور ابن ابی مریم کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ لیث بن سعد کا بیان ہے۔

ابن شہاب کے سامنے طشتری رکھی گئی اور اپنا ہاتھ اس میں رکھ کر ایک حدیث کو یاد کرتے لگے، تو اسی حالت میں صبح ہو گئی اور ان کا ہاتھ اس طشت میں ہی تھا اور صبح کے وقت انہیں وہ حدیث یاد آئی تو انہوں نے اس کی تصحیح کی۔

۴۴۶۴- ابو حاتم بن حبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن سہل، اصبح بن الفرغ، ابن وہب اور یونس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا بیان ہے۔

علم ایک وادی کے مانند ہے لہذا جب آپ وادی میں اتریں تو اس سے نکلنے تک آپ اطمینان اور وقار کو لازم پکڑیں اور جب تک آپ کے ذریعے کاٹا نہیں جائے اس وقت تک آپ کاٹ نہیں سکتے ہیں۔

۴۴۶۵- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، عبد الرزاق اور معمر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا بیان ہے۔

میں عروہ بن زبیر کے دروازے پر آتا اور وہاں بیٹھتا، پھر واپس چلا جاتا اور اندر داخل نہ ہوتا اور اگر میں اندر داخل ہونا چاہتا تو داخل ہو جاتا اور یہ کام میں انکی عظمت کی وجہ سے کرتا۔

۴۴۶۶- احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، انکے والد عبد الرزاق اور معمر کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا قول ہے

میرے گھنے آٹھ سال تک سعید بن مسیب کے گھٹنوں کو چھوتے رہے۔

۴۴۶۷- سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ، زبیر بن بکار، محمد بن حسن بن زبالہ اور مالک بن انس کے حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا بیان ہے۔

میں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کی خدمت کی، یہاں تک کہ اگر میں دروازے پر جاتا اور آپ کی باندی دروازہ کھولتی اور آپ اٹل سے پوچھتے دروازے پر کون ہے تو وہ کہتی آپ کا غلام اور وہ مجھے انکا غلام سمجھتی اور میں انکی خدمت میں لگا رہتا تھا یہاں تک کہ ان کے لئے وضو کا پانی بھی بھر کر لاتا تھا۔

۴۴۶۸- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن ابیہ، موسیٰ بن سہل، محمد بن حسن یقطینی، محمد بن محمد بن سلیمان، عبد الوہاب بن ضحاک، حیوہ اور شعیب بن ابی حمزہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری رحمہ اللہ کا بیان ہے۔

میں پینتالیس سال تک شام اور حجاز آتا جاتا رہا اور میں نے جب بھی کوئی حدیث سنی اسے نیا سمجھا اور عبد الوہاب نے اپنی روایت میں پچیس سال کہا ہے، پینتالیس کے بجائے۔

۴۴۶۹- احمد بن جعفر بن سلم، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عباد، سفیان اور مالک بن انس کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا

بیان ہے۔

میں علم کی طلب میں تین دن تک سعید بن مسیب کے پیچھے پیچھے لگا رہا۔

۳۲۷۰۔ محمد بن علی، احمد بن محمد بن حسن ضراب، علی بن محمد حلوانی، احمد بن بشر بن بکر، انکے والد اور اوزاعی کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری رحمہ اللہ کا قول ہے:

ہم جب کسی عالم کے پاس جاتے تو اس سے جواب سیکھتے وہ ہمیں اس سے سیکھے جانے والے علم سے زیادہ محبوب ہوتا۔

۳۲۷۱۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، ابراہیم بن سعید اور سفیان کے حوالے سے منقول ہے کہ زہری کہا کرتے تھے۔

مجھے فلاں شخص نے حدیث بیان کی جو علم کا ایک برتن ہے اور وہ عالم نہیں کہا کرتے تھے بلکہ عالم کو علم کا برتن کہا کرتے تھے۔

۳۲۷۲۔ سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ ثعلب، زبیر بن بکار، محمد بن حسن زبالہ اور مالک بن انس کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ علم کی سب سے پہلے تدوین کرنے والا شخص زہری ہیں۔

۳۲۷۳۔ ابو حامد بن جبلة، ابو العباس سراج، داؤد بن رشید اور ابوالفتح کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

ہمیں اس بات کی امید نہیں تھی کہ ہم بھی امام زہری کے پاس احادیث لکھا کریں گے، یہاں تک کہ ہشام نے انہیں مجبور کیا اور انہوں نے انکے بیٹوں کے لئے احادیث لکھیں اور لوگوں نے بھی احادیث لکھیں۔

۳۲۷۴۔ ابو حامد بن جبلة، ابو العباس، ابراہیم بن سعید اور سفیان کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا قول ہے۔

ہم لکھنے کو ناپسند کرتے تھے یہاں تک کہ بادشاہ نے ہمیں اس پر مجبور کیا تو ہم نے ناپسند نہ کیا لوگوں کو اس سے منع کر دیں۔

۳۲۷۵۔ ابو حامد، ابو العباس، ابو ہمام، ابن وہب اور یونس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن شہاب کا قول ہے:

علم خزانہ ہے اور سوالات اسے کھولتے ہیں۔

۳۲۷۶۔ ابراہیم احمد المقرئ، عمرو بن احمد بن شان منبجی، احمد بن یحییٰ، ابو عطاء مغیرہ بن سقلاب اور محمد بن احمد بن اسحق کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے:

علم کو سوال کے ذریعے شکار کیا جاتا ہے جیسا کہ وحشی جانوروں کو شکار کیا جاتا ہے۔

۳۲۷۷۔ احمد بن محمد بن حسین، ابو العباس سراج، ابو ہمام، ابن وہب، ضمام، اسماعیل اور عقیل کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ابن شہاب دیہاتی لوگوں کو تعلیم کی غرض سے انکے پاس ٹھہرا کرتے تھے۔

۳۲۷۸۔ سند گزشتہ سے ہی معمر کا قول ہے میں مقام رصافہ میں زہری کے پاس آیا، تو ان سے جب بھی کوئی کسی حدیث کے بارے میں

سوال کرتا تو اسے میرے حوالے کر دیتے۔

۳۲۷۹۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، عفان، بشر بن مفضل اور عبد الرحمن بن اسحق کے اسنادی حوالے سے منقول

ہے کہ زہری کا بیان ہے۔

میں نے سوائے ایک حدیث نہ کسی حدیث کو دہرایا اور نہ ہی مجھے کسی حدیث میں شک ہوا اور جب میں نے اپنے ساتھی سے

اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ ویسی ہی تھی جیسی میں نے یاد کی ہوئی تھی۔

۳۲۸۰۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، ابن عسکر، عبد اللہ بن صالح اور لیث بن سعد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول

ہے:

میں نے کبھی کوئی چیز یاد کرنے کے بعد نہیں بھلائی۔

۳۲۸۱- احمد بن محمد بن عبد الوہاب ابو العباس سراج، محمد بن صباح، ولید بن مسلم اور اوزاعی کے اسنادی حوالے سے زہری کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

علم نسیان اور مذاکرہ علم کو چھوڑ دینے سے ختم ہو جاتا ہے:

۳۲۸۲- ابو احمد محمد بن احمد عطریفی، عمرو بن ایوب، ابوسعید اشج، یونس بن بکیر اور محمد بن اسحق کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے:

علم کو بھٹکانے والی کئی چیزیں ہیں، عالم کا اپنے علم کو چھوڑ دینا یہاں تک کہ وہ رخصت ہو جائے نسیان اور جھوٹ علم کے غوائل اور اسکو بھٹکانے والی چیزیں ہیں اور ان میں سے سب سے زیادہ سخت جھوٹ ہے۔

۳۲۸۳- ابراہیم بن محمد مقری، عمرو بن سنان، احمد بن عطاء، مغیرہ بن سقلاب اور محمد بن اسحق کے حوالے سے زہری نے گزشتہ قول جیسا قول نقل کیا گیا ہے۔

۳۲۸۵- حبیب بن حسن، علی بن حسن قافلائی، سلیمان بن ایوب صیرفی اور یونس بن یزید کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے:

اگر آپ اس علم کو ایک ساتھ بہت زیادہ لینے کی کوشش کریں گے، تو یہ تم پر غالب آ جائے گا اور تم کچھ بھی لینے میں کامیاب نہیں ہو سکو گے، اس علم کو آہستہ آہستہ دن رات ایک کر کے حاصل کرو گے تو اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

۳۲۸۶- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، علی بن مدنی یوسف بن ماجشون کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ہمارے لڑکپن کے زمانے میں ابن شہاب نے مجھ سے اوزمیرے بھائی اور چچا زاد بھائی سے کہا کہ ہم ان سے حدیث کے متعلق سوال کریں، پھر انہوں نے ارشاد فرمایا، اپنے لڑکپن کی بناء پر اپنے آپ کو حقیر مت جانو، کیونکہ حضرت عمرؓ جب بھی کوئی مشکل مسئلہ درپیش آتا تو نوجوانوں کو بلا کر ان سے اسکے متعلق مشورہ کرتے تھے اور آپ اس سے ان کی عقلوں کی تیزی کو جانچا کرتے تھے۔

۳۲۸۷- حسن بن علا، عیشم بن خلف، ابراہیم بن سعد، معن اور زہری کے بھتیجے کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے۔

لوگوں کی ایجاد کردہ مروت میں سے فصاحت مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔

۳۲۸۸- احمد بن جعفر بن سلام، احمد بن علی ابابکر، محمد بن یزید آدمی، معن اور زہری کے بھتیجے کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایک مرتبہ زہری ایک ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے جو غلطیاں کر رہا تھا، تو انہوں نے ارشاد فرمایا، اگر جماعت کی نماز کو تنہا پڑھنا فضیلت نہ ہوتی تو میں اس شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھتا۔

۳۲۸۹- احمد بن اسحق، ابوالطیب احمد بن روح، سری بن عاصم اور سفیان کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا قول ہے۔

علم مذکر ہے اور اسے مردوں میں سے مذکر ہی پسند کرتے ہیں۔

۳۲۹۰- محمد بن حمید، عبد اللہ بن ابی داؤد، سلیمان بن معید، سعید بن عامر اور ابوبکر ہذلی، کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

زہری نے مجھ سے کہا، اے ہذلی کیا تمہیں حدیث پسند ہے، انہوں نے جی ہاں، اس پر زہری نے کہا، حدیث کو مذکر مرد ہی پسند کرتے ہیں اور مؤنث مرد اسے ناپسند کرتے ہیں۔

۳۲۹۱- ابو بکر بن محمد بن احمد بن عبد الوہاب، حسن بن ہارون، داؤد بن رشید، بقیہ اور عتبہ بن ابی حکیم کے اسنادی حوالے سے نقل

کیا گیا ہے کہ:

اسحق بن عبد اللہ نے مدینہ منورہ میں امام زہری کی مجلس میں شرکت کی اور وہاں وہ کہنے لگے، قال رسول اللہ ﷺ، اس پر زہری نے کہا، تم کو کیا ہو گیا ہے؟ اللہ تعالیٰ تمہارا ناس کرے، اے ابو فروة تمہیں ایسا کہنے کی جرأت کیسے ہو گئی، اپنی حدیث کو فوراً مسند بیان کیجئے کیا آپ ہم سے ایسی احادیث بیان کرتے ہیں کہ جن کی نہ تکمیل ہے اور نہ مہار

۴۴۹۱- احمد بن محمد بن حسین، محمد بن اسحق الشافعی، عباس بن محمد، سلیمان بن داؤد ہاشمی اور ولید بن محمد کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ جب زہری رحمہ اللہ کا گزرا ابو حازم پر سے ہوا اور وہ کہہ رہے تھے، قال رسول اللہ ﷺ تو زہری نے کہا مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں ایسی احادیث سنتا ہوں جنکی نہ تکمیل ہے اور نہ مہار۔

۴۴۹۲- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، عبد اللہ بن سعید، ہارون بن معروف، ضمہ، رجاہ بن ابی سلمہ اور ابو رزین کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے:

رسول اکرم ﷺ کی احادیث میں سے ناسخ منسوخ کی پہچان نے فقہاء کو تھکا کر رکھ دیا ہے اور انہیں عاجز اور در ماندہ کر دیا ہے۔ ۴۴۹۳- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، علی بن یحییٰ، ہشام بن یوسف، اور معمر کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا قول ہے:

اللہ تعالیٰ کی عبادت میں سے علم سے افضل کوئی چیز نہیں ۴۴۹۴- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، سلیمان شاذکونی، ابن یمان اور محمد بن عجلان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری نے ارشاد فرمایا:

عالم کی فضیلت عابد کی ایک سو درجہ ہے اور ہر درجے کے درمیان چھریرے بدن والے تیز رفتار گھوڑے کے پانچ سو قدموں کے بقدر فاصلہ ہے۔

۴۴۹۵- عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن ابی عاصم، رحیم، ولید بن مسلم اور قاسم بن ہزان کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے:

لوگ اس عالم کی بات پر بھروسہ نہیں کرتے جو عمل نہیں کرتا اور اس عالم کی بات پر راضی نہیں ہوتے ہیں جو خود راضی نہیں ہوتا ہے۔ ۴۴۹۶- حبیب، ابوشیبہ حرانی، ابوزید، ہارون بن معروف، ضمہ اور یونس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے کہ: کتابوں کی خیانت سے بچو جب ان سے پوچھا گیا کتابوں کی خیانت کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، انہیں علم سے روک کر رکھنا۔ ۴۴۹۷- احمد بن محمد بن مقسم، ابوبکر خلال، ربیع بن سلیمان، شافعی اور مالک بن انس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے:

مجلس میں بغیر نسخے کے حاضر ہو جانا ذلت ہے۔

۴۴۹۸- محمد بن علی بن حبیش، عمر بن ایوب، ابو معمر، عبد اللہ بن معاذ اور معمر کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا بیان ہے: جب مجلس طویل ہو جاتی ہے تو اس میں شیطان کا بھی حصہ ہوتا ہے۔

۴۴۹۹- ابوبکر بن یونس بن حسن، محمد بن یونس کدی، عبد الملک بن قریب اصمعی اور مالک بن انس کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ ابن شہاب کا قول ہے:

میں ثعلبہ بن ابی صفیر کے پاس بیٹھا، تو انہوں نے مجھ سے کہا، میں دیکھتا ہوں کہ تم علم حاصل کرنے کا شغف رکھتے ہو، میں

نے کہا: جی ہاں، تو انہوں نے کہا اس شیخ یعنی سعید بن مسیب کو لازم پکڑو، اسکے بعد میں نے سعید بن مسیب کو لازم پکڑا اور سات سال تک میں ان کے ساتھ رہا، پھر میں عروہ بن زبیر کے پاس منتقل ہوا اور میں نے سمندر کے ایک بڑے حصے کو چیر ڈالا۔

۴۵۰۰- عبد الرحمن بن احمد بن جعفر، مکی بن عبدان، محمد بن یحییٰ، یحییٰ ابن بکیر، لیث بن سعد سے منقول ہے کہ ابن شہاب نے فرمایا: علم کے لئے جتنا صبر میں نے کیا اتنا کسی نے نہیں کیا اور میری طرح کسی نے علم کو نہ پھیلایا ہوگا عروہ بن زبیر ایک کنواں ہیں جن کو ڈول گدلا نہیں کر پاتے اور ابن مسیب لوگوں کے لئے جب بیٹھے تو انکا نام چارواں گے عالم میں پھیلا۔

۴۵۰۱- محمد بن احمد بن حسن، ابواسامعیل ترمذی، عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی، مالک بن انس سے منقول ہے کہ: ابن شہاب سے بنو امیہ میں سے کسی نے پوچھا ابن مسیب کے بارے میں تو انہوں نے بتلادیا اور ان کے حال کے بارے میں خبر دی یہ بات سعید ابن المسیب کو معلوم ہوئی پھر اس کے بعد ابن شہاب سعید بن مسیب کے پاس تشریف لائے اور ان کو سلام کیا تو انہوں نے اس کا جواب نہیں دیا جب سعید بن مسیب جانے لگے تو ابن شہاب ان کے ساتھ ہو لئے اور پوچھا کیا بات ہے میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا؟ میری طرف سے کوئی بری بات تو پیش نہیں آئی؟ حضرت نے فرمایا آپ نے میرا ذکر بنو مروان کے سامنے کیا۔

۴۵۰۲- عبد الرحمن بن احمد، مکی بن عبدان، محمد بن یحییٰ، نعیم بن حماد، سفیان، زہری سے منقول ہے کہ ابن مسیب سے صرف غصہ کے وقت حدیث بیان کروائی جاسکتی تھی میرے ان کی خدمت میں چھ سال اس طرح گزرنے کہ میرے زانوں ان کے زانوں سے ملے ہوتے تھے جب مجھے حدیث نکلوانی ہوتی تو میں کہتا کہ فلاں نے اس طرح کہا ہے اور فلاں نے اس طرح۔

۴۵۰۳- عبد الملک کے زمانہ میں مدینہ میں قحط..... عبد الرحمن بن احمد، ابو حاتم مکی بن عبدان، محمد بن یحییٰ عطاء بن خالد مخزومی عبد الاعلیٰ، عبد اللہ بن ابی فروہ اور ابن شہاب سے منقول ہے کہ:

اہل مدینہ کو عبد الملک کے زمانے میں ایک قحط کا سامنا کرنا پڑا اور تمام لوگ اس کی زد میں آ گئے تھے مجھے خیال ہوا کہ قحط نے ہمیں جتنا پریشان کیا ہے اتنا پورے شہر میں کسی کو نہ کیا ہوگا اسلئے کہ مجھے اپنے اہل کا حال خوب معلوم تھا تو میں نے غور کیا کہ کون ہو سکتا ہے جو رشتہ داری یا محبت کی وجہ سے اس سے امید لگاؤں کہ وہ کچھ مجھے دے دے گا تو مجھے ایسا کوئی نظر نہ آیا تو میں نے جی میں کہا کہ رزق تو اللہ کے ہاتھ میں ہے لہذا میں نکل پڑا یہاں تک کہ دمشق آ پہنچا تو میں نے اپنا سامان سفر کھولا اور مسجد چلا گیا وہاں حسب سے بڑی مجلس میں بیٹھ گیا یہاں سب نے زیادہ لوگ جمع تھے اس دوران ایک شخص عبد الملک کی طرف سے آیا خوب موٹا تازہ اور گوری چٹی چمڑی والا تو وہ اس مجلس کی طرف آیا جس میں میں بھی موجود تھا تو لوگوں نے اسے راستہ دیا وہ جا کر منبر پر بیٹھ گیا اور کہنے لگا امیر المؤمنین کے پاس آج ایک ایسا خط آیا ہے جو اس نے پہلے کبھی نہیں آیا لوگوں نے پوچھا وہ کیا؟ اس نے کہا عامل مدینہ ابن اسماعیل نے لکھا ہے کہ ابن زبیر کی ام ولد کا لڑکا انتقال کر گیا تو اس کی ماں نے اس کی میراث لینی چاہی تو عروہ بن زبیر نے اسے منع کر دیا ہے اور کہتے ہیں کہ اسے میراث نہیں ملتی ہے۔ اب امیر المؤمنین کو وہم سا ہو رہا ہے کہ انہوں نے سعید بن مسیب سے حدیث سنی ہے جو وہ عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں لیکن امیر المؤمنین کو یہ حدیث یاد نہیں آرہی ہے تو ابن شہاب کہتے ہیں میں نے کہا: میں وہ حدیث تم کو بتلاتا ہوں تو قبیصہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے چلا یہاں تک کہ ہم امیر المؤمنین کے گھر پہنچے پھر ہم اس کمرے میں گئے جہاں عبد الملک بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا، السلام علیکم عبد الملک نے کہا: آجائیں تو قبیصہ اندر گئے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اس نے کہا، امیر المؤمنین! یہ وہ حدیث بیان

کرتا ہے جو آپ نے سعید بن مسیب سے سنی تھی امہات اولاد کے سلسلے میں تو عبد الملک نے کہا: کیا ہے وہ حدیث؟ تو میں نے کہا: میں نے سعید بن المسیب کو سنا کہ عمر بن خطابؓ نے امہات اولاد کے بارے میں حکم فرمایا کہ ان کی اولاد (بیٹوں) کے مال میں سے انکی قیمت لگائی جائیگی ایک عادل شخص سے پھر اتنے مال میں سے ان کو آزاد کر دیا جائیگا اور یہی حکم رہا ان کی خلافت کے شروع میں پھر قریش میں سے ایک شخص کا انتقال ہوا اس کا ایک بیٹا تھا اسکی ام ولد سے حضرت عمرؓ اس لڑکے کو پسند فرماتے تھے ایک دفعہ یہ لڑکا اپنی والدہ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ کے سامنے سے گزرا مسجد میں تو حضرت عمرؓ نے پوچھا اے بھتیجے! تمہاری ماں کے سلسلے میں کیا برتاؤ برتا گیا اس نے کہا اچھا برتاؤ کیا گیا ان لوگوں نے مجھے اختیار دیا اس کا کہ یا تو میری ماں غلام رہے ان کی یا پھر وہ مجھے اپنی والدہ کی میراث نہ دیں تو دوسری صورت مجھے زیادہ آسان لگی اس سے کہ میری ماں انکی غلام رہے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: کیا میں نے اس میں ایک عادل شخص کی قیمت کا اعتبار نہیں کیا تھا؟ میں جو بھی رائے دوں یا امر کروں تم لوگ اس میں کیڑے نکالتے ہو پھر آپ منبر کو گئے اور تشریف فرمائی جب ایک معتد بہ حصہ لوگوں کا حاضر ہو گیا تو فرمایا: لوگو! میں نے امہات اولاد کیلئے جو حکم دیا تھا اس کو تم خوب جانتے ہو اس کے باوجود لوگ اسکے خلاف کر رہے ہیں پس جس شخص کے پاس ام ولد ہو تو جب تک وہ زندہ ہے وہ اس کی ملکیت ہے جب وہ مر جائے تو ام ولد آزاد ہے اسکا کوئی مالک نہیں

عبد الملک نے پوچھا، کون ہو تم؟ انہوں نے کہا: میں محمد بن مسلم بن عبد اللہ بن شہاب ہوں تو عبد الملک نے کہا: تم وہی جسکے باپ کا نام فتنوں میں بہت رہا اس نے ہمیں اس زمانے میں بہت تکلیف دی فرماتے ہیں میں نے کہا: امیر المؤمنین: آپ اسی طرح کہہ دیجئے جس طرح ایک نیک بندے نے کہا تھا ”اجل لا تشریب علیکم الیوم“ فرماتے ہیں پھر میں نے کہا: امیر المؤمنین! میرے لئے کچھ مقرر کر دیجئے اس لئے کہ مجھے دیوان سے کچھ نہیں ملا اس نے کہا: آپ کے شہر میں جب سے یہ قحط ہوا ہے سب نے کسی کے لئے کچھ بھی مقرر نہیں کیا ہے پھر انہوں نے دیکھا قبضہ کو میں اور قبضہ ان کے سامنے کھڑے ہوئے تھے پھر اشارہ کر دیا کہ میرے لئے کچھ مقرر کر دیا جائے تو قبضہ نے مجھ سے کہا کہ امیر المؤمنین نے تمہارے لئے مقرر کر دیا ہے میں نے کہا۔

امیر المؤمنین! کچھ ملے بھی عنایت فرمائیں اس لئے کہ میں جب گھر سے نکلا تو وہ بہت زیادہ حاجت مند تھے جسکو سوائے اللہ کے کوئی اور نہیں جانتا اور قحط نے پورے شہر کو لپیٹ میں لیا ہے تو اس نے کہا: امیر المؤمنین نے تم کو صلہ بھی عنایت کیا پھر میں نے کہا: امیر المؤمنین ایک خادم بھی عنایت کر دیں اس لئے کہ میرے گھر والوں کا کوئی خادم نہیں ہے صرف ایک بہن ہے جو ان کے لئے روٹیاں پکاتی ہے آٹا گوندتی ہے۔ اس نے کہا: امیر المؤمنین! نے تم کو خادم بھی دیا بس۔

ابن شہاب فرماتے ہیں پھر ہشام بن اسماعیل کو خط میں لکھ دیا کہ سعید بن مسیب کو میرے پاس بھیج دے کہ ان سے وہ حدیث پوچھے جو وہ عمر بن خطابؓ سے نقل کرتے ہیں امہات اولاد کے بارے میں ہشام بن اسماعیل نے ان کو وہ حدیث لکھ بھیجی جو میں نے انکو بتائی تھی اس میں ایک حرف کی بھی کمی پیشی نہیں تھی۔

۴۵۰۴- احمد بن محمد بن حسن، محمد بن اسحاق ثقفی، اسماعیل بن موسیٰ سعدی، ابن عیینہ زہری سے نقل کرتے ہیں۔

میں عبد الملک کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے یہ آیت تلاوت کی ”واللہی نولی کبرہ منہم لہ عذاب عظیم“ اس نے کہا کہ یہ حضرت علیؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے زہری کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ امیر کی اصلاح کریں یہ بات نہیں مجھے عروہ نے حضرت عائشہؓ سے یہ نقل کیا ہے کہ یہ آیت عبد اللہ بن ابی بن سلول کے بارے میں نازل ہوئی۔

۴۵۰۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابوالحسن فزاری، اوزاعی، زہری سے منقول ہے کہ:

گزراے وقتوں کے علماء کہا کرتے تھے سنت کو لازم پکڑ لینا ہی نجات ہے علم تو جلدی اٹھالیا جائے گا سو علم کے پھیلنے میں دنیا کا

وجود ہے علم کے جانے کی صورت میں کارخانہ عالم لپیٹ دیا جائے گا۔

۳۵۰۶- ابو احمد محمد بن احمد، محمود بن محمد واسطی، محمد بن صباح، ولید بن مسلم، اوزاعی، زہری سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مؤمن جب زنا کر رہا ہوتا ہے وہ مؤمن نہیں رہتا تو میں نے زہری سے پوچھا: یہ کیسی حدیث ہے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی طرف سے علم ہے رسول پر پہنچا تھا اور ہم کو لازم ہے کہ اسکو تسلیم کریں رسول اللہ ﷺ کی احادیث جس طرح اسی طرح انہوں نے ذکر کر دی ہیں۔

۳۵۰۷- سلیمان بن احمد، مسعد بن سعد عطار، ابراہیم بن منذر، عبد اللہ بن محمد بن قنفذ، ابن اخی ہشام اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ: حضرت عمر لبید بن ربیعہ کے اس قصیدہ کو پڑھنے کا حکم کرتے جس میں اس نے کہنا تھا اپنے پروردگار سے تقویٰ اختیار کرنا ہی بہترین عبادت ہے اللہ کے ارادے سے میری تاخیر اور میرا جلدی کرنا ہے میں اللہ کی حمد کرتا ہوں اسکا کوئی شریک نہیں اس کے ہاتھ میں خیر ہے جو چاہے کر لیتا ہے جس کو وہ خیر کے راستے کی ہدایت کرے وہ ہدایت پالیتا ہے خوش عیش ہو کر اور جسکو چاہے وہ گمراہ کر دے۔

۳۵۰۸- سلیمان بن احمد، مسعد بن سعد، ابراہیم بن منذر، ابراہیم بن محمد بن عبد العزیز زہری: ابن شہاب سے منقول ہے کہ: میں عبید اللہ بن عتبہ کے ہاں گیا وہ غصے میں لال پیلے ہو رہے تھے میں نے پوچھا کیوں غصے میں ہیں کہتے لگے: میں تمہارے امیر عمر بن عبد العزیز کے پاس ابھی گیا تھا ان کے ساتھ عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بیٹھے ہوئے تھے میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے میرے سلام کا کوئی جواب نہیں دیا تو میں نے کہا:

”تم دونوں اس پر گھمنڈ نہ کرو کہ تم کو دیا گیا تو تم آپس میں لگے ہوتے ہو۔ کچھ لوگ نہیں ڈرتے تکبر کے شر سے بھی اور تم کو تو زمین کی اسی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اس میں دوبارہ لوٹ جانا ہے اور اسی سے محشر کو جاؤ گے۔“

زہری کہتے ہیں میں نے ان سے کہا کہ آپ جیسے فقیہ، افضل اور اس عمر میں شعر کہتے ہیں؟ فرمانے لگے: غصہ والا شخص جب کھڑا نکال لیتا ہے تو مطمئن ہو بیٹھا ہے۔

۳۵۰۹- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، عبد اللہ بن محمد اموی، عیسیٰ بن عبد اللہ تمیمی کہتے ہیں کہ مجھے اہل علم میں سے ایک شیخ نے بتلایا کہ ایک شخص زہری کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھے کوئی حدیث بیان کرو انہوں نے فرمایا: تم لغت نہیں جانتے اس نے کہا ہو سکتا ہے کہ میں کچھ جاؤں انہوں نے پھر ایک سوال کیا پوچھا کہ شاعر کے اس قول کے بارے میں تم کیا کہتے ہو۔

”ضرب ندای رفع الشراب راسہ“ وقد مات منه کل عضو مفصل

کہ اس میں مفصل سے کیا مراد ہے اس نے کہا ”زبان“ انہوں نے فرمایا کل آ جاؤ! میں تمہیں حدیث بیان کر دوں گا۔

۳۵۱۰- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، عبد اللہ بن محمد اموی، ابراہیم بن منذر خزاعی، ابراہیم بن محمد بن عبد العزیز زہری اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ:

زہری اس شعر سے تمثیل لیا کرتے۔

”ذهب الشباب فماید جمانا وکان ماقد کان لم یک کانا

وطویت کفایا حمان علی الغضا وکفی جمان بطیہا حدثانا

۳۵۱۱- احمد بن جعفر بن سلام احمد بن علی، ابو غسان محمد بن عمرو، جریر ابو مہدی سے منقول ہے کہ زہری کے پیچھے ایک مہینے تک نماز پڑھی فجر کی نماز میں وہ پڑھا کرتے تھے ”سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک“ اور ”قل هو اللہ احد“

۳۵۱۲- ابراہیم بن عبد اللہ محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، مفضل بن فضالہ، عقیل بن خالد سے منقول ہے کہ

میں نے ابن شہاب کی انگوٹھی دیکھی جس پر نقش تھا ”محمد یسأل اللہ العافیۃ“ (محمد اللہ سے عافیت مانگتا ہے) ۴۵۱۳- عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسن بن عبد الجبار، محمد بن قدامہ سے منقول ہے کہ ہمارے ساتھ قزاز تھے انہوں نے زہری کے بھتیجے سے پوچھا کیا زہری خوشبو لگاتے تھے؟ انہوں نے کہا میں مشک کی بو سونگھتا تھا ان کے کوڑے سے جس سے جانور ہانکتے تھے۔ ۴۵۱۴- مغلہ بن جعفر، ابراہیم بن ہاشم، محمد بن عباد، ابو حامد بن جبلة، ابو العباس سراج، ابو معمر عبد الجبار، سفیان، عمرو بن دینار کے طریق سے منقول ہے کہ:

میں نے ابن شہاب سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا جس پر درہم و دنانیر بے وقعت ہوں خود ان کے پاس نہیں تھی کوئی چیز سوائے ان چند کے جو ینگینوں کے مثل تھیں۔

۴۵۱۵- حسن بن علان، ہاشم بن حلف، ابراہیم بن سعید جوہری، اسحق بن عیسیٰ طباع، مالک بن انس اور زہری سے منقول ہے کہ: ہم نے دیکھا کہ تنخی کو تجارت زیادہ نفع نہیں دیتی۔

۴۵۱۶- احمد بن محمد، احمد بن موسیٰ، ہبل بن یحییٰ، عبد اللہ بن رشید، ابو عبیدہ، ابو یحییٰ، زہری سے نقل کرتے ہیں:

اس چیز کو زیادہ انجام دو جسے آگ نہیں چھوئے گی پوچھا گیا وہ کیا ہے؟ فرمایا: نیک کام۔

۴۵۱۷- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، محمد بن زکریا، محمد بن عبد الرحمن تیمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے زہری کی تعریف کی انہوں نے اپنی قمیص اسے دے دی ان سے کہا گیا آپ نے شیطان کی بات پر عنایت کر دی؟ انہوں نے فرمایا: جو خیر چاہتا ہے وہ شر سے بچنا چاہتا ہے۔

۴۵۱۸- ابراہیم بن عبد اللہ! محمد بن اسحق، قتیبہ، سفیان سے منقول ہے کہ:

زہری سے زہد کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: زہد یہ ہے کہ آدمی کو اس کی حلال کمائی شکر سے نہ روکے اور حرام اسکے صبر پر غالب نہ آوے۔

۴۵۱۹- ابو حامد بن جبلة، ابو العباس سراج، محمد بن صباح، سفیان سے منقول ہے کہ حضرت زہری سے کچھ لوگوں نے کہا: آپ اگر اپنی اس آخری عمر میں مدینہ میں قیام کریں اور مسجد رسول اللہ ﷺ آئیں جائیں اور اس کے ستونوں کے پاس بیٹھیں اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کریں اور انکو علم سکھلائیں انہوں نے فرمایا: اگر میں یہ کرنے لگوں تو میری آخرت تو تباہ ہوگئی اور یہ اس وقت تک مناسب نہیں ہے جب تک دنیا سے بے رغبتی پیدا نہ ہو جائے اور آخرت کی رغبت پیدا نہ ہو جائے۔

۴۴۲۰- محمد بن جعفر بن سلام، احمد بن علی بن جعفر بن ابیہ، ابو ایوب وزان، عبید بن جناد سے منقول ہے کہ میں نے دونوں عمرو یعنی عبد اللہ، عبد اللہ سے سنا کہ:

ابن شہاب بتایا کرتے تھے کہ بیت المقدس کے پہاڑوں میں بیس سے زائد انبیاء بھوک اور چھڑوں کی وجہ سے وفات پا گئے جو سامنے آتا کھا لیتے جو سامنے آتا پی لیتے۔

زہری کی مسندات..... ابو بکر محمد بن مسلم بن شہاب زہری نے صحابہ کی ایک جماعت کو پایا اور ان سے احادیث بیان کیں جن سے انہوں نے روایت بیان کی ہے اور انکی زیارت کی، عبد اللہ بن عمر، انس بن مالک، ہبل بن سعد، سائب بن یزید، عبد اللہ بن ثعلبہ بن صغیر، ابو امامہ بن ہبل بن حنیف، عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ عبد الرحمن ازہر، محمود بن ربیع، محمود بن ولید، مسعود بن حکم کثیر بن عباس، سفیان ابو جلیل، ابو موسیٰ، ابو الفضل، ابن ابی سندر، ربیعہ بن عباد الدولی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انہوں نے عبد اللہ بن زبیر، حسن، حسین کی بھی زیارت

وہی اور ان سے احادیث سنیں۔

اور زہری سے تابعین کی ایک جماعت نے روایت نقل کی ہے اہل حرین اور اہل حجاز، عمرو بن دینار، تکی بن سعید انصاری، سعد، عراق بن مالک، ہشام بن عروہ، موسیٰ بن عقبہ صالح بن کیسان، ابو جعفر محمد بن علی بن حسین، ابوسہل نافع بن مالک، عبید اللہ بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن عقیل، صفوان بن سلیم، زید بن اسلم، ربیعہ بن عبد الرحمن، عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن حزم، سعید بن ابراہیم، ابوزبیر، عبد اللہ بن مسلم عمارہ بن غزیہ، عمر بن عبد العزیز، محمد بن منذر، ابوالزناد، عبد اللہ بن ذکوان، زید بن رومان، عمرو بن ابی عمرو، عکرمہ بن ابی خالد، اور دوسرے اہل حرین ہیں۔

عراقیوں میں سے ان سے روایت کرنے والے حضرات یہ ہیں: عبد اللہ بن عمر، اسماعیل بن ابی خالد، حکم بن عیینہ، منصور بن حمر، عطاء بن سائب، عمرو بن مرہ، ابوبکر بن حفص، قتادہ، یونس بن عبید داؤد بن ابی ہند ایوب سختیانی، سلیمان تہمی، تکی بن ابی کثیر۔ اور واسط، جزیرہ، شام، اور مصر والوں میں سے منصور بن زاذان، عبد الکریم جزری، مکحول شامی، ابراہیم بن ابی عیلتہ عطاء خراسانی، ثور بن یزید، صفوان بن عمرو، یزید بن ابی حبیب مصری۔

۳۵۲۱- محمد بن بدر، بکر بن بہل، عبد اللہ بن یوسف، مالک بن انس، احمد بن جعفر بن حمدان بن معبد، احمد بن مہدی ابوالیمان، شعیب بن ابی حمزہ، ابن شہاب زہری، انس بن مالک سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے گر پڑے اور آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا آپ نے کچھ نمازیں بیٹھ کر پڑھیں ہم نے آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی جب آپ پھرے تو فرمایا: امام ﷺ لئے بنایا گیا ہے کہ اسکی اقتداء کی جائے پس جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو وہ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب وہ "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "اللہم ربنا لک الحمد" اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

یہ مالک کے الفاظ ہیں اور حدیث صحیح ثابت اور متفق علیہ ہے زہری سے ایوب سختیانی، ابراہیم بن ابی علیہ، تکی بن سعید، عبد اللہ بن عمر، ابن جریج، لیث بن سعد، اوزاعی، معمر، ابن عیینہ، عقیل، یونس، وقرہ، یزید بن ہاد، زبیری، نعمان بن راشد، اسحق بن راشد ابن ابی ذئب، عبید اللہ بن ابی زیاد، ابن انخی الزہری، ابواولیس، زمعہ بن صالح، تکی بن ابی انیسہ، ابوالنضر یف سفیان بن حسین۔

۳۵۲۲- ابوبکر بن خالد، عمر بن غالب قعنبنی، ابوبکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ یزید بن ہارون، اشعث بن سوار، زہری اور انس بن مالک سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ کے پاس دودھ لایا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا آپ کی دائیں جانب ایک بدو اور آپ کی بائیں جانب حضرت ابوبکر تھے تو آپ ﷺ نے پیا پھر بدو کو دیا اور فرمایا: دایاں پھر دایاں۔

الفاظ مالک کے ہیں حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے زہری سے صالح بن کیسان عبید اللہ بن عمر، ابن جریج، معمر، اوزاعی، یزید بن ابی حبیب، غزیری، شعیب، عقیل، یونس، وقرہ اسحق بن راشد، نعمان بن راشد، ابواولیس، یوسف بن ماجشون، عبید اللہ بن ابی زیاد، سفیان بن حسین، زکریا بن اسحق، صالح بن ابی اخضر، زمعہ بن صالح، بحر السقا، عبد الرحمن بن اسحق۔

۳۵۲۳- ابوبکر بن خالد، محمد بن غالب قعنبنی، مالک، ابو بحر محمد بن حسین، علی بن فضل، یزید بن ہارون، سفیان بن حسین، ابن شہاب، انس

۲۔ صحیح البخاری ۱/۱۰۶، ۱۸۷، ۲۰۳، ۵۹/۲، صحیح مسلم کتاب الصلاة ۷۷، ۷۹، ۸۰، ۸۸، وفتح الباری ۲۰۹/۲

۲۔ صحیح البخاری ۳/۱۳۴، ۱۵۲/۷، صحیح مسلم کتاب الاشربة ۱۲۴، ۱۲۵، وفتح الباری ۳۰/۵

بن مالک کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو، ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھيرو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، اللہ کے بندے اور بھائی بن کر رہو، اور کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن چھوڑے رکھے۔
الفاظ مالک کے ہیں حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اسے روایت کیا ہے، معمر، عقیل، یونس، زہری، ابن عیینہ، ابن ابی ذئب، ابن مسافر، ابن جریج، ابراہیم بن سعد، عبد الرحمن بن اسحق، زکریا بن اسحق، ابن اخی الزہری، عمر بن قیس، بحر السقاء، عبد اللہ بن عمر، معاویہ بن یحییٰ، عبید اللہ بن ابی زیاد۔

۳۵۲۴- حضرت ایوب علیہ السلام کی مصیبت کی مدت..... عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، سلیمان بن احمد، یحییٰ بن ایوب، علف سعید بن ابی مریم، نافع بن یزید، عقیل، ابن شہاب، انس بن مالک سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
اللہ کے نبی ایوب علیہ السلام پر اٹھارہ سال مصیبت رہی ان کو دور قریب کے لوگوں نے چھوڑ دیا تھا سوائے دو آدمیوں کے یعنی انکے بھائی وہ آپ کے پاس صبح بھی آتے اور شام کو بھی تو ایک دن ایک نے دوسرے سے کہا: بخدا تم بتلاؤ کہ ایوب نے کوئی ایسا گناہ کیا ہو جو کائنات میں کسی نے نہ کیا ہو تو اس کے ساتھی نے کہا کیوں؟ اس نے کہا اٹھارہ سال ہو گئے؟ اللہ نے رحم نہیں فرمایا کہ ان کی تکلیف کو دور فرمادے جب شام کو ایوب علیہ السلام کے پاس آئے تو اس شخص سے رہا نہ گیا یہاں تک اس کا تذکرہ ان کے سامنے کیا تو حضرت ایوب نے فرمایا: میں نہیں جانتا تم کیا کہہ رہے ہو اتنا ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ اکثر جب میں دو آدمیوں کو لڑتے دیکھتا اور یہ کہ وہ اللہ کا بھی تذکرہ کر رہے ہیں تو گھر جاتا اور ان کی طرف سے کفارہ ادا کرتا تھا کہ اللہ کا تذکرہ حق کے ساتھ کریں۔ آپ نے فرمایا:

”وہ (حضرت ایوب) (قضاء) حاجت کے لئے نکلتے جب قضاء حاجت کر لیتے تو ان کی بیوی انکا ہاتھ پکڑ لیتی یہاں تک کہ وہ پہنچ جاتے۔

ایک دن اس نے آنے میں تاخیر کی، ایوب علیہ السلام کی طرف وحی کی گئی ”ارکض برجلک هذا مغتسل بارد و شراب“ (ص ۴۲) جب وہ تاخیر سے پہنچیں تو وہ اس طرح سامنے آئیں کہ وہ دیکھ رہی تھیں وہ ان کے پاس آئے اللہ تعالیٰ نے وہ مصیبت ان سے ختم کر دی تھی وہ پہلے سے زیادہ خوبصورت تھے جب اس نے ان کو دیکھا تو کہنے لگیں: اے اللہ تجھے بابرکت بنا لیں کیا تم نے مجھ کو اللہ کے نبی کو دیکھا ہے اور بخدا جب وہ صبح تھے تو تم ان کے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہو انہوں نے فرمایا: وہ میں ہی ہوں۔

ان کے دو کھلیان تھے ایک گہیوں کا کھلیان تھا اور ایک جو کا کھلیان تھا تو اللہ تعالیٰ نے دو بادل بھیجے ان سب سے ایک گہیوں کے کھلیان پر آیا تو اس نے سونا برسا دیا یہاں تک کہ اس کو بھر دیا اور دوسرے نے جو کے کھلیان چاندی برسائی اور یہاں تک کہ وہ بھر گیا۔
زہری کے طریق سے غریب ہے صرف عقیل نے روایت کیا ہے اس کے روایت کی عدالت پر اتفاق ہے اس میں نافع مفرد ہیں۔
۳۵۲۵- احمد بن اسحق، عبد اللہ بن محمد، ابو بکر بن عاصم، ایوب جباری، سعید بن موسیٰ رباح بن زید، معمر، زہری، انس بن مالک سے منقول ہے کہ:

۱- صحیح مسلم، کتاب البر والصلة باب ۹ و سنن الترمذی ۱۹۳۵۔ و مسند الامام احمد ۵/۱ و المعجم الصغير للطبرانی ۱۰۱/۱۔ و الترغیب والترہیب ۳/۳۵۴۔ و امالی الشجرى ۲/۱۳۴۔
۲- مجمع الزوائد ۲۰۸، ۸، ۲۔ و تفسیر ابن کثیر ۶/۶۵۔ و کنز العمال ۳۲۳۲۰۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ایک دن موسیٰ بن عمران علیہ السلام راستے میں جا رہے تھے تو جبار جل جلالہ نے پکارا یا موسیٰ، وہ دائیں بائیں متوجہ ہوئے کسی کو نہ پایا پھر دوبارہ پکارا یا موسیٰ بن عمران پھر دائیں بائیں متوجہ پھر کسی کو نہ پایا پھر ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے پھر تیسری بار پکارا گیا یا موسیٰ بن عمران میں اللہ ہوں میرے ہوا کوئی معبود نہیں انہوں نے عرض کیا: لبیک لبیک پھر سجدہ کے لئے گر پڑے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ بن عمران اپنا سر اٹھایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ کیا تم چاہتے ہو کہ میرے عرش کے سایہ کے نیچے رہو جس دن کہ کوئی سایہ نہ ہوگا میرے سائے کے سوائے موسیٰ یتیم کے لئے رحیم باپ بن جائے اور بیوہ کے لئے شوہر کی طرح بن جائے اے موسیٰ بن عمران رحم کریں آپ پر رحم کیا جائے گا اے موسیٰ جیسا برتاؤ کرو گے ویسا بدلہ مل جائے گا اے موسیٰ بن عمران بنی اسرائیل کو خبر دیدیں کہ جو شخص مجھ سے اس حال میں ملا کہ وہ محمد کا انکار کرتا ہے تو میں اسے جہنم میں داخل کر دوں گا چاہے وہ ابراہیم خلیل ہو یا موسیٰ کلیم ہو انہوں نے پوچھا: محمد کون ہے؟ فرمایا: اے موسیٰ میری عزت و جلال کی قسم میں نے ان سے زیادہ مکرم ہستی پیدا نہیں کی میں نے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش میں لکھ دیا تھا آسمانوں، زمین، سورج، چاند کو تخلیق کرنے سے دو ہزار سال پہلے اور میری عزت و جلال کی قسم بلاشبہ جنت حرم ہوگی میری تمام مخلوق پر جب تک کہ محمد اور اس کی امت اس میں داخل نہ ہو جائے حضرت موسیٰ نے عرض کیا، محمد کی امت کون ہے؟ فرمایا ان کی امت حمد کرنے والی ہے وہ اللہ کی حمد کریں گے چڑھتے وقت بھی اترتے وقت بھی اور ہر حال میں وہ اپنی کمروں کو باندھتے ہوں گے اور اپنے اطراف کو پاک رکھتے ہوں گے دن کو روزہ رکھتے ہوں گے اور رات کے راہب ہوں گے میں ان سے تھوڑا سا بھی قبول کر لوں گا اور ان کو ”لا الہ الا اللہ“ کی شہادت دینے پر جنت میں داخل کروں گا تو حضرت موسیٰ نے فرمایا مجھے اس امت کا نبی بنادیتے فرمایا انکا نبی انہیں میں سے ہوگا پھر عرض کیا تو مجھے اس نبی کا امتی بنادیتے فرمایا تم مقدم ہوئے اور پیچھے آئیں گے اے موسیٰ! لیکن میں عنقریب تم کو اور اس کو دار جلال میں جمع کروں گا۔

یہ حدیث غریب ہے زہری کے طریق سے ہم نے اسے ربیع بن معمر اور ربیع بن رباح سے اوپر کے لوگ عدول ہیں اور جباری کی حدیث میں لین و نکارت ہے۔

۳۵۲۶- محمد بن علی بن مخلد محمد بن یونس شامی، ابو عامر عقدہ، زمعہ بن صالح، زہری اور انس بن مالک کے طریق سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوائے شوہر کے“

زہری کے طریق سے غریب ہے زمعہ اس میں متفرد ہیں۔

۳۴۲۷- محمد بن حسن، احمد بن جعفر بن مالک، سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حماد بن خالد خواط، مالک بن انس، زیاد بن سعد، زہری، انس سے منقول ہے کہ

حضور ﷺ نے اپنی پیشانی مبارک کے بالوں کو چھوڑے رکھا پھر آپ نے مانگ نکال لی“

یہ حدیث غریب ہے اور متصل ہے مالک اور زیاد کے طریق سے حماد سے احمد متفرد ہیں، روح بن عبادہ نے حضرت انس سے اور ان سے زیاد نے نقل کی اور یہ حدیث مشہور اور ثابت ہے زہری کے طریق سے عبید اللہ بن عبد اللہ اور حضرت ابن عباس کے واسطے سے۔

۳۵۲۸- احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بن ضحاک، عبد العظیم بن ابراہیم سالمی، عبد الملک بن یحییٰ، سفیان بن عیینہ، زیاد بن سعد، زہری، انس

بن مالک حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ:

آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے نطفوں کو درست جگہ رکھو اور مشتبہ جگہ سے بچو۔ اوکما قال علیہ السلام۔

زیاد اور زہری سے مروی یہ روایت ضعیف ہے۔

۲۵۲۹- سلیمان بن احمد، یحییٰ عبد الباقی، ربیع بن محمد ازرقی، محمد بن سکونی حمصی، غنیمہ بن سلیم قرشی، اوزاعی، زہری، انس سے منقول ہے کہ

آپ ﷺ نے فرمایا:

آگاہ ہو کہ میں تمہیں بتلاتا ہوں اللہ کی طرف جانے والے محبوب ترین قدموں کو۔ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا نبی اللہ آپ

نے فرمایا

”اللہ کی طرف جانے والے سب سے محبوب قدم وہ ہیں جن سے بندہ صلہ رحمی کے لئے جاتا ہے یا وہ بندے کے قدم جن سے

جماعت سے نماز پڑھنے کے لئے جاتا ہے اور دو قطروں میں محبوب ترین قطرہ اللہ عزوجل کے ہاں وہ ہے جو اللہ کے راستے میں بہا ہو یا وہ

قطرہ جو آنکھ سے ٹپکا ہو اللہ کی خشیت کی وجہ سے اور دو محبوب ترین گھونٹوں میں سے ایک غصہ کا گھونٹ ہے اور دوسرا وہ جو مصیبت کے وقت

صبر کرے۔

زہری اور اوزاعی کے طریق سے حدیث غریب ہے۔

۲۵۳۰- محمد بن مظفر، احمد بن محمد بن بشار، سری بن عاصم، احرم بن حوشب، محمد بن عبید اللہ بن مسلم، زہری، انس بن مالک سے منقول ہے

کہ میں نے حضرت عمرؓ سے سنا آپ فرما رہے تھے میں نے اپنے رب کی موافقت کی تین چیزوں میں، میں نے کہا: اللہ کے رسول! اگر

آپ مقام ابراہیم کو مصلیٰ (نماز پڑھنے کی جگہ) بنالیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”واتخذوا من مقام ابراہیم مصلیٰ“

(البقرہ: ۱۲۵) اور میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس نیک و بد سب آتے ہیں تو اگر آپ اپنی بیویوں کو حجاب کا فرمادیں؟ تو

اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب اتاری اور میں نے کہا ان کی ازواج سے، تم رک جاؤ!! اور نہ اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ تم سے اچھی بیویاں ان کو عطا

فرمادیں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ”عسیٰ ربہ ان یتخذن ان یتخذن ازواجاً خیراً منکم“

زہری کے طریق سے حدیث غریب ہے۔ حدیث انس ابن عمر اور حضرت عمر کے طریق سے ثابت ہے۔

۲۵۳۱- محمد بن احمد بن ابراہیم، سلیمان بن احمد، ابوبکر بن ہبل، شعیب یحییٰ، لیث بن سعد، زہری، اعرج، انس بن مالک اور حضور ﷺ سے

منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی کو اس سے نہ روکے کہ وہ اپنی لکڑی اس کی دیوار پر رکھے“

شعیب لیث سے حضرت انس سے نقل کرنے ہیں متفرد ہیں مالک اور دوسرے لوگوں نے زہری اعرج اور ابو ہریرہ سے یہ

حدیث غریب نقل کی ہے۔

۲۵۳۲- احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، ہشام، معمر، زہری، سعید بن مسیب، ابو ہریرہ اور نبی کریم ﷺ سے منقول

ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی کو اس سے منع نہ کرے کہ وہ لکڑی اس کی دیوار پر رکھے“

۱- کنز العمال ۴۴۵۵۷، وللآلی المصنوعة ۲۳۱/۱.

۲- مسند الامام احمد ۲/۲۷۴، ۳۳۷، والسنن الکبریٰ ۶/۶۸، ۶۹، و سنن الدار قطنی ۳/۲۸۸، واتحاف السادة المتقین

۳۱۰/۶.

ابو حفصہ نے بھی زہری سے اسکو روایت کیا حمید بن عبد الرحمن نے ابو ہریرہ سے بھی اسکو روایت کیا۔

۴۵۳۳- محمد بن احمد بن حسن، ابراہیم بن ہشام، محمد بن منہال، ابوالحق بن حمزہ، احمد بن عبد الرحمن بن حبیب، عمرو بن علی، یزید بن زریج، محمد بن ابی حفصہ، زہری کا حمید بن عبد الرحمن ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”تم میں سے کوئی اپنے بڑوسی کو نہ روکے کہ وہ اپنی لکڑی اپنی دیوار پر رکھے“

۴۵۳۴- حبیب و فاروق، ابو مسلم کشی، ابو عاصم، مالک، زہری، عطاء بن یزید، ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”جب تم میں سے کوئی پکاریا مؤذن کو سنے تو وہی کہے جو وہ کہہ رہا ہے“

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے مالک، علی، زہری، عطاء اس میں مختلف ہیں اور عمرو بن مرزوق سے روایت ہے کہ مالک نے اس حدیث کو زہری، انس سے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا، جب تم نداء سنو تو وہی کہو جو وہ کہہ رہا ہے۔

اور زہری، سعید بن مسیب اور ابو ہریرہ سے اسکو روایت کیا گیا ہے۔

۴۵۳۵- عبد الملک بن حسن معدل، احمد، احمد بن یحییٰ حلوانی، محمد بن عبد اللہ ازوی، بشر بن مفضل، محمد بن اسحاق، زہری، سعید بن مسیب، ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے یہی نقل کرتے ہیں۔

۴۵۳۶- محمد بن عمر بن سلام، محمد بن عبد اللہ بن ابی ایوب، یوسف بن سعید بن مسلم، علی بن ہارون زبیری، مسلم بن خالد، عبد الرحیم بن اسحاق، زہری، سعید، ابی سلمہ، ابو ہریرہ کی سند سے نبی کریم ﷺ سے اس طرح منقول ہے۔

اس کو انصاری نے روایت کیا ہے۔

۴۵۳۷- ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، ابومحمد بن حیان، احمد بن علی خزاعی، قعنبی سے منقول ہے کہ حضرت مالک بن انس سے پوچھا گیا اس جاہل گھم کے بارے میں جس میں چوہا گر جائے تو حضرت مالک نے زہری، عبید بن عبد اللہ بن عتاب اور حضرت ابن عباس سے یہ حدیث نقل کی کہ آپ ﷺ سے یہ بات پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا: اسے اور اس کے ارد گرد کو لے لو اور اسے باہر پھینک دو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے مالک اور زہری اس میں مختلف ہیں۔

۴۵۳۸- ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، اسماعیل بن ابی اویس، مالک، ابن شہاب عبید اللہ بن عبد اللہ، ابن عباس اور حضرت میمونہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ سے چوہے کا پوچھا گیا جو گھم میں گر جائے اور مر جائے آپ نے فرمایا:

اسے اور اس کے ارد گرد کو لے لو اور اسے باہر پھینک دو۔

ابراہیم بن طہمان نے متابعت کی عبید اللہ بن عبد اللہ بن وہب اور ابن ابی اویس سے۔

۴۵۳۹- مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ابن عباس، ابن ماجشون، مالک، زہری، عبید اللہ، عبید اللہ بن مسعود حضرت نبی کریم ﷺ سے یہی نقل کرتے ہیں۔

۴۵۴۰- محمد بن علی بن حبیش، ابن حسان ابن اسحاق بلخی، محمد بن عبد الرحمن ترمذی، عبد الملک بن ماجشون مالک بن انس سے یہ حدیث حدیث کے ساتھ منقول ہے۔ یزید بن زریج، معمر، زہری، سعید اور ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۔ مسند الامام احمد ۲/۲۷۷، ۳۴۷، والمن الکبریٰ ۶/۲۸، ۶۹، وسنن الدار قطنی ۲/۲۸۸، واتحاف السادة المتقين ۳۱۰/۲

۲۔ صحیح البخاری ۱/۱۵۹، صحیح مسلم، کتاب الصلاة ۱۰/۱۱، وفتح الباری ۲/۹۰

۳۔ صحیح البخاری ۱/۲۸، وفتح الباری ۱/۳۳۳

۳۵۴۱- فاروق، ابو مسلم کشی، ابو عمرو الصخری، یزید بن زریع، معمر، زہری، سعید بن مسیب ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ سے چوہے کے بارے میں پوچھا گیا جو مر جائے جاؤ گھی میں اس کو اور اس کے نیچے والے گھی کو لے لیا جائے گا اور اسے پھینک دیا جائے اور بقیہ کھا لیا جائے۔ ۵۔

ابن جریج نے زہری سے اس کو نقل کیا۔

۳۵۴۲- ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، بکیر بن سہل، شعیب بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، ابن جریج زہری، سالم، ابن عمر سے منقول ہے کہ آپ ﷺ سے چوہے کے بارے میں پوچھا گیا جو گھی میں گر جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اس کو اور اس کے ارد گرد کو پھینک دو اگر چاہد ہو صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر مانع ہو تو؟ فرمایا: اس سے نفع تو حاصل کرو کھاؤ نہیں۔

زہری کے طریق سے غریب ہے جریج سے صرف یحییٰ بن ایوب نے روایت کیا۔

۳۵۴۳- محمد بن احمد بن علی، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، محمد بن اسحاق، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، ابن عباس، صعب بن جثامہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہے کوئی حئی سوائے اللہ اور اس کے رسول کے۔ (بغیر استحقاق کے کوئی جگہ اپنے لئے مختص کر لینا۔ اصغری)

حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے زہری سے صفوان بن سلیم، عمرو بن دینار، محمد بن عمرو، وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

۳۵۴۴- محمد بن عمر بن سلم، خالد بن غسان بن مالک، مسلم بن ابراہیم، صالح بن ابی اخضر، زہری، ابوسلمہ، سعید بن مسیب، ابی ہریرہؓ سے منقول ہے کہ

آپ ﷺ نے عبد اللہ بن رواحہ کو بھیجا کہ ایام منیٰ میں آواز لگائیں کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں

زہری سے حدیث غریب ہے، ابوسلمہ اور سعید سے منقول ہے۔

۳۵۴۵- محمد بن احمد بن حسن، فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، ابراہیم بن حمید، صالح بن ابی اخضر، زہری، عروہ عائشہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو نیک کام کی قسم کھائے تو وہ اس کام کو پورا کر دے اور اگر اس کو پورا نہ کر سکے تو اس کا تذکرہ کرے، جس شخص نے اس کا تذکرہ کیا تو اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جو شخص تکلف اپنی سیری ظاہری کرے تو وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔ ۲۔

زہری کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں صالح مشفرد ہیں اور ابن مبارک نے بھی صالح سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

ختم شد حصہ سوم حلیۃ الاولیاء

☆☆☆☆

۱- صحیح البخاری، ۱/۳۸۸، ۲/۴۲، ۳/۴۴، وفتح الباری، ۵/۴۴.

۲- قضاء الجوانح لابن ابی الدنيا، ۸/۴۸، والدر المنثور، ۶/۳۶۲، وتاریخ بغداد، ۱۳/۳۰۵، وتاریخ دمشق، ۶/۳۶۶.